سلسلۂ نصاباتِ علمیہ جامعۂ عثمانیہ

تاریخِ جمہوریۂ روما

جلد چہارم

مُصنّفہٗ

ڈبلیو۔ ای۔ ہیٹ لینڈ، ایم۔ اے فیلو سینٹ جانس کالج کیمبرج۔

مُترجمہٗ

مولوی حمید احمد صاحب انصاری بی۔ اے مستجل

و رفیق جامعۂ عثمانیہ سرکارِ عالی

سنہ ۱۳۴۴ھ م ۱۳۳۴ف م سنہ ۱۹۲۵ء

دارالطبع جامعۂ عثمانیہ سرکارِ عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

تاریخ جمہوریۂ روما جلد چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ ہفتم

عہد انقلاب

از سولا تا سیزر

باب چہل و ششم

روما و اطالیہ (۱)

سنہ ۷۸ تا ۷۰ ق م

(۹۳۶) سولا کے انتقال سے عہد انقلاب کا آخری دور شروع ہوتا ہے جس میں ثابت ہو گیا کہ جمہوریۂ روما کا وجود بغیر ایک حاکم اعلیٰ کے قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر ابھی تک روما کی ایسی گئی گزری حالت نہ تھی کہ معاصرین اس ضرورت کو محسوس کر کے کسی حاکم مطلق العنان کے آگے سر تسلیم خم کرتے۔ روما کے امرا کو اپنے عظیم الشان کارناموں پر ناز تھا۔ روما کی موجودہ شہنشاہی حیثیت سے وہ نفع اٹھا رہے تھے اسلیئے ممکن نہ تھا کہ بغیر مقابلہ کئے وہ کسی کی اطاعت قبول کر لیتے سلطنت روما میں امن و امان

---

(۱) اس باب کے علم ماخذ حسب ذیل ہیں لیوی خلاصہ ۹۰-۹۸ اور پلوٹارک کی سرٹوریس، لیوکلس، کریسس، پامپی، سیزر، کیٹو ثانی اور سسرو کی سوانح عمریاں سسرو نے ویریس کے خلاف جو تقریریں کی تھیں نہایت ضروری ہیں اور اوریلی کی اونوماسٹیکن اور فہرست قانون بھی۔ سیلسٹ کی گم شدہ تاریخ اسی عہد کی تاریخ تھی۔ ماریَن باخر نے سنہ ۱۸۹۳ء میں اس کے چند اجزا کو مرتب کیا ہے اور ایک دیباچہ بھی لکھا ہے۔ یہ کتاب فریق میرین کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے اس لیئے نہایت اہم ہے۔

باب ۱

قائم ہونے میں قریب قریب پچاس سال ابھی اور باقی تھے جب کہ حکمراں جماعت کی ختم کی (انتقالی) سے اقتدار شہنشاہی وجود میں آیا۔ اس موقع پر ہم توقف کریں گے اور سارا اطالیہ اور بیرونی مقبوضات کے عام حالات بیان کریں گے جن کی طرف حکومت روما اس وقت متوجہ تھی ؛

اطالیہ میں حقوق شہریت روما رفتہ رفتہ ان تمام اضلاع کو مل گئے تھے جو پوندی کے جنوب میں ہیں اور لاطینیوں اور دیگر حلفا کی بستیاں اب شہریان روما کی بلدیات میں متبدل ہو چکی تھیں جن کے افراد کو نہ صرف مقامی بلکہ شہریت روما کے حقوق بھی حاصل تھے۔ ہر بلدیہ[1] میں مقامی سینٹ اور حکام تھے جو مقامی معاملات کو بہ اختیار خود طے کرتے اور تمام مقدمات کی سماعت کرتے سوا اُن مقدمات کے جو دارالسلطنت کی اعلیٰ عدالتوں کے لئے مخصوص تھے۔ روما اب نہ صرف سلطنت کا مرکز تھا بلکہ اطالیہ کا دارالسلطنت بھی اور رومن قانون اور لاطینی زبان کی ترویج کی وجہ سے جزیرہ نما کے دور دراز حصوں میں بھی رومن تمدن پھیلتا جاتا تھا۔ حقوق شہریت کی توسیع کے متعلق جو قوانین سابق میں نافذ ہوئے تھے ان کو سولا نے منسوخ نہیں کیا تھا اور تمام اطالیہ غالباً اب قانوناً روما میں ضم ہو گیا ہوگا سوا چند مستثنیات کے مثلاً ایٹوریا کے وہ شہر اور سامنیم کے وہ اضلاع جن کو سخت مقاومت کی یاداش میں اس نے یہ سزا دی تھی۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ جو اطالی قانوناً حقوق شہریت روما سے حاصل کر چکے تھے وہ باضابطہ طور سے ابھی تک ان حقوق سے مستفید نہیں ہوئے تھے۔ ہمیں اس امر کا علم نہیں کہ ان میں سے کتنے اشخاص کا نام قبائل کے رجسٹروں میں درج ہو چکا تھا اور خصوصاً سنتوریوں میں نوبت کم داخل کئے گئے ہوں گے۔ سولا کے قائم کئے ہوئے نظام میں ان سنتوریوں کی قدیم اہمیت کے از سر نو زندہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی ۸۶ء کی مردم شماری کے بعد ۷۰ء تک پھر کوئی مردم شماری نہیں ہوئی اور کانسلوں کے اپنے ان فرائض کے انجام دینے کا کہیں ذکر نہیں۔ سیاسیات میں سخت ابتری ہو گئی اور اطالیہ میں بےچینی بھی بہت ہو گئی۔ سولا کے فوجی آبادکاروں کے وہاں موجود ہونے سے بھی

---

[1] گریج ضابطہ قانونی صفحات ۹۹-۱۰۴ ۂ

باب ۲ | اصلاح حالات کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی اور اراضیات کی ملکیت ان کی طرف منتقل ہو جانے سے جو نتائج ہونے تھے یعنی بڑے بڑے زرعی علاقوں کا پھر وجود میں آجانا اور غلاموں کی آبادی کا بڑھ جانا یہ دونوں امر سخت خرابی کے باعث تھے۔

اطالیہ اور حکومت | (۹۳۷) جو لوگ سولا کی تجاویز کے عمل میں آنے سے اپنی اراضی سے بیدخل ہو چکے تھے مگر اپنے وطن میں موجود تھے ایک بنائے فساد تھے اور انقلابی تحریکوں میں شریک ہونے کے لئے تیار تھے۔ ان میں سے جو لوگ ہجرت کر کے روما چلے گئے تھے ان سے وہاں کی آبادی کے شورش پسند عناصر کو تقویت ہوئی ہو گی۔ ان کو رائے دینے سے بھی روکا نہیں جا سکتا تھا خصوصاً مجلس قبائل میں۔ امرائی حکومت سے بھی جو سولا کے نظام کے بموجب قائم ہوئی تھی ان کی تعداد غالب متنفر رہی ہو گی اور ان کا ایک مقصد یہ ضرور رہا ہو گا کہ ارزاں غلے کی فراہمی کا سلسلہ پھر از سر نو قائم ہو جائے۔ یہ بھی غالباً ان کو معلوم ہو گا کہ ان کی اغراض کے حصول کے لیے اولاً یہ ضروری ہے کہ خدات شریبونی کے اقتدارات بحال ہو جائیں۔ المختصر روما اور اطالیہ میں ایسی قوتیں اپنا اثر دکھا رہی تھیں جن سے ایسے انقلاب کا پیدا ہونا ضروری تھا جس سے سولا کا بنایا ہوا نظام زیر و زبر ہو جاتا۔ جمہوریت پسند فریق میرین کو ہزیمت ہوئی تھی مگر معدوم نہیں ہوا تھا اور اگر کوئی سرا بنو و کھڑا ہو جاتا تو طبقہ ایکوائٹ کے ساہوکاروں میں سے اس کو زبردست امداد کی امید ہو سکتی تھی جو عدالتوں کو پھر اپنے قابو میں لانا چاہتے تھے۔ اراکین سینٹ جن کو سولا نے با اقتدار کر دیا تھا سخت مشکلوں میں پھنسے ہوئے تھے جن میں ایک مخمصہ یہ بھی تھا کہ عدالت السداد استحصال بالجبر میں ان کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے۔ اگر وہ سختی کر کے نیک صوبہ داروں کی ہمت افزائی کرتے اور بُردں کو سزا دیتے تو اس صورت میں اُن تجارتی شارکتوں کا اُن پر غضب نازل ہوتا جو صوبہ جات مفتوحہ کو لوٹنے پر تلی ہوئی تھیں۔ برخلاف اس کے اگر نرمی کرتے اور مجرمین کے افعال سے چشم پوشی کرتے تو اس میں نہ صرف سخت بدنامی کا اندیشہ تھا بلکہ سرابنو وان کے اس فعل کو مشہور کرتے اور ساہوکار جوان کی (اراکین سینٹ کی) جگہ لینے کے لیے ہر وقت تیار تھے سرابنو ہوں کی تائید کرتے۔ مگر یہ سب مشکلات کامیابی سے رفع ہو سکتی تھیں بشرطیکہ وہ سپہ سالار جن کے ہاتھوں میں افواج کی باگ تھی ان کے زیر فرمان ہوتے۔

برخلاف اس کے اگر سینٹ اور سپہ سالاروں کے باہمی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جاتی اور سپہ سالاروں کے دلوں میں یہ خیال جاگزیں ہو جاتا کہ جمہوریت پسندوں کا ساتھ دینے سے ان کی آرزوئیں جلدتر و بہ آسانی پوری ہو سکتی ہیں تو پھر سینٹ کی حکومت کا خدا حافظ تھا۔ وہ یہ صورت خود سینٹ کی ہئیت ترکیبی کی وجہ سے پیدا ہونے کو تھی۔ امرا کی ہر جماعت میں باہمی مساوات ضروری ہے اور اسی رجحان کی وجہ سے اس جماعت کو اپنے ان ہمچشموں سے حسد پیدا ہو جاتا ہے جو نام آوری حاصل کر لیں۔

حکومت سینٹ کو حکومت عدویہ کہتی یا نہیں

(۹۳۸) امرائے سینٹ کی مقتدر جماعت کو حکومت "عددیہ" (آلی گارکی) کہے جانے پر جو اعتراضات عائد ہوتے ہیں ان کی توضیح اس موقع پر بیکار نہ ہو گی۔ واقعہ یہ ہے کہ قدیم یونانی جمہوریات کی سیاسی اصطلاحات میں اس لفظ (آلی گارکی) کے معنی کچھ اور ہی تھے۔ روزمرہ کی گفتگو اور ماہرین سیاست کی تصانیف میں اس اصطلاح کے مختلف معانی ہیں مگر جملہ معانی میں ایک امر مشترک ہے یعنی شہر کے آزاد باشندے جو حقوق بلدی رکھتے ہیں ان میں سے صرف ایک جزو قلیل کو حقوق سیاسی حاصل ہوں۔ یہ وہ معدودے چند اشخاص ہیں جن کو انتخابات اور سیاسی معاملات میں رائے دینے کا حق ہوتا تھا اور جو لوگ اس جماعت سے خارج تھے انھیں رائے دینے کا حق نہ تھا۔ عملاً دونوں جماعتوں میں حد فاصل جائز ادکی کمی یا زیادتی تھی۔ سلطنت کے تمام آزاد باشندوں کا رائے دینے کا حق قائم رکھنا مگر ان کو اس طور پر مختلف جماعتوں میں تقسیم کر دینا کہ ان کی آرا محض بیکار ہوں ایک ایسی تدبیر تھی جس کو یونانی نہایت مذموم خیال کرتے تھے۔ اگر کسی یونانی سلطنت میں تمام شہریوں کو رائے دینے کا حق ہوتا تو اس کا قطعی نتیجہ یہ ہوتا کہ ملک پر حکومت خود اہل ملک کی ہوتی مگر چونکہ سلطنت روما نہایت وسیع تھی اور اس کے شہری دور دراز مقامات میں پھیلے ہوئے تھے اس لیے سیاسی ارتقاء دوسرے طریقے پر ہوا تھا۔ سیاسی مسائل وسیع تر ہوتے جاتے تھے اس لئے مجلس عامہ سے اس کا تصفیہ ناممکن تھا۔ یہ مجلس تمام قوم پر مشتمل نہ تھی کیونکہ اکثر شہری روما میں موجود نہ رہتے اور شاذ و نادر یا کبھی رائے دینے کے لیے آتے لیکن دستور سیاسی کے بموجب انتہائی اقتدارات اسی جماعت کو حاصل تھے۔ سینٹ ہی ایک مجلس تھی

باب ۱

جس میں کچھ اہلیت تھی اور یہی مجلس مجلس عامہ سے کسی نہ کسی طرح کام لیتی تھی زیادہ تر اپنے اثر اور رشوت وہی سے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی طریقہ قابل عمل نہ تھا۔ یہ بلحاظ وجوہ مذکورۂ بالا اس وقت روما کی سیاسی حالت یونان کی حکومت ہائے عدودیہ سے جداگانہ تھی کیونکہ اس کی بنا دکھا دے۔ اور سمجھوتے پر تھی۔ سولا نے اس نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے سینٹ کو دوسری جماعتوں پر حاوی کر دیا تھا مگر امرائے سینٹ کو وہ ایسے اعلیٰ فضائل عطا نہیں کر سکتا تھا جو اس پُر آشوب زمانے میں معاملات سلطنت کے انصرام کے لیے ضروری تھیں۔ مجلس عامہ گو ضعیف ہو گئی تھی مگر اس کی سیادت اب بھی مسلم تھی اور سینٹ صرف امرا کی ایک مختصر جماعت تھی جن کی باہمی رقابت اس کی ظاہری قوت کی بیخکنی کر رہی تھی۔

بیرونی مشکلات

(۹۳۹) روما میں سولا جو نظام حکومت چھوڑ گیا اس کو خواہ ہم کسی نام سے یاد کریں مگر اسے سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ صوبجات میں ہسپانیہ کی حالت نہایت نازک تھی کیونکہ اس جزیرہ کے بیشتر حصے میں بغاوت پھیل گئی تھی جس کا سرغنہ سرٹوریس تھا۔ مقدونیہ اپنے وحشی ہمسایوں کی یورشوں سے کبھی محفوظ نہ تھا۔ ایشیائے کوچک میں متھرا ڈاٹیس کی طرف سے ہمیشہ اندیشہ لگا رہتا تھا اور روما کے مصر کے اندرونی معاملات میں پھنس جانے سے مزید پیچیدگیوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس زمانے میں بحری لٹیرے بھی سمندروں میں دھوم مچائے ہوئے تھے اور ان کی گوشمالی بھی سخت ضروری تھی۔ ان بیرونی مشکلات اور اندرونِ ملک کی بے چینی اور شورشوں کی وجہ سے سولا کا قائم کردہ نظام اس کی علٰحدگی کے دس سال بعد (سنہ ۷۰ ق م) زیر و زبر ہو گیا۔ اب ہم مختصر طور پر ان امور کا بیان کریں گے جن سے یہ نتیجہ برآمد ہوا۔

لیپیڈس

(۹۴۰) ہم بیان کر چکے ہیں کہ سنہ کے دونوں کانسلوں میں سولا کی تجہیز و تکفین کے متعلق کشیدگی ہو گئی تھی اور ختم سال تک اس کشیدگی کا سلسلہ جاری رہا اور کیٹیلس اپنے خود پسند اور اولوالعزم ہمعہدہ لیپیڈس کو بسخت مشکل سے روک سکا۔ لیپیڈس نے عام برہمی سے نفع اٹھا کر سولا کی متعدد کارروائیوں کے منسوخ کر دینے کی تجویز پیش کی۔ خدمت ٹریبیونی کے اقتدارات کو تازہ کرنے کی

باب ۱

کارروائی شروع ہو گئی تھی اور چونکہ یہ اس کے مقاصد کے منافی تھا اس لیے اس نے اس کارروائی کی مخالفت کی۔ مگر اس نے یہ تجویز پیش کی کہ فریق میرین کے جو لوگ جلاوطن کردیئے گئے تھے واپس بلائے جائیں، سولا کے انتظامات زرعی کو درہم برہم کر کے اطالیوں کی ضبط شدہ اراضیات بحال کردی جائیں اور رابعو شہر کے لیے ارزانی غلہ کی فراہمی کا سلسلہ پھر شروع کر دیا جائے۔ یہ آخری تجویز غالباً منظور ہو گئی۔ فیشولی واقع اِٹروریا میں اسی زمانے میں ایک بلوہ ہوا جس میں سولا کے فوجی آباد کار مغلوب ہوئے اور جو اراضی ان کے قبضے میں تھی اس پر اصل مالکان اراضی نے دوبارہ قبضہ کر لیا۔ اس واقعے سے اطالیہ کے حالات کا انکشاف ہوتا ہے مگر سولا کے آباد کار اور دوسرے اشخاص جو موجودہ صورت حالات کو قائم رکھنا چاہتے تھے اب بھی اس قدر طاقتور تھے کہ سولا کے نظام کو کلیتاً پلٹ دینا مشکل تھا۔ لیپیڈس سولا کے قائم کیے ہوئے نظام کو بزور شمشیر پلٹ دینے کی تیاری کر رہا تھا لیکن چونکہ سال آئندہ میں کامیابی کی زیادہ توقع تھی اس لیے اپنے ارادے کو ملتوی کر دیا۔ سینیٹ نے کانسلوں کے باہمی جھگڑوں سے خائف ہو کر دونوں سے حلف لیا کہ خانہ جنگی نہ کریں گے لیکن لیپیڈس نے اس کے یہ معنی لیے کہ اس حلف کا وہ صرف زمانہ کانسلی کے اختتام تک پابند ہو گا۔ ؁ میں صوبجات کی تقسیم میں گال آنروے آلپس کا قرعہ اس کے نام نکلا تھا اور بحیثیت پروکانسل افواج کے بھرتی کرنے کا بھی اسے بہانہ مل گیا۔ روما میں جو ابتری تھی اس کی وجہ سے کانسلوں کا انتخاب بھی نہ ہو سکا اور ؁ کے آغاز میں خالی شدہ جائدادوں کے پر کرنے کے لیے حکومت درمیانی (انٹر گنم) کا قیام عمل میں آیا۔ لیپیڈس کو اب آزادی حاصل ہو گئی تھی اور اس نے اپنی انقلابی تحریک کے متعلق کارروائی شروع کر دی اور اوّل تو اسے کوئی روک نہ سکا کیونکہ جب تک وہ علانیہ مخالفت نہ کرتا کوئی شخص اس کے ساتھ مزاحمت نہ کر سکتا تھا۔ کچھ تیاریاں تو بلاشبہ کی گئیں اور سینیٹ نے

سلے لیوی ۹۰۔ ایپین یکم ۱۰۷۔ الپو ٹارک ۱۶۔ سو بی ٹونیس ۳ فلورس سا دوم ۲۔ آروسیس پنجم ۲ خصوصاً سیلسٹ کو

باب ۴۸

اس کو جواب دہی کے لئے روما میں بلایا بھی۔ لیپیڈس نے اب بزور شمشیر اپنا کام نکالنا چاہا۔ اس نے اپنے نائب مارکس جونیس بردٹس کو شمالی اضلاع پر قبضہ رکھنے کے لئے این روسے آلپس میں چھوڑ دیا اور اس نے خود اٹرور یا کی فوج لیکر روما پر دھاوا کر دیا۔ یہ جواب تھا جو اس نے سینٹ کو سولا کے انتقال کے صرف ایک سال کے بعد دیا۔

پامپی اور سینٹ

(۱۴۱) لیپیڈس کی بغاوت کے حالات جو مورخین نے بیان کئے ہیں ان میں اختلاف ہے اکثر امور پر پردہ پڑا ہوا ہے مثلاً یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کی تجاویز میں خدمت ٹری بیونی کے اقتدارات کی تجدید شامل تھی یا نہیں، خانہ جنگی کا آغاز اسی زمانے میں ہوا جب وہ کانسل تھا یا اس کے بعد یا اس نے روما پر ایک مرتبہ دھاوا کیا یا دو مرتبہ۔ ان امور[1] کے متعلق مورخین میں باہمی اختلاف ہے مگر یہ ایسا اہم بھی نہیں ہیں سینٹ نے اس کے مقابلے میں جو فوج بھیجی اس میں سولا کے بہ دراز سپاہی بھی شامل تھے۔ اس فوج کا سپہ سالار کیٹیلس تھا مگر چونکہ وہ فن حرب سے مناسبت نہ رکھتا تھا اس لیے اس کا محض نام ہی نام تھا اور سولا کا نائب پامپی اس کی کو رفع کرنے کے لئے اس کا شریک کر دیا گیا[2]۔ یہ واقعہ نہایت اہم ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سولا کی موت کے بعد مجلس سینٹ اپنے احکام کے نفاذ کے لئے پامپی کی محتاج ہو گئی تھی اور پامپی اس کے بعد ہمیشہ اس کوشش میں رہا کہ سینٹ کی یہ محتاجی باقی رہے۔ اس کے برخلاف ارکین سینٹ کی یہ کوشش تھی کہ اس سے کام تو نکالیں مگر اس کے زیر اثر نہ ہوں یعنی کام نکال کر اس کو علیحدہ کر دیں۔ انقلاب روما کی تاریخ میں یہ واقعہ قابل لحاظ ہے۔ لیپیڈس کو روما کے شمال میں ایک جنگ[3] میں شکست ہوئی اور اسے اٹیروریا کی طرف رجعت کرنی پڑی جہاں باربرداری کے جہاز اس کی فوج کو ماوراے آلپس

---

[1] موین برنچر۔
[2] واضح رہے کہ پامپی نے سولا کی مرضی کے خلاف کانسل کے لئے لیپیڈس کی تائید کی تھی۔
[3] اس جنگ میں پامپی کی شرکت مشکوک ہے لیوی ۹۰ پلوٹارک پامپی ۱۶ فلورس دوم ۱۱

باب ۱۴

لیجانے کے لیئے تیار تھے۔ اس کو یقین ہوگیا تھا کہ اس مہم میں اس کو کامیابی کی امید نہیں اس لیئے وہ سمندر کی راہ سے سارڈینیا میں پہنچا۔ اس فعل سے اس کا اصل مقصد کیا تھا اس کا ہمیں علم نہیں مگر جزیرۂ مذکور پر اس کا قبضہ نہ ہوسکا اور تھوڑے دنوں کے بعد وہ بیمار ہوکر وہیں مرگیا۔ اس کی فوج کے کچھ سپاہی تو منتشر ہو گئے مگر اس کا نائب پرپرنا ایک جم غفیر کو اپنے ساتھ لیکر سرٹوریس کی شرکت کی غرض سے ہسپانیہ چلا گیا۔ اس اثناء میں پامپی نے گال این روے آلپس کی بغاوت کو فرو کرکے بروٹس کو دھوکھے اور بیرحمی سے قتل کردیا۔ یہ بعض اشخاص کا بیان ہے اور ممکن ہے کہ صحیح بھی ہو کیونکہ سنہ ۸۲ میں کاربو کے ساتھ بھی اس نے یہی سلوک کیا تھا۔ مقتول کا بیٹا ایم بروٹس اور اس کا بھتیجا ڈی بروٹس دونوں سنہ ۴۴ میں سیزر کے قتل میں شریک تھے۔

سیزر

(۶۷۷) لیپیڈس کی ناکامی سے ثابت ہوگیا کہ فی الحال سینیٹ کی حکومت کو بزور شمشیر زیر و زبر کردینا ناممکن ہے مگر اس کے سیاسی مخالفین اب بھی باقی تھے اور امرا کی بے ایمانی سے وقتاً فوقتاً ان پر حملہ کرنے کا موقع ملتا تھا فریق مخالف یعنی میرین میں ایسے باہمت اور فصیح و بلیغ سربرآوردہ اشخاص نہ تھے جو اس موقع سے نفع اُٹھا سکتے۔ سیزر و نے ڈولابیلا کے مقدمے میں جوابدہی کے بعد یہ مناسب خیال کیا کہ اپنی عافیت کے لیئے روما سے چلا جائے اور کچھ دن تبدیل آب و ہوا اور حصول علم کے لئے یونان کے علمی مرکزوں میں بسر کرے۔ نوجوان سیزر بھی سولا کے غیظ و غضب سے بچ جانے کے بعد راہی مشرق ہوا تھا جہاں اس نے میٹی لین کے محاصرے میں کچھ شہرت بھی حاصل کی۔ سنہ ۷۸ میں کانسل پی سروِلیئس صوبہ سلیشیا کا حاکم اعلیٰ مقرر ہوا اور مشرقی سمندروں میں جو بحری قزاق لوٹ مار کررہے تھے ان کا انسداد بھی اسی کے سپرد ہوا۔ سیزر بھی اس کے پاس پہنچ گیا مگر سولا کے انتقال کی خبر سنتے ہی پھر روما واپس آگیا۔ اس کی عمر اس وقت صرف ۲۲ سال کی تھی مگر اس کا سیاسی میلان ظاہر ہوگیا تھا۔ درحقیقت میریس کی بیوی کا بھتیجا اور سنا کا داماد ہونے کی وجہ سے فریق مخالف کا وہ قدرتی سرغنہ تھا۔ مگر وہ خوب سمجھتا تھا کہ ابھی اصلاحوں کے

پیش کرنے کا موقع نہیں اور وہ ایسے احمقانہ امور میں شریک ہونا چاہتا تھا جن سے
بے ضرورت خونریزی ہو۔ اسی وجہ سے وہ لیپیڈس کی احمقانہ بغاوت میں شریک نہ ہوا
جس سے وہ خوب واقف تھا اور جس کو وہ قابل اعتماد خیال نہ کرتا تھا۔ مگر امرا کی حکمران
جماعت کے افعال شنیعہ کو طشت از بام کرنے کا اسے موقع تھا۔ اور عدالت انسداد
استحصال بالجبر میں نوجوان مقرر اپنی قابلیت کا ثبوت دیکھ چکے تھے نیئس کارنیلیس ڈولابیلا
(کانسل سنہ ۸۱ق م) مقدونیہ میں پرو کانسل تھا اور اس صوبے کا صوبہ دار ہونے کی وجہ
سے یونان کی آزاد بستیوں کی عام نگرانی اس کے سپرد تھی۔ اہل یونان نے اس کے
جبر و تشدد اور استحصال بالجبر کی شکایت کی اور سیزر نے ان کا وکیل بنکر ڈولابیلا پر مقدمہ
قائم کرایا۔ سینٹ کی جوری نے اس کو بری کر دیا مگر یہ اس کی بے گناہی کا ثبوت
نہیں ہو سکتا تھا اس مقدمے کے قائم کرانے سے سیزر کا اصل مقصود یہ تھا کہ ان
جوریوں کی بے ایمانی ثابت ہو جائے جس کی سیاسی اہمیت ڈولابیلا کی سزا یابی سے
کم نہ تھی۔ بہت سے یونانیوں نے صرف کثیر برداشت کر کے اثبات جرم کی طرف سے
شہادت دی تھی۔ سیزر ان لوگوں کی ہمت افزائی کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے
ایک دوسرا مقدمہ بھی لے لیا۔ متھراڈاٹیس کی جنگ کے دوران میں سولا
نے ایک شخص سی انٹیلیوس کو یونان میں مقرر کیا تھا جس نے وہاں کے پریشان حال
باشندوں سے جبراً رشوتیں لی تھیں۔ سیزر نے اس پر بھی مقدمہ قائم کرایا۔ جرم ثابت
تھا مگر جوری نے اس شخص کو بھی بری کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ صوبجات کے
باشندوں کے لیے روما میں انصاف نہ تھا مگر اراکین سینٹ اپنے اس شرمناک طرز عمل
سے خود اپنی بیخ کنی کر رہے تھے اور ان کے مخالفین موقع پاکر ان کو مطعون کرنے کو
تیار تھے۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ جمہوریۂ روما کا سلوک مفتوح اقوام کے ساتھ
کیسا تھا۔

پاہپی ہسپانیہ بھیجا جاتا ہے

(۳۴۹) لیپیڈس کی بغاوت کے فرو ہو جانے سے سینٹ کو یک گونہ
اطمینان تو ہوا مگر اس کے نتائج سے ظاہر ہے کہ اس جماعت کی حالت کس درجہ سقیم
ہو گئی تھی۔ سرٹوریس کو جو فتوحات ہسپانیہ میں حاصل ہوئی تھیں ان کا تو حال
معلوم ہی تھا مگر اب یہ معلوم ہوا کہ پرپرنا ایک زبردست فوج لیکر اس سے جاملا ہے

جس سے اس صوبے کے باغیوں کو مزید تقویت ہو جائے گی اور بجائے ایک صوبے کے
باشندوں کی بغاوت کے اب یہ اہل اطالیہ کی ایک باہمی جنگ ہو جائے گی۔ اس لیے
اب ناگزیر تھا کہ اس بغاوت کے انسداد کی تدابیر عمل میں لائی جائیں قبل اس کے کہ باغیوں
کی قوت زور پکڑے اور خود ملک اطالیہ متاثر ہو جائے۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس مہم کا
بیڑا کون اٹھائے گا۔ اراکین سینٹ پریشان تھے اور پامپی نے ان کی پریشانی سے
نفع اٹھانا چاہا۔ اطالیہ کی بغاوت فرو کرنے کے بعد اس نے اپنی افواج کو منتشر نہیں
کیا تھا جیسا کہ اس کا فرض تھا اور اب اس نے اپنے دوستوں کے ذریعے سے اس
مہم کی سپہ سالاری کے لیے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ اس کی قوت نہایت مستحکم
تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ اس مہم کو سر کرنے کے لیے سینٹ اس کی محتاج تھی حالانکہ وہ
ابھی نوجوان تھا طبقۂ امرا سے بھی نہیں تھا بلکہ ایکوائٹ تھا اور کسی خدمت پر
فائز نہیں ہوا تھا۔ اراکین سینٹ اپنی اس محتاجی کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھے
مگر ضروریات نے انھیں مجبور کر دیا اور آخر کار اسے اقتدارات پرو کانسلی دیگر
میٹلس کے مساوی کر دیا گیا جو ہسپانیہ پہنچ چکا تھا۔ بالعموم تسلیم کیا جاتا تھا کہ
سال مذکور کے دونوں کانسل اس عہدے کے اہل نہ تھے اور بیان کیا جاتا ہے
طنز پسند فلپس نے کہا تھا کہ میں پامپی کو ہسپانیہ نہ صرف ایک کانسل بلکہ بجائے
دونوں کانسلوں کے بھیج رہا ہوں۔ پامپی کی کامیابیوں کا ذکر تو ہم آگے چل کر کریں گے
مگر اس موقع پر ہم صرف یہ ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ سینٹ کے نوجوان فوجی حامی
(پامپی) نے ان پر اپنا دباؤ ڈالا اور سینٹ کو سوا اس کی خواہشوں کے پورا کرنے کے
کوئی چارہ نہ تھا۔ اراکین سینٹ میں سے اکثر نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ بجائے ایک شخص کو ملازم
رکھنے کے وہ ایک نئے آقا کے محکوم ہونے کو تھے اور آئندہ چل کر وہ کیا کر گزرے گا
اس سے وہ پریشان تھے۔ سولا نے حکومت کے بار گراں سے خستہ ہو کر عنانِ حکومت
ان کے سپرد کر دی تھی مگر پامپی جو سولا کا شاگرد رشید تھا اس کے عروج کا ابھی آغاز
تھا۔ تقاضائے سابقہ کی اس نے کبھی پروانہ کی تھی اور معلوم نہ تھا کہ وہ کیا کر گزرے گا۔

فریق میرین

(۷۷ ق م) پامپی کے روما سے چلے جانے کی وجہ سے فریق میرین
کو پھر سر اٹھانے کا موقع مل گیا۔ سال مابعد (۷۶ ق م) میں ایک ٹربیون

باب ۴

مسمی سکی نیس[51] نے ٹربیونوں کے اختیارات کی بحالی کے لیے شورش شروع کردی
سال مذکور کے کانسلوں نے اس کی مخالفت کی مگر وہ اپنی ہٹ پر اڑا رہا اور آخرکار
کسی بے ضابطہ طریقے سے اسے خاموش کردیا گیا۔ ممکن ہے کہ قانون کارنیلیا
کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس پر جرمانہ کیا گیا ہو۔ لیکن کسی ٹربیون کا
ان قیود[52] پر حملہ کرنے کی جرأت کرنا جو سولا نے خدمت ٹربیونی پر عائد کی تھیں
فی نفسہ نہایت اہم ہے کیونکہ اس سے عامۂ قوم کے رجحان کا پتہ چلتا ہے
۷۵ق م میں بھی یہ شورش جاری رہی۔ حکومت روما کے لیے یہ وقت بہت نازک
تھا۔ ہسپانیہ اور تھریس کی لڑائیوں میں زرکثیر صرف ہو رہا تھا۔ مشرق میں جدید
صوبوں کا الحاق ضروری ہوگیا تھا اور متھراڈاٹیس سے نئی جنگ چھڑ جانے
کا قوی احتمال تھا جس کی وجہ سے سلطنت کے مالیات پر سخت بار پڑ رہا تھا۔
غلہ بھی گراں اور کمیاب تھا اسی وجہ سے روما کے عام شہری بگڑے ہوئے تھے
کیونکہ خزانۂ سلطنت میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی
کوئی تدبیر نہ ہوسکتی تھی۔ سسرو اس زمانے میں مغربی سسلی میں کوسٹر تھا۔
اس نے روما کو غلہ روانہ کرنے میں سعی بلیغ کی جس پر اسے ناز تھا۔ لیکن عوام میں
اس قدر ناراضی پھیل گئی تھی کہ انھوں نے کانسلوں پر حملہ کردیا جس کی وجہ سے
کچھ روز تک یہ عہدہ دار شہر میں اپنا منہ نہ دکھا سکتے تھے۔ سکی نیس نے جس شورش کا آغاز
کیا تھا وہ ٹربیون آپلی میس کی کوششوں سے جاری تھی اس لئے کانسل آریلیس کاٹا
کو خیال آیا کہ اب کچھ نہ کچھ رعایت کرنا ناگزیر ہے۔ یہ شخص ڈروسس کے شرکا میں سے
تھا، وارس کے کمیشن نے اس کو ۹۰ق م میں جلاوطن کردیا تھا مگر سولا نے اس کو
واپس بلالیا تھا۔ اس کا تجربہ وسیع تھا اور اس زمانے کے مقرروں میں ممتاز تھا۔
اس نے قانون کارنیلیا کے اس جزو کی تنسیخ[53] کے لئے ایک قانون پیش کرکے

---

[51] سیلسٹ تاریخ دوم ۲۳-۲۷ سوم ۴۸ موریں باخنر۔
[52] سسرو دوم ان ویریس سوم ۲۱۵ پر دیلا نکیو ۶۴ پلوٹارک سسرو ۶۔
[53] ایکونیئس صفحات ۶۶-۷۸۔

نافذ کیا دیا جس کی رو سے ٹربیون اعلیٰ عہدوں سے محروم کر دیئے گئے تھے۔ اراکین سینیٹ کو اس قانون کا نفاذ ناگوار ضرور تھا مگر صورت حالات کا لحاظ کر کے انھوں نے سکوت اختیار کیا۔ اس قانون سے فائدہ صرف یہ ہو سکتا تھا کہ بہت لوگ اس خدمت کے امیدوار ہونے سے گھٹ گئے مگر یہ بھی کچھ کم نہ تھا اور آیندہ مزید رعایتوں کی امید ہو سکتی تھی لیکن امرائی حکمراں جماعت کو یہ بھی شاق تھا اور سال آیندہ یعنی ۷۶ھ میں سابق ٹربیون آپی میس پر قانون کار نیلیا کی خلاف ورزی کا الزام قائم کیا گیا اور عدالت نے جس کا صدر پریٹر سی۔ ویریس تھا اس کو ملزم قرار دے کر اس پر بہت سخت جرمانہ کیا جو نہایت تشدد سے وصول کیا گیا اور اس کی بربادی کا باعث ہوا۔ یہ سسرو[۵] کا بیان ہے جس نے اس کارروائی کو بھی ویریس کے نامۂ اعمال میں شامل کر دیا ہے۔

بیرونی مشکلات پونٹس

(۶۷۹ ز ۷۵) ۷۵ء میں سلطنت روما کی بیرونی مشکلات اور بھی بڑھ گئیں ہسپانیہ کی حالت تو پہلے ہی سے نازک تھی، مقدونیہ میں سرحدی لڑائیوں کا سلسلہ ناتمام ہی تھا، بحری قزاق[۶] باوجود سروِلیس کی سرکوبی کے پھر سر کشی کر رہے تھے اور متھراڈاٹیس پھر جنگ کی تیاری کر رہا تھا گویا ہر طرف مشکلات کا سامنا تھا۔ اسی اثنا میں سیریناٹکا اور بتھینیا کے الحاق کا بھی قصہ کیا گیا جس نے متھراڈاٹیس اور قزاقوں سے گویا لڑائی مول لینا تھا کیونکہ یہ دونوں اہل روما کی مملکت کی مزید توسیع کے مخالف تھے اور آیندہ چل کر ہمیں معلوم ہوگا کہ قزاقوں کے توسط سے شاہ پانٹس اور سرٹوریس کے مابین دوستانہ تعلقات قائم ہوئے تھے۔ اس کا ذکر اگلے باب میں آئے گا۔ یہ ظاہر تھا کہ اقصائے مشرق و مغرب میں رومن مقبوضات کی بقا کے لیے غیر معمولی کوششوں کی ضرورت تھی۔ سلطنت روما کا ان خطرات سے زیر وزیر

---

[۵] سسرو دوم ان ویریس بکیم ۱۵۵-۱۵۷ء

[۶] فقرات ۹۷۴-۹۷۶ ما بعد

[۷] سیرین روما کو بذریعہ وصیت ۹۶ھ میں ملا اور بتھینیا اسی طریقے ۷۵ھ میں اور دونوں ۷۴ھ میں صوبے ہو گئے دیکھو فقرات ۸۰۵ و ۹۲۸

نہ ہوجانا اس کی اصلی قوت کی دلیل ہے حالانکہ جنگ اطالیہ اور خانہ جنگیوں میں اس کا بہت
نقصان ہوا تھا اور یہی اس کے دشمنوں کی کمزوری کی بھی دلیل ہے۔ انصاف کی بات تو
یہ ہے کہ باوجود عیاش اور طامع ہونے کے روما کے امرا میں ابھی سپاہیانہ جوش باقی تھا۔
اور اپنی جان جوکھم میں ڈال کر شہرت لازوال حاصل کرنے کو تیار رہتے تھے یوینس لیوکلس
(سولا کا نائب) اور مارکس لیوکلس دو بھائی تھے جن کو اس زمانے کے رومیوں کا
نمونہ قرار دے سکتے ہیں گو بلحاظ اخلاق وہ اس زمانے کے عام لوگوں سے بہتر تھے۔
کیتھیگس ایک ہوشیار مگر بدکار آدمی تھا جو پہلے فرق میرین میں تھا اور پھر سولا
کا شریک ہو گیا، اس زمانے میں اس کا اثر بہت ہو گیا تھا۔ جو سازشیں اس وقت
ہو رہی تھیں اور جو پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کا ثبوت ان انتظامات سے ملتا ہے
جو سرٹوریس اور متھراڈاٹیس کے خلاف جو مہمات بھیجی گئیں ان کی سپہ سالاری کے لیے
کیے گئے۔ لیوسیس لیوکلس جو اس سال کانسل تھا چاہتا تھا کہ متھراڈاٹیس کے مقابلے
کے لیے جو مہم بھیجی جا رہی تھی اس کا سپہ سالار مقرر کیا جائے۔ سولا کی اس پر خاص
نظر عنایت تھی اور اسی لیے اس کے اور پامپی کے درمیان جسے سولا کا قومی وارث ہونے کا
دعویٰ تھا سخت رقابت تھی لیوکلس کی خواہش یہ تھی کہ پامپی کو ہسپانیہ میں مشغول
رکھے اور خود مشرق کی سپہ سالاری حاصل کرے اس لیے اس نے تحریک کی کہ جنگ ہسپانیہ
کے لیے امدادی فوج اور روپیہ روانہ کیا جائے۔ یہ تحریک منظور ہو گئی مگر بدقسمتی
سے تقسیم صوبجات میں اس کے نام گال (این روسے آلپس) کا قرعہ نکلا۔ وہ اس
کوشش میں تھا کہ کسی صورت سے کس پرسی میں پڑ جانے سے بچ کہ اتنے میں خبر آئی
کہ ایل آکٹیوس (کانسل ۷۵ ق م) صوبہ دار سلیشیا نے انتقال کیا لیوکلس نے اب
خالی شدہ جائداد کے لیے کوشش شروع کی کیونکہ ممکن تھا کہ شرقی فوج کی سپہ سالاری بھی
اسی صوبے کے صوبہ دار کے سپرد ہو۔ اس خدمت کے حصول کے لیے کیتھیگس کی امداد
کی ضرورت تھی مگر اس اوباش آدمی اور نیکوکار لیوکلس کے درمیان سخت نفاق تھا۔
مگر لیوکلس نے مصلحت وقت دیکھ کر ایک فاحشہ عورت پریکیا سے سازوباز کر کے
اور اس کے ذریعے سے کیتھیگس کو ہموار کر کے سلیشیا کی صوبہ داری حاصل کی
متھراڈاٹیس سے جو جنگ ہوئی اس کا ذکر تو پھر آئے گا مگر لیوکلس کی بہادری

جوریوں کی بے ایمانی

سے تو معلوم ہوتا ہے کہ روما کے اعلیٰ سیاسی اور تمدنی حلقوں کی کیا اخلاقی حالت تھی (۹۴ ء ر) ایپوکلس کا تقرر سازش سے ہوا تھا مگر اس بے ضابطگی کی تلافی اس کی ذاتی قابلیت سے ہو سکتی تھی لیکن اس کا ہم عہدہ ایم آریلیس کوٹا جو بتھی نیا کا صوبہ دار مقرر ہوا تھا بالکل نااہل تھا جنگ پانٹس کی بحری مہم اسی کے سپرد ہوئی تھی جس میں اسے بالکلیہ ناکامی ہوئی پریٹر ایم انٹونیس جس کا تقرر بحری قزاقوں کی سرکوبی کے لیے ہوا تھا سوتا سے بھی زیادہ نالائق ثابت ہوا اس کے باپ نے جو ایک مشہور مقرر تھا اور جس کو میریس نے قتل کرا دیا تھا سنہ ۔۔۔ میں سلیشیا کے سواحل پر حملہ کیا تھا شرقی ممالک میں بحری قزاقی کے استداد میں اہل روما کی یہ پہلی کوشش تھی ۔۔۔ انٹونیس کو اس مہم کی سرکردگی کا موروثی حق حاصل تھا مگر غالباً وہ ۔۔۔ سیتھیگس کے ذاتی اثر سے اس خدمت پر مقرر ہوا گو اس کی نااہلیت کا حال سب کو معلوم تھا اور اس قماش کے آدمی کے لیے امرا کے اصول مساوات پر نظر کرنا ۔۔۔ نہ تھی جس کا خمیازہ بھگتنا پڑا باوجود ان خطروں کے جس میں سلطنت مبتلا ہو گئی تھی امرا کی حکمراں جماعت کا تقررات میں بے ایمانی کو دخل دینا سیاسیات داخلی میں ابتری کا باعث تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک کم اصل ٹربیون مسمی کوئنٹ ثیس[1] نے اراکین سینٹ کی حکومت کے خلاف شورش شروع کر دی اس شخص کا سیتھیگس سے کچھ تعلق تھا لیکن لیوکلس کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے رکا ہوا تھا مگر اسی سال کے دوران میں اوپیانکس کے مقدمے میں حکام عدالت نے انصاف کا خون کر دیا اسی وجہ سے اسے جرأت ہوئی کہ پھر عدالتوں کے موجودہ نظام پر سختی کے ساتھ نکتہ چینی کرے اس مقدمے کے واقعات حسب ذیل ہیں کسی بلدیہ کے ایک باشندے پر اس کے (ربیب) بیٹے نے دعویٰ کیا کہ اس نے میرے مار ڈالنے کے لیے زہر دینے کی کوشش کی تھی اور روما کی عدالت قتل کی جوری نے

---

[1] سسرو پر وکلوائنیو ۷-۹، ۸۴، ۸۵، ۸۹، ۹۴، ۱۰۸، ۱۱۳-۱۱۴ پلوٹارک لیوکلس ۵ سیلسٹ تاریخ معہ فہرست موزین باخرسسرو نے اپنی تقریر پرو لوٹیو میں بیان کیا ہے کہ یہ شخص فریق ثانی کا وکیل تھا۔

اسے ملزم قرار دیا۔ جوری کے اس فیصلے کے متعلق لوگوں کو بے ایمانی کا شبہ ہوا اور
رفتہ رفتہ یہ خیال عوام میں پھیل گیا کہ رشوت کے ذریعے سے بے گناہ شخص پر الزام ثابت
کیا گیا ہے۔ کوئنکٹیس نے اس معاملے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اہل عدالت
کی بداعمالیوں کو مجمع عام میں تشہیر کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد اس نے اس
عدالت کے صدر نشین پر جس نے ایک بے گناہ شخص کو سزا دی تھی مقدمہ قائم
کرا کے اس پر جرمانہ کر دیا جس سے آیندہ ترقیوں کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔
اس شخص پر چند امور میں خلاف ورزی قانون کا الزام تھا مگر اس کی تباہی
کا باعث وہ عام جوش ہوا جس سے کوئنکٹیس کو تقویت حاصل تھی۔ اس معاملے
سے عوام کو سینٹ کی جوریوں سے جو طبعی نفرت تھی اس میں اور بھی اشتعال ہوا
اور طبقۂ ایکوائٹ کے ساہوکاروں کے تعلقات امرا ہوں سے زیادہ قوی
ہو گئے۔ عدالتوں کی کارروائی سے جو رشوت خوار اراکین سینٹ کی زیر نگرانی تھیں
عوام میں سخت بد دلی پھیلی ہوئی تھی اور اس سال (۷۴ ق م) حاکم (پریٹر) شہر بد کردار
ویریس تھا۔

اسپارٹکس کی بغاوت

(۷۴۹ / ۷۳ ق م) میں بھی۔ روما کی بیرونی مشکلات میں کوئی کمی نہیں ہوئی
ہسپانیہ میں تو حالت کچھ بہتر تھی مگر ممالک مشرق میں رومنوں کے برے دن
آ گئے تھے۔ لیوسیس لیوکلس کی حالت تو غنیمت تھی مگر ایم کوٹا کو سخت ہزیمت ہوئی
انیٹونیس بھی اپنی نااہلی سے بحری قزاقوں کے استیصال میں ناکام رہا اور اس کا
وجود روما کے بحری مقبوضات کے باشندوں کے لیے ایک بار گراں تھا۔ مقدونیہ
میں سرحدی جنگ و جدال کا سلسلہ اب بھی جاری تھا۔ اس صوبے کا قرعہ ۷۳ ق م کے
کانسل مارکس لیوکلس کے نام نکلا اور اسے آیندہ دو سال میں کچھ کامیابی ہوئی۔
ان پریشانیوں کے علاوہ اب خود اطالیہ میں ایک سخت شورش[1] پیدا ہو گئی۔ ہم بیان
کر چکے ہیں کہ دیہات میں غلاموں کی وجہ سے ملک کی حالت کس قدر پر خطر تھی اور کمیل تاشوں

[1] اسپارٹکس کی بغاوت۔ ایپین ۱۱۶ - ۱۲۰۔ پلوٹارک کراسس ۸ - ۱۱۔ یوٹروپیس ششم۔ فلورس دوم ۸۔ آروسیس
پنجم ۲۴۔ ویلیس دوم ۳۰۔ ۵۔ پلینی ۳۳، ۴۹۔ ہوریس سوم ۱۴۔ سوریو باخرہ۔

باشیہ[1] کے لیے شمشیر بردار غلاموں کی تربیت کا حال بھی بیان کر چکے ہیں۔ اہل روما کو اپنی بدکرداریوں کا اب ثمرہ ملنے کو تھا۔ کیپوا میں ایک تعلیم گاہ تھی وہاں کے غلام پہرہ داروں کو مغلوب کر کے فرار ہو گئے۔ اس گروہ کے سرغنے دو گالی کرکسس اور اینو ماؤس تھے اور اسپارٹکس باشندہ تھریس بغاوت کی روح رواں تھا۔ تھریسی اور گالی اور جرمنی غلاموں کی اس پیشہ یعنی شمشیر برداری کے لیے بہت قدر تھی۔ اسپارٹکس رومن فوج میں ایک زمانے میں ملازم تھا مگر کسی جنگ میں قید ہو کر غلام بن گیا تھا۔ اس نے ۷۰ ہمراہیوں کے ساتھ وسوویس کے کوہ آتش فشاں میں پناہ لی جہاں بہت سے فرار شدہ غلام اور تباہ حال آزاد شہری آ کر اس کے شریک ہو گئے چند ہی روز میں ان کی لوٹ مار سے ایک تہلکہ مچ گیا اور پابہ زنجیر غلاموں کے آزاد ہو جانے اور غلاموں کے قید خانوں کے کھل جانے سے ان کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہونے لگا۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے لیے دو فوجیں جمع کر کے روانہ کی گئیں مگر یکے بعد دیگرے ان کو شکست ہوئی اور شکست خوردہ افواج سے ان کو ہتھیار بھی مل گئے جن کی انھیں سخت ضرورت تھی۔ باغیوں نے اب جنوبی اطالیہ میں لوٹ مار شروع کر دی اور رنگروٹ بھی انھیں ملتے گئے۔ ایک سال کے اندر اندر ان کی تعداد ستر ہزار ہو گئی اور یہ سب بڑے جری اور جانباز لوگ تھے۔ اطالیہ میں کوتوالی کی کوئی جمعیت نہیں تھی اور جو سپاہی عجلت میں بھرتی کیے گئے تھے اس کام کے نہ تھے۔ چند ہی روز میں ثابت ہو گیا کہ جب تک باضابطہ فوج مقابلے پر نہ بھیجی جائے کوئی نفع نہ ہو گا کیونکہ غلاموں کی بغاوت کسی زبردست جنگ سے کم نہ تھی۔ یہ جنگ دو سال سے کچھ زیادہ جاری رہی اور اصلاحی تحریکوں کے نفاذ میں مانع ہوئی۔ مگر عوام کی شورش ایک قابل ٹریبیون ہی لیکی نیس ماکرو کی سرکردگی میں جاری تھی جس نے روما کی ایک تاریخ بھی لکھی تھی جس سے لیوی اور دیگر مورخین نے واقعات کو اخذ کیا ہے۔ اس تاریخ کی تالیف میں اس نے قدیم نوشتوں سے بھی اخذ کیا تھا جنھیں وہ تو صحیح خیال کرتا تھا مگر ان کی صحت کو زمانۂ حال کے مبصرین مشکوک خیال کرتے ہیں۔ بلاغت کی طرف اس کا رجحان زیادہ تھا اور مقرر بھی خاصا تھا۔

---

[1] میٹر قطعات تاریخ روما

باب ۴۹

عوام پسند جماعت کا یہ جوشیلا رکن ہونے کی وجہ سے اس کی عین خواہش تھی کہ سولا
کے نظام کو زیر و زبر کر دے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس نے سینٹ کے ایک رکن پر
جو سیٹرنینس کا قاتل ہونے پر ناز کرتا تھا مقدمہ دائر کرایا[1] حالانکہ اس قتل کو ۳۶ سال
گزر چکے تھے مگر جوری نے اس کو بری کر دیا۔ اٹروریا کے زمینداروں کو ان کی
اراضی سے بیدخل کرنے کے خلاف جو اس نے تقریر کی تھی اس کے چند فقرات[2]
ایکسکوی نے نقل کیے ہیں۔

ماکر دسینز

(۹۴۸) روما میں اس زمانے میں مقرروں کی کمی نہ تھی مگر روما کا ممتاز ترین خطیب
وکیل ہارٹینسیس حکومت کا طرفدار تھا اصلاح پسند امیری کو تمام چکا تھا

فراہمی غلہ

سسرو سسلی سے واپس آگیا تھا لیکن چونکہ قوم نے اس کی خدمات کا اعتراف
نہیں کیا تھا اس لیے وہ افسردہ خاطر ہو رہا تھا مگر اس کے حوصلے میں کمی نہ آئی تھی
اس کا شمار نوخیز لوگوں میں تھا جنہیں مدارج اعلیٰ پر پہنچنے تک بے سعی بلیغ کی ضرورت
تھی۔ اس لیے میدان سیاسی میں فی الفور داخل ہونا اس نے مناسب نہ خیال کیا۔ طبقہ
ایکوائٹ کا رکن اور زیادہ میریس کا طرفدار ہونے کی وجہ سے ابھی وہ وقت نہ آیا
تھا کہ سولا کے قائم کردہ نظام کو تہ و بالا کرنے کی کوششوں میں شریک ہو جولیس سیزر
کی حالت بالکل برعکس تھی جو حال ہی میں ممالک مشرقی کی سیر و سیاحت سے
واپس آیا تھا جس میں اس نے بہت کچھ تجربہ حاصل کیا۔ روڈز میں اس نے فن بلاغت
کی تحصیل کی۔ سمندر کے سفر میں بحری قزاقوں[3] نے اسے گرفتار کیا اور فدیہ لیکر چھوڑا۔
فدیہ کی رقم آنے تک اسے چار و ناچار قزاقوں کی حراست میں رہنا پڑا مگر اس کی
جرأت کا یہ عالم تھا کہ اس نے اپنے گرفتار کرنے والوں کو دھمکی دی کہ ایک وقت
آئے گا کہ میں واپس آ کر تم لوگوں کو پھانسی پر چڑھا دوں گا اور اپنی دھن کا ایسا پکا

---

[1] سسرو پرو رابیریو ۲۷۔
[2] بہ سکین دہم ۲۴۔
[3] اس کی مختلف روایتیں ہیں۔ سوئی ٹونیس جولیس ۴۔ ولیریس میکسیمس ششم ۹۔ ۱۵ پلوٹارک کیسر ۲
پلینی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ نشکا ہے تاریخ دوم ۱۰۰۔

باب ۶

تھا کہ اس نے یہی کیا متھراڈیٹیس سے جب جنگ شروع ہوئی اس نے کچھ سپاہی بھرتی کیئے اور بطور رضا کار جنگ میں شریک ہوکر ایشیا کے بعض شہروں کو دشمن کی شرکت سے باز رکھا لیکن لیوکلس کے آنے کے بعد جب جملہ اعلیٰ فوجی خدمات سولا کے طرفداروں کے سپرد ہوگئیں اس نے روما کا رخ کیا اور وہاں ۷۳ ق م کے اوائل میں پہنچکر فوراً سیاسی مباحث میں منہمک ہوگیا اور ماکر کی تائید کرنے لگا[1]۔

جمہوریت پسندوں کے سرغنوں سے اس کے تعلقات سرشتے سے قائم تھے جنھوں نے اس کی امداد کو بخوشی قبول کیا۔ خاندانی اثرات کی وجہ سے جب وہ مشرق میں تھا اسی زمانے میں اس کا انتخاب پجاریوں کی مجلس کی رکنیت پر ہوگیا تھا[2] حسن اخلاق کی وجہ سے ہر طبقے کے لوگ اسے پسند کرتے تھے اور قوت فیصلہ کی پختگی اور ذاتی جرأت کی وجہ سے اس کا قوم کا رہبر ہونا لابدی تھا۔ روما میں آتے ہی وہ فوجی ٹریبیون منتخب ہوگیا اپنے سیاسی رجحان کے اظہار کے لیئے اس نے ایک سامنی کی حمایت میں تقریر[3] کی جو سولا کی زد میں آکر اس کے مظالم سے بچ گیا تھا مگر پھر ایک مشکل میں پھنس گیا تھا ماکر اور سیزر کا مقصد یہ تھا کہ عہدہ ٹریبیونی کے کامل اقتدارات بحال ہوجائیں اور سولا کا نظام نیست و نابود ہوجائے مگر اس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا تاہم جو لوگ لیپیڈس کی بغاوت میں شریک ہونے کی پاداش میں جلا وطن کردیئے گئے تھے ان کے واپس بلانے کے لیئے جو تجویز پیش کی گئی تھی منظور ہوگئی۔ اس سال کے کانسلوں یعنی ایم ٹیرنشیس وارو لیوکلس (لیوسیس لیوکلس کا بھائی) اور سی کیاسیس وارس نے ایک قانون ٹرنیشیا کیاسیا نافذ کرایا[4] جس کا منشا یہ تھا کہ ہرسال سسلی (اور غالباً دوسرے مقامات) میں غلے کی ایک خاص

---

[1] ولیس دوم ۴۳، ۱۔

[2] سسرو پرد کلوانیٹیو ۶۱ ٹیسی ٹس ڈائیالوگ ۲۱۔

[3] سوئی ٹونیس جولیس ۵ گیلیس سیزر دوم ۲-۵۔

[4] سسرو درد دوم ان وریس سوم ۶۳ اپنجم ۵۲۔ مارکوارٹ اشاٹس ورواٹنگ دوم ۱۱۶۔

باب

مقدار خرید کی جائے اور شہر روما میں کم قیمت پر فروخت کیا جائے۔ اس تجویز کے نفاذ سے ممکن تھا کہ روما کے غلاموں اور قلاش باشندوں کی زبان کچھ روز کے لیے بند ہو جاتی مگر کئی نقائص بھی اس میں تھے مثلاً اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اضلاع سے غلہ [illegible] جوق جوق روما میں چلے آتے اور ان کے آنے سے آبادی روما میں اضافہ کثیر ہوتا۔ دوسرے ثاسیا و یریس ایسے صوبہ داروں کے لیے ناجائز جلب منفعت کی ایک دوسری صورت پیدا ہو جاتی۔ اس زمانے میں غالباً کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئی ہوگی کہ خزانۂ سلطنت کو اس تجویز کے نفاذ سے کیا خسارہ ہوگا۔ نہ تو عوام کی بے چینی ان رعایتوں سے رفع ہو سکتی تھی اور نہ ہوا کے انتظام کی اس سے تکمیل ہو سکتی تھی۔ [illegible] کا ذکر ختم کرنے سے قبل دو واقعوں کا بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی سال ایک وسٹل کنواری پر بدکاری کا الزام لگایا گیا اور چونکہ بدکردار ایپٹی لین کا بھی اس معاملے سے تعلق تھا اس لیے الزام صحیح خیال کیا جاتا تھا مگر مقدمہ بیرونی اثرات سے خارج ہو گیا اور معاملہ رفع دفع کر دیا گیا۔ اسی سال ویریس سسلی کا صوبہ دار ہوا اور تین سال تک وہاں کے باشندوں پر جور و ستم کرتا رہا۔

کراسس

(۷۴ ق م) شہر میں بیرونی مخالفت میں حالت کچھ بہتر ہونے لگی مقدونیہ اور ایشیا سے کوٹے بن دونوں بھائی لیوکلس قدم جمائے ہوئے تھے کو ابھی تھریس کی بحری قزاقوں کی سرکوبی میں مطلق کامیابی نہ ہوئی ہسپانیہ میں سرٹوریس کے قتل کے بعد بغاوت جلد فرو ہو گئی گو امن و امان کے قیام میں کئی مہینے لگ گئے اور پامپی وہاں سے سال مابعد میں واپس آیا۔ اطالیہ میں غلاموں کی جنگ زوروں پر تھی۔ روما کی تین فوجیں باغیوں کے مقابلے پر تھیں چار لڑائیاں ہوئیں جن میں سے تین میں خود رومنوں کو شکست کا اقبال ہے مگر باغیوں کے ضعف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے جن میں دو عنصر تھے ایک تو گالی جرمنی اور دوسرا تھریسی۔ دونوں علیحدہ علیحدہ لڑتے اور اشتراک عمل سے نا آشنا تھے۔ اسپارٹکس کو خوب معلوم تھا کہ وہ روما کی پوری طاقت کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اس لیے شمالی اطالیہ میں فتح حاصل کرکے اس نے کوہ آلپس کو طے کرنے کا قصد کیا تاکہ اس کے آدمیوں کو اپنے اپنے وطن میں واپس جانے کا موقع مل جائے مگر فتح کے جوش میں غلاموں نے اس کے

بنا؟ حکم کو نہ مانا۔ اس وقت ان کی تعداد سابق سے بھی زیادہ تھی اس لیے لوٹ مار کرتے ہوئے انھوں نے جنوب کی طرف دھاوا کیا جہاں سے بچ نکلنے کا انھیں بالکل موقع نہ تھا۔ سینٹ نے دیکھا کہ یہ جنگ عظیم معمولی امرا کے بوتے کی نہیں کیونکہ ملک اطالیہ غلاموں کی دار وگیر سے تباہ ہو رہا تھا اور لشکر کے کانسل بھی اپنے پیش رووں سے زیادہ قابل نہ تھے۔ اس کام کے لیے سینٹ نے کراسس کو منتخب کیا جو اس سال پریٹر تھا در وازہ کالن کی جنگ کے بعد سے کراسس غیر فوجی شاغل میں منہمک ہو گیا تھا۔ وکالت اس کا پیشہ تھا جس کی وجہ سے اس نے عام ہر دلعزیزی حاصل کر لی اور ضبط شدہ جائدادوں کو خرید کر وہ روما کا سب سے زیادہ دولت مند شہری ہو گیا اس نے اس جنگ کی کمان قبول کر لی اور غالباً فوجی قانون کے نفاذ کی بھی اس نے منظوری لے لی ہوگی کیونکہ جب تک ضبط فوجی دوبارہ نہ قائم ہو جائے ہزیمت خوردہ سپاہ سے کچھ امید نہ ہو سکتی تھی اس لیے اُس نے اہل فوج پر ایسی سختیاں کیں جن سے وہ عرصہ دراز سے نا آشنا ہو چلے تھے۔ دشمن کی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کو نیست و نابود کر کے اس نے باغیوں کی اصل جماعت کو جو اسپارٹکس کی سرکردگی میں تھی برونیم کے جزیرہ نما میں گھیر لیا۔ بحری قزاقوں کا ایک بیڑا اس پاس کے سمندروں میں گشت لگا کر تجارتی جہازوں کو گرفتار کر رہا تھا اور سسلی سے خراج وصول کر رہا تھا اسپارٹکس نے ان سے درخواست کی کہ اس کی فوج کو سسلی پہنچا دیں مگر بدمعاشوں نے کرایہ کا روپیہ پیشگی لے لیا اور اس کو دھوکھا دیکر چلدیے۔ اس لیے اسے مجبوراً واپس ہونا پڑا اور دشمن کی فوج کو چیرتا ہوا اپولیا کی طرف چلا گیا مگر کراسس بھی سرگرم تعاقب تھا اسپارٹکس کے سپاہی خوب لڑے مگر ان کو وہ مجتمع نہ رکھ سکتا تھا اس لیے شکست ہوئی۔ وہ خود لڑتا ہوا مارا گیا اور بغاوت فرو ہوگئی مگر یہ کام صرف کراسس ہی کا نہ تھا۔ مارکس لیوکلس نے جو مقدونیہ سے فتح حاصل کر کے واپس آ رہا تھا شہر برنڈیزیم کو ایک نازک موقع پر بچا لیا اور اسپارٹکس کو کراسس کی طرف پلٹنے پر مجبور کیا۔ جنگ کے اواخر میں غلاموں کی ایک جماعت شمال کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔ اتفاق سے پامپی ہسپانیہ سے واپس آ رہا تھا اس نے سب کو قتل کر دیا۔ تاہم کراسس کی خدمات کچھ کم نہ تھیں اور اس کا شمار روما کے سربرآوردہ

باب

لوگوں میں ہونے لگا۔ امن و امان کے قیام اور خونریزی کے ختم ہونے کے بعد بھی برباد شدہ اراضی و مزارع اور گرفتار شدہ غلاموں کی لاشوں سے جو سڑکوں پر صلیبوں پہ ٹنگی ہوئی تھیں اس جنگ کے آثار عرصے تک نمایاں تھے۔

روما میں افواج کا اجتماع

(۹۵۰) اس سنہ میں کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ شہر روما میں فوجوں کا عام اجتماع ہو گیا جس سے معاملات سیاسی صد درجہ پیچیدہ ہو گئے یعنی چار سپہ سالار دوران سال میں یکے بعد دیگرے مع اپنی افواج کے واپس آئے اور ہر ایک کو جلوس فتحمندی کی خواہش تھی کیونکہ علاوہ پامپی، کراسس اور مارکس لیوکلس کے کیومیٹس پائس بھی تھا جو عرصۂ دراز کے بعد ہسپانیہ کی فوجی خدمات سے سبکدوش ہوا تھا۔ لیوسیس لیوکلس کی مشرقی کامیابیاں اور انٹونیس کی ناکامی بمقابلہ اس سیاسی ہیجان کے بالکل ہیچ تھیں جس کا تماشا اس وقت سلطنت روما کے مرکز میں نظر آ رہا تھا۔ اصلی سوال اس وقت یہ تھا کہ دونوں سیاسی جماعتوں سے پامپی کا کیا تعلق ہوگا۔ کیا وہ سولا کی قائم کردہ سینٹ کے حسب منشا امراء کی جماعت میں داخل ہو جائے گا یا وہ سولا کی نظیر کی پیروی کر کے مطلق العنان حکومت بزور شمشیر حاصل کرے گا یا اپنی خواہشوں کو جلد تر پورا کرنے کے لئے عوام پسندوں کے سرغنوں سے میل کرے گا؟ جن لوگوں کو اندیشہ تھا کہ وہ صورت ثانی پیدا کرے گا یعنی حاکم مطلق العنان بن جائے گا اس کے مزاج سے واقف نہ تھے کیونکہ ایسی حکومت کی ذمہ داری اپنے سر لینا اس کے مزاج کے بالکل خلاف تھا۔ نزاکت پسندی ہونے کی وجہ سے کثرت اقتدارات سے وہ گریز کرتا تھا اور اپنے استاد سولا کی سلطنت سے دست کش ہو جانے کو نہ بھولا تھا۔ وہ تخت سلطنت نہ چاہتا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ اس کی فرمانبرداری کرتے یا نہ کرتے مگر ہر شخص کو اس سے نفرت ضروری ہو جاتی۔ اس کی اصل خواہش یہ تھی کہ اس کی حیثیت شہریوں کی سی رہے مگر سب شہریوں میں ممتاز ہو اور باوجود شہری ہونے کے اہل روما کا رہبر اور سرغنہ ہو اور جملہ جنگی اور سیاسی معاملات کا انصرام اس کے سپرد ہو یعنی گو وہ معمولی خدمات حکومت کی پروا نہ کرتا تھا جن کی لوگوں کو آرزو ہوتی ہے مگر وہ چاہتا تھا کہ اقتدارات شاہانہ اسے حاصل رہیں گو وہ بظاہر تخت و تاج سے انکار کرتا رہے۔

سینٹ اور پامپی

(۱۵۹) معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر سینٹ نے خود پسند پامپی کے دعووں کو خندہ پیشانی سے تسلیم کر لیا ہوتا تو وہ اپنی وفاداری پر قائم رہتا مگر اراکین سینٹ اس کی خدمات کا اس کے حسب دلخواہ صلا دینے پر آمادہ نہ تھے۔ اس کی دو خواہشیں تھیں ایک تو یہ کہ اس کا فاتحانہ استقبال ہو حالانکہ وہ نہ تو کانسل تھا نہ پریٹر اور ثانیاً اس کو فوراً کانسلی کے امیدوار ہونے کی اجازت دی جائے گو حسب منشائے قانون وہ کسی ادنیٰ درجے کی خدمت پر اس سے قبل فائز نہیں ہوا تھا۔ پہلے دعوے کے متعلق یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ایک دفعہ وہ جشن فتح منا چکا تھا مگر اس کی اجازت اس کو سولا نے دی تھی اور زمانہ بھی وہ ابتری کا تھا۔ دوسرا دعویٰ ایسے شخص کے لئے زیبا نہ تھا جو سولا کے قائم کردہ نظام کو علیٰ حالہ برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ اگر مطالبات کو تسلیم کرنا ناگزیر تھا تو اس کی وجہ سوا بیچارگی کے کچھ اور نہ تھی۔ امرا کو اس امر میں قابل ملامت قرار دینا مشکل ہے کیونکہ مطالبات مذکور کو تسلیم کر لینا گویا اس نظام کی بیخکنی کرنا تھا جس پر ان کی قوت کا مدار تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض امرا کو پامپی سے حسد تھا اور بعض قوانین کی لفظی پابندی پر تلے ہوئے تھے مگر ان میں سے اکثر ایسے عاقبت اندیش لوگ ہوں گے جو سمجھ سکتے تھے کہ عایتوں کا یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ امرائے روما کسی آقا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا نہیں چاہتے تھے جس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اپنے ذاتی عمل سے کسی شخص کو اپنا آقا قرار دینا انھیں کتنا شاق ہوگا۔ پامپی کے حسن تدبیر سے اراکین سینٹ سخت مخمصے میں پڑ گئے تھے۔ جس جنگ کا ابھی خاتمہ ہوا تھا اس کو پامپی نے اہل ہسپانیہ کی بغاوت قرار دیا تھا اور اپنے فتوحات کی یادگاروں میں اس نے سرٹوریس اور فریق میرین کا کہیں نام تک نہ آنے دیا تھا اس لئے اس پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اپنے ہم قوموں پر فتح حاصل کرنے کی خوشی منانا چاہتا تھا۔ ایک افواہ یہ بھی تھی کہ پرپرنا جب شکست کھا کر قید ہو گیا اس نے کئی دستخطی خطوط پامپی کو پیش کئے جو اعلیٰ طبقے کے رومنوں نے سرٹوریس کو اظہار ہمدردی میں لکھے تھے۔ پامپی نے ان خطوں کو جلا کر پرپرنا کو قتل کر دیا جس سے خط لکھنے والوں کی تشویش دفع ہو گئی۔ سوال یہ تھا کہ جب اس جلیل القدر سپہ سالار نے اپنی فراست کا اس طور پر ثبوت دیا تھا

باب ۴

تو کانسلی کا اس سے زیادہ کون مستحق ہو سکتا تھا معمولی شہریوں کو ایسی خدمات جلیلہ کے انتخابات کے طریقوں کی طرف بہت کم توجہ تھی جن کے حصول کی انھیں کبھی امید نہ ہو سکتی تھی اور ان کی نگاہ میں پامپی کی امیدواری پر ارکین سینٹ کے جو اعتراض تھے خود غرضی اور قوانین کی لفظی تاویل پر مبنی تھے۔ فریق مخالف کے سرغنے قدرتی طور پر پامپی کی امداد کے خواہشمند تھے اور اس نے سینٹ کی متلون مزاجی کو دیکھکر اپنے ان نئے حلفاء سے ساز باز کر لیا جس سے سینٹ بالکل بے دست و پا رہ گئی کیونکہ کئی فوجیں روما کے باہر جشن ہائے فتح میں شرکت کے بہانے سے پڑی ہوئی تھیں اور اب یہ ممکن نہ تھا کہ کراسس کو پامپی سے لڑا دیا جائے جیسے کہ پامپی کے ذریعے سے لیپیڈس کی تباہی کی گئی تھی۔ کراسس پامپی کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا تھا مگر اسے اپنے نفع کا خیال تھا کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ وہ اپنے نوجوان رقیب کا میدان جنگ میں مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ سینٹ کا شریک ہو کر وہ اپنی نیک نامی کھونا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے پامپی سے گفت و شنید شروع کی اور راہ کو ہموار کر لیا۔ اس کے بعد یہ طے پایا کہ دونوں ایک دوسرے کے شریک ہو جائیں اور ایک ساتھ کانسلی کے لیے امیدوار ہوں۔ ان کا منتخب ہو جانا بھی یقینی تھا۔

پامپی اور کراسس

(۲۵۹) چونکہ سینٹ کے اصول حکومت کی بنا اس کے معزز ارکین کی مساوات پر تھی اس لیے یہ ضروری تھا کہ جو اشخاص اپنے ہمچشموں میں ممتاز ہوں وہ اپنے کم درجے بھائیوں کے بغض و حسد کو بری نگاہ سے دیکھیں اور بیرونی امداد کے طالب ہوں۔ روما کے ایسے امرا جن کی آمدنی بہت کم تھی اس کی تلافی کے لیے صوبجات کی حکومت کے خواہشمند رہتے جہاں لوٹ کھسوٹ مچا کر حصول دولت کے بہت موقعے مل جاتے تھے مگر اب ان کو معلوم ہو گیا کہ مجلس عامہ سے صوبداری سے بھی جلیل تر عہدے مل سکتے ہیں۔ ایسے لوگ یہ بھی پسند کرتے ہوں گے کہ روما میں مقیم رہ کر آمدنی کے صرف اسی مخدوش و پرخطر ذریعے پر اکتفا کریں جو عدالتی مقدمات میں بے ایمانی کرنے سے ہو سکتا تھا پامپی اولاً تو میدان سیاسی میں بحیثیت سولا کے طرفدار کے آیا مگر اب اس نے بلا غل و غش جمہوریت پسندوں کے نظام عمل کو قبول

باہم گرلیا۔ عوام پسندوں کی شورش کا اس زمانے میں سرغنہ ایم لولیس[۱] پالیکانس سالن پیلے تم تھا جہاں پاپی کے پیرو بھی موجود تھے۔ یہ شخص عرصے سے و یریس کی بدکرداریوں اور عدالتوں کی شرمناک کارروائیوں کی طرف عامہ قوم کی توجہ[۲] منعطف کرا رہا تھا گو یہ اس قدر صریحی باتیں تھیں کہ ان کے تشہیر کی ضرورت بہت کم تھی کیونکہ سینٹ نے بھی حکام عدالت کی بداعمالی کے استیصال کے لیئے ایک سخت قانون نافذ کیا تھا۔ مگر اس کے نفاذ کو تین[۳] سال گزر جانے کے باوجود اس قانون پر اب تک عمل نہوا تھا۔ درحقیقت جمہوریت پسندوں کے موافق کوئی اصلاح اس وقت تک عمل میں نہ آسکتی تھی جب تک کہ ٹری بیونوں کے اقتدارات بحال نہ ہو جائیں ہ

(۹۵۲) پاپی اور کراسس کا اشتراک ایسا زبردست تھا کہ سینٹ اس کے مقابلے سے عاجز تھی۔ اس کے وجوہ یہ تھے کہ ہر ایک کی حمایت کے لیئے فوج موجود تھی۔ جمہوریت پسندوں کے سرغنے بھی ان کے شریک ہو گئے تھے اس لیئے کہ انھوں نے ٹری بیونوں کے اقتدارات کی بحالی کا حلف کیا تھا۔ طبقہ ایکوائٹ بھی عدالت ہائے جوری کی اصلاح کے وعدے سے ان کا ہواخواہ ہو گیا تھا۔ ہم یہ بھی قیاس کر سکتے ہیں کہ جدید شہریوں کو باضابطہ درج رجسٹر کرنے کا بھی خیال ضرور رہا ہوگا اور سال آئندہ مردم شماری کا وعدہ بھی کیا گیا ہوگا۔ اس طور پر پاپی اور کراسس کی راہ میں جس قدر رکاوٹیں تھیں سب جاتی رہی تھیں مجلس عامہ کی رائیں حاصل کی گئیں جس کی رو سے پاپی کو جشن فتح منانے اور کانسلی کا امیدوار ہونے کی اجازت دی گئی اور غالباً اسی وقت کراسس کو بھی جو اس شہ میں پریٹر تھا اور ابھی قانوناً کانسلی کا مستحق نہیں ہوا تھا قانون مذکور کے شرائط سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ اسکے بعد یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ دونوں کا انتخاب خدمت کانسلی پر ہوگیا۔ اس طرح سینٹ کا پاپی سے عہدہ برآ ہونا تو کجا اس نے اپنی فوج اور انبوہ شہر کے ذریعے سے

[۱] دیونیسیکلاس ۳۔ ۴۰۔ ۳۔ شیلوٹ تاریخ چہارم ۲۲۴ مورین باخز ۱۹
[۲] سیسرو در مقابلہ ویریس پہلا ۱۲۔۲۳ دوم۔۱۹
[۳] سیسرو مکالمہ ۲ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۹

سینٹ کو نیچا دکھا دیا۔ یہ باریک بین اشخاص کے لیے ایک مفید سبق تھا اور غالباً
نوجوان سیزر نے اس کو خوب ذہن نشین کر لیا ہوگا ختم سال کے قریب کلی جشن منانے کے
کراسس کو غلاموں کی جنگ میں فتح حاصل کرنے کے صلے میں صرف اوا ٹیو
(چھوٹا جشن) منانے کی اجازت دی گئی۔ اس تفریق کی جو اہمیت روما میں تھی
وہ کراسس کے خیالات سے ظاہر ہوتی ہے۔ کراسس کا خیال تھا کہ اس نے
سلطنت کو ایک خطرۂ عظیم سے بچایا تھا اس لیئے وہ لاریل[1] کے تاج کا طالب ہوا
جو باقاعدہ جشنوں میں ملتا تھا۔ اوا ٹیو میں اس کے برخلاف مرٹل[2] کا
تاج ملتا تھا۔ مجلس سینٹ نے جو پامپی کے علاوہ سب کو اعزازات عطا کرنے کو تیار
تھی اس کی درخواست کو منظور کر لیا۔ میٹلس نے جنگ ہسپانیہ کا جشن منایا اور
لیوکلس نے اسی سال یا سال مابعد میں ڈاروڈانی پر فتوحات حاصل کرنے کا۔
پامپی یہ چال چلا کہ اس کی فتوحات کا جشن سال کے آخر روز ہو اس طور پر خلاف
نظائر سابق اس نے دو مرتبہ جشن فتح منایا اور دوسرے روز خلاف اصول قانون دستوری
نیابت کا نسلی پر فائز ہوا۔

اشتراک کے نتائج۔

(۴۵۹) پامپی اور کراسس کی کانسلی یعنی سنہ میں کئی اہم تجاویز کا
نفاذ ہوا جن کو ایک طور پر سال ہائے گزشتہ کے مناقشات اور شورش کا نتیجہ
کہہ سکتے ہیں۔ دونوں کانسل ایک دوسرے سے خائف تھے اور اولاً ان میں سے
کوئی اپنی افواج کو منتشر کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ مگر عوام پسندوں کے سرغنے یک لخت
کہہ سکتے تھے کہ ان کی اصلاحی تجاویز ان دونوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے
پست و لعل میں رہ جائیں اور آخر کار انھیں کے دباؤ سے دونوں کانسلوں
میں کسی قدر بظاہر[3] مصالحت ہوگئی گو درحقیقت صفائی نہ ہوئی تاہم

---

[1] سسرو اِن کینڈیڈیٹم ۵ - پلینی تاریخ پانزدہم ۱۱ - گیلیس پنجم ۶ / ۲۳ ۔
[2] ایک درخت کے پتے جن سے فاتح کا تاج بنتا تھا مترجم ۔
[3] ایک درخت کے پتے جن سے فاتح کا تاج بنتا تھا مترجم ۔
[4] اپین یکم ۱۲۱ ۔

باب ۲

دونوں کے اشتراک کی وجہ سے سینٹ کو ہزیمت ہوئی اور بجا دیز اصلاحی کا عمل میں آنا ممکن ہو گیا۔ کالسلوں کی تحریک پر ٹری بیونوں کے سابقہ اقتدارات کے بحال کیے جانے کے لیے ایک قانون نافذ ہوا جس کی مخالفت پر سینٹ کو جرأت نہ ہوئی۔ اسکے بعد عدالتہائے جوری کی اصلاح در پیش تھی مگر اس میں دشواریاں تھیں کیونکہ سینٹ کی جوریوں کی بے ایمانی پر لعن و طعن کرنا آسان تھا مگر اصلاح کے لیے کوئی موثر تدبیر نکالنا کسی قدر دشوار تھا۔ طبقۂ ایکوائٹ کا دعویٰ تھا کہ ان کا سابقہ حق بحال کیا جائے مگر سولا نے بلا وجہ ان کو حق مذکور سے محروم نہیں کیا تھا۔ صرف ژولی لیس کے مقدمے سے عیاں تھا کہ اس طبقے کی جوریوں نے اپنے اختیارات کو نہایت بُرے طریقے سے استعمال کیا تھا۔ اس لیے اگر تجویز کا منشا صرف یہی ہوتا کہ بجائے سینٹ کی جوریوں کے طبقۂ ایکوائٹ کی جوریاں مقرر کی جائیں تو یہ امید نہ ہو سکتی تھی کہ یہ تجویز بالاتفاق منظور کر لی جائے گی۔ مجلس سینٹ بھی اپنا پورا زور صرف کر دینے پر تلی ہوئی تھی اور اپنے اقتدارات سے دستکش ہونے کو تیار نہ تھی۔ کالسلوں نے خود اسے تجویز کے متعلق کوئی قانون پیش نہیں کیا اور اس بارے میں پامپی نے جو وعدے کیے تھے نہایت مذبذب تھے اس لئے صرف سنسروں کے انتخاب کا انتظام کرنے پر اکتفا کیا گیا جس سے بقول سسرو عوام کو تشفی ہوگئی۔ اِیل سگیے نیس لِوپی کی کولا اور سنے اِیس کارنیے لیس لین ٹوس کلوڈیانس (کانسلان ۲ء ۷۲ کے) سنسر منتخب ہوئے اور ان دونوں نے مجلس سینٹ کو پاک کرنے کی کوشش کی کیونکہ گزشتہ چند برس میں کئی بد قماش شخص سولا کے طرفدار ہونے کی وجہ سے مجلس مذکور میں داخل ہو گئے تھے انھیں میں ان رشوت خوار اہل جوری کی بھی تعداد کثیر تھی جن کی وجہ سے عدالتوں کی حالت شرمناک ہو رہی تھی اور ان بدمعاشوں کے خارج کر دینے سے کچھ امید ہو سکتی تھی کہ سینٹ کی جوریاں معدوم ہونے سے بچ جائیں گی۔ سنسروں نے ۶۴ اراکین کا نام خارج کر دیا۔ شہریوں کے درج رجسٹر کرنے کی کارروائی کا مورخین نے کچھ ذکر نہیں کیا ہے مگر سسرو کا

صفحہ (۱۸)

لہ سسرو پکم ان ورپس ۴۴ - ۵۰ - ۴۴

باب

بیان ہے کہ موسم سرما میں بیرونجات کے بہت سے لوگ روما میں مردم شماری و انتخابات
اور تماشوں کے دیکھنے کے لیے آگئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس مردم شماری کی جزئیات
کا عمل پوری طور پر ہوا۔ شہریوں کی جو تعداد درج ہوئی بیان کی گئی ہے یعنی ۹۱۰۰۰۰،
بمقابلہ گذشتہ کی (۴۶۳۰۰۰) ممکن ہے کہ غلط ہو گذشتہ کی مردم شماری کے مقابلے
میں اضافہ ضرور ہوا۔ ان اشخاص کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوگی جن کو جنگ عظیم
کے بعد حقوق شہریت ملے ہوں گے مگر جن کے نام اب تک رجسٹر میں شریک
نہیں ہوئے تھے۔ اس موقع پر چونکہ بہت سی فوجیں مشرق جنگ سے واپس
آگئی تھیں اور چونکہ بہت سے شہری بیرونجات سے اس بار پھر روما میں آگئے
تھے کہ ان کے دیرینہ اور مسلمہ حقوق کا اب تصفیہ ہو جائے گا اس لیے جدید اور قدیم
تمام شہریانِ روما کی تعداد قریب قریب پوری ہو گئی۔

(۱۹۸۵) مردم شماری کا کام جاری ہو جانے سے جوریوں کی اصلاح
پر عمل کچھ روز کے لیے ملتوی ہو گیا مگر اسی زمانے میں ایک مشہور مقدمے کی سماعت
شروع ہوئی جس میں عامۂ قوم کو بہت دلچسپی تھی۔ ویریس تین سال تک ([illegible] ق م)
سسلی کا صوبہ دار تھا مگر سلطنت روما کی پریشانیوں خصوصاً اسپارٹکس کی جنگ
کی وجہ سے اس کے ذی اثر دوستوں کو مدت معینہ کے ختم ہونے پر اس کے واپس
نہ بلانے کا بہانہ مل گیا کیونکہ اس کا جو جانشین مقرر کیا جاتا اس کی کسی دوسری خدمت
کے لیے ضرورت ہوتی۔ ویریس کی بدکرداریاں زبان زد عام تھیں۔ سسلی کے سربرآوردہ
افراد کی عین خواہش تھی کہ یہ شخص اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ جو رومن جزیرے میں آباد
تھے وہ بھی ان سے متفق تھے۔ انھیں ایک ایسے رومن کی تلاش تھی جو اثبات جرم
کی طرف سے پیروکار بن سکے مگر اس کام کے لیے صرف یہی کافی نہ تھا کہ ان کا وکیل
زبردست مقرر ہو بلکہ ایسا شخص ہو جو اس کام میں ہمہ تن منہمک ہو جائے اور معاملے
کو اختتام تک پہنچائے۔ روما میں مقدمات یا تو ذاتی عناد کی وجہ سے یا حصول شہرت
کی نیت سے قائم کر دیے جاتے تھے لیکن یہ دونوں جذبات ایسے تھے جن پر ویریس
کی دولت غالب آسکتی تھی اس لیے انھوں نے ایک دفعہ روما کو سسرو کے پاس
بھیجا جو پانچ سال قبل ان کے جزیرے میں بمقام للی بے ایم کوئیسٹر تھا۔ سسرو نے

ویریس کا مقدمہ

باب ۲

اس وقت تک مدعا علیہوں کی طرف سے مقدمات میں جوابدہی کی تھی کیونکہ بحیثیت ایک "نئے آدمی" کے اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں پر احسان کرکے ان کو مرہون منت کرے نہ کہ ایک خطرناک پیرو کار استغاثہ ہونے کی شہرت حاصل کرے۔ مگر اس وقت چونکہ جوریوں کی اصلاح کا مسئلہ پیش تھا اس لیے سینٹ کے اہل جوری پر ثابت کرنا ممکن تھا کہ بے ایمانی سے ملزم کو بری کر دینا خطرے سے خالی نہیں۔ ویریس ایسے مشہور مجرم کو سزا دلانا اس کے لئے ایک زبردست کامیابی ہوتی جس کی شہرت تمام سلطنت روما میں پھیل جاتی۔ اس کے علاوہ سسرو کو مظلوم اہل سسلی کے ساتھ حقیقی ہمدردی تھی اور حکمراں قوم کے فرائض کا اسے احساس تھا جو روا کے دیگر مدبرین میں شاذ و نادر تھا۔ گو اب وہ سینٹ کا رکن تھا مگر اس کو طبقۂ ایکوئیٹ سے خلقی انس تھا جس سے بلحاظ حسب و نسب اسے تعلق تھا۔ اراکین سینٹ کی جوری پر دباؤ ڈالنے کے لیے وہ جملہ واقعات بلا کم و کاست بیان کر سکتا تھا۔ اگر اراکین سینٹ اپنی حرکات سے پشیمان نہ ہوتے اور انھوں نے اس ملزم کو بھی بری کر دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ عدالتی اختیارات طبقۂ ایکوئیٹ کو مل جاتے جو اس کی عین خواہش تھی۔ سسرو کی عمر اب ۳۶ سال کی تھی اور چونکہ ایسا زریں موقع پھر ملنے کی امید نہ ہو سکتی تھی اس لیے اس نے مقدمے کو لے لیا۔ اصلاح پسند یعنی فریق میرین کو بھی مقدمے میں بہت دلچسپی تھی کیونکہ خواہ اہل سسلی کی دادرسی ہو یا نہ ہو مگر مخالفین حکومت (فریق میرین) کو اپنے دشمنوں کو پریشان کرنے کا اس مقدمے سے ایک ذریعہ مل گیا۔

(۹۵-۶) دوران مقدمہ میں شروع سے آخر تک ویریس برابر رخنے ڈالتا رہا۔ سسرو نے جب مقدمہ دائر کرنے کی باضابطہ اطلاع پریٹر کو دینی چاہی تو اسے معلوم ہوا کہ ایک شخص کو مس کائی کیلیس بھی جو ویریس کے ماتحت کوئسٹر رہ چکا تھا پیرو کار استغاثہ ہونے کا دعویدار ہے۔ اس دعوے کے تصفیے کے لیے ایک ابتدائی سماعت (ڈیوی نا ٹیو) ہوئی جس میں سسرو نے اپنا حق پیروکاری کامیابی کے ساتھ ثابت کیا اور اپنے حریف کی قلعی کھول دی جو خود ویریس کا شریک تھا۔ مگر اس ابتدائی سماعت میں کچھ وقت ضائع ہوا اور ویریس نے اس کے بعد فریب تعویق کی ایک اور تدبیر نکالی یعنی انھوں نے ایک دوسرے صوبہ دار پر مقدمہ قائم

باب ۴

کرا دیا اور اس کی سماعت کی تاریخ ویریس کے مقدمے سے قبل کرا دی تاکہ عدالت کا
کچھ وقت اس میں بھی ضائع ہو مگر ان کی یہ چال بھی سسرو کی کوشش سے نہ چل سکی
مقدمے میں کامیابی کا مدار اب سسلی میں بعجلت شہادت فراہم کرنے پر تھا۔ اس کام
کے لیے سسرو کو ۱۱۰ دن دیئے گئے تھے مگر ۵ دن میں اس کام کو ختم کر دیا۔ اہل سسلی
کو اس مقدمے میں جو دلچسپی تھی اس کا اندازہ دشوار ہے۔ ویریس کے ہوا خواہوں
نے جو مقدمہ کھڑا کر دیا تھا وہ خارج ہو گیا اور ان سے مقصود حاصل نہ ہوا۔ اسکے بعد
سنہ ۶۹ کے انتخابات شروع ہوئے جس میں ان لوگوں کو جو ویریس کے پشت پناہ تھے
نمایاں کامیابی ہوئی۔ ہارٹینسیس جو ویریس کا وکیل تھا کانسل منتخب ہوا اور
دوسرا کانسل کیوسیٹی لس بھی اسی جماعت سے تھا۔ پریٹروں میں بھی ایک شخص
ایم میٹی لس تھا جو بذریعہ قرعہ اندازی عدالت استحصال کا سال آئندہ میں صدر
مقرر ہوا۔ اس کے مقابل سسرو کا انتخاب بہ حیثیت کیورل ایڈیل تھا مگر یہ خدمت
زیادہ جلیل نہ تھی البتہ اس کو ایسے لوگوں کے مقابلے میں کامیابی ہوئی تھی جو ذاتی
اثرات اور رشوت ستانی سے کام لیتے تھے۔ انتخابات مذکورہ سے یہ ممکن ہو گیا کہ اگر
مقدمہ سال آئندہ تک ملتوی ہو جائے تو ویریس کو حکام وقت کی امداد بھی مل سکے گی
جس سے اس کا بری ہو جانا یقینی تھا اور حالات بھی ایسے تھے جن سے التوا آسان
ہو گیا مقدمے کی سماعت ۵ اگست کو شروع ہونے کو تھی مگر وسط اگست اور وسط نومبر کے درمیان چار کھیل
ہونیوالے تھے جسمیں ۵ دن صرف ہو جاتے اور جوابدہی کو طول دینے سے یہ امید تھی کہ
عدالتی کارروائی کے باقی ماندہ ایام بھی ختم ہو جائیں گے اور مقدمہ سال آئندہ میں
ختم ہو جب کہ صورت حال ان کے موافق ہوتی۔ مگر دوران مقدمہ کا اندازہ
لگانے میں یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ سسرو حسب معمول مقدمے کی ابتدا ایک طویل تقریر
سے کرے گا مگر اس کو بجائے فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھانے کے مقدمہ جیتنے
کی لو لگی ہوئی تھی اس لیے اس نے اپنی تقریر ایک مختصر تمہید سے شروع کی مگر اس
مختصر تقریر میں بھی اس نے صاف صاف کہدیا کہ اگر اس مقدمے میں کسی اہل جوری
نے رشوت لی تو میں اس پر سال آئندہ ایڈیل مقرر ہونے پر مقدمہ چلاؤں گا —
اس کے بعد اس نے مخصوص الزامات اختصار کے ساتھ بیان کیے اور ایسی شہادت

باب ۴

پیش کی جس سے انکار محال تھا نور وزمیں اثبات جرم کی تمام کارروائی ختم ہوگئی۔ جس سے ہارٹینیس سخت پریشان ہوا۔ چونکہ وہ اپنے موکل کی صفائی میں کوئی شہادت پیش نہ کرسکتا تھا اس لیئے اسنے پیروکار استغاثہ کی تقریر میں نقائص نکالنے کا قصد کیا تھا مگر اس کی مشہور قوت حافظہ نے بھی جواب دے دیا اور چونکہ سسرو نے کوئی فصیح و بلیغ تقریر نہیں کی تھی اس لیئے اسے کہیں نکتہ چینی کا موقع نہ ملا اس نے کچھ جواب دینے کی کوشش کی مگر سسرو کے پیش کئے ہوئے واقعات اور اس کی دھمکیوں کے آگے کچھ نہ پیش گئی۔ رشوت دہانی کی بھی کوشش ہوئی اور اس میں جب ناکامی ہوئی اس لیئے ہارٹینیس مقدمے سے دست کش ہوگیا اور ویریس روما سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کامیابی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سسرو روما کے وکلا میں ممتاز ہوگیا۔ اس کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی مگر اس کامیابی کی ایک وجہ موجہ عوام کی شورش تھی جس کی غایت اراکین سینٹ کو ان کے خاص حقوق سے محروم کرنا تھا۔

سسرو اپنی تقریر کو ضبط تحریر میں لاتا ہے

(۵۵۷) اگر سسرو نے اس زمانے کے قبل ہی سے سیاسیات میں نمایاں حصہ لیا ہوتا اور سلطنت کے عہدہ ہائے جلیلہ میں سے کسی کا امیدوار ہوتا تو فریق مخالف حکومت کی جو خدمت اس نے کی تھی اس کا فوری صلہ ملتا۔ مگر ۶۹ کے لیئے وہ ایڈیل منتخب ہوچکا تھا اس لیئے ۷۰ میں وہ پریٹر نہ ہوسکتا تھا۔ اس لیئے ویریس کے مقدمے پر ایک ادیبانہ مضمون لکھنے کا اسے موقع مل گیا جس سے اہل قوم نہ صرف اس کی کامیابی سے مطلع ہوتے بلکہ اس کی قابلیت کی ایک دائمی یادگار بھی قائم ہوجاتی۔ یہ مضمون اس نے ایک تقریر کی شکل میں لکھا جو مقدمہ ویریس کی دوسری تقریر کے نام سے مشہور ہوگئی ہے حالانکہ دوسری تقریر کرنے کا اسے موقع ہی نہیں ملا۔ مگر یہ فرضی تقریر دراصل ایک سیاسی رسالہ ہے۔ سسرو نے اس تقریر میں پانچ سرخیاں قائم کی ہیں جن کے تحت میں اس نے ویریس کی بداعمالیوں کا کچا چٹھا کھولا ہے۔ جنگ اطالیہ کے زمانے میں اس نے جو غداری کی تھی مشرق کے صوبجات میں اس کے مظالم، حاکم شہر (پریٹر) ہونے کے زمانے میں اس سے جو شرمناک حرکات سرزد ہوئی تھیں۔ وسسلی میں بہ حیثیت صوبہ دار

صفحہ ۲۱

باب ۴۳

اس نے جو ظلم و ستم کیا تھا سب کا تفصیلی ذکر اس تقریر میں موجود تھا۔ سلطنت روما نے اہل سلی کی مقامی رسم و رواج کی پابندی کا وعدہ کیا تھا اور ان کو خاص حقوق دیے تھے مگر ویریس نے ان کو بالکل بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ غلہ کے ضمن میں اور دوسرے طریقوں سے اس نے صوبے میں لوٹ مار مچا رکھی تھی۔ باشندگان صوبہ اور شہروں اور مندروں کے قبضے میں فنون لطیفہ کے جو قدیم یونانی نمونے تھے وہ سب اپنے قبضے میں لے آیا تھا اور اس نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسے افعال بھی اس سے سرزد ہوئے جس سے خود سلطنت روما و اہل روما کو ضرر پہنچا۔ سسرو نے ان سب واقعات کو خوب نمک مرچ لگا کر بیان کیا ہے۔ مثلاً اس قصے اس بیان سے کہ ویریس نے اہل صوبہ پر ظلم و ستم روا رکھا اور بحری قزاقوں کے ساتھ رعایت کرتا رہا مقصود یہ ہے کہ اہل روما کو معلوم ہو جائے کہ خود ان کے مقرر کردہ عہدہ داروں کی بداعمالیوں سے جمہوریہ کے لیے کیسے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ اس نے ویریس پر ایک رومن کو مصلوب کرنے کا الزام بھی عاید کیا ہے جس سے ہر رومن کو ویریس سے نفرت ہو جانی لازمی تھی۔ سسرو نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ سب مظالم طمع زر کی وجہ سے ویریس نے کیے تھے اور طمع زر کی ہوس اس وجہ دامنگیر تھی کہ موقع پڑے تو رشوت دے سکے۔ ان بد وضع مردوں اور عورتوں کے مطالبات کو پورا کر سکے جو اس کے ہم صحبت تھے اور اپنے ہم چشموں یعنی ارکین سینٹ کے بیچ میں عیش و عشرت کے ساتھ بسر کر سکے۔ مگر یہ الزام ایسا نہ تھا جو صرف ویریس ہی پر عائد ہو سکتا تھا۔ ہر شخص جانتا تھا کہ ویریس کے بھائی بند اور بھی ہیں گو ان کی بداعمالیاں اس کے برابر نہ ہوں۔ یہ بھی لوگوں کو معلوم تھا کہ ویریس کا مقدمہ ایسی بری ساعت میں پیش ہوا جبکہ اہل جوری کو رشوت دینا ناممکن تھا ورنہ یہ کہ ایسے موقع کا پھر آنا دشوار تھا۔ سسرو کی اس تقریر میں ہر شخص کو دلچسپی ہو سکتی تھی خواہ وہ ایسے ہوں جو موجودہ نقائص سے بیزار تھے یا جن کو ویریس کی طرح جلب کرنے کا موقع نہ ملتا یا جو ویریس کو حد درجہ طماع خیال کرتے تھے کہ اس نے وقت واجدیہ صوبے کے تمام ذرائع آمدنی کو ختم کر دیا جس سے مدت مدید تک اس کے جانشین مستفید ہو سکتے تھے۔ یہ بلیغ تقریر دنیا کے ہر گوشے میں جہاں ادبیات روما کا چرچا تھا پہنچ گئی اور اصلاح پسندوں کو اس کی اشاعت سے یک گونہ تقویت بھی

باب ۳۲

ہوئی۔ مگر باوجود اس تقریر کے قبولیت اور عام پسندی کے یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ سسرو نے مبالغے سے کام لیا تھا کیونکہ اس نے اس تقریر کے لکھنے کے وقت اپنے مزاج میں ایک مصنوعی اشتعال پیدا کر لیا تھا جو واقعات کے لحاظ سے بیجا تھا مگر اس نے خود گیارہ سال کے بعد ایک شخص مسمی فلاکس[۱] کی طرف سے وکالت کی جس پر استحصال بالجبر کا الزام تھا اور اس میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

کوٹا کا قانون جوری

(۹۵۸) جس زمانے میں سسرو ویرس کے مقدمے کی تقریریں لکھنے میں مصروف تھا سینٹ کی جوریوں کے خلاف پریٹر ایل آریلیس کوٹا کی سرکردگی میں شورش جاری تھی مگر اس کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اراکین سینٹ کے بجائے طبقہ ایکوائٹ کے تقرر کی تجویز کی سخت مخالفت ہو گی اور اس کا منظور ہونا آسان نہ ہو گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے برخلاف سینٹ کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ جوریوں میں دو جماعتیں ہوں ایک اراکین سینٹ کی اور ایک طبقہ ایکوائٹ کی مگر اس سے اصلاح پسندوں کا مقصد حاصل نہ ہو سکتا تھا بدرجہ آخر اس تجویز کو وہ اس صورت میں منظور کر سکتے تھے کہ اراکین سینٹ کی تعداد غالب نہ ہو۔ آخر کار سمجھوتہ کرنا پڑا اور ختم سال پر قانون آریلیا نافذ ہوا جس کا منشا حسب ذیل تھا۔ ہر جوری میں تین حصے کر دیئے گئے ایک اراکین سینٹ کا ایک ایکوائٹ کا اور ایک ٹری بیونی ایریاری کا۔ جماعت موخر الذکر کون تھی یہ روما کی تاریخ قدیم کے رازہائے سربستہ سے ہے اس جماعت میں اور طبقہ ایکوائٹ میں بہت کم فرق تھا کیونکہ بعض کتابوں میں یہ اصطلاح دونوں جماعتوں کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ اغلب یہ ہے کہ یا تو اس جماعت میں وہ لوگ تھے جن کے پاس اس قدر جائداد تھی جو طبقہ ایکوائٹ کے لئے مشروط تھی مگر جن کا شمار اس طبقے کی ۱۸ سنتوریوں

---

[۱] دیکھو فقرات ۱۰۶۷ تا ۱۰۷۶ مابعد مترجم

[۲] گرینج ضابطہ قانونی صفحہ ۲۴۴۔ مامسین اسٹاٹس ریخت سوم ۵۲۹ ، ۱۹۲ ، ۵۳۲ ، ۵۳۲ ، ۵۳۳

[۳] وینگ تاریخ روما سوم ۱۹۶ - ۱۹۸

باب ۴۹

میں نہ تھا یا وہ لوگ جن کے پاس کچھ کم جائداد تھی یعنے ادنیٰ درجے کے سپاہی ہوسکتا
ٹری بیونی ایریاری کا نام تو غالباً زمانہ قدیم کا ہے مگر اس جماعت کے مخصوص فرائض کا
ہمیں علم نہیں ورنہ یہ معاملہ اہم ہے۔ رائے دینے کے وقت جوری کے تینوں حصے
(ڈی کیوری دے) تختوں پر اپنی رائیں لکھکر ایک علیحدہ صندوق (ارنا) میں ڈالتے
لیکن سسرو[1] کے ایک فقرے سے اگرچہ ہم نے اس کا صحیح مطلب سمجھا ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ
جملہ آرا کو بہ حیثیت مجموعی شمار کرکے فیصلے کا اعلان ہوتا تھا۔ اراکین سینٹ کی ہوئی کوششوں کا
نتیجہ صرف یہ ہوا کہ اس امر میں ان کا صرف تہائی حصہ رہ گیا۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد فیصلے
بے رو رعایت ہوتے یا نہ ہوتے یہ تو تجربے سے ثابت ہوتا مگر اپنے طبقے کی طرفداری پر ایک
روک ضرور ہوگئی کیونکہ اراکین سینٹ اب صرف اپنی آرا سے اپنے طبقے کے مجرمین
کا بچاؤ نہیں کرسکتے تھے مگر رشوت ستانی کی کوئی روک نہیں ہوئی۔ سیاسی لحاظ سے
قانون آریلیا کا اثر بہت ہوا۔ خدمت ٹری بیونی کے اقتدارات کی بحالی کے ساتھ اگر
اسکو شریک کرلیا جائے تو واضح ہوگا کہ سینٹ کی حکومت اب ختم ہوچکی تھی کیونکہ اسکی حکومت کو حقیقی
حکومت امرا (آلیگارکی) نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ انتہائی اقتدارات شاہانہ کا منبع ہمیشہ
قوم رومن (پاپلس رومانس) تھی۔ سولا نے مجلس عامہ کو جن زنجیروں میں جکڑ دیا تھا وہ اب
ٹوٹ چکی تھیں مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ جمہوریت حقیقی معنوں میں قائم ہو جائے۔ روما میں جو مجلس
رائے دیا کرتی تھیں ان کا انعقاد اس لیے ان جماعتوں پر ایک قسم کی روک تھی جن کی تعداد زیادہ تھی بدستور
میں مذہبی رکاوٹوں اور حکام کی دخل اندازی کی وجہ سے بہت سے موانع پیدا تھے جس کی وجہ سے روما کی
مجلس عامہ یونان کی جمہوریہ (ڈیموس) کے مماثل نہ ہوسکتی تھی۔ واقعات کی رفتار بھی اس زمانے میں
ایسی تھی کہ نہ تو سینٹ نہ مجلس عامہ کو اہم معاملات کے تصفیے کا آخری اقتدار تھا کیونکہ پیشہ ور سپاہی جو
جان جوکھوں میں اس غرض سے نہیں ڈالتے تھے کہ شہری جمہوریہ کا زرم خوردہ دستور باقی رہے یا
باقیات سلف قائم رہیں نتیجہ سوائے طوائف الملوکی کے کچھ نہ ہوسکتا تھا جس سے سسرو سے زمانہ ساز
چشم پوشی کی بے سود کوشش کرتے تھے مگر جس سے ملک کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی
اور جسکا خاتمہ یا اصلاح سیاسی ذرائع سے نہ ہوسکتی تھی ٭

[1] ایڈ کوئنٹم فراٹریم دوم ۴، ۶ ٭

باب ۴۹

باب چہل و نہم

ممالک غیر کی لڑائیاں

سرٹوریس اور متھراڈاٹیس

۷۹ تا ۶۷ ق م

(۹۵۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ سولا کی علیحدگی کے بعد سے پامپی اور کراسس کی کانسلی تک سولا کا قائم کردہ دستور کس طرح بتدریج ضعیف ہوتا گیا۔ اب ہم انقلاب رومانی تاریخ کی ایک ایسی منزل پر پہنچ گئے ہیں جس کے خط و خال بالکل واضح ہیں۔ اور ہم اس عہد کی بیرونی لڑائیوں اور خارجی حکمت عملی کا ذکر کریں گے۔ یہ لڑائیاں اس میں زیادہ دلچسپ نہیں اور سوا اسے جنگ متھراڈاٹیس کے ان کے تذکرے بھی مفصل نہیں۔ جنگ ہسپانیہ کے سرسری تاریخی تذکروں میں سرٹوریس کی بہادری کے افسانے بھی شامل ہو گئے ہیں۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سرٹوریس ۸۳ء میں فریق میریئن کی ناکامی کے آثار دیکھ کر ہسپانیہ چلا گیا۔ دو سال تک وہ طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا رہا۔ ہسپانیہ کے رومن صوبہ داروں کے مقابلے سے عاجز آ کر جو سولا کے طرفدار تھے وہ مارٹینیا بھاگ گیا۔ ۸۱ء اس سے بھی

۱؎ عام ماخذ لیوی ۹۰-۹۶، پلوٹارک سرٹوریس و پامپی اپین یکم ۱۰۸ - ۱۱۵ فلورس دوم ۱۰ یوٹروپیس ششم آروسیس پنجم ۲۲ وغیرہ متاخرین خصوصاً پلوٹارک کا ماخذ زیادہ تر سیلسٹ دیکھو مورین باؤر یکم ۲۰-۲۲ جو ماخذ کا مقابلہ کرتا ہے۔

باب ۹

اسے ہزیمت ہوئی جس کے بعد وہ بحری قزاقوں کی ایک جماعت میں شریک ہو گیا جو مغربی سمندروں میں گشت لگا رہی تھی اور جزیرۂ پیٹیوسا (ایویزا) کو وہاں کی رومن فوج سے چھین لینے کی کوشش کی جس میں پھر اس کو ناکامی ہوئی۔ اب وہ بالکل مایوس ہو گیا اور اس فکر میں تھا کہ "بابرکت جزائر" میں جا کر اپنی زندگی کے رہے سہے دن کاٹ دے۔ جزائر مذکور کی تعریف اس نے ملاحوں سے سنی تھی اور ان جزائر سے غالباً مڈیرا یا جزائر خالدات سے مراد تھی۔ مگر اسے کچھ ساتھی دوسرے مل گئے اور اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ ماریٹانیا کے سرداروں کی ایک باہمی جنگ میں شریک تھا۔ مگر اب اس کی قسمت نے پلٹا کھایا اور ۸۰ ق م میں اہل لوسی ٹانیا (پرتگال) نے اسے ہسپانیہ اس غرض سے واپس بلایا کہ وہ سلطنت روما کے خلاف بغاوت کرنے میں ان کا معین ہو اور رہنمائی کرے۔ اس پیام کے پہنچتے ہی سرٹوریس ہسپانیہ روانہ ہو گیا فریق ماریس کے چند افراد اس کے ساتھ تھے انھیں اس نے فوج کا افسر کر دیا اور بہت جلد دیسی باغیوں کی فوج کو رومن افواج کے نمونے پر مرتب کر دیا مگر ابتدا ہی سے اُس کا خیال تھا کہ وہ روما سے برسر جنگ نہیں ہے بلکہ سولا کی غاصب جماعت سے صوبہ جات ہسپانیہ کے دونوں صوبہ داروں کو اس نے شکست دی اور ناربو میس گال کے صوبہ دار کو بھی جو ان کی امداد کے لیئے آیا تھا۔ اب قریب تھا کہ وہ ملک ہسپانیہ کا مالک بن جائے اس لیئے فریق ماریس کے افراد بھاگ بھاگ کر اُس کے پاس پہنچنے لگے کیونکہ اب وہی ایک شخص تھا جس سے اس فریق کو کسی فلاح کی امید ہو سکتی تھی سولا کو اس جنگ کی اہمیت کا کافی احساس تھا اس لیئے ۷۹ ق م میں اُس نے اپنے بہترین سپہ سالاروں میں سے ایک شخص میٹی لس پائس (میٹی لس نیومیڈیکس کا بیٹا) کو اس جنگ کے سر کرنے کے لیئے روانہ کیا مگر قبل اس کے کہ میٹی لس میدان کارزار میں آسکے سرٹوریس نے اپنی قوت کو اور مستحکم کر لیا تھا۔ اپنے مختلف العناصر پیرووں کو قابو میں رکھنے میں اس نے حد درجہ قابلیت سے کام لیا۔ اپنے رومن معاونین کی نگاہ میں وہ ایک جان پر کھیلا ہوا باغی نہ تھا بلکہ ایک حقیقی رومن سردار تھا اپنے سربرآوردہ اطالی شرکا کی اس نے ایک سینٹ بنا لی اور دوسروں سے فوج اور انتظامات ملکی میں کام لیتا رہا۔ سرٹوریس اور اُس کے

باب ۴

پیرووں کے خیال میں ہسپانیہ نہ صرف سلطنت روما کا ایک جزو تھا بلکہ وہ خود اب تک وہاں کا حقیقی رومن صوبہ دار تھا ۔ اس طرح فریق ماریون کو ایک سرغنہ مل گیا اور اس کے افراد جنھیں اطالیہ میں اپنی جان کے لالے پڑے تھے وفادار شہریوں کی طرح ہسپانیہ میں زندگی بسر کر سکتے تھے ۔ مگر باوجود روما کے تفوق کا اس قدر خیال رکھنے کے اس میں دیسی باشندوں کو قابو میں رکھنے کا مادہ بھی تھا جن کی تعداد اس کی فوج میں بہت زیادہ تھی ۔ یہ لوگ اس کا احترام کرتے اور وفاشعاری سے پیش آتے ۔ دیسی سرداروں پر اس کا اس قدر اثر تھا کہ ان میں سے اکثر نے اپنے بچوں کو ایک مدرسے میں داخل کرا دیا تھا جس میں سرٹوریس نے رومن طریقے پر تعلیم کا انتظام کیا تھا ۔ یہ بچے ایک طور پر اپنے والدوں کی وفاداری کی ضمانت بھی تھے ۔ اس کے ہسپانی سپاہی اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھے اور ان پر اسے خود بھی اعتماد کلی تھا ۔ ان کی اوہام پرستی سے بھی وہ کام لیتا تھا ۔ قصہ مشہور ہے کہ اس نے ایک سفید ہرن کا بچہ پال لیا تھا جسے وہ اپنے ساتھ رکھتا تھا اور اس کو دعوے تھا کہ اس ہرن کے ذریعے سے مجھے ایک جن مشورہ دیا کرتا ہے ۔ اس ابلہ فریبی سے ظاہر ہے کہ وہ ان بہادر مگر سادہ لوح سپاہیوں سے کس طرح کام نکالتا تھا ۔ روما کے صوبہ دار مظالم اور حماقتوں میں مشہور تھے مگر سرٹوریس نے ضبط فوجی اور امن و امان صرف انصاف اور فراست سے قائم رکھا ۔

سرٹوریس کا عروج

(۲۰) میٹلس نے اپنا پورا زور لگا دیا مگر یہ کام اس کے بوتے کا نہ تھا ۔ سرٹوریس کے جری اور تیز گام سپاہی بغیر باربرداری کے بکھیڑوں کے بہت جلد نقل و حرکت کر سکتے تھے اور وہ خود اس فن یعنی دشمن پر بلا اطلاع حملہ کر دینے میں مشاق تھا ۔ اس کی افواج کی حرکت پذیری اور خبریں حاصل کرنے کے بہتر ذرائع کی وجہ سے روما کی بھاری بھرکم فوج اس کے مقابلے میں بیکار تھی ۔ ۷۷ء میں اسے اطالیہ سے امداد بھی پہنچ گئی یعنی لیپیڈس کی فوج کا بیشتر حصہ پرپرنا کی سرکردگی میں ہسپانیہ پہنچ گیا ۔ بیان کیا گیا ہے کہ اولاً پرپرنا بذات خود میٹلس کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا مگر اپنے سپاہیوں کی شورش سے اسے مجبوراً سرٹوریس کی شرکت

باب ۲۹

ڑنی پڑی۔ اس کے سپاہیوں کی تعداد ۲۰۰ کو ہورٹ بیان کی جاتی ہے یعنی قریب
۲۵۰۰۰ مگر اس تعداد میں شک کیا جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پرپرنا کے
آجانے سے اور بھی پیچیدگی پیدا ہوگئی۔ چونکہ فریق میرین سے اس کا گہرا تعلق تھا
اس لئے اس کو سرٹوریس کے ساتھ رہنا پڑا اگرچہ وہ خود حاسد اور بے وفا تھا اور
دوسروں کو بھی غداری پر برانگیختہ کررہا تھا۔ پامپی اب ایک دوسری فوج لے کر
میٹی لس کی معاونت کے لئے مغربی آلپس میں سے خشکی کے ایک نئے راستے[۵۱]
سے آرہا تھا مگر ایک پروکانسل کے بڑھ جانے سے بھی کوئی نفع نہ ہوا کیونکہ ۷۶ ق م کی
معرکہ آرائیوں میں سرٹوریس ہی کو غلبہ رہا۔ ۷۵ق م میں دونوں فوج کا اشتراک عمل
بہتر تھا اور میٹی لس نے سرٹوریس کے ایک نائب کو شکست دی۔ مگر دوسری
لڑائیوں کے نتائج فیصلہ کن نہ تھے، پامپی کو خود سرٹوریس نے شکست دی
جس کا اقبال اس وقت اب نصف النہار پر تھا۔ متھراڈاٹیس نے جو خود بھی
جنگ کا آغاز کررہا تھا اُس کے پاس عہد وپیماں کرنے کے لئے ایک سفارت[۵۲]
روانہ کی۔ بادی النظر میں اس سفارت کا آنا دشوار معلوم ہوتا ہے مگر دراصل یہ آسان
تھا کیونکہ آمد ورفت سمندر کے ذریعے سے تھی اور فریقین کے بحری قزاقوں کے ساتھ
تعلقات تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرٹوریس نے روما کے حقوق کو چھوڑ دینا گوارا
نہ کیا اور جب متھراڈاٹیس نے صوبۂ ایشیا کا مطالبہ کیا تو اس تجویز کے سننے کا بھی
روادار نہ ہوا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ اُس نے صوبۂ ایشیا دے دینا منظور
کرلیا۔ بہرکیف دونوں میں معاہدہ ہوگیا اور سلطنت روما مشرق اور مغرب میں
لڑائیوں میں پھنس گئی۔ پامپی نے ۷۵ق م کا موسم سرما جنوبی گال میں بسر کیا[۵۳]
اور سینیٹ کو اس امر کی اطلاع دے کر زور دیا کہ ممکن ہے کہ جنگ ہسپانیہ سے اطالیہ کو

---

[۵۱] کوہ ترینی ؤرکے درے اور ڈورانس ندی کے کنارے کنارے سے یہ راستہ رون ندی
کی وادی میں آیا تھا۔ اشراحان ڈیوڈسن نے اس مسئلہ کی اپین یکم کے ضمیمے میں بحث کی ہے۔

[۵۲] اپین متھراڈاٹیس ۶۸

[۵۳] سسرو پرو فانٹیو ۱۳-۱۶

باب ۴۹

منتقل ہو جانے فوجی اور مالی امداد کا مطالبہ کیا[۱] امدادی فوج حسب الطلب روانہ کی گئی اور ہسپانیہ میں جنگ جاری رہی۔

سرٹوریس کا زوال

(۹۶) مگر اب جنگ کا رخ بدلنے لگا۔ ۷۷ اور ۷۶ء کی معرکہ آرائیوں میں قسمت نے کبھی ایک فریق کا ساتھ دیا کبھی دوسرے کا اور وقتہً فوقتہً ناکامی ہونے سے سرٹوریس کی خلقی کمزوری ظاہر ہونے لگی۔ اہل ہسپانیہ کا جوش بھی غالباً ٹھنڈا ہو رہا تھا اور اہل روما جو اُس کے معاون تھے وہ بھی اُس کو پریشان کر رہے تھے۔ اُس کے عہدہ دار بعض ایسے کام کرتے تھے جو دیسیوں کو ناگوار ہوتے اور اُس کا الزام بحیثیت صوبہ داری اسی پر آتا کیونکہ یہ لوگ بظاہر اسی کے تابع فرمان تھے۔ ہسپانیہ میں جو سینٹ اُس نے قائم کی تھی وہ بھی پریشانی کا موجب ہوئی ہوگی ہم نہیں کہہ سکتے کہ کوئی مفید کام اس سے متعلق تھا یا نہیں سوا اس کے کہ اس میں شریک ہونے سے خود پسند لوگ خوش ہوں۔ جن لوگوں سے کوئی کام متعلق نہ تھا وہ جملہ اقتدارات کے سرٹوریس کے ہاتھوں میں ہونے سے ناراض ہوں گے گو ان کی جماعت کی کامیابی کا مدار اسی پر تھا۔ پرپرنا اور اُس کے ہواخواہ بھی شرارت پر تلے ہوئے تھے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ہسپانیہ کی بغاوت کا انسداد پامپی کے جوہر سپہ گری سے نہیں ہوا بلکہ باغیوں کی باہمی عداوتوں سے۔ اُس وقت سے باہمی رشک وحسد اور افتراق ونفاق کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ سرٹوریس بدرجۂ مجبوری بعض خاطیوں کے ساتھ سختی سے پیش آیا اسی وجہ سے وہ ہردلعزیز نہ رہا۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ہجوم افکار کی وجہ سے اُس کے مزاج میں درشتی آگئی اور ہر کس وناکس پر شک کرنے لگا۔ اسی دوران میں اس نے اُن لڑکوں میں سے اکثر کو جو اس کی زیر نگرانی تعلیم پا رہے تھے اُن کے والدوں کی غداری کی پاداش میں یا تو قتل کرایا یا غلام بنا کر بیچ دیا۔ یہ فعل بالکل دیوانہ وار تھا۔ مگر یہ روایت کہ وہ کاہل اور عیاش تھا پامپی کے ہواخواہوں یا فریق میٹلس کے مخالفین کا

---

[۱] اس خط کے متعلق سیلسٹ نے دوسری روایت بیان کی ہے تاریخ دوم ۹۸ (موریٹن باخر سوم ۱)

باب ۹۹

بہتان ہے۔ آخرکار اُس کو قتل کرنے کے لیئے سازش ہوئی اور ۷۲ق م میں وہ ایک دعوت میں دھوکے سے قتل کر دیا گیا۔ پرپرنا جو اُس کے قتل کا بانی تھا باغیوں کا سپہ سالار ہوا مگر پامپی نے بہت جلد اس کو شکست دے کر قید کر لیا اور اسے پھر قتل کر دیا۔ اس قصے کے بعد ہسپانیہ میں بہت جلد امن و امان ہو گیا بعض مقامات کے محاصرہ کی ضرورت تھی مگر اہل ہسپانیہ جنگ سے عاجز آ گئے تھے جن اہل ہسپانیہ نے روما کا ساتھ دیا تھا اُن کو انعام دینا بھی ضروری تھا اور اس غرض سے ۷۲ق م کے کانسلوں نے سینٹ کے ایما سے قانون گیلیا کارنیلیا نافذ کرایا جس کے حسب منشا پامپی کو مستحق اشخاص کو حقوق شہریت روما عطا کرنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ قانون غالباً پامپی کے ایما سے نافذ ہوا اور اُسکے مطابق اُسنے عمل کیا جن اشخاص کو حقوق شہریت ملے[۵۰] اُن میں سے ایک کا تاریخ مابعد میں بھی ذکر آتا ہے۔ یہ شخص گادس (قادس) کا باشندہ تھا اور پامپی سے حقوق شہریت حاصل کر کے روما چلا گیا اور وہاں اہل کارنیلیس بالبش کے نام سے مشہور ہوا۔ روما میں اس نے بہت رسوخ حاصل اور مشاہیر وقت سے تعلق پیدا کیا۔ پامپی ۷۱ق م میں اپنے ہم عہد میٹلس سے کچھ روز قبل واپس آیا میٹلس نے بھی ہسپانیہ میں خاطرخواہ کام کیا تھا مگر کاہل اور آرام پسند کہا جاتا تھا۔ یہ پامپی کے ہواخواہوں کا بیان ہے[۵۱] جس نے کامیابی کا سہرا اپنے سر پر رکھا۔

مقدونیہ

(۹۷۳) سلطنت روما کے مقبوضات میں صوبۂ مقدونیہ والے نہایت پریشان کرتے تھے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ پرسیئس کے زوال کے بعد سینٹ نے اس صوبے کے باضابطہ الحاق سے گریز کیا تھا اور آخرکار بدرجۂ مجبوری اس کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس صوبے میں ایک ہی صوبہ دار برسول ایک بڑی مدت تھا[۵۲]۔ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے اور اس کی وجہ

---

۵۰ سرٹوریو پائیس پر ریڈ کا دیباچہ اور ٹارل اور ٹرسٹر دسسر دلی ... جلد چہارم میں اس شخص کے متعلق مضمون

۵۱ ویلیریس میکسی مس ۹، ۱، ۵

۵۲ سی سینیٹس دیکھو فقرات ۸، ۹، ۷۹، ۸ ق م

باب ۱۵

یہی ہو سکتی ہے کہ اس صوبے کی حکومت سے ایسے لوگ گریز کرتے تھے جن کو عیش و عشرت یا حصول دولت یا شہرت کی ہوس تھی در اصل یہ صوبہ ایک صوبہ دار کے لیے بہت بڑا تھا صوبہ مقدونیہ تھیسلی اور ایپائرس کی سلطنتوں پر مشتمل تھا مگر صوبہ دار کی نگرانی یونان کی برائے نام آزاد سلطنتوں پر بھی تھی یعنی زمانۂ حال کی اصطلاح میں وہ یونانی سلطنتوں کا کمشنر تھا اور اس حیثیت سے اُس کو انکی باہمی نزاعات کا تصفیہ کرنا پڑتا تھا۔ اور تحفے تحائف بھی ملتے اور اہل یونان خوشامد کیا کرتے۔ مگر واقعات سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ مقدونیہ کے اکثر صوبہ داروں کو خود صوبۂ مذکور کے انتظامات سے فرصت نہ ملتی تھی۔ مقدونیہ کی سلطنت جو فتوحات سے وجود میں آئی تھی بغیر مستقل فوج کے قائم نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ اس کے شمال اور مشرق کی سرحدوں کی وحشی قومیں صرف خوف سے یورش نہیں کرتی تھیں سلطنت روما میں شامل ہو جانے سے اس صوبے کی حالت اور بھی خراب ہوگئی تھی کیونکہ وہاں کے باشندوں سے سوا اُن کے جو سرحد پر آباد تھے ہتھیار لے لیئے گئے تھے اور سلطنت روما نے جو اُن کی حفاظت کی ذمہ دار تھی کبھی اس زبردست صوبے میں مستقل فوج نہ رکھی اس لیئے مقدونیہ کی تاریخ زیادہ تر سرحدی معرکوں پر مشتمل ہے۔ اگر اہل روما ذرا سی بھی غفلت کرتے یا اُن کی حالت سقیم ہوتی تو سرحدوں پر یورش ہونے لگتی اور جوابی حملوں کی ضرورت ہوتی اور اُن حملوں کے درمیان رومن فوج ایک دفعہ ڈینیوب ندی[1] تک پہنچ گئی مگر ایسے حملوں سے مستقل فتوحات کی امید نہ ہوسکتی تھی کیونکہ فوج کے واپس ہوتے ہی وحشی پھر قریب آجاتے اور موقع ملتے ہی یورشوں کا سلسلہ شروع کر دیتے۔ مقدونیہ میں امن و امان کے قیام کی صرف ایک صورت تھی یعنی شمال اور مشرق کے سرحدی اضلاع پر قبضہ کرلیا جائے مگر اس کی بالفعل کوئی امید نہ ہوسکتی تھی۔ ڈینیوب کے اُس پار جو خانہ بدوش قومیں آباد تھیں وہ وسطی یورپ کی قوی تر اقوام کے دباؤ سے جو اُن کے عقب میں تھیں دریائے مذکور کو عبور کرنے لگی تھیں اور

---

[1] جارڈانیس گیٹیکا۔ (۲)

باب ۹

ان پر یہ دباؤ عرصے تک پڑتا رہا۔ بے چینی کے ان عام اسباب کے علاوہ تھریس کی اقوام بھی متھراڈاٹیس کے جاسوسوں کے اغوا سے اہل روما کو پریشان کر رہی تھیں۔

(۹۶۳) اس عہد کے مقدونیہ کے چار صوبہ داروں کا حال ہمیں[1] معلوم ہے جو دو دو سال تک برسر حکومت رہے یعنی نیئس کارنیلیس ڈولابیلا (۷۹ تا ۷۷ ق م) جو ۸۱ ق م میں کانسل تھا، اپیئس کلاڈیس پلچر (۷۸ تا ۷۶ ق م) ۷۹ ق م کا کانسل، سی اسکریبونیس کیوریو (۷۵ تا ۷۳ ق م) ۷۶ ق م کا کانسل اور ایم ٹیرنٹیس وارو لیوکلس (۷۲ تا ۷۱ ق م) ۷۳ ق م کا کانسل۔ ان چاروں شخصوں سے مختلف معرکوں میں فتوحات منسوب ہیں جن میں سے ڈولابیلا اور کلاڈیس کو تھریسیوں کے مقابلے میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اسی زمانے کا ایک شخص مسمی سی۔ کوسکونیس[2] کا ذکر سننے میں آتا ہے جسے ڈالماشیا میں ایک جنگ میں کامیابی ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قطعۂ ملک میں بھی شورش تھی۔ کیوریو نے شمالی اضلاع پر ایک زبردست حملہ کیا اور ڈارڈانی کو شکست دے کر ڈینیوب تک پہنچ گیا۔ لیوکلس نے صوبے کی عنان حکومت نہایت نازک وقت میں اپنے ہاتھ میں لی جب کہ متھراڈاٹیس سے خوب جنگ ہو رہی تھی اور مقدونیہ کی جنگ کو بھی اس جنگ سے تعلق تھا ایک طرف تو لیوسیئس لیوکلس متھراڈاٹیس کو ایشیائے کوچک میں دبائے ہوئے اور دوسرے اس کا بھائی مارکس لیوکلس متھراڈاٹیس کے ان شرکاء سے جو یورپ میں تھے برسر پیکار تھا۔ مارکس اپنی معرکہ آرائیوں کے دوران میں اپنے مرکز سے بہت دور پہنچ گیا۔ تھریسی قبائل کی سرکوبی کرنے کے بعد اس نے کئی یونانی اور نیم یونانی شہروں پر قبضہ کر لیا جو بحر اسود کے سواحل پر واقع تھے اور متھراڈاٹیس

---

[1] دیکھو لیوی خلاصہ ۹۱-۹۷ فلورس یکم ۳۹، ۶ یوٹروپیئس ششم ۲ ۱۰۰۲۔ آروسیس پنجم ۲۳ ششم ۳

[2] دیکھو یوٹروپیئس ششم ۴۔ آروسیئس پنجم ۲۳، ۲۲ سسرو پروکلوائینٹیو ۹۷۔

باب ۴۹

جس کو یونانیوں اور خصوصاً اُن یونانی شہروں کا جو شمالی ممالک میں تھے حامی اور سردار ہونے کا دعوے تھا ان کی مدد کو نہ پہنچ سکا اور نہ یونانی شہر اور نہ ان کے وحشی ہمسائے اس کی مدد کر سکے۔ اس طور پر روما کو ایشیائے کوچک اور مشرقی یورپ میں وقت واحد میں اپنے سپہ سالاروں کی حسن تدبیر سے کامیابی ہوئی اور اس وقت ممالک بلقان میں امن قائم ہو گیا مگر باوجود اس کے ملک تھریس پورے طور پر فتح نہ ہوا۔

بحری قزاقوں کا دور

(۹۶۴) مقدونیہ کے صوبہ داروں کی مشکلات میں ایک مشکل یہ بھی تھی کہ اطالیہ سے آمدورفت کی راہ صاف نہ تھی گو اس دقت کا کسی مورخ نے صراحتہً بیان نہیں کیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بحیرۂ ایڈریاٹک کی مسافت زیادہ نہ تھی اور اپولونیا اور ڈیراکیم سے ایک سڑک (ایگنےناٹیا) پہاڑوں پر سے ہوتی ہوئی مقدونیہ کے نشیبی اضلاع اور بحیرۂ ایجین کے سواحل تک چلی گئی تھی۔ مگر اوحکوں میں مذکور ہے کہ بحیرۂ ایڈریاٹک میں بھی بحری قزاقوں کی کثرت تھی اور سسرو کا بیان ہے گو اس میں مبالغہ ہو کہ برنڈوسیم سے فوجیں صرف وسط موسم سرما میں بھیجی جا سکتی تھیں۔ اگر سسرو کے بیان میں صحت کا کچھ بھی شائبہ ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ باربرداری کے غیر محفوظ جہازوں کے خطرے میں پڑ جانے کی وجہ سے نقل و حرکت میں بہت زحمت ہوتی ہوگی۔ بہرکیف موسم سرما میں جو ان ممالک میں نہایت سخت ہوتا ہے فوجوں کا پہاڑوں میں سے گزرنا نہایت دشوار تھا اب ہم بحری قزاقی[2] کی ترقی اور اس کے اسباب پر غور کریں گے بحری قزاقوں کا دور دورہ ان ممالک میں زمانۂ قدیم سے تھا سلطنت ہائے ایتھنز و روڈز نے جب ان کی بحری طاقت کا زور تھا سمندروں میں قزاقوں کی روک تھام کی کچھ کوشش کی تھی اور اس کے قبل بھی زمانۂ قدیم کی بحری طاقتوں نے بھی یہی کیا تھا مگر

---

[1] سسرو پامپی ۳۲

[2] بحری قزاق۔ دیکھو فلورس یکم ۴۱۔ ۴۲۔ پوٹروبیس ششم ۳۔ آروسیس پنجم ۲۳۔ ڈائون کیسیس بست و ششم ۲۰۔ ۲۳۔ اسٹرابو دوازدہم ۲، ۶۔ اپیین یکم ۱۱۱۔

باب ۲

ایتھنز کی بحری طاقت کا خاتمہ ہو گیا تھا اور روڈز کی حالت بھی دگرگوں ہو رہی تھی بحری قزاقوں کا انسداد اب روما کو کرنا چاہیئے تھا جس کی حکومت بحیرۂ روم کے سواحل پر تھی مگر روما نے نہ صرف اس فرض سے ادا کرنے سے پہلو تہی کی بلکہ اس کے طرزِ عمل سے بحری قزاقی کو فروغ ہوتا رہا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ غلاموں کی مانگ ہونے کی وجہ سے لوگ خشکی پر اور سمندر دونوں میں امن کے زمانے میں بھی گرفتار کر لیئے جاتے تھے۔ بردہ فروش قزاقوں کو روپیہ دے کر غلام خرید لیتے ان کو بلا حرج کرنے کی کوئی صورت نہ تھی نتیجہ یہ ہوا کہ غلاموں کی فراہمی کا مدار زیادہ تر انھیں قزاقوں پر ہو گیا۔ ہر جنگ کی وجہ سے جو لوگ برباد اور خانہ ویران ہو کر پریشاں حال ہو جاتے وہ انھیں قزاقوں کے جتھوں میں جا کر شریک ہو جاتے جنگ اطالیہ کا بھی یہی نتیجہ ہوا تھا۔ کریٹ اور دیگر مقامات کے جانباز لوگ فوج کے بھاگے ہوئے سپاہی اور بدمعاش لوگ سب جوق جوق بحری قزاقوں کے پاس پہنچ رہے تھے سیسلی اور اطالیہ میں جب غلاموں کی جنگ ہوتی تو غلاموں کی مانگ بڑھ جاتی بحری قزاقوں کے سرغنے غالباً چالاک لوگ تھے۔ ان کی لوٹ مار کا سلسلہ بحیرۂ روم میں کوئی مقام ایسا نہ تھا جہاں جاری نہ ہو اور ان کے کئی جتھے تھے جن کو نہ تو ایک دوسرے سے کوئی تعلق تھا نہ ان کی کوئی مرکزی حکومت تھی مگر یہ جتھے اپنے مشترک مفاد کو خوب سمجھتے تھے، مشکل کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے اور کبھی ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاتے۔ انھیں یہ بھی خوب معلوم تھا کہ ان کا حقیقی دشمن روما ہے۔ دوسری حکومتوں سے میل رکھنے کی وہ کوشش کرتے خصوصاً ان حکومتوں سے جو روما سے برسرِ پیکار ہوں مثلاً سرٹوریس اور متھراڈائیٹس ان کے مرہونِ منت تھے۔ اگر انھوں نے اسپارٹکس کو دھوکا دیا تو اس کا سبب یہ تھا کہ وہ پہلے ہی سے روما کے پہلو میں ایک خار تھا دوسرے یہ کہ اس کی ہلاکت سے غلاموں کی مانگ

۱۔ واضح رہے کہ سولا کے احکام قتل و ضبطی جائداد کی تنسیخ نہیں ہوئی کیونکہ لوگوں کو خوف تھا کہ ان پُر خطر معاملات کو دوبارہ معرض بحث میں لانے سے پھر خانہ جنگی ہو جائے گی۔

۲۔ ڈائیون کیسیس بست و ششم ۲۰-۲۲۔

باب ۴۲ قزاقوں کے انسداد کی کوششیں

بڑھ جانے کی امید تھی۔

(۵۰۹۶) سولا نے جب متھراڈاٹیس سے مصالحت کی اُسے اس قدر فرصت نہ تھی کہ بحری قزاقوں کے استیصال کی فکر کرتا کیونکہ اسے اطالیہ واپس ہونے کی جلدی تھی۔ مگر ان کی دست درازیاں بڑھتی جاتی تھیں اس لیئے وہ اُن کی طرف سے غافل بھی نہیں تھا ۶۷۵ھ کے ایک کانسل مسمی پبلی سنر ولیئس واٹیا سلیشیا کا صوبہ دار مقرر ہوا اور قزاقوں کے استیصال کی خدمت بھی اُس کے سپرد ہوئی۔ اس صوبے میں پامفیلیا کے علاوہ اندرون ملک کے اضلاع بھی شامل تھے مگر روما کا اقتدار اب تک اس نواح میں مستحکم نہیں ہوا تھا کیونکہ ایشیائے کوچک کے جنوبی سواحل پہ لیشیا سے سلیشیا تک قزاقوں کی بستیاں اور بندرگاہ تھے اور ان کے شہر مال غنیمت اور بردہ فروشی کے منافع سے آباد اور دولتمند تھے۔ سرولیس راست باز اور ہوشیار آدمی تھا اسنے اپنا کام بلا ردورعایت شروع کر دیا اور قزاقوں کے بیڑوں کو شکست دی کیونکہ ان کے تیز رو جہاز جو کمزوروں کو پکڑنے اور زورآوروں سے بھاگ نکلنے کے لیئے بنائے گئے تھے جنگ میں اس کے جہازوں کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے[1]۔ ساحل کے کئی شہروں پہ اس نے قبضہ کر لیا اسوریا کے پہاڑوں پہ بھی حملہ آور ہوا اور سلیشیا کے مغربی کوہستانی اضلاع کے ایک حصے کا الحاق کر لیا۔ ان جملہ معرکہ آرائیوں میں قریب قریب تین سال صرف ہوئے اس کی محنت وجانفشانی کا زیادہ تر یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے قیدی ملے اور مال غنیمت بھی ملا جس کا اُس نے روما واپس آکر پورا پورا حساب دیا[2]۔ بحری قزاق منتشر کر دیئے گئے اور ان میں سے بعض مارے گئے یا قید کر لیئے گئے۔ مگر ان میں سے اکثر نے کریٹ اور دیگر مقامات میں اس کی واپسی تک پناہ لی اور لطف یہ ہوا کہ ایک طرف تو وہ روما میں اسوریا کی فتح کا جشن منا رہا تھا اور دوسری طرف قزاق پھر اپنی بستیوں پر قبضہ کر کے لوٹ مار مچا رہے تھے[3] جو حقیقت

---

[1] دیکھو سسرو دوم ان وریس پنجم ۹ جس میں اُس نے رومن جہازوں اور قزاقوں کے ہلکے جہازوں کا مقابلہ کیا ہے۔

[2] سسرو دوم ان وریس یکم ۵۶، ۵۷۔

[3] سیزر کو قزاقوں نے ۶۷۶ھ میں ملیٹس کے قریب گرفتار کیا تھا۔

باب ۴

کبھی بند نہیں ہوئی تھی۔

(۹۶۶) ۷۴ء میں سلطنت روما تین اہم جنگوں میں مصروف تھی مگر بحری قزاقوں کی دست درازیوں کو روکنے کی بھر کوشش کرنی پڑی کیونکہ شہر روما کے فراہمی غلہ کے ذرائع اور افواج کے سلسلۂ آمد و رفت دونوں معرض خطر میں پڑ گئے تھے۔ قزاقوں کی بستیوں پر حملہ کرنے میں کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی اس لئے اب یہ تدبیر اختیار کی گئی کہ قزاق جہاں ملیں اُن کو گرفتار کیا جائے اور اس غرض سے ایک ہی سپہ سالار کو وسیع اختیارات دیئے گئے۔ اس خدمت پر ایم اینٹونیس[۱] جو اپنے ہمنام مقرر کا بیٹا تھا مقرر ہوا اور اُس کو سمندروں اور ساحلی اضلاع پر عام پروکانسلی اختیارات عطا کیئے گئے جن کو وہ مختلف صوبوں میں اپنے غرض منصبی کی ضروریات کے لحاظ سے مقامی صوبہ داروں کے دوش بدوش عمل میں لاسکتا تھا اور جو لحاظ اس مقصد کے ضروری تھے مگر ایک ناقابل اور نااہل شخص کے ہاتھوں میں بالکل بیکار تھے اینٹونیس جب تک روما کے صوبجات کی رعایا سے رسد[۲] وغیرہ کا طالب رہا غنیمت تھا کیونکہ اسکا بار اہل صوبجات پر پڑتا جو پہلے ہی سے محاصل کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے مگر جب اس نے جنگ شروع کی تو اسکی ہزیمت سے خود سلطنت روما کے خطرات میں نمایاں اضافہ ہوگیا۔ جزیرہ کریٹ جو زمانہ دراز سے اجیر سپاہیوں کا گہوارہ اور شورشوں کا مرکز تھا اب قزاقوں کا جولانگاہ ہوگیا تھا۔ اس جزیرے کی آزادی اُس کے ہمسایوں کی باامن زندگی کے لیئے مضر تھی اس لیئے اس کو فتح کرنا ضروری تھا اینٹونیس نے اپنے زعم میں آکر کریٹ پر حملہ کردیا مگر اس کو شکست ہوئی اور مجبوراً وہاں کے سرغنوں سے صلح کرنی پڑی۔ مگر اس کے لیئے حکومت روما سے منظوری لینے کی ضرورت تھی اس لیئے اہل کریٹ نے جو جنگ کو ختم کرنے کے متمنی تھے ایک سفارت[۳] اس

---

[۱] اینٹونیس کے لیئے دیکھو ویلیس دوم ۳۱ لیوی، وسرو ڈیوی نائیوان کائی کلیم ۵۵

[۲] سسرو دوم ان ویرس سوم ۲۱۳۔

[۳] ڈائوڈورس چہلم ۱۔ ٹوائون کیسیس ۱۱۱۔

باب ۳

صلح نامہ کی شرائط کی توثیق کے لیئے روانہ کی جو ایک حد تک روما کے موافق تھیں
مگر سینیٹ نے ایسی شرائط پیش کیں جو فاتح مفتوح پر عائد کرتا ہے۔ اس لیئے صلح
نہ ہو سکی مگر اس واقعے سے اہل کریٹ کو روما کے اصلی ارادوں کا علم ہو گیا۔
انیٹونئیس جس کو اہل روما مذاق سے فاتح کریٹ کہتے تھے کریٹ میں مر گیا۔
انھوں نے جزیرۂ کریٹ اور قزاقوں کے ساتھ کیا کیا اس کا ذکر بعد میں آئے گا۔
اس موقع پر ہم ناظرین کو صرف روما کی بحری کمزوری کی طرف متوجہ کریں گے قرطاجنہ
کی تباہی کے بعد اہل روما کو سوا سمندروں کی حفاظت کے جہازوں کے بیڑے
کے رکھنے کی کبھی نوبت نہ آئی تھی اور حال میں بڑی لڑائیوں میں انکے جملہ ذرائع ختم ہو چکے تھے
ان کی زمانۂ قدیم سے یہ حکمت عملی تھی کہ قریب کے جملہ جزائر پر قبضہ کرلیں اور باوجود
زبردست بحری فوج کے نہ ہونے کے اس طرز عمل سے سمندروں پر اُن کا
دو۔دورہ تھا مگر اب بحری قزاقوں کی دست درازیوں سے نہ صرف اس کی
جزائری حکومت خطرے میں پڑ گئی تھی بلکہ صوبجات ماوراء البحر سے سلسلۂ آمد و رفت بھی
خطرے میں پڑ گیا تھا۔ اس لیئے سمندروں میں امن و اماں کا قیام نہایت ضروری تھا۔

سیاسیات مشرق

(۷۶۹) اب میں چند سطروں میں سیاسیات مشرق کا خاکہ کھینچوں گا صرف
اس حد تک جہاں تک کہ اس کا تعلق تاریخ روما سے ہے۔ مصر میں خاندان بطلیموسی
کا چراغ اب گل ہو رہا تھا قتل معزولی اور بحالی کا نا متناہی سلسلہ جاری تھا ۸۱ء میں
کوئی وارث تخت(۱) باقی نہ رہا اور سولا نے ایک فرار شدہ لاکید شہزادہ (بطلیموس دوازدہم
یا سکندر دوم) کو تخت نشین کیا جس نے اپنی ملکہ کو قتل کر دیا اور اس کے بعد سکندریہ
کے عوام نے اسے خود قتل کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنی وصیت(۲) میں
اہل روما کو حکومت مصر کا وارث قرار دیا مگر یہ قصہ نہایت مشتبہ ہے۔ اہل روما نے
مصر پر قبضہ نہ کیا اور انقلاب اور طوائف الملوکی کا سلسلہ برسوں جاری رہا۔
سائرین کا دور دراز صوبہ اور اس کے ملحقہ شہر روما کو بذریعۂ وصیت ۹۶ء میں

(۱) اپئین یکم ۱۱۱۔
(۲) سسرو ڈی لیگی اگراریا دوم ۴۱-۴۴۔

باب ۹

لے تھے گران بحیثیت صوبہ اب تک قبضہ نہیں ہوا تھا۔ ۷۴ء میں اس صوبے کا باضابطہ الحاق عمل میں آیا[1] اور ایک کو سیٹر یعنی مشیر کے اختیارات سے صوبہ دار مقرر ہوا۔ یہ انتظام مالیاتی قزاقوں کی سرکوبی کے لئے عمل میں آیا ہوگا کیونکہ اسکی وجہ سے ان کا ایک بندرگاہ[2] اور بحری مرکز چھن گیا جو کریٹ کے جنوبی ساحل کے مقابل میں تھا۔ ملک شام میں بھی ایک عرصے سے لڑائیوں اور انقلابات کا سلسلہ جاری تھا۔ یہ ملک شاہان پارتھیا کے قبضے میں آچلا تھا مگر اس زمانے میں پارتھیا سیتھیوں کے حملہ سے کچھ ضعیف ہو گیا تھا اور ۸۳ء میں ٹیگرانیس شاہ آرمینیا نے سلطنت پارتھیا کے چند صوبوں پر جن میں شام بھی شامل تھا قبضہ کرلیا۔ خاندان سلیوکس کا ایک شہزادہ ابھی تک حین حیات میں تھا اور کچھ روز تک شام کا بادشاہ بھی تھا مگر اس خاندان کا چراغ اب گل ہو چکا تھا۔ ٹیگرانیس ایک زبردست بادشاہ تھا اور اہل روما اس کے ساتھ مزاحمت کرنا نہ چاہتے تھے اب صرف دیکھنا یہ تھا کہ اپنے خسر اور حلیف (متھراڈاٹیس) کی وہ کس حد تک مدد کرنا چاہتا ہے۔ ٹیگرانیس اسی قبیل کا شہنشاہ تھا جو ممالک مشرق میں سکندر اعظم کے زمانے سے برسر حکومت ہوا کیئے ہیں۔ شہنشاہی کے لوازمات میں یہ بھی تھا کہ ایک عالیشان شہر آباد کیا جائے اور ٹیگرانیس کو بھی اس کی ہوس تھی متھراڈاٹیس کی طرح وہ بھی یونانی شہروں کی نفاست اور اہل یونان کی مہارت کا مداح تھا۔ اس لئے اس نے ایک عظیم الشان شہر کی بنیاد ڈالی اور وہاں بہت سے لوگوں کو کپاڈوشیا اور مشرقی سلیشیا کے نیم یونانی شہروں سے لاکر آباد کیا۔ اس شہر کا اس نے ٹیگرانوسرٹا نام رکھا اور وہاں یونانی تمدن اور یونانی ادبیات کو فروغ دینے کی فکر کرنے لگا مگر وہ بالطبع مشرقی تھا اور اس کی اور متھراڈاٹیس کی روش مشرقی سلاطین کی تھی۔ فی الحال ان کے مقاصد متحد تھے یعنی دونوں

---

[1] سیلسٹ دوم ۴۳ (موریس باختر دوم ۴۷)

[2] یہ بندرگاہ ساحل کے ہٹ جانے سے معدوم ہو چکا ہے۔

[3] اپیین متھراڈاٹیس ۶۷۔

باب ۹

اہل روما کی مشرقی حکومت کے مخالف تھے لیکن اگر اہل روما شکست کھا کر ممالک مذکورہ سے دست کش ہو جاتے تو پھر خود ان دونوں میں چھڑ جاتی اور اُن میں سے ایک دوسرے کو ہضم کر جاتا۔ سولا کے انتقال سے ۷۴ق م میں جنگ پانٹس کے دوبارہ آغاز تک اہل روما نے ایشیا کے معاملات میں زیادہ توجہ نہیں کی تھی یہاں تک کہ ٹیگرانیس نے نہ صرف شام بلکہ کیپاڈوشیا پر بھی قبضہ کر لیا اور وہ ساکت رہے۔

متھراڈاٹیس

متھراڈاٹیس سے علانیہ پرخاش سلطنت بتھی نیا کی وراثت (۹۶۸) کے جھگڑوں کے سلسلے میں شروع ہوئی ۷۵ق م میں وہاں کا نااہل بادشاہ نیکومیڈیس ثالث مرگیا اور بذریعۂ وصیت اہل روما کو اپنی سلطنت کا وارث قرار دیا اور انھوں نے اس وراثت کو قبول کرنا قرین مصلحت خیال کیا ورنہ سلطنت مذکور متھراڈاٹیس کے قبضے میں آجاتی^۱ اس کے علاوہ رومن مقبوضات میں اضافہ ہونے سے روما کے ساہوکاروں کے لیئے جلب منفعت کا ایک نیا ذریعہ نکل آتا تھا۔ مگر متھراڈاٹیس بتھی نیا کے الحاق پر تلا ہوا تھا اور اُس کے مقصد کے حصول کے لیئے اس سے بہتر موقع نہ ہو سکتا تھا کیونکہ اسکے زیر کمان ایک فوج جرار تھی جس میں زیادہ تر بحیرۂ اسود کے پار والے صحرا کے جری باشندے اور بلقان کے تھریسی تھے۔ اس کا بیڑہ جو اس کے ساحلی حلفا اور رعایا کے جہازوں پر مشتمل تھا یونانیوں کے زیر کمان وزیر انتظام ہونے کی وجہ سے اُس زمانے کے معیار کے لحاظ سے کارگر تھا۔ اس کی فوج کا بیشتر حصہ رومن افواج کے نمونے پر مرتب ہوا تھا کیونکہ اطالیہ کی خانہ جنگی اور سولا کی دار و گیر کی وجہ سے بہت سے رومن افسر اُس کی سلک ملازمت میں داخل ہو گئے تھے یہاں تک کہ اُس کے مشیران عظام میں بھی فریق میریَن کے دو شخص تھے جو فمبریا کے لیجنوں سے اُس وقت بھاگ آئے تھے جب کہ انھوں نے سولا کی ماتحتی قبول کر لی۔

۱؎ سورین باخر نے اس روایت کے ماخذ کی تنقید کی ہے دیکھو ۵۸-۶۰) مگر وہ دوسری روایت کو زیادہ قابل وثوق خیال کرتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ نیکومیڈیس کے لاوارث فوت ہو جانے سے اہل روما نے اس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا۔

باب ۹

متھراڈاٹیس کو تجربے سے معلوم ہو گیا تھا کہ اگر رومن افواج کے سپہ سالار اچھے ہوں تو اُن کو صرف کثرت تعداد سے ہزیمت دینا دشوار ہے اس لیئے اپنی افواج کی اصلاح اپنا فرض اولین قرار دیا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ایشیائے کوچک کی اکثر اقوام اس کی ہوا خواہ ہیں مثلاً اہل پیسڈیا و اسوریا جو سُلّا ولیس کی یورش کی وجہ سے روما سے سخت ناراض ہو گئے تھے۔ اس لیئے اگر رومن سپہ سالاروں کے مقابلے میں اسے کامیابی ہو تو امید ہو سکتی تھی کہ روما کی ایشیائی رعایا اس کی حمایت میں بغاوت پر آمادہ ہو جائے گی اس کے علاوہ ٹیگرانیس شاہ آرمینیا اس کا حلیف و معاون تھا اور آڑے وقت میں اس سے امداد کی قوی امید تھی۔ صرف ایک قوم یعنی گلاٹی ایسی تھی جس پر اُس کو اعتماد نہ تھا کیونکہ یہ کیلٹی قبائل مشرقی مطلق العنان حکومتوں کے نظام سیاسی کو پسند نہ کرتے تھے اور اُن میں سے بعض روما سے اپنے تعلقات قائم رکھنا چاہتے تھے۔ مگر بحری قزاقوں نے جو اس کے دوست تھے اس کے سلسلۂ معاونین کو وسیع تر کر دیا۔ میرین پناہ گیروں کے شورے سے سرٹوریس (ہسپانیہ) سے نامہ و پیام شروع ہوا اور ۶۷۵ھ کے اواخر میں دونوں میں ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے میرین سردار نے روما کی جانب سے متھراڈاٹیس کو ایشیائے کوچک کے ان تمام حصوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لینے کی اجازت دی جو رومنوں کے قبضے میں نہ تھے اور اُس کے صلہ میں متھراڈاٹیس نے باغیان ہسپانیہ کی امداد کے لیئے روپیہ اور جہازوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ ایک رومن سپہ سالار بھی متھراڈاٹیس کے پاس بھیجا گیا جس نے اب اپنا کام علانیہ شروع کر دیا یعنی نیکومیڈیس کے ایک بیٹے کو بتھی نیا کی سلطنت کا دعویدار بنا کر کھڑا کر دیا۔ اس کا یہ فعل در اصل روما کے خلاف اعلان جنگ تھا اور اس دعوے کو بزور شمشیر تسلیم کرانے کی تیاری کرنے لگا۔

محاصرہ سائی زیکس

(۶۷۹) ہم بیان کر چکے ہیں کہ ۶۷۰ھ کے دونوں کانسل لیوسیس لیوکلس[1]

[1] جنگ متھراڈاٹیس کے عام ماخذ حسب ذیل ہیں۔ پلوٹارک لیوکلس ۶-۳۶ ایپین متھراڈاٹیس ۶۷-۹۰۔ لیوی ۹۳-۹۸ فلورس یکم ۲، ۱۳-۲۱ یوٹروپیس ششم ۶-۹ آروسیس ششم ۲-۴ ڈائون کیسیس ۳۶، ۲-۱۹ وغیرہ وغیرہ

باب ۱۹

اور ایم کوٹا سلیشیا اور بتھینیا کے صوبہ دار مقرر ہوئے تھے جس سے مقصود یہ تھا کہ
لیوکلس خشکی کی معرکہ آرائیوں کو اپنے ذمے لے اور کوٹا بحری جنگ کی طرف
متوجہ ہو گو اس کے پاس کچھ خشکی کی فوج بھی تھی۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی انتظام
کیا گیا تھا جس کی رو سے صوبۂ ایشیا بھی لیوکلس کے تحت[1] کر دیا گیا تھا لیکن
بطور صوبہ دار نہیں کیونکہ دوسرے صوبہ داروں کا بھی ذکر آتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے
معرکہ آرائیوں کا آغاز سلیشیا سے نہیں کیا۔ اس کے بعد ذکر آیا ہے کہ وہ صوبۂ ایشیا
کے انتظام کے بعض نقائص کو دفع کرنے میں مصروف تھا اور اغلب ہے کہ
کہ وہ پرگامم سے سائزیکس کی طرف روانہ ہوا۔ جنگ کا آغاز حسب معمول اہل روما
کی شکست سے ہوا۔ کوٹا مع اپنی فوج کے کیالسیڈون میں مقیم تھا متھراڈاٹیس
نے وہاں پہنچ کر اس کو خشکی اور تری ہر طرف سے شکست دی۔ اس کے بعد وہ
مغرب کی طرف بڑھا اور میسیا کے ساحلی اضلاع پر اپنا اقتدار قائم کیا جو صوبۂ ایشیا
کا ایک حصہ تھا۔ بحیرۂ مرمرہ کے جنوبی ساحل کے یونانی شہروں میں ایک شہر
سائزیکس نامی تھا جس کی جمہوری حکومت کو اہل روما نے برقرار رکھا تھا اور اس کے
باشندوں نے جو بقول سسرو روما کے وفا شعار حلیف تھے متھراڈاٹیس کو اپنے
شہر میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ متھراڈاٹیس نے ان کے
اس انکار سے برافروختہ ہو کر اپنی زبردست فوج اور بیڑے سے شہر کا محاصرہ شروع
کر دیا۔ سائزیکس ایک جزیرے پر آباد تھا جو ایک تنگ خاکنا کے ذریعے سے
خشکی سے ملا ہوا تھا۔ جزیرے کی زمین نشیبی[2] تھی اس لئے متھراڈاٹیس نے خاکنا
کے مقابل کی مرتفع زمین اور شہر کے پیچھے ایک جزیرے پر قبضہ کر لیا یعنی شہر کو اس نے
ہر طرف سے گھیر لیا۔ لیکن شہر پناہ نہایت مضبوط تھی اور شہر کے باشندے بھی جیوٹ تھے

---

[1] دیکھو سسرو پرو فلاکوم د، ۵، ۸ لیوکلس وہاں اغراض جنگ کے لئے سنہ ۷۲ یا ۷۱
تک "کالسناری امپیریئو" تھا۔

[2] اسٹرابو دوازدہم ۸، ۲ پامپونیس میلا ایکم ۹۸ پلینی تاریخ پنجم ۱۴۲ اور بحریہ
کے نقشے۔

باب ۹

یونانی مہندسوں کا ہنر فصیل کو توڑنے میں بیکار تھا اور بادشاہ بھی ایک سرنگ میں گرفتار ہوتے ہوتے بچ گیا۔ رسد کی کمی اور تعداد کی کثرت ہونے سے خود اُس کی فوج بھی معرض خطرہ میں تھی۔ لیوکلس بھی محصورین کی امداد کے لیئے آگیا تھا اور اس نے متھراڈاٹیس کو رسد پہنچنے کی خشکی کی راہوں کو بھی بند کر دیا سردی کا موسم بھی شروع ہو رہا تھا اس لیئے سمندر کی راہ سے بھی رسد کا آنا مشکل ہو گیا تھا متھراڈاٹیس نے باوجود ان مشکلات کے محاصرہ جاری رکھا مگر اس کی فوج کی تعداد کثیر قحط اور وبا کی نذر ہو گئی اس لیئے مجبوراً اسے وہاں سے ہٹنا پڑا اپنا بیڑہ اُس نے اپنی سلطنت کو واپس بھیج دیا اور اپنی فوج کے باقی ماندہ حصے کو لے کر لامپ ساکس واقع ہیلیس پانٹ (درۂ دانیال) کو بھاگ گیا اور وہاں سے براہ تری اپنی سلطنت کو واپس ہو گیا۔ مگر لیوکلس اس کے تعاقب سے باز نہ آیا اور اگر روما کی فوج کے ساتھ ایک کارگر بیڑا بھی ہوتا تو جنگ یہیں ختم ہو گئی ہوتی۔ لیکن متھراڈاٹیس کے جہازوں کے ایک دوسرے بیڑے کو بحیرۂ ایجین میں غلبہ حاصل تھا اور بحری قزاقوں اور کریٹ کے ساتھ اس کے تعلقات قائم تھے۔ ایشیائے کوچک کے وسطی حصے میں اس کی دوسری فوجیں تھیں جن کو کامیابی حاصل ہو رہی تھی اور اس نواح میں صرف ایک شخص مسمی ڈیوٹارس (گلاٹیوں کا ایک سردار) تھا جس نے روما کی سرگرمی کے ساتھ حمایت کی۔

لیوکلس کی کامیابیاں

(۷۰) لیوکلس نے موسم سرما ۷۳-۷۴ق م سائزی کس میں موسم بہار کی معرکہ آرائیوں کی تیاری میں بسر کیا۔ اس نے شاہ پانٹس کے بیڑے کو تباہ کرنا اپنا فرض اولیں قرار دیا تھا جس سے نہ صرف اس کے ذرائع آمد و رفت معرض خطر میں تھے بلکہ ممکن تھا کہ وہ خود ملک اطالیہ پر حملہ کر دیتا۔ اس کے نائب سلطنت روما کے ساحلی حلفا سے امدادی بحری افواج کے جمع کرنے میں مصروف تھے اور اس نئے بیڑے کے ذریعے سے اس نے دشمن کو دو لڑائیوں میں شکست دے کر بحیرۂ ایجین کو ان سے پاک کر دیا لیوکلس نے بتھی نیا کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا اور اب وہ متھراڈاٹیس کے مقابلے میں خشکی کی طرف سے بڑھا اور کوٹا ایک بیڑہ لے کر بحر اسود میں داخل ہوا۔ سائزی کس سے واپسی میں متھراڈاٹیس مختلف مصائب میں

باب ۹

مبتلا ہو گیا، اس کے کئی جہاز طوفان میں ڈوب گئے اور بہت سے آدمی بھی ضائع ہوئے مگر ساحل کے اکثر شہروں پر اس کا قبضہ تھا اور ہیراکلیا میں بھی اس نے ایک فوج ڈال دی تھی۔ یہ شہر گویا ایک زبردست قلعہ تھا اور چونکہ یہاں کی جمہوری سلطنت طاقتور تھی اس لیئے اس کے باشندے غیر جانبدار رہنا پسند کرتے مگر متھراڈائیس نے دھوکے سے شہر پر قبضہ کر لیا اور اس کے بدنصیب باشندوں کو سلطنت روما کے مقابلے پر مجبور کیا۔ لیوکلس سلطنت پانٹس میں داخل ہوا، ٹرائی آریس نے سمندر پر قبضہ کیئے ہوئے تھا اور کوٹا نے ہیراکلیا کا محاصرہ شروع کر دیا جس میں دو سال تک اسے مطلق کامیابی نہ ہوئی مگر رفتہ رفتہ رسد کی کمی ہونے لگی اور آخرکار خود متھراڈائیس کے افسروں نے غداری سے شہر کو اہل روما کے سپرد کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدنصیب اہل ہیراکلیا جو اس وقت تک متھراڈائیس کے افسروں کا ظلم وستم سہہ رہے تھے اب ان رومن سپاہیوں کے پنجۂ ستم میں آ گئے جنھوں نے وحشیوں کی طرح شہر کو لوٹ لیا اور وہاں کے باشندوں کو یا تو قتل کر دیا یا غلام بنا لیا۔ فنون لطیفہ کے بہترین نمونے روما روانہ کر دیئے گئے مگر سمندر میں ضائع ہو گئے۔ کوٹا کے وحشیانہ ظلم اور حرص کی کوئی انتہا نہ تھی۔ روما واپس ہونے پر اس کے دشمنوں نے اس پر بداطواری اور خیانت کا الزام لگایا۔ مجلس سینٹ بھی پردہ پوشی نہ کر سکتی تھی اس لیئے اسیران جنگ کو رہا کرنے اور اہل ہیراکلیا کے نقصانات کی ہر طرح سے تلافی کرنے کے لیئے احکام نافذ ہوئے مگر جب شہر مذکور کے باقی ماندہ باشندوں کی تلاش ہونے لگی تو صرف چند افراد دستیاب ہوئے اس لیئے تلافی نہ ہو سکی اور نہ کوٹا کو کافی سزا ملی۔ اس شہر کی بربادی کا واقعہ قابل لحاظ ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریۂ روما کس طرح سے غیر اقوام پر حکمرانی کرتی تھی۔[۱]

لیوکلس اور متھراڈائیس

(۷۱) ۹ اب ہم لیوکلس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ہیراکلیا کی شرمناک بربادی سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کا اصل مدعا یہ تھا کہ متھراڈائیس کو پکڑ کر لڑنے پر

---

[۱] قطعات تاریخ یونان سوم ۵۴۵ - ۵۵۰ میں مورخ میمن کی تصنیف سے (جو اسی شہر کا باشندہ تھا) جو اقتباسات ہیں نہایت دلچسپ اور اہم ہیں کیونکہ ایک غیر رومن کے لکھے ہوئے ہیں۔

باب ۹

مجبور کرے مگر اس کے لیئے ضروری تھا کہ سمندر متھراڈائیس کے جہازوں سے پاک و صاف ہو جائے اور عقب میں پانٹس کے جو اضلاع تھے اُن پر قبضہ ہو جائے اس لیئے وہ خود اپنی افواج سمیت سنۂ ۷۲ کے بیشتر اوقات میں پانٹس کے مستحکم مقامات کے محاصرے میں مصروف رہا تاہم اسی اثنا میں وہ کابیرا تک پہنچ گیا جلائی کس ندی پر واقع ہے اور وہاں متھراڈائیس پر قطعی کامیابی حاصل کی جس کی افواج کے دم خم اب سابق کے سے نہ تھے متھراڈائیس نے بھی اپنی شکست کو تسلیم کر لیا اور حکم دے دیا کہ اُس کی حرم کی خواتین اور رشتہ دار عورتوں کو قتل کر دیا جائے کیونکہ جس مقام پر وہ تھیں اُن کو وہاں سے کسی دوسری جگہ لے جاتے سے مجبور تھا اس کے بعد وہ آرمینیا بھاگ گیا اور ٹیگرانیس سے پناہ کا خواستگار ہوا جو اس وقت تک روما کا علانیہ مخالف نہ تھا اور خود مشکلات میں پھنسا ہوا تھا کیونکہ اس نے ملک شام کے علاوہ سلطنت پارتھیا کے بھی کئی صوبوں کو حال ہی میں اپنی سلطنت میں الحاق کر لیا تھا۔ اس لیئے اس نے متھراڈائیس کو پناہ تو دی مگر اپنی زبردست فوج سے اس کی امداد نہ کی متھراڈائیس کے ساتھ اس نے حد درجہ سرد مہری کا برتاؤ کیا اور باوجود خسر ہونے کے مہینوں تک اُسے باریابی کا بھی موقع نہ دیا۔ اسی اثناء میں پانٹس کے بڑے بڑے شہر مثلاً سینوپی اور امیسس وغیرہ لیوکلس کے نائبوں کے قبضے میں آ گئے گو اکثر اوقات شدید مقابلے کے بعد کیونکہ ان کی محافظ افواج میں بہت سے جان پر کھیلے ہوئے لوگ تھے جن کو رومن فاتحین سے رحم کی کم امید ہو سکتی تھی۔ ان مقامات کی فتح میں اہل روما نے کچھ ظلم ضرور کیا مگر ہیراکلیا کی طرح کوئی شہر تباہ نہیں ہوا کیونکہ لیوکلس کا طرز عمل کوٹا کے طرز عمل سے بالکل متغائر تھا سنہ ۷۰ کے وسط تک متھراڈائیس کے آبائی سلطنت اہل روما کے تصرف میں آ گئی مگر جنگ کے بیشتر زمانے میں لیوکلس بذات خود صوبۂ ایشیا کے انتظامات میں مصروف تھا۔

صوبۂ ایشیا

(۹ ۲ ۷) صوبۂ ایشیا کی حالت نہایت دردناک تھی۔ سولا کی سخت گیریوں کی وجہ اس صوبے کے شہروں کو مبلغ خطیر بہت زیادہ سود پر قرض لینا پڑا تھا اور باشندے بالکل رومن ساہوکاروں کے پنجے میں آ گئے تھے جن کے مددگار معاون حریص و طامع

باب ۱۲

رومن صوبہ دار تھے۔ یہ ساہوکار ہمیشہ اس فکر میں رہا کرتے تھے کہ اصل رقم کبھی ادا نہ ہو اور سود بڑھتا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شہروں پر جو قرضہ تھا اس کی رقم ابتداءً بیس ہزار ٹیلنٹ (سکۂ طلائی) تھی یعنی قریب قریب ....۵۰۰ ۴ پونڈ اور اب بارہ سال کے بعد چھ گنی ہو گئی تھی۔ یہ رقوم اس لیئے یہاں درج کی گئی ہیں کہ روما کے سودخواروں کے کرتوت معلوم ہوں پلوٹارک اس کا راوی ہے اور اس نے غالباً سیلسٹ سے نقل کیا ہے اور اس کو اس روایت کی صحت میں مطلق شبہہ نہیں شہروں کے قرضے کے علاوہ باشندگان صوبہ کے ذاتی قرضے کا اندازہ نہیں کیا گیا ہے مگر یہ بھی غالباً بہت زیادہ ہی ہوگا۔ شہروں نے ادائی قرضہ میں اپنے شہریوں کی مشترک جائداد کو فروخت کر دیا اور اسی طرح جن لوگوں کے اولاد تھی اُنھوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو ادائی قرضہ میں فروخت کر دیا کیونکہ غلامی اُن کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی اور اگر کسی رومن آقا کی ملک وہ ہو جاتے تو کم از کم وہ اُن کی حفاظت اور نان و نفقہ کا ذمہ دار ہوتا۔ ان قصوں میں ممکن ہے کہ مبالغہ ہو مگر نا قابل یقین نہیں کیونکہ ویریس کے اعمال بقول سسرو اس سے زیادہ قبیح تھے۔ یہ بھی ایک طریقہ تھا جس کے ذریعے سے روما کے دلال فنون لطیفہ کے نمونے اور خوش رو غلام حاصل کرتے تھے جن کے روما میں بہت سے متمول خریدار موجود تھے۔

لیوکلس کی اصلاحات

(۹۷۳) لیوکلس اس قسم کے مظالم سے بالطبع متنفر تھا۔ متھراڈاٹیس کو دوامًا مغلوب کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ اہل ایشیا کو معلوم ہو جائے کہ سلطنت روما کی حکومت اگر ایک ایشیائی شہنشاہ کی مطلق العنان حکومت سے بہتر نہ تھی تو بری بھی نہ تھی۔ ناظرین کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ دستور روما کے مطابق کسی صوبے میں قیام حکومت کے لیئے مستقل فوج رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ لیوکلس نے یہ بھی محسوس کیا ہوگا کہ مسلسل معرکہ آرائیوں سے صرفہ اس قدر ہوگا کہ صوبے کی آمدنی سے اس کی تلافی دشوار ہو جائے گی صوبۂ ایشیا کے محاصل پر روما کے خزانے کا دار و مدار تھا مگر اب قریب تھا کہ یہ صوبہ دیوالیہ ہو جائے اور اگر یہی لیل و نہار رہتا تو وہ خود سلطنت روما پر ایک بوجھ ہو جاتا۔ صورت حال یہ تھی کہ قوم رومن کے افراد بظاہر سلطنت روما کے نام سے مگر درحقیقت اپنے جلب منفعت کے لیئے

باب ۱۹

سلطنت کے بہترین ذریعہ آمدنی کو تباہ کر رہے تھے۔ اس لئے وہ نہایت سخت اصلاحی تدابیر عمل میں لایا۔ شرح سود اس نے گھٹا کر ایک فی صدی کر دی اور سود کی جو رقم بڑھ گئی تھی اُس کو قطعاً خارج کر دیا۔ اس نے یہ بھی انتظام کیا کہ قرض خواہ کو قرضدار کی آمدنی کا ایک ربع ادائی قرضہ میں دیا جائے۔ شہروں کا قرضہ جو ابتداءً بیس ہزار ٹیلنٹ تھا اس کے عوض میں رومن ساہوکار اب چھ گنا یعنی ۱۲۰۰۰۰ ٹیلنٹ طلب کر رہے تھے لیوکلس نے صرف دُگنا یعنی چالیس ہزار واجب الادا قرار دیا۔ لیوکلس نے اگر علاج سخت تجویز کیا تو مرض بھی سخت تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیوکلس کے اس جرأت آمیز طرز عمل سے صوبۂ ایشیا کا قرضہ چار سال میں جزو کل ادا ہو گیا[1] لیکن اگر اس سے اہل ایشیا مسرت کے شادیانے بجانے لگے تو روما میں دنا پیٹا مچ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لیوکلس کے غیاب میں گزشتہ تین چار سال میں روما کے سیاسیات میں جو تغیر ہوا تھا اس سے وہ ناواقف تھا۔ سینٹ کی حکومت نہ صرف ضعیف ہو گئی تھی بلکہ وہ بہ انحطاط تھی۔ لیوکلس کی منصفانہ کارروائی نے حریص و طماع طبقۂ ایکوائٹ کو برافروختہ کر دیا جن کے پنجۂ ستم سے اس نے اہل ایشیا کو نجات دی تھی اور اُنھوں نے عوام پسندوں سے مل کر لیوکلس پر حملے شروع کر دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ واپس بلالیا گیا۔ روما کے سیاسیات کا رنگ کچھ ایسا تھا کہ اس کی خدمات پر پانی پڑ گیا۔ کسی نے یہ نہ خیال کیا کہ ساہوکاروں کے ظلم و ستم کے دفع کرنے کے لیئے اُس کا دخل دینا واجبی تھا۔ نہ یہ کہ اس نے روما کی حقیقی خدمت کی تھی اور نہ یہ کہ ایشیا کے باشندوں نے اس کے احسان عظیم کی یادگار میں تہوار قائم کیئے۔ اس کے دشمنوں نے انبوہ روما کے سامنے اس کا جو خاکہ پیش کیا وہ یہ تھا کہ لیوکلس میں امرا کی تمام برائیاں موجود ہیں، غرور اور حرص اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں، شہریان روما کے ساتھ اس کا برتاؤ تحکمانہ ہے اور مشرقی جنگ کو حصول نام آوری کے لیئے وہ طول دے رہا ہے۔ فوج کی کمان سے اس کو علحدہ کرنا ابھی ممکن نہ تھا اس لیئے

[1] سسرو دپرو فلاکو نے بیان کیا کہ لیوکلس کو ایشیا کے باشندوں نے تحفے دیئے مگر یہ روایت مشکوک ہے۔

باب ۹

ساہوکاروں کو توقف کرنا پڑا مگر اس کی مخالفت کو نہ وہ بھولے اور نہ کبھی اس کو معاف کر سکتے تھے۔

لیوکلس کی مشکلات

(۴۷) لیوکلس نے ایک طرف تو اپنی راست بازی سے رومامیں دشمن پیدا کر لیئے تھے اور دوسری طرف اس کی سختی سے خود اس کے سپاہی برداشتہ خاطر ہو رہے تھے اس کی فوج کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی یعنی اس کا انحصار زیادہ تر پانچ لیجنوں پر تھا جن میں سے دو لیجن فمبریا کے تھے جن کو سولا نے اطالیہ واپس ہونے کے وقت ایشیا میں چھوڑ دیا تھا۔ ان لیجنوں میں زیادہ تر وہی سپاہی تھے جو ابتداً بھرتی کیئے گئے تھے اور مسلسل معرکہ آرائیوں کے تجربے سے اپنے فن میں مشاق ہو گئے تھے مگر ضبط فوجی کی پابندی ان کو ناگوار تھی اور ایشیا کی اطاعت شعار رعایا کے درمیان رہنے سے ان کے اخلاق بھی بگڑ گئے تھے۔ لیوکلس کو اس لیئے سب سے پہلے لیجنوں اور خصوصاً فمبریا کے سپاہیوں میں ضبط فوجی کے دوبارہ قائم کرنے کی طرف متوجہ ہونا پڑا اور جنگ کے ابتدائی زمانے میں اسکو ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی گر رفتہ رفتہ فوج کی حالت بدتر ہونے لگی سپاہی مسلسل جنگ و جدال سے تھک گئے تھے اور پھر آرمینیا میں وہ عیش و آرام نصیب ہو سکتا تھا جس کے وہ ایشیا میں عادی ہو چکے تھے۔ جن سپاہیوں نے روپیہ جمع کر لیا تھا وہ ایسے مقامات کو واپس جانا چاہتے تھے جہاں وہ عیش سے زندگی بسر کر سکتے اور جن لوگوں کے ہاتھ خالی تھے وہ جنگ کے طول سے گھبرا اُٹھے تھے۔ اسکے علاوہ جنگ کے آخری زمانے میں کامیابیوں کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا تھا کیونکہ لیوکلس کے نائبوں کو کئی مرتبہ ہزیمت ہوئی گو بذات خود وہ ہمیشہ فتح مند رہا مگر وہ سختی بہت کرتا تھا اور مغلوب دشمنوں کے مال و متاع کی حفاظت کا اسے بہت خیال رہتا تھا۔ غرض رومن سپاہیوں کی حالت لاڈلے اور شریر بچوں کی تھی اور کسی معین مدت کے لیئے ان سے کام لینے کے لیئے ضروری تھا کہ سپہ سالار میں تالیف قلوب کا مادہ ہو۔ لیوکلس میں باوجود ذاتی قابلیت کے وہ مقناطیسی کشش نہ تھی جو فوج کو سپہ سالار کی ذات سے دوامًا وابستہ کر دیتی ہے اور اس کے ارادوں کو پورا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ اس کی معمولی کی جو خبریں وا سے

باب

آرہی تھیں ان سے اس کے افسروں کی وفاداری میں بھی فرق آرہا تھا اور اس کی
سپہ سالاری کے آخری زمانے میں سپاہی اس کے قابو سے بالکل نکل گئے
جس کی وجہ سے اُن کے منصوبے خاک میں مل گئے اور اُن عظیم الشان خدمات
کی وجہ سے اسے وہ شہرت حاصل نہ ہوئی جس کا وہ خواہاں تھا۔ تخم ریزی تو اس نے
کی مگر فصل کا کاٹنا اس کے رقیب پامپی کی قسمت میں لکھا تھا۔

جنگ آرمینیا

(۵۷۹) غالباً سنہ ... میں لیوکلس نے ایشیا کی اصلاحات اور [illegible]
کی جنگ سے فراغت حاصل کر کے ٹیگرانیس کے پاس ایک سفیر متھراڈائیس
کے حوالہ کر دینے[1] کے لئے روانہ کیا۔ ٹیگرانیس اس وقت شام میں جدید مقبوضات
کی تنظیم میں مصروف تھا۔ لیوکلس کے سفیر نے جو اس کا برادر نسبتی (اپیس کلاڈیس)
تھا اس طول طویل سفر میں اکثر رئیسوں اور شہروں کے معزز اشخاص سے خفیہ طریقے
پر ملاقات کی جو ٹیگرانیس کے زیرنگیں ہو گئے تھے اور ان کو اس نے روما سے
امداد پہنچنے کی امید دلائی مگر فی الحال ساکت رہنے کا مشورہ دیا۔ ٹیگرانیس نے
متھراڈائیس کو حوالے کر دینے سے صاف انکار کر دیا اس لئے اپیس نے
اعلان جنگ کر دیا۔ ٹیگرانیس نے متھراڈائیس کو پھر مورد الطاف کیا اور
اُس کی امداد کے لئے ایک زبردست فوج تیار کرنے لگا۔ مگر یہ وہی انطاکس
اور فلپ کا پرانا قصہ تھا یعنی جس طرح کہ انطاکس نے فلپ کی روما کے
مقابلے میں وقت پر مدد نہیں کی اور پھر رومنوں سے تن تنہا لڑ کر ذلیل و خوار ہوا
اسی طرح ٹیگرانیس نے پہلے تو متھراڈائیس کو مغلوب ہونے دیا اور پھر
تن تنہا روما کے مقابلے پر آیا۔ لیوکلس نے اس حسن اتفاق سے نفع اُٹھایا۔
اس وقت وہ سنوپی میں تھا جس پر اس نے حال ہی میں قبضہ کیا تھا اور
وہاں سے بآسانی نقل و حرکت کر سکتا تھا۔ اس کے بھائی کی کامیاب معرکہ آرائیوں

---

[1] لیوکلس کی یہ کارروائی اس کے فرائض منصبی کے حدود سے باہر کہی جا سکتی ہے مگر اس کے متعلق یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ وہ متھراڈائیس کے انسداد کے لیے روانہ کیا گیا تھا اور چونکہ ملک مفتوحہ میں وہ کوئی فوج قبضے کی غرض سے چھوڑنے کا مجاز نہ تھا اس لیے متھراڈائیس کو گرفتار کرنا یا قتل کر دینا ضروری تھا۔

باب ۹

کی وجہ سے تھریسی خاموش ہو گئے تھے اور متھراڈاٹیس کے ایک بیٹے مسمی مکاریس نے جو کریمیا کا حاکم تھا اہل روما سے دوستی کی خواہش کی تھی۔ لیوکلس پانٹس میں ایک دستہ چھوڑ کر ایک مختصر مگر کارگر فوج اپنے ساتھ لے کر ٹیگرانیس کے مقابلے پر روانہ ہوا تا کہ اس پر بے خبری میں حملہ کر دے۔ اس کے سپاہی ناراض تھے اور دھاوا کرنے سے انکار کر رہے تھے مگر ان مشکلات پر بھی وہ بڑھتا گیا اور دریائے فرات کو عبور کر کے عراق عرب کے شمالی اضلاع میں داخل ہو کر ٹیگرانوسرٹا کے قریب پہنچ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیگرانیس کے پاس جو شخص اہل روما کے ورود کی خبر سب سے پہلے لے گیا اسکو اُس نے قتل کرا دیا۔ یہ بات آخر کب تک چھپ سکتی تھی لیکن ٹیگرانیس کو اب بھی اپنی پر خطر حالت کا وقوف نہ تھا اور قبل اس کے کہ جملہ حالات اسے پورے طور سے معلوم ہو سکیں لیوکلس نے اس فوج کو ہزیمت دی جو اس کے مقابلے کو روانہ کی گئی تھی۔ اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ ٹیگرانیس اپنی اصل فوج تک پہنچنے کیلئے سراسیمہ وار بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے حرم کی خواتین بھی پیچھے چھوٹ گئیں مگر ان کو لانے کے لیئے اس نے اپنے سواروں کا ایک منتخب دستہ روانہ کیا جو اہل روما کی صفوں کو چیرتے ہوئے شہر میں پہنچ گئے اور خواتین مذکور کو بحفاظت لے آئے۔ اس کے بعد متھراڈاٹیس اور دیگر اشخاص کے مشورے کے خلاف اُس نے اپنی مختلف العناصر فوج کو جس کی تعداد قریب ڈھائی لاکھ کے تھی ساتھ لے کر محاصرہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ لیوکلس نے محاصرہ تو نہ اٹھایا مگر اپنی فوج کے بیشتر حصے کو لے کر دشمن کے مقابلے پر پہنچ گیا جن کی تعداد اسکے سپاہیوں کی بیس گنی تھی مگر کمال سپہ سالاری اور فن حرب کی مہارت نے اسے غلبہ دیا۔ ٹیگرانیس کی پیدل گویا ایک جسد بے جان تھی جس کو رومن سپاہیوں نے گھیر کر مولی گاجر کی طرح کاٹ ڈالا۔ سوار بھاگ کھڑے ہوئے مگر ان میں سے بھی اکثر کام آئے۔ متھراڈاٹیس اس موقع پر موجود نہ تھا مگر دونوں بادشاہوں نے جو فوج جمع کی تھی اس کا سپہ سالار بن کر وہ پھر میدان جنگ میں آ گیا۔ لیوکلس نے اس کے بعد ٹیگرانوسرٹا پر قبضہ کر لیا اور اپنے سپاہیوں کو لوٹ مار کی

باب ۹

اجازت دے دی۔ جشن فتح منانے کے لیے بہت کھیل اور تماشے ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی تمدن کو اس شہر میں رائج کرنے کے لیئے ٹیگرانیس نے بہت سے یونانیوں کو لاکر آباد کیا تھا جن میں تماشا گر بھی تھے جو اب فتح مند رومیوں کا سرور کرنے میں مصروف ہوئے۔ لیوکلس کے ساتھ گلاٹیوں اور تھریسیوں کی معاون افواج[1] بھی تھیں اس لیئے شہر میں عجیب و غریب مجمع رہا ہوگا اس کے مختلف العناصر باشندے اپنے اصلی وطنوں کو واپس چلے گئے اور اس طرح ٹیگرانیس کا عظیم الشان جدید دارالسلطنت ویران ہوگیا۔

(۶۷۶) سنہ ۶۹ کی معرکہ آرائیوں کے اہم نتائج حسب ذیل تھے کئی رئیسوں اور شہروں نے فاتح کی اطاعت قبول کی جس نے مع اپنی فوج کے موسم سرما ضلع گورڈین میں بسر کیا جو بالائی دجلہ پر واقع ہے اور اس طرح ٹیگرانیس اور اس کے شامی مقبوضات کے درمیان ایک حد فاصل حائل ہوگئی سلیوکس[2] کے خاندان کا ایک شہزادہ بقید حیات تھا) وہ کچھ روز کے لیئے شام کا بادشاہ ہوگیا۔ سنہ ۶۹-۶۸ کا موسم سرما لیوکلس کے لیئے سخت پریشانی کا زمانہ تھا کیونکہ روما میں اس کے خلاف جو شورش تھی اس سے وہ واقف ہوگیا تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعض شورش کرنے والوں کی زبان بند کرنے کے لیئے اس نے ان کو رشوت دینے کا بھی انتظام[3] کیا تھا۔ اس واقعے سے مجھے ایک عسیر الحل مسئلے کا خیال آتا ہے جس کا ہمارے ماخذ میں کہیں ذکر نہیں۔ لیوکلس پانٹس کی بندرگاہوں اور اس فوج کے دستے سے جسے وہ وہاں چھوڑ آیا تھا قریب ۵۰۰ میل کے فاصلے پر تھا جب تک کہ وہ اس دستۂ فوج کو اپنے پاس نہ بلا لیتا اس کی آمد و رفت کی حفاظت صرف چند ناکوں سے ہوسکتی تھی کیونکہ اس کے پاس فوج بہت کم تھی مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نائبوں سے جو

---

[1] پلوٹارک لیوکلس ۲۸-۲۹ میمن قطعات تاریخ یونان سوم ۵۵۶۔

[2] اپین شام ۷۰

[3] موریں باعر کا حاشیہ سیلسٹ چہارم ۷۱ پر

باب ۱۹

عقب میں تھے بے روک ٹوک رسل و رسائل رکھتا تھا حالانکہ راستہ ایک ویران پہاڑی ملک میں سے تھا۔ میں اس مشکل مسئلے کو قیاسات سے حل کرنے کی کوشش نہ کروں گا بلکہ صرف اس کو بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے مآخذ کس قدر ناقابل اطمینان ہیں۔ اب ہم ملک پارتھیا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس سے دونوں فریق یعنی متھراڈاٹیس اور لیوکلس امداد کے متمنی تھے مگر پارتھیا کا بادشاہ دورخی چال چلا اور کسی کی مدد نہ کی۔ لیوکلس نے اُس کو مجبور کرنے کے لیئے اپنی باقی ماندہ فوج کو جو پانٹس میں تھی پارتھیا پر حملہ کرنے کا حکم دیا مگر انھوں نے بغاوت کر کے حملہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے اس انکار کی خبر خود اس کی فوج میں بھی پہنچ گئی اور اُس میں بھی بے چینی پھیل گئی۔ اس لیئے اس نے اس خیال کو ترک کر دیا اور شمال کی طرف قدم بڑھایا تاکہ آرٹکزاٹا دارالسلطنت آرمینیا پر قبضہ کر کے اس ملک کو فتح کرے۔ متھراڈاٹیس کی جدید فوج اسکے مقابلے میں آئی اور اس کو پھر کامیابی حاصل ہوئی مگر جب اس نے پھر بڑھنا چاہا تو اس کے سپاہیوں نے صاف انکار کر دیا۔ سنہ ۶۸ کی جنگ تعویقوں اور تدابیر میں تغیر ہو جانے کی وجہ سے دیر میں شروع ہوئی تھی اور آرمینیا کے پہاڑوں کی سردی کو بھی وہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اس لیئے اسے پھر مجبوراً جنوبی اضلاع کی طرف واپس ہونا پڑا جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا مگر اسی اثنا میں اسنے ایک مستحکم شہر نسی بس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے موسم سرما پھر گورڈین میں بسر کیا مگر اب اس کے سپاہی علانیہ بغاوت پر آمادہ ہو گئے تھے اور فوج سے علیحدگی کے لیئے شور کر رہے تھے۔ ممبریا کی لیجنوں کے سپاہیوں کا دعویٰ

لہ جو افسر اس بغاوت کے بانی تھے ان میں پی کلوڈیس (فقرہ ۷۷، ۹) بھی تھا۔ لیوکلس کے جو تعلقات اس سے تھے اس کو پلوٹارک نے لیوکلس ۳۴ میں بیان کیا ہے وہ پانپی کی طرف سے سازش کر رہا تھا اور فریدوس اس کو پانپی کا مخبر بیان کرتا ہے یہ شخص کلاڈیس کا بھائی تھا جس کا ذکرہ ۷۰ میں آیا ہے

باب ۱۹

حق بجانب بھی تھا کیونکہ ان کو فوق میرین کے افسروں نے ۸۶ء ق م میں بھرتی کیا تھا اور ۶۸-۶۷ ق م کے سرما تک ان کی مدت ملازمت ممالک شرق میں ۱۸ سال کی ہو چکی تھی۔

لیوکلس کا زوال

(۹۷۷) لیوکلس کی حالت اب روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی کیونکہ آرمینیا میں ٹیگرانیس نے ان علاقوں پر پھر قبضہ کر لیا تھا جو اس کے ہاتھ سے نکل گئے تھے اور اس کے بعد ہی یہ خبر آئی کہ متھراڈائیس نے پانٹس میں پھر داخل ہو کر کئی شہروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے اور لیوکلس کے ایک نائب کو ہزیمت دے کر کابیرا میں محصور کر لیا ہے۔ باوجود پیرانہ سالی اور زخمی ہونے کے متھراڈائیس کے دم خم ابھی دبے نہ تھے اور پانٹس کے باشندے اس کی حکومت کو بمقابلہ روما کی حکومت کے پسند کرتے تھے۔ ٹرائی ریئس نے جرأت کر کے محاصرہ اٹھا دیا اور متھراڈائیس کے مقابلے میں کچھ کامیابی بھی حاصل کی مگر اس کا وجود مخدوش تھا اس لئے لیوکلس کو بذات خود عاجلانہ اس کے مقابلے کے لئے روانہ ہونا پڑا مگر قبل اس کے کہ وہ موقع کارزار پر پہنچے رومہ کو ایک دوسری ہزیمت ہوئی۔ متھراڈائیس روما کے ایک چھوٹے سے ڈپو (مخزن) پر حملہ کرنے کی دھمکی دے رہا تھا اور ٹرائی ریئس کو مجبوراً اپنے سپاہیوں کی شورش سے جو بالکل بغاوت پر آمادہ تھے اس ڈپو کو بچانے کے لئے روانہ ہونا پڑا جس کی وجہ سے دونوں فوجوں میں مقابلہ ہو گیا اور رومنوں کو شکست فاش ہوئی اور اگر ایک بہادر شخص کو ایک انوکھی تدبیر نہ سوجھتی تو اُن کے تمام سپاہی قتل ہو گئے ہوتے۔ متھراڈائیس کے ساتھ ابتدا سے بہت سے رومن جلاوطن رہا کرتے تھے، معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض اب بھی باقی تھے چنانچہ انھیں میں سے ایک رومن افسر سنتوری کسی طرح سے بادشاہ کے پاس پہنچ گیا اور اُس کو زخمی کیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ یہ افسر سنتوری متھراڈائیس کے زمرۂ ملازمت میں تھا بادشاہ کے زخمی ہو جانے سے اس کی فوج میں ابتری پھیل گئی اور رومنوں کو سنبھلنے کا موقع مل گیا۔ یہ روایت

باب ۴۹

صحیح ہو یا غلط اس سے دونوں فوجوں کی حالت توخوب معلوم ہوتی ہے۔ مگر متھرا ڈائیس بھی جلد سنبھل گیا اور جب لیوکلس اس کے مقابلے پر آیا تو کچھ کر نہ سکا۔ متھرا ڈائیس نے ایک مضبوط اور مستحکم مقام پر اپنی لشکر گاہ بنائی اور دشمنوں کا منتظر رہا۔ برخلاف اس کے رومن افواج میں بغاوت پھیل گئی تھی اور آرمینیا کی ایک فوج کپیا ڈوشیا میں داخل ہو رہی تھی اور رومن سپاہی جہاں جہاں ملتے تھے اُن کا کام تمام کر دیتی تھی۔ ڈاکٹون کیسیس سے روانہ ہو کر سلیشیا کے صوبہ دار سے بھی لیوکلس نے امداد کی درخواست کی مگر کوئی جواب نہ ملا۔ اسی اثناء میں لیوکلس کو معلوم ہوا کہ ٹیگرانیس مع اپنی اصل فوج کے آرہا ہے اس لیئے وہ اس کے مقابلے کے لیئے روانہ ہوا مگر تھوڑی دور جانے کے بعد اس کے سپاہیوں نے آگے بڑھنے سے قطعاً انکار کر دیا اسکا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ برسوں کے مسلسل جنگ و جدال اور اپنے سپہ سالار کی سخت مزاجی سے گھبرا اُٹھے تھے اور اُن کا یہ خیال تھا کہ لیوکلس یہ سب اپنی شہرت اور نام آوری کے لیئے کر رہا ہے جس سے انھیں کوئی سروکار نہیں۔ مگر لیوکلس کے زوال کا اصل سبب یہ تھا کہ مرکز سلطنت میں اس کے قوی دشمن پیدا ہو گئے تھے اور سیاسیات کا رنگ بدل گیا تھا۔ اس کی فوج کو معلوم ہو گیا تھا کہ عنقریب واپس بلا لیا جائیگا جس کی وجہ سے اُس کے افسر بھی اس کی پروا نہ کرتے تھے۔ ایک شخص مسمی پی کلاڈیس نے لشکر میں کچھ چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تھی مگر اس کے بعد وہ لیوکلس کی ماتحتی سے الگ ہو کر مارکیس صوبہ دار سلیشیا کے اسٹاف میں شریک ہو گیا۔ یہ وہی کلوڈیس ہے جو چند روز کے بعد ایک انتہا پسند سرانبوہ ہو گیا۔

لیوکلس کی واپسی اور اس کے اصلی اسباب

(۶۷۸) ۶۷ء کے اوائل میں لیوکلس کے دشمنوں کو اُسے واپس بلانے میں کامیابی ہوئی۔ اس کے قبل ہی صوبۂ سیلشیا کیو مارکیس رکس کے تفویض ہو چکا تھا جو ۶۸ء میں کانسل تھا اور اب قانون گابی نیائی روسے صوبہ جات بتھی نیا اور پانٹس ایم اکیلیس گلابریو کے سپرد ہوئے جو ۶۷ء میں کانسل تھا۔ لیوکلس نے پانٹس کی فتح کی اطلاع کر دی تھی اور دس کمشنر

باب ۵

حسب دستور جدید صوبے کے انتظامات کے قواعد مرتب کرنے کے لیے مقرر کر دیئے گئے
مگر جب جدید صوبہ دار اور اس کے شرکاء بھی نیا پہنچے تو انھیں معلوم ہوا کہ پانٹس
ابھی فتح نہیں ہوا اس لیئے ان کا وہاں کوئی کام نہیں۔ گمران کے تقرر کی خبر کے
مشتہر ہوتے ہی لیوکلس کا رہا سہا اقتدار بھی زائل ہو گیا۔ متھراڈٹیس
اپنی کھوئی ہوئی سلطنت پر قبضہ کر رہا تھا اور ٹیگرانیس صوبۂ کپاڈوشیا پر
گر وہ محض بے بس تھا۔ فمبریا کے سپاہیوں کو اپنی علیحدگی کا علم ہو گیا تھا اور
وہ اطالیہ روانہ ہونے کو تیا۔ بقیہ گر دوسرے سپاہیوں کی منت سماجت سے
ختم موسم گرما تک ٹھہرنے پر آمادہ ہو گئے تاکہ باقی ماندہ فوج کمی تعداد
کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائے۔ لیوکلس کی تذلیل میں اب کوئی کسر نہ رہ گئی تھی
کیونکہ روما کے حکام بااقتدار نے اس جنگ سے بغیر صلح کیئے ہوئے کنارہ کشی
کر لی تھی۔ گلابریو بھی بنا ہی میں مقیم رہا کیونکہ بحالت موجودہ پانٹس کا الحاق
نہایت دشوار تھا۔ گر گلابریو اور لیوکلس دونوں نے غالبًا یہ محسوس کر لیا ہوگا
کہ باوجود فتح کے قریب ہونے کے جنگ سے دست کش ہو جانے کے معنی
یہی ہو سکتے ہیں کہ آخری فتح کا سہرا کسی دوسرے شخص کے سر رہے۔ جمہوریہ
کے اس زمانے میں جنگی اور سیاسی مسائل میں بہی تعلق تھا۔ لیوکلس کے ساتھ
جو سلوک ہوا وہ دوسرے سربرآوردہ اشخاص کے لیئے سبق آموز تھا۔
اس کے قبل ہی یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا تھا کہ سیاسیات میں فوج کا پلہ سب سے
بھاری ہے اور فوجی کامیابی ترقی کا ایک زینہ ہے۔ گر اس وقت تک نہ تو
کوئی سربرآوردہ شخص تلوار کے زور سے برسر حکومت ہوا تھا اور نہ تلوار کو
ایسی حکومت کے قیام کا ذریعہ قرار دیا تھا۔ سیاسیات اور جنگ کا تعلق
کچھ روز تک ابھی اور قائم رہنے کو تھا۔ جنگ سمبری کے زمانے میں میریس نے
اس طریقۂ حصول اقتدار کا خاکہ ڈال دیا تھا یعنی سپہ سالار روما کے کسی بڑی یونین
سے متحد ہو جائے گر سولا نے بڑی یونینوں کے اقتدارات کی بیخ کنی کر کے
اس طریقے کو رائج نہ ہونے دیا۔ لیکن بڑی یونینوں کے اقتدارات اب پھر
بحال ہو گئے تھے اس لیئے پامپی کو اس سے نفع اٹھانے کا موقع تھا اور وہ

باب ۲۹

پہلا شخص ہے کہ جس نے اس سے نفع اٹھایا۔ ایک زمانہ دراز سے سینٹ نے اس خدمت کو اپنے اغراض کے حصول کا آلہ بنالیا تھا۔ اب ایک عرصے تک جو جمہوریہ کی تاریخ میں نہایت اہم ہے یہ آلہ پرو کانسلوں کے قبضے میں آگیا۔ سیزر اس بارے میں پامپی کے قدم بقدم چلا اور اسی خدمت کے ذریعے سے جو جمہور کے حقوق کی حفاظت کے لیے قائم ہوئی تھی اس نے خستہ حال جمہوریہ کو زیر و زبر کر دیا۔

لیوکلس کی مشرقی کارروائیوں کا قصہ نہایت دلچسپ ہے کیونکہ اس سے عہد مذکور میں روما کے سیاسی حالات واضح ہو جاتے ہیں۔ مگر ان واقعات کو بیان کرتے ہوئے گو ہم نے بہت سے مشتبہ اور غیر متعلق تفصیلی امور کو چھوڑ دیا ہے ہم ۶۷ءق م تک پہنچ گئے ہیں۔ اب ہم پھر ان واقعات کا ذکر کریں گے جو اس زمانے میں اطالیہ میں ہوئے اور جو ایک حد تک لیوکلس کی واپسی کا باعث ہوئے۔

باب ۵

باب پنجاہم

معاملات داخلی

سنہ ۶۹ تا ۶۶ ق م (۱)

پامپی کا تفوق

سنہ ۶۷ تا ۶۲ ق م

(۹۷۹) پامپی اور کراسس کی کانسلی کے زمانے میں ٹری بیونوں کے اقتدارات کی بحالی کا اثر روما کی سیاسی زندگی میں بہت جلد نمایاں ہوگیا۔ فوجیں منتشر ہوچکی تھیں اس لیئے کتنی ہی سیاسی جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے کے لیئے تیار ہوگئیں اور اولوالعزم افراد قوم کو میدان سیاست میں اپنے حوصلے نکالنے کا موقع مل گیا اس وقت صرف ایک جنگ مشرق میں جاری تھی اور صورت حالات سے امید ہوسکتی تھی کہ لیوکلس اپنے کار منوضہ کو جلد ختم کردیگا۔ سنہ ۶۹ میں کیپٹی ٹول کے مندر کی تعمیر جس کا آغاز سولا نے کیا تھا اختتام کو پہنچ گئی

---

(۱) اس باب کے ماخذ حسب ذیل ہیں ڈائیون کیسیس سوم ۳۶-۲۲-۳۷-۲۳ و ملیس دوم ۳۱-۴۰ سوئی ٹونیس ، جولیس ۶-۸ ایپین متھراڈائیس ۹۱-۱۱۹ اسسرو پامپی لیوی ۹۹-۱۰۳ فلورس یکم ۴۰-۴۲ یوٹروپیس ششم ۱۱-۱۶ آروسیس ششم ۴-۶ پلوٹارک پامپی لوکلس سیزر سیلسٹ (موزین باخر)

باب ۵

اور ٹیلس[1] (کانسل ۸۶ ق م) نے جس کو ۶۹ء کے سنسروں نے سینیٹ کا
صدر نشین مقرر کیا تھا اس کے دھرم ارتھ کرنے کی رسم انجام دی۔ یہ شخص صاحب عزم
اور مستقل مزاج امیر تھا اور اپنے انتقال تک جو نو سال کے بعد ہوا سولا کی جماعت کا
سرغنہ تھا۔ فن تقریر میں اسے ید طولیٰ حاصل نہ تھا مگر اس کی [illegible] ہو گئی تھی
کہ مقرر ہارٹینسیس بھی اسی جماعت میں شریک تھا۔ [illegible] سال ہارٹینسیس
اور کیوئنٹی لس کانسل تھے اور صوبجات کی تقسیم میں جنگ کریٹ کا انصرام
ہارٹینسیس کے سپرد رہا کیونکہ انٹونیس کی شکست کی تلافی ضروری تھی مگر
ہارٹینسیس کو اپنے مشاغل سے فرصت نہ ہو سکتی تھی اس لئے اس صوبے کو
اس نے اپنے شریک عہدہ کے سپرد کر دیا۔ میٹی لس نے کریٹ کو فتح تو کر لیا مگر
تین سال کی (۶۸ تا ۶۶ ق م) محنت و جاں فشانی کے بعد۔ نئی جوریوں کے [illegible] اجلاس
بھی شروع ہو گئے تھے اور سسرو[2] ایک شخص مسمی ایم فانٹیس کی باز پرس [illegible]
تھا جو اس زمانے میں گال ماورائے آلپ کا صوبہ دار تھا جبکہ [illegible] ہسپانیہ
بھیجا گیا تھا۔ سسرو نے اپنے موکل کی صفائی میں زیادہ تر اس کی ان خدمات پر
زور دیا تھا جو اس نے رسد بہم پہنچانے اور اس رومن فوج کے لئے سرمائی قیام گاہ
تیار کرنے میں انجام دی تھیں جس کو سرٹوریس نے شکست دی تھی۔ مقدمے
کی نوعیت کے لحاظ سے اس نے اہل صوبجات کی شہادت کو مشکوک قرار دینے کی
کوشش کی تھی حالانکہ ویریس کے مقدمے میں اس نے اثبات جرم کا انحصار
اہل صوبجات کی شہادت پر رکھا تھا۔ اس نے جوری کے طبقۂ ایکوائٹ کے
اراکین کو اپنے موکل کا طرفدار بنانے کی غرض سے یہ بھی بیان کیا کہ اہل روما کا
سرمایۂ کثیر اس صوبے میں لگا ہوا تھا اور روما کے ساہوکاروں کے بہت سے
گماشتے تجارتی کاروبار میں مصروف تھے۔

صفحہ ۴۴

---

[1] دیکھو ولیمس (۷۰۰) میں کتیہ سسرو دوم ان ویریس چہارم ۶۰-۱۷ میں بیان کیا ہے
کہ ویریس ایک پیشکش کی رقم ہضم کر گیا تھا۔
[2] سسرو پرو فانٹیو خصوصاً ۱۱-۱۷۔

(۱۰۸۰) سسرو کی حیثیت اس وقت ایک سرپرآوردہ وکیل کی تھی جس کی مدد حاصل کرنے کی ہر مقدمے کے فریقین کو آرزو ہوتی۔ گر ایڈیل منتخب ہوجانے سے یقینی تھا کہ اب وہ جلد سیاسی معاملات پر تقریر کرنے لگیگا۔ مخلوط جوریوں کے قیام سے عدالتوں کی حالت کی کافی اصلاح نہ ہوئی اور اراکین سینٹ اور طبقۂ ایکوائٹ کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دینے سے صوبجات میں استحصال بالجبر کا انسداد ناممکن تھا۔ صوبہ داروں کو اب یہ موقع نہ تھا کہ رومی ساہوکاروں اور وصول کنندگان عشر کی بداعمالیوں کو روک سکیں کیونکہ اب ان کے ہم چشم اراکین سینٹ ان کی حفاظت سے عاجز تھے لیکن اگر کوئی صوبہ دار ساہوکاروں کے معاملات میں مداخلت نہ کرتا یا ان کی مدد کرتا تو اسے خود بھی بلا کسی روک ٹوک کے دولت حاصل کرنے کا بہت موقع تھا اور اگر سوء اتفاق سے اس پر مقدمہ قائم ہوجاتا تو اثبات جرم دشوار تھا کیونکہ اس کا مدار اس کے دشمنوں کے ذاتی اثر پر تھا۔ خدمت ٹری بیونی کے اقتدارات کی بحالی سے لوگوں کو سیاسیات میں جو دلچسپی از سرنو پیدا ہوگئی تھی اس کی وجہ سے روپے کی احتیاج میں کوئی کمی نہ ہوئی کیونکہ یہ خدمت اب پھر قابل حصول ہوگئی تھی۔ ٹری بیون ہر سال بارہ ہوتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کو موقع تھا کہ بحیثیت "قوم رومن" یعنی حکمراں جماعت انبوہ شہر کے سرغنوں کے اپنا اثر دکھائیں یا اگر اس سے کام نہ نکل سکے تو اپنے ایمان کو امرا کے ہاتھ بیچ ڈالیں جو اُن سے ایسی تدابیر کے نفاذ کو روکنے کا کام لے سکتے تھے جو اُن کے مفاد کے موافق نہ ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ حال ہی میں مجلس سینٹ کے ۶۴ ارکان کے خارج کردیئے جانے سے خدمات سلطنت کے امیدواروں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تھا کیونکہ ان میں سے اکثر کوئی خدمت حاصل کرکے پھر سینٹ میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ مسابقت کے بڑھنے سے رشوت کا بھی بازار گرم ہوگیا اور امیدواران عہدہ ہائے سرکاری کھیل تماشوں میں بیدریغ روپیہ صرف کرنے لگے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۶۸ء میں سی پیسو رشوت دے کر کانسل منتخب ہوگیا اور بعض لوگوں نے اس پر مقدمہ قائم کرنے کی دھمکی دی مگر ان کو اس نے رشوت دے کر خاموش کردیا اور ۶۷ء میں خدمت کانسلی پر فائز ہوگیا

باب ۴۹

اور اس کے بعد گال آن رودے آلپس کا صوبہ دار مقرر ہوا مگر یہاں بھی وہ اپنی حرکات سے باز نہیں آیا اور سیزر نے اس پر استحصال بالجبر کا مقدمہ قائم کرایا لیکن سسرو کی اعانت سے جو اُس کا وکیل تھا وہ بری ہو گیا۔ پیسو کا تعلق امرائے سینٹ کی جماعت سے تھا جس کا سرغنہ کیٹلس تھا اور اُس کو گویا اس جماعت کا نمونہ کہنا چاہیئے کیونکہ ان کے اعمال بھی عموماً ویسے ہی تھے اصل واقعہ یہ ہے کہ جمہوریہ روما کے آخری دور میں روپے سے ہر قسم کا کام نکل سکتا تھا اور قاعدۂ کلیہ یہ ہو گیا تھا کہ دوسروں کو رشوت دے کر ہموار کرنے کے لئے ہر شخص [illegible] کمر بستہ رہے کیونکہ ہر شخص کے لئے ممکن نہ تھا کہ پامپی کی طرح بزور شمشیر ترقی کے منازل طے کرے یا سسرو کی طرح لوگوں کے مقدمات کی جوابدہی کر کے ان کو مرہون منت کرے لیکن روپیہ ہر کس و ناکس کے لئے ایک ہتھیار تھا اور اس لئے جن لوگوں کی جیبیں خالی تھیں وہ اُن کو بھرنے کی فکر میں تھے۔

کراسس اور پامپی

(۹۸۱) ان تفصیلی امور کے بیان کرنے سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ سلا کے تغیرات کے بعد روما کی جو سیاسی حالت تھی واضح ہو جائے۔ اس زمانے میں صرف دو شخص دراصل ذی اثر تھے اور فی الوقت چونکہ وہ کسی سرکاری خدمت پر فائز نہ تھے اس لئے درپردہ اپنے اغراض کے حصول کے موقعے تلاش کر رہے تھے اور رقیب ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کی حرکات و سکنات پر

صفحہ ۴۴

تاک لگائے ہوئے تھے۔ کراسس عمر میں بڑا تھا اور اس نے عوام میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے انعام و اکرام اور کھیل تماشوں میں زر خطیر صرف کیا تھا مگر اس کی فوجی شہرت اس کے رقیب سے بہت کم تھی اس لئے اس نے دوسرے طریقوں سے اپنی قوت کو مستحکم کرنا شروع کیا۔ فن تقریر میں اسے زیادہ دخل نہیں تھا مگر اپنے پیشۂ وکالت میں وہ بہت محنت کرتا تھا اور جن اشخاص کو بحیثیت وکیل اس کی ضرورت ہوتی اُن کی خدمت کرنے کو وہ ہمیشہ تیار رہتا۔ دولت مند ہونے کی وجہ سے اُس نے بہت سے لوگوں کو قرض دے کر مرہون منت کر لیا تھا اور اس کی ملنساری سے بھی لوگ اُس سے مانوس تھے۔ مگر اس کے خصائل نہ

بابٹ

کوئی بات ایسی ضرور تھی جو اس کے ہم وطنوں کو اس کے حقیقی محبت رکھنے اور اس پر اعتماد کلی رکھنے سے روکتی تھی ممکن ہے کہ اس کا سبب یہ ہو کہ اسکی خود غرضی سب پر عیاں تھی، اُس کے دشمنوں کو یہ معلوم تھا کہ اگر موقع آپڑے تو وہ اُن کا دوست بن سکتا ہے اور دوستوں کو اندیشہ رہتا کہ کہیں وہ اُن کا دشمن نہ ہو جائے اکثر اس کی دوستی کو خطرناک سمجھکر اس سے خائف رہتے اور سولا کے قتل عام اور ضبطیوں کے زمانے میں جو حرکات اس سے سرزد ہوئی تھیں اُنکے متعلق اب تک افواہیں مشہور تھیں۔ دولت مند ہیپارٹی کی نگاہ میں جواب پھر زور پکڑ رہا تھا پامپی ایک سنگدل فاتح ہو مگر اس کے متعلق انھیں یقین کامل تھا کہ اسکی دولت کی بنا ہزاروں خاندانوں کی خانہ ویرانی پر ہے۔

پامپی کو یہ زعم تھا کہ بغیر میرے وجود کے روما کی فوجی قوت قائم نہیں رہ سکتی اور زمانۂ امن میں اپنی اس خصوصیت پر منحصر ہونے کی وجہ سے وہ ایک حد تک ہردلعزیز نہ رہا تھا۔ غیراہم سیاسی معاملات سے وہ زیادہ تر الگ تھلگ رہتا تھا اور کراسس کی طرح خانگی زندگی میں وہ کسی شخص کی کاربراری بھی نہ کرتا ان دنوں میں کوئی معمولی صوبہ داری کا خواہشمند نہ تھا کیونکہ کراسس روما میں اپنے مشاغل میں مصروف تھا اور پامپی کسی غیرمعمولی خدمت کا منتظر تھا جس کے حاصل ہو جانے پر وہ اپنے گوشۂ عزلت کو خیرباد کہہ سکے۔ مردم شماری کے سلسلے میں جب اس سے بحیثیت طبقۂ ایکوائٹ کی ایک فرد کے دریافت کیا گیا کہ آپ نے بموجب قانون جملہ معرکہ آرائیوں میں شرکت کی ہے یا نہیں تو اس نے جواب دیا کہ "ہاں اور ہمیشہ اپنے ہی زیر کمان"۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی ذات کو ان قوانین کا پابند خیال نہیں کرتا تھا جو معمولی شہریوں کے لیئے نافذ ہوئے تھے اور گوشہ نشینی کے زمانے میں بھی اس کے یہی خیالات تھے جس کی وجہ سے وہ بہت جلد پریشان ہو گیا کیونکہ کراسس کو گھر بیٹھے روما میں فروغ حاصل ہو رہا تھا اور لیوکلس بیرونجات میں فتوحات حاصل کر رہا تھا مگر اس کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا اور اُس کی منہ مانگی مراد بہت جلد مل گئی۔

سینیٹر

(۹۸۲) سولا کے ان دونوں شاگردوں نے مصالح وقتی کے لحاظ سے

باب ۶

عوام کی ہمت بڑھانے کے لئے اپنے اُستاد کے نظام سیاسی کو زیر وزبر کر دیا تھا۔ اراکین سینٹ طبعًا ان سے متنفر تھے اور فریق میرون کے لئے جواب بہ سر اٹھا رہے تھے عوام پسند جماعت کا کوئی حقیقی نمائندہ زیادہ مرعوب طبع ہو سکتا تھا۔ جمہوری روایات کا موجودہ وارث جولیس سیزر بلحاظ خواص ذاتی کے ان دونوں رقیبوں سے بالکل برعکس تھا گو ان دونوں کی لیاقت میں کوئی شک نہیں اور پامپی درحقیقت ایک لایق سپہ سالار تھا مگر سیزر کی خداداد قابلیت کو یہ لوگ نہیں پہنچ سکتے تھے

صفحہ ۵۴

قوم روما میں آخرکار ایک فرد وحید پیدا ہوا تھا۔ خاندان جولین جس کا وہ رکن تھا اس کا درجہ روما کے امرا میں نہایت ممتاز تھا۔ اس کے مزاج میں قدیم امرائے روما کے عزم و استقلال کے ساتھ یونانیوں کی بالغ نظری کی آمیزش تھی اور مختلف امور کا اسے وسیع تجربہ تھا۔ پامپی اور کراسس دونوں کم مایہ تھے برخلاف ان کے اس کی نظر وسیع تھی، ان دونوں کا پہلا برتاؤ اپنے ہموطنوں کے ساتھ اچھا نہ تھا مگر سیزر کے دامن پر کسی قسم کا دھبہ نہ تھا۔ انھوں نے اپنے افعال وحرکات سے اپنی حالت کو مشتبہ بنا لیا لیکن سیزر کو عوام پسندوں کے ساتھ جو ہمدردی تھی اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ عوام پسندوں کی حمایت کا نتیجہ یا تو یہ ہو سکتا تھا کہ وہ برباد ہو جائے یا بصورت کامیابی روما کا بادشاہ بن جائے مگر یہ بات ابھی تک خود اس سے بھی مخفی تھی۔ تالیف قلوب کا اس میں اس غضب کا مادہ تھا کہ مرد اور خصوصًا عورتیں اس کی حلقہ بگوش ہو جایا کرتی تھیں۔ روپیہ وہ اس قدر بے دریغ صرف کرتا تھا کہ جن لوگوں میں زیادہ غور و خوض کا مادہ نہ ہو انھیں یہ دھوکا ہو سکتا تھا کہ چند لمحوں کے عیش کے لئے وہ اپنی آئندہ امیدوں کا خون کر رہا ہے مگر زمانہ مابعد میں لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنے روپے کو بیجا صرف نہ کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خدمات سلطنت پر فائز ہونے کے قبل اس پر قرض کا بار گراں تھا۔ مگر اس کے قرضخواہوں کو اس کی ترقی میں اب دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اور اپنے مستقبل کو اس طرح پر رہن رکھ دینا اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ اس کو اپنی ذات پر اعتماد تھا خواتین روما کے ساتھ اس کا ربط ضبط نہ تو صرف تفریح طبع کے لئے تھا نہ روما کے موجودہ گرے ہوئے اخلاق کا نتیجہ تھا بلکہ عورتوں کی صحبت میں اسے مسرت قلبی

حاصل ہوتی اور ان کے ذریعے سے اس پر اکثر رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوجایا کرتا جو ہر طرف سے مشکلوں سے گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے اسکے لئے حد درجہ مفید تھا۔ اس تعجب نہیں اگر مردم شناس لوگ بھی اس سے مانوس ہوجایا کرتے اور زمانۂ مابعد میں بہت سے لوگ اس کی ذات سے وابستہ ہوگئے کیونکہ نہ تو وہ کراسس کی طرح حریص و طمّاع تھا نہ پامپی کی طرح خونخوار۔ مگر روما کے امرا پر۔ منفعت رسانی کا نہ ترحم کا اثر ہوسکتا تھا۔ سیزر ان کا مخالف اور ہمیشہ کا دشمن تھا۔ اس کی ذات سے جو تنفر انھیں تھا اس کے سبب سے جو واقعات پیش آنے کو تھے ان کا شمار دنیا کی دردناک ترین داستانوں میں ہے۔

(۹۸۲) ۶۹ ق م میں کوسٹر منتخب ہوکر سیزر نے منازل سیاسی کے پہلے زینے پر قدم رکھا اور سال آئندہ میں اس خدمت کے فرائض کو جنوبی ہسپانیہ کے صوبہ دار کی ماتحتی میں انجام دیا مگر روما سے روانگی کے قبل اس کو دو خاتونوں کی تجہیز و تکفین میں شریک رہنا پڑا۔ ان میں سے ایک تو اس کی بیوہ پھوپھی جولیا۔ میریس کی زوجہ تھی جسکے شوہر کے خاندان کا کوئی رکن اس خدمت کے انجام دینے کو موجود نہ تھا۔ جولیا کے جنازے پر اس نے جو تقریر کی اس میں اس نے خاتون متوفاۃ کی عالی خاندانی کی طرف اشارہ کیا جس سے اپنا افتخار بھی مقصود تھا۔ جولیا کی ماں خاندان مارکی ای سے تھی جس کو شاہ اینکس کی اولاد سے ہونے کا دعوے تھا اور خاندان جولی ای (سیزر کا خاندان) کو اپنے مورث اینیس کے ذریعے سے ایک دیوی یعنی زہرہ کی اولاد ہونے کا دعوے تھا جو روما کے فرضی بانی کی ماں بیان کی جاتی ہے۔ عالی خاندانی کا اظہار بے وجہ نہ تھا کیونکہ اپنے حسب نسب کا اسے فخر تھا۔ خدمت بڑی ہیوئی کا وہ مستحق نہ تھا جس کی طبقۂ پلیب کے شورش کرنے والوں کو ہوس رہا کرتی تھی مگر غالباً اس کی اسے پروا نہ تھی۔ گزشتہ ایک سو سال سے چونکہ طبقۂ امرا کے خاص حقوق معدوم ہوچکے تھے اس لئے کسی قدیم خاندان کے کسی فرد کا عوام پسندوں کا سرغنہ ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہوسکتا تھا۔ سیزر مردم شناس تھا، وہ خوب جانتا ہوگا کہ اپنی عالی خاندانی کی وجہ سے وہ عوام میں ہردلعزیز ہے۔ اس کی بیوی کارنیلیا کا بھی حال ہی میں انتقال ہوا تھا

باب

سیزر کی ابتدائی خدمات۔

صفحہ ۲۶

باب ۳۵

اس نے خلاف رسم ورواج اس کے جنازے پر بھی تقریر کی کیونکہ رسماً اس قسم کی تقریریں صرف انھیں خواتین کے جنازوں پر ہوتی تھیں جو پیرانہ سالی میں انتقال کریں۔ مگر رنج وغم کا علانیہ اظہار اہل روما کے طبائع کے موافق تھا اور سر برآوردہ خاندانوں کے رنج اور خوشیاں عموماً روما کی تمدنی زندگی کی ایک جز تھیں سیزر نے میریس کے چہرے کی ایک نقل (اِماگو) بھی جولیا کے جنازے میں کھلانے کی جرأت کی مگر اس جرأت کی وجہ یہ ہوگی کہ اب زمانہ بدل گیا تھا اور میریس عامۂ قوم کا دشمن نہیں خیال کیا جاتا تھا۔ ہسپانیہ میں بحیثیت کویسٹر اس نے جو خدمات انجام دیں ان کے متعلق ہمیں صرف یہ علم ہے کہ اس نے بجائے صوبہ دار کے صوبے کے جنوبی مغربی حصے میں عدالت کی صدارت کی اور انتظامی اور عدالتی خدمات انجام دیں جو اس کے عہدے سے متعلق تھیں۔ مسٹر ڈبلیو ڈبلیو فاؤلر نے اس کی سوانح عمری میں خوب کہا ہے کہ سرٹوریس کی کامیابیوں کو اس نے بہت شوق سے دیکھا ہوگا۔ مگر خود روما میں جن تحریکوں کا آغاز ہو رہا تھا ان کی خبریں اس کو ضرور پہنچی ہوں گی اور ۶۷ میں رخصت ملتے ہی وہ مرکز حکومت کو واپس ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے غالباً بحری قزاقوں کے خوف سے خشکی کی راہ سے سفر کیا اور غالباً گال این رسے آلپس کے اس نئے راستے سے گزرا ہوگا جس کو پامپی نے حال ہی میں نکالا تھا۔ اثنائے سفر میں اس نے دیکھا کہ پو ندی کے شمال کے شہروں میں حقوق مدنیت روما کے لئے ایک جوش پھیلا ہوا ہے کیونکہ اس ندی کے جنوب میں جو شہر تھے ان کو یہ حقوق مل چکے تھے اور شمال کے باشندوں کی حالت سولا کے انتظامات کے بموجب ابھی تک لاطینی نوآبادیوں کی تھی۔ گزشتہ بیس سال کے حالات کو دیکھ کر یہ امید ہوسکتی تھی کہ پورے حقوق کے مل جانے کا یہ ایک زینہ ہے اور پو کے شمال کے باشندے اس کے لئے آپس میں مشورے کر کے شورش کر رہے تھے۔ ان کا دعوے یہ تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ یہ تذبذب کی حالت نہ رہے اور انھیں پورے حقوق مل جائیں۔ سیزر کو اپنے ذاتی رجحان اور اپنی جماعت کی روایات کے لحاظ سے اس تحریک کے ساتھ ہمدردی تھی کیونکہ اس تحریک کے بارآور ہوجانے سے روما کے شہریوں میں

باب ۲

ہزاروں آدمیوں کا اضافہ ہو جاتا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ان لوگوں کی قدر افزائی کی کہ وہ بزور شمشیر اپنے حقوق حاصل کرنے پر آمادہ ہو گئے مگر اراکین سینٹ کو یہ رعایت ناگوار تھی اور وہ اپنے انکار پر نہ صرف مصر رہے بلکہ تخویف پر بھی آمادہ ہو گئے جس کی وجہ سے اس ضلع کے باشندوں کو ساکت ہونا پڑا۔ گرسیزر نے ان کو کامل حقوق دلانے کی ٹھان لی تھی اور اپنے ان متوسلین کو اس نے کبھی فراموش نہیں کیا۔

بحری قزاق اور ان کے جہاز

(۹۸۴) سیزر کے غیاب میں روما میں صورت حال جلد جلد متغیر ہو رہی تھی کریٹ میں اینٹونیس کو شکست دینے سے بحری قزاقوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے کو میٹی لس وہاں موجود تھا اور نہایت سرگرمی کے ساتھ اس جزیرے کو پورے طور سے فتح کرنے میں مصروف تھا مگر اس کی سخت گیری سے مخالفت بڑھتی جاتی تھی۔ متھراڈاٹیس کے ہزیمت خوردہ بیڑوں کے فرار شدہ سپاہی بھاگ کر قزاقوں سے مل گئے تھے جس سے اُن کو تقویت ہو گئی تھی اور میٹی لس کریٹ میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس دار وگیر کو روک نہ سکتا تھا۔ مغربی سمندروں میں بھی انھوں نے لوٹ مار شروع کر دی اور نہ صرف سسلی بلکہ خود اطالیہ کے اضلاع کیمپینیا اور لیٹیئم میں اُتر کر غارت گری کرنے لگے۔ جب تک کہ قزاق صوبجات مفتوحہ میں شہروں کو لوٹتے اور تجارت کو نقصان پہنچاتے رہے اس وقت تک ان کو رد کرنے کی کوئی کارگر تدبیر عمل میں نہیں لائی گئی مگر اب خود اطالیہ میں ایپین سڑک تک محفوظ نہ تھی اور اس سڑک پر جو معزز اشخاص جو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے یا سیر سیاحت کی غرض سے گزرتے تھے گرفتار ہونے لگے جن میں دو پریٹر بھی تھے۔ بحری قزاقوں کی ہمتیں اس قدر بڑھ گئی تھیں کہ انھوں نے آسٹیا کی بندرگاہ پر چھاپہ مار دیا اور وہاں جس قدر جہاز تھے سب جلا دیئے۔ تجارت کے مال کو یا تو اپنے قبضے میں کر لیا یا ضائع کر دیا اور اس کے علاوہ اور بھی نقصان پہنچایا۔ اور اس پر طرہ یہ تھا کہ حکومت کے کیے کچھ بھی نہ ہو سکا۔ سینٹ کو یہ خوب معلوم تھا کہ جب تک کسی ایک شخص کو انتہائی اقتدارات نہ دیئے جائیں کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہو سکتا مگر پامپی کو ایسے اقتدارات دینے کے مقابلے میں انھیں بدنامی

باب ۴

اور نقصان سب کچھ منظور تھا۔ اس کے بعد قزاقوں نے ان جہازوں کو گرفتار کرنا شروع کیا جن میں روما میں غلہ آیا کرتا تھا جس کی وجہ سے غلّے کی قیمت بڑھ گئی۔ غلہ جہاں جہاں جمع تھا خراب ہو رہا تھا اور آخر کار قحط کے اندیشے سے صورت حال نہایت نازک ہوگئی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ عوام کے اضطراب کی وجہ سے ۶۷ء ق م میں عوام پسند ٹری بیونوں کا انتخاب ہوا جن کا قصد تھا کہ سینیٹ اور اس کے طرز عمل پر سخت حملہ کریں۔ ان ٹری بیونوں میں زیادہ سرگرم اے۔ گیبی نیس اور سی۔ کارنیلیس تھے۔ موخر الذکر ایک معزز شخص بیان کیا جاتا ہے۔ ان دونوں کا پامپی سے ساز باز ہونا یقینی ہے اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ابتدا ہی سے ان کا یہ قصد تھا کہ مشرق کی سپہ سالاری پامپی کو منتقل کردی جائے کیونکہ وہاں کا سپہ سالار لیوکلس مشکلات میں مبتلا تھا۔ اس موقع پر بھی سینیٹ پامپی کی عزت افزائی کے مخالف تھی اور پامپی پھر ان کی مخالفت پر عوام پسندوں کے سرغنوں سے ساز باز کر کے غالب آیا۔ اس موقع پر امراء کو ایک دقت یہ بھی تھی کہ اہل شہر پر جو بھوکوں مر رہے تھے اپنا اثر نہیں ڈال سکتے تھے اور نہ رشوت سے کام نکل سکتا تھا کیونکہ غلّے کی قیمت ہر روز بڑھ رہی تھی اور رشوت کا سلسلہ عرصے تک قایم نہ رہ سکتا تھا۔

قانون گیبی نیا

(۵۸۷) بالحاظ ۶۷ء کی تجاویز کے پیش ہونے کے سلسلے کے ہم پہلے مشہور قانون گیبی نیا کا ذکر کریں گے جو قزاقی کے انسداد کے لیئے نافذ ہوا۔ اس تجویز کا جزو اعظم یہ تھا کہ اس کام کے لیئے صرف ایک ہی سپہ سالار تین سال کی میعاد کے لیئے مقرر ہو جو سابق میں کانسل رہ چکا ہو اور جس کا اقتدار نہ صرف بحیرۂ روم پر ہو بلکہ سواحل پر بھی پچاس پچاس میل تک ہو اور یہ اقتدار مقامی صوبہ داروں کے اس اقتدار کے مساوی ہو جو ان کو اپنے صوبوں میں حاصل ہے۔ سپہ سالار کے بہت سے نائب بھی مقرر ہوئے جو اراکین سینیٹ کے ہم درجہ تھے۔ ایک زبردست بیڑہ مع سپاہیوں اور ملاحوں کے اس کے سپرد ہوا اور اس کو یہ اختیار عطا ہوا کہ بوقت ضرورت روپیہ نہ صرف خزانے سے لے بلکہ

وصول کنندگان محاصل[1] سے بھی شورش جس قدر بڑھتی گئی تابعوں اور افواج کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ قانون کے نفاذ کے بعد پامپی نے جو در ۱۳۱ اس کا بانی مبانی تھا اپنے مطالبات کو اور بھی بڑھا دیا۔ مگر قانون میں اس کا نام کہیں مذکور نہ تھا گو ہر شخص کو معلوم تھا کہ مقصود اسی سے ہے اور ہمارے ماخذ میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس تجویز پر جو مباحث ہوئے ان میں روئے سخن اسی کی طرف تھا۔ سال مذکور کے ایک کانسل ایم۔ آکیلیس گلابریو کو حکم دیا گیا تھا کہ لیوکلس سے بتھی نیا اور پانٹس کی حکومت کا جائزہ لے چونکہ یہ حکم بھی قانون گیبی نیا کے ذریعے سے دیا گیا تھا اس لیئے قرین قیاس ہے کہ یہ بھی لیوکلس کو پہلے ہی سے معزول کرنے کی تدبیر کا ایک جزو[2] تھا۔ سال مذکور کا دوسرا کانسل سی کیلپر نیس پیسو ایک نہایت ضدی امیر تھا اور خوف تھا کہ قانون مجوزہ کی مخالفت کی وجہ سے عوام اس سے سختی سے نہ پیش آئیں۔ عامۂ قوم کے سامنے اس تجویز کی مخالفت میں جن لوگوں نے تقریر کی ان میں کیٹیلس اور ہارٹین سیس پیش پیش تھے۔ سیزر نے گیبی نیس کی تائید کی کیونکہ ایک فرد واحد کو انتہائی اقتدارات کے عطا کرنے کے خلاف جو دلائل پیش کیے گئے تھے ان کا اس پر بہت کم اثر ہو سکتا تھا اور اس کے علاوہ اب زمانہ دوسرا آگیا تھا۔ عامۂ قوم کو تو روما کی دشمن تھی اور تجویز کے مخالفین کوئی کارگر تجویز بتانے سے عاجز تھے۔ مباحثہ بھی بیکار تھا مگر دو ٹریبیونوں کو مخالفت پر آمادہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک ایل ٹریبیلیس نے علانیہ اس تجویز کو ویٹو (روک) کر دیا اس لیئے گیبی نیس نے اس کی معزولی کے متعلق رائے لی یہ وہی طرز عمل ہے جو گراکس نے آکٹیویس کے متعلق اختیار کیا تھا مگر جب ۱۷ قبائل نے یکے بعد دیگرے اس کی معزولی کی رائے دے دی تو

---

[1] یعنی صوبہ جات میں بطور پیشگی ان رقوم سے جو سلطنت کو وصول ہونے کو تھیں کیونکہ سمندر کی راہ سے روپیہ روانہ کرنا پرخطر تھا۔ دیکھو سسرو پامپی ۳۱-۴۴۔

[2] لیگ تاریخ روما سوم صفحہ ۲۰۷

انٹ

ٹری بے لیس نے سکوت اختیار کیا۔ اس کے بعد امرا کے ایک دوسرے سرغنے ایل ٹروسلیس او تھو نے عامہ قوم کو ایک جھوڑ دو دو سپہ سالاروں کے تقرر پر آمادہ کرنا چاہا مگر اس قدر شور مچ گیا کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا اور تجویز کا بعد منظوری بصورت قانون نفاذ ہوا۔ اسکے بعد اس خدمت پر پاپمی کا انتخاب ہوا اور ادھوری تدبیر وں اور بیجا مداخلت کے دفع ہو جانے سے عامہ قوم کو اس قدر اطمینان ہو گیا کہ جن لوگوں کے پاس غلے کا ذخیرہ تھا انھوں نے فوراً فروخت کرنا شروع کر دیا اور غلے کی قیمت فوراً گھٹ گئی ۔

رومامیں رشوت ستانی کے طریقے

(۶۸۷) قبل اس کے کہ ہم انسداد قزاقی کے متعلق پاپمی کی کارروائیوں کا ذکر کریں سال مذکور کے قوانین[۱۵۲] پر نظر ڈالنا مناسب ہوگا جن کا منشاء یہ تھا کہ امرا کے ان ہتھکنڈوں کو روک دیا جائے جن کے ذریعے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ وہ اب تک اپنے سابقہ اقتدارات پر قائم تھے ۔ ان قوانین کا ایک جزو تو ٹری بیونوں کے سال خدمت کے نصف اول سے متعلق ہے اور باقی نصف ثانی سے اور ان دونوں کے نفاذ کے درمیان جو وقفہ ہوا اس میں انتخابات عمل میں آئے ۔ روما کی سیاسی زندگی کا ایک نہایت شرمناک پہلو یہ تھا کہ ممالک غیر کے سفرا اور صوبجات کے وفود کی آمد کو جلب منفعت کا ذریعہ بنایا جاتا کیونکہ ان لوگوں کی غرض یہ ہوتی تھی کہ سینٹ میں ان کی جلد شنوائی ہو اور جواب باصواب حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس ہو جائیں مگر یہاں "عشق آساں نمود اول و لے افتاد مشکلہا" کا مضمون تھا سفیروں کو سینٹ میں سوائے کانسل کے کوئی پیش نہ کر سکتا تھا اور مجلس مذکور میں باریابی صرف سال کے اوائل میں حاصل ہو سکتی تھی ۔ اس لیئے جلد کام نکالنے کے لیئے

---

[۱۵۱] یہ روایت ڈائیون کیسیس کی ہے جس کو میں مشتبہ خیال کرتا ہوں ۳۶-۳۰ کیونکہ یہ ترمیم اس کے قبل پیش ہونی چاہیئے تھی ۔

[۱۵۲] اصل ماخذ۔ سسرو بہ دکارنیلیا مع حواشی الیسکونیس اور ڈائیون کیسیس ۳۶ ، ۳۸-۴۱

باب

روپیہ خرچ کرنا ضروری تھا اور حکام کو ہموار کرنے کے لیئے ان کی مٹھی گرم کرنے کا رواج پڑ گیا تھا۔ درخواستوں کی منظوری کے لیئے موثر ترین تدبیر یہ تھی کہ اراکین سینٹ کو رشوت دی جائے۔ روما کے اعلےٰ طبقوں میں انتہا کے ساتھ رشوت ستانی ایک فن لطیف ہو گئی تھی اور حسب خواہش فیصلہ کرانے کے لیئے کس قدر صرف ہوگا اس کا معلوم کر لینا چنداں دشوار نہ تھا۔ اس کے بعد رشوت دینے کے لیئے نقد رقم حاصل کرنے کا مرحلہ پیش آتا مگر اس میں بھی زیادہ دقت نہ تھی کیونکہ کوئی نہ کوئی ساہوکار قرض دینے کو تیار ہو جاتا۔ شرح سود بلا شبہہ بہت سخت ہوتی جس کی ادائی سفارت بھیجنے والوں کو ضرور گراں گزرتی مگر اب پیچھے ہٹنے اور معاملے کو ملتوی کرنے کا موقع نہ رہتا کیونکہ اراکین سینٹ اور ساہوکاروں کی امیدیں بڑھی ہوئی ہوتیں اور حریص و طماع اہل روما کے نفع کے مواقع میں خلل انداز ہونا سخت پر خطر تھا اس لیئے بلالحاظ نقصان مالی معاملے کی تکمیل کرنی پڑتی اور سینٹ سے حسب خواہش فی الوقت حکم مل جاتا مگر یہ حکم قطعی نہ ہوتا کیونکہ کسی حکم مابعد سے اس کی اصلاح و تنسیخ ہو سکتی یا صوبجات کے رومن حکام احکام مذکورہ پر عمل کرنے سے گریز کرتے۔ اس طور پر جس بستی کی طرف سے درخواست پیش ہوتی اُس پر قرض کا ایک مزید بار پڑ جاتا جو نہایت سختی کے ساتھ وصول کیا جاتا اور جس کی ادائی سے گریز کرنا ناممکن تھا کیونکہ بالآخر قرض خواہ سلطنت روما کی سطوت و جبروت سے کام لے سکتے تھے۔ اس استحصال بالجبر سے بچنے کی ایک صورت یہ ہو سکتی تھی کہ درخواست گزار روما میں نقد رقم اپنے ساتھ لائیں اور بغیر رومن ساہوکاروں کی امداد کے رشوت کی رقمیں ادا کریں مگر یہ تدبیر دو وجہوں سے ناقابل عمل تھی، اولاً تو نقد رقم کے آنے کی خبر سنتے ہی ہر شخص اپنی قیمت دو بالا کر دیتا اور رقم کی تعداد کی زیادتی کے متعلق بھی افواہیں پھیل جائیں، ثانیاً اکثر کمیٹے اراکین سینٹ اور اس جماعت کے بعض ممتاز افراد بھی ساہوکاروں کے معاملات مشارکت میں شریک رہتے اور اگر شریک نہ بھی ہوتے تو اُن کا روپیہ انھیں ساہوکاروں کے یہاں جمع ہوتا۔ رشوت ستانی مرتشی حکام و

---

[1] اس لیئے اگر رقم رشوت ساہوکاروں سے قرض لے کر ادا نہ ہوتی تو چونکہ ساہوکاروں کا

باب ۶

اراکین سینٹ اور ساہوکاروں کا چولی دامن کا ساتھ تھا اور ساہوکاروں کا روبار حسب معمول جاری رہنے میں جملہ عوش حال رومنوں کی بھی فلاح تھی۔ اس لئے ان دونوں طبقوں کو وہ تدابیر ضرور شاق گزرتی ہوں گی جن کا منشاء یہ ہو کہ ممالک غیر کی سلطنتیں یا صوبجات کے باشندے روما کے سودخوار ساہوکاروں کے پنجۂ ستم سے نکل جائیں اور جو شخص اس قسم کی جرأت کرتا اسے کسی نہ کسی طرح ضرر ضرور پہنچتا۔ ساہوکاروں اور اراکین سینٹ کی یہ سازشی کارروائیاں اس لئے جاری رہیں کہ جس شخص کو رشوت ملتی وہ اس رقم کو اپنے ساہوکار کے یہاں جمع کر دیتا جو اسکو پھر کسی دوسرے اہل غرض کو قرض دیتا اور اس طرح اس قسم کے معاملات کا نا ختناہی سلسلہ جاری رہتا۔

اصلاح کی کوشش

(۹۸۷) اس رشوت ستانی کا لوگوں کو علم ضرور تھا اور سینٹ بھی انسداد کی تدابیر کی مخالفت نہ کر سکتی تھی کیونکہ اس کے بعض معزز اراکین بھی ان مذموم حرکات کو ناپسند کرتے تھے اس کے علاوہ روما کے صوبجات مفتوحہ کے باشندوں اور متوسل رئیسوں کا دوالیہ ہو جانا خود اس کے مفاد کے لئے مضر تھا۔ معمولی شہریوں کو بھی خوب معلوم تھا کہ ان کے ساتھ جو مراعات ہیں اور انکے خاص حقوق کا مدار صوبجات کے محاصل پر ہے اور اگر وہ اس امر کو فراموش کر دیتے تو ان کے ٹریبیون ان کے اکسانے کے لئے موجود تھے۔ ناواقف اور بے حس اہل شہر کو بھی امرا کی اس بد عملی سے نفرت ہو گئی تھی خصوصاً اس وجہ سے کہ غربا کو رشوت کی رقوم سے کوئی حصہ نہ ملتا۔ گییس نیس اور کاپلپس نے ان شرمناک حرکات کے انسداد کے لئے تجاویز پیش کر کے در اصل عوام کے جذبات کی ترجمانی کی۔ گییس نیس کی تجویز یہ تھی کہ اہل صوبجات[1] کو روما میں کوئی قرض نہ دے اور اس غرض سے صوبہ داروں کو حکم دیا گیا کہ اس قسم کے قرضوں کی دستاویزوں کو ناجائز قرار دیں اور ان رقوم پر ڈگریاں نہ دیں کاپلپس کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نقصان ہوتا اس لئے بالواسطہ ان اراکین سینٹ کا بھی نقصان ہوتا جو ساہوکاروں کے کاروبار کے نفع و نقصان میں شریک تھے۔ مترجم۔

[1] دیکھو فقرہ ۹۸۷ و ۱۱۱ مابعد

باب ۲

تجویز کا منشا یہ تھا کہ ممالک غیر کے سفیروں کو قرضہ نہ دیا جائے مگر اس پر صرف سینٹ میں بحث ہو کر رہ گئی کیونکہ اسی مضمون کا گریٹ کے سفیروں کے بارے میں سینٹ نے ایک حکم ۲۷ سال قبل دیا تھا جس کی حال ہی میں تجدید ہوئی تھی۔ تجویز کے مخالفین نے یہ دلیل پیش کی کہ اس حکم کے ہوتے ہوئے کسی جدید قانون کی ضرورت نہیں اور انھیں کامیابی ہوئی۔ مگر گیبی نیس کی تجویز کا بصورت قانون نفاذ عمل میں آیا۔ اس نے ایک اور قانون بھی نافذ کرایا جس کا منشاء یہ تھا کہ سینٹ ماہ فروری[1] میں ہر روز ممالک غیر کے سفیروں کو شرف باریابی بخشے جس کی وجہ سے حریص کانسلوں کو تعارف کرانے کے لیئے روپیہ اینٹھنے کا موقع باقی نہ رہا۔ مگر سینٹ اب بھی التوا اور تعویق کے لیئے کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈھ سکتی تھی کیونکہ کوئی قانون حریص اور طماع لوگوں کو اپنی اغراض کے حصول سے باز نہیں رکھ سکتا۔ کارنیلیس نے ایک دوسری تجویز بھی پیش کی جس کا منشاء یہ تھا کہ جو لوگ انتخابات میں رشوت ستانی سے کام لیں انھیں سخت سزا دی جائے اور اُن کارندوں کو بھی جو رشوت تقسیم کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے[2] کہ اس تجویز پر سینٹ میں ایک قابل یادگار اعتراض کیا گیا یعنی جب سزائیں سختی کی ایک خاص حد سے تجاوز کر جاتی ہیں تو یا تو مستغیث اپنے دعوے سے باز آجاتے ہیں یا جوریاں سزا دینے سے انکار کر دیتی ہیں۔ سینٹ نے تصفیہ کیا کہ مسودۂ قانون میں اس حیثیت سے اصلاح کی ضرورت تھی اور کانسلوں کو ہدایت کی گئی کہ نئی بیون کے مسودے میں اسی طرح اصلاح کر کے مجلس عامہ میں بطور اپنے قانون کے پیش کریں۔ کانسلوں سے مراد اس وقت صرف پیشیو سے ہو سکتی تھی کیونکہ گلا بریو یا تو ابھی نیا چلا گیا تھا یا جا رہا تھا۔ پیسو خود رشوت دے کر کانسلی پر فائز ہوا تھا اور دوسروں کو ڈرا دھمکا کر قانون کا

---

[1] سسرو دوم ان ویریس یکم ۹۰ سے مترشح ہوتا ہے کہ اس قسم کی کارروائیاں ایک عرصے سے اسی زمانے میں ہوتی تھیں۔

[2] ڈائون کیسیس ۳۶: ۳۸۔

باب ۵
سیاسی پیچیدگیاں

زد میں آنے سے بچا ہوا تھا
(۵ ۸ ۹) سال مذکور کے وسط میں جو واقعات روما میں ہوئے ان کا سلسلہ اس قدر پیچیدہ ہے کہ اسے واضح کر کے بیان کرنا دشوار ہے پیسو اس وقت ایک منفرد کانسل کی حیثیت سے سب میں پیش پیش تھا۔ یہ شخص مزاج کا ضدی تھا اور سینیٹ کے مفاد کو ترقی دینے کے لیئے اپنا پورا زور لگا رہا تھا اور پامپی کے مخالف ہونے کی وجہ سے جہاں موقع ملتا اس کا سد راہ ہوتا۔ واضح رہے کہ اسی زمانے میں پامپی اپنی افواج کی تنظیم میں مصروف تھا اور سال کے نصف اول میں مغربی بحیرۂ روم میں اس کی فتوحات ختم ہو چکی تھیں۔ پیسو کو بھی غالباً اسکے اہم عہدہ (گلابریو) کے بجائے کانسلی ایک صوبہ سپرد ہوا مگر وہ روما چھوڑ نہ سکتا تھا اس لیئے اس کے مفوضہ صوبہ (ناربونیز گال) پر اس وقت اس کے نائب حکومت کرتے ہوں گے۔ دوسرے صوبوں کی طرح اس صوبے میں بھی سواحل پر پامپی کی نگرانی تھی اور یہاں بھی اپنے عظیم الشان فریضے کی تکمیل کے سلسلے میں اسکو سپاہیوں کے بھرتی کرنے کی ضرورت تھی۔ پیسو نے نہ صرف روما میں جو تیاریاں ہو رہی تھیں ان میں خلل ڈالنے کی کوشش کی بلکہ اپنے معاندانہ احکام سے گال میں جو کام ہو رہا تھا اس میں بھی رخنہ ڈالا۔ پامپی صرف ۴۰ یوم کے عرصے میں مغربی سمندروں میں امن و امان قایم کر کے چند روز کے لیئے روما گیا اور اُس کا نہایت گرمجوشی سے استقبال ہوا۔ قیام امن سے اب سسلی، سارڈینیا اور افریقہ سے اہل روما کے لیئے بآسانی رسد آسکتی تھی۔ گیبی نیس نے موقع پا کر ایک تحریک پیش کرنے کا اعلان کیا جس کا منشا یہ تھا کہ پیسو اپنی خدمت سے علٰحدہ کر دیا جائے مگر پامپی نے دور اندیشی سے اس کی تائید نہ کی کیونکہ اس کا کار مفوضہ ابھی بالکل ادھورا تھا اور روما کی سیاسی جماعتوں میں پرخاش کا پیدا ہونا زمانۂ غیاب میں اس کے اثر کے قائم رہنے میں مخل ہوتا اور آئندہ کے لیئے اس کے جو منصوبے تھے ان کا پورا ہونا بھی دشوار ہو گیا تھا اس لیئے اس نے گیبی نیس کے جوش کو فرو کیا اور پیسو اس طرح قانون کے شکنجے میں پھنسنے سے بچ گیا۔ اس وقت دو کام اس کے سپرد تھے ایک تو قانون انسداد رشوت کا نفاذ اور دوسرے

ماٹ

کانسلوں کا انتخاب سینیٹ کو فکر تھی کہ آئندہ انتخاب کے قبل اس قانون کا نفاذ ہو جائے مگر اس کے نفاذ میں متعدد مشکلات تھیں۔ ایم۔ لوسیس پالی کانش (سالشہ کے شورش پسند ٹری بیون) نے کانسلی کے لئے اپنی امیدواری کا اعلان کر دیا تھا اور بدمعاشوں کی جماعتیں سڑکوں پر شرارت کے ارادے سے پھرتی رہتی تھیں۔ تاریخ انتخاب سے قبل اس قانون کا نفاذ ناممکن تھا کیونکہ قوانین ایلی فیفی کے بموجب بدشگونی کا اعلان ہوتے ہی مجالس واضع قوانین کے اجلاس بند ہو جایا کرتے تھے۔ اس طریقۂ آبنن شیاشیو (بدشگونی کا اعلان کر کے کسی مجلس کو درہم برہم کر دینا) کا اطلاق انتخابی مجالس پر نہیں ہوتا تھا مگر ایک قاعدہ یہ بھی تھا کہ جس مجلس کے انتخابات سپرد ہوں اس سے وضع قوانین کا کام نہیں لیا جا سکتا۔ اس طرح امرا کی حکمراں جماعت نے جو قواعد سابق میں ناپسندیدہ قوانین کے نفاذ کے روکنے کی غرض سے جاری کر دیئے تھے اب وہی ان کے جانشینوں کے سدراہ ہوئے۔ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے سینیٹ نے ایک تدبیر نکالی جو کسی قدر نئی نہ تھی کیونکہ جس پر اس مجلس نے اپنے عروج کے زمانے میں عمل کرنا شروع کر دیا تھا اور اس طرح کانسل صدارت کنندہ کو ایک خاص حکم کے ذریعے سے ان اگوار قوانین پر عمل کرنے سے بری کر دیا گیا۔ اس حکم کے جاری ہو جانے کی وجہ سے پیسو کو یہ اختیار مل گیا کہ اپنے مجوزہ قانون کو ایک ایسی مجلس میں پیش کر دے جو انتخاب کے لیے منعقد ہوئی تھی اور بلا لحاظ بدشگونیوں کے اپنا کام کر سکتا تھا۔ اس کو اب احتیاج صرف اس امر کی تھی کہ ایسے اہل رائے کافی تعداد میں جمع ہو جائیں جو بہترین اشخاص (امرا) کے حامی ہوں۔ اس کے لئے اس نے پوری کوشش کی۔ اس نے ایک اعلان جاری کر دیا کہ جن شہریوں کو جمہوریہ کی سلامتی کا خیال ہو ان کو حاضر ہو کر قانون مجوزہ کے موافق رائے دینی چاہیئے۔ اس اعلان کے جاری ہونے کے قبل ہی امرا نے منصلات کے شہروں میں ان کے جو معاونین تھے انکے پاس پیام بھیج کر

سلہ ایسکونیس (صفحہ ۷) کا بیان ہے کہ قانون مذکور کے نفاذ میں جب ایک دفعہ ناکامیابی ہوئی تو یہ تدبیر اختیار کی گئی۔

باب ۸

بہت ایسے اشخاص کو بلالیا ہوگا جو اُن کی حمایت پر آمادہ ہوں قبل اس کے کہ ہم آگے بڑھیں مناسب ہوگا کہ روما کے سیاسیات کے عملی پہلو پر ایک نظر ڈالیں جس کی وجہ سے باوجود روما میں رہنے والے اہل رائے کی مخالفت کے مساعی مذکور میں کامیابی کی امید تھی۔ اولاً تو بیرونی اہل رائے کو روما کا سفر اختیار کرنے کے لیئے خاص ترغیب کی ضرورت تھی اور اس کے علاوہ یہ امر کافی تھا کہ ایک ہی سفر میں دو کام نکلتے تھے یعنی ایک قانون کے نفاذ میں رائے دینا اور پھر انتخاب میں شرکت کرنا۔ ثانیاً دور دراز مقامات سے جو شہری آتے وہ زیادہ تر صاحب جائداد ہوتے جو اپنے ہمراہ تنومند غلام لاتے جو نہ صرف اپنے مالکوں کو تذلیل سے بچا سکتے بلکہ جب موقع پڑتا تو اپنے ڈنڈوں سے اپنے مالکوں کی رائے کی اشاعت کرتے۔ ثالثاً قبائل کی جماعت بندی قابل لحاظ ہے۔ میں بیان کرچکا ہوں کہ جملہ قبائل میں اہل رائے کی تعداد مساوی نہ تھی۔ بیرونی اہل رائے میں سے اکثر دیہاتی قبائل سے تعلق رکھتے تھے جن کی تعداد مجموعی بہت کم ہوتی تھی اس لیئے ان کی رائے زیادہ موثر ہوتی تھی۔ اگر کسی قانون مجوزہ پر ۱۸ قبائل موافق رائے دیدیں تو وہ نافذ ہوجایا کرتا خواہ قبائل مذکور میں غلبہ آرا نہایت خفیف تعداد سے ہو اور باقی ۱۷ قبائل کو چار و ناچار شکست پر قانع ہونا پڑتا تھا خواہ ان کی تعداد کتنی ہی زیادہ ہو اور ان میں کامل یکجہتی ہو۔ کانسلوں اور پریٹروں کا انتخاب مجلس سنتوریہ میں ہوا کرتا مگر سنتوری قبیلے کا ایک جزو ہوتی تھی اور جماعت بندی میں دولت اور عمر کا خاص لحاظ رکھا جاتا۔ امرا نے جو اثر پیدا کرلیا تھا اُس کا اس موقع پر نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں کانسل اُنکے حسب دلخواہ منتخب ہوئے جو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرکے سینیٹ سے پرخاش پیدا نہیں کرسکتے تھے۔

مجالس سیاسی

(۹۸۹) مگر مجالس[1] میں اس زمانے میں سخت دھاندلی ہوا کرتی تھی

---

[1] اس فقرے کے ماخذ حسب ذیل ہیں مگر منتشر ہیں اس لئے گذشتہ درج کرنا نہایت مشکل ہے۔ ولیم ریس ہیکسی مس سوم ۹-۲ سسرو ایڈ اٹیکس کیم ۱،۲ باب ۲۔ ڈائلوکیس ۳۶ ۹۳۸ ایپکونیس صفحہ ۷۵،۷۴

باب ۵

اور بعض وقت خوں ریزی بھی ۔ کانسلوں کے انتخاب میں پسیو نے لولیس کو اپنا ہم عہدہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور یہ بھی اعلان کر دیا کہ ایک بہے اور بدنام شہری کے لیے بھو رائیں دی جائیں گی اُن کو جائز قرار نہ دے گا ۔ اور پسیو کو آرائے مذکور کو صحیح تسلیم کرنے پر مجبور کرنے کی کوئی تدبیر بھی نہ تھی ۔ پریٹروں کے انتخاب میں ایسی دھاندلی ہوئی کہ مجلس کئی دفعہ برخاست کرنی پڑی اور بعد التواء دوسرے روز انتخاب عمل میں آیا ۔ سسرو بھی پریٹری کا امیدوار تھا اور وہ نہایت فخر کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ میرا انتخاب تین دفعہ سب سے پہلے ہوا یعنے دوسرے امیدواروں سے قبل ۔ اس کے حق میں سنتوریوں کا غلبہ آراء ہوگیا ۔ قانون مجوزہ پر رائے دینے کے وقت منتظمین انتخابات (ڈی وی زور) نے بلوا کرا دیا کیونکہ اس قانون میں ایک دفعہ تھی جس کی رو سے وہ بھی مستلزم سزا قرار دیئے گئے تھے اور جو اُنھیں ناگوار تھی ۔ کانسل پر بھی عوام نے حملہ کر دیا مگر اس نے ایک زبردست گارد اپنی حفاظت کے لیے رکھ لیا اور مجلس کے ایک دوسرے اجلاس میں قانون کو منظور کرا لیا ۔ اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ عوام پسندوں کے سرغنے اس قانون کے کیوں مخالف تھے ۔ کارنیلیس کے اصل مسودے میں منتظمین انتخابات کے علاوہ اصل امیدوار انتخاب بھی شامل تھے مگر اصل منشا یہ تھا کہ امیدواروں کو جو رشوت دیں سخت سزا دی جائے یعنی غالباً قانون کی حفاظت سے خارج کر دیا جائے[۲] یا جلا وطن کر دیئے جائیں ۔ پسیو[۳] کے قانون کیلپرنیلک کے نفاذ سے سینیٹ کا منشا بالکل مختلف تھا ۔ اس میں ڈی وی زور کے لیے جو سزا رکھی گئی تھی بحال رکھی گئی مگر اصل امیدواروں کے لیے جو سزا کارنیلیس نے تجویز کی تھی اس کو اس نے

سلہ جس بلوے کا ایسکونیس نے ذکر کیا ہے معلوم نہیں کہ رائے دینے کے وقت ہوا یا عام مجمع (کانٹیو) میں ۔ ممکن ہے کہ دونوں وقت ہوا ہو ۔

سلہ یہ لینگ کا خیال ہے تاریخ روما سوم ۲۱۳

سلہ گرینج ضابطۂ قانونی ۔ سسرو ، پر و سولا پر ریڈ کا حاشیہ ۹ ، ۱۲۱

باب ۵ | حکم کردیا گوہ ابھی موجودہ قوانین کی سزاؤں سے زیادہ تھی یعنی کارنیلیس کے مخالفین نے اس کی پالیسی پر عمل کرکے اسے شکست دے دی اور اس غرض کے لیئے سینٹ کا پیشیو سے کام لینا اور بھی اسے ناگوار ہوا۔ اس لیئے اس نے خود سینیٹ پر ایک وار کیا۔[۵]

سینیٹ اور مجلس عامہ | (۹۹۰) میں اس کے قبل کسی موقع پر بیان کرچکا ہوں کہ قوانین سے مستثنیٰ کرنے کا اختیار سینیٹ کو درحقیقت حاصل نہ تھا البتہ اس کارروائی کے آغاز کرنے کی یہ مجلس مجاز تھی کیونکہ اپنی ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے ضرورت کے وقت وہ کارروائی کرسکتی تھی۔ مگر زمانۂ قدیم سے یہ دستور چلا آیا تھا کہ مجلس مذکور سے جو حکم جاری ہوتا اس میں ایک فقرہ ہوتا جس کا منشا یہ ہوتا کہ معاملۂ زیر بحث مجلس عامہ میں بھی پیش ہوگا۔ لیکن اپنے تفوق کے زمانے میں سینیٹ نے اس طرز عمل کو جس میں عامۂ قوم کی حکمرانی کا اعتراف مضمر تھا متروک کردیا تھا۔ مگر قوم کی حکمرانی کو اس پر عمل نہ ہو اب بھی مسلم تھی اور مجلس عامہ میں از سر نو سرگرمی پیدا ہو جانے سے اس اصول پر عمل کرانا ممکن ہوگیا تھا۔ اس معاملے میں عامۂ قوم کے اقتدار کو تازہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بعض صورتوں میں التوائے کار کا حکم ایسی حالت میں دے دیا گیا تھا جبکہ اراکین کی تعداد اس وقت نہایت قلیل تھی اور باوجود اس قلت تعداد کے سینیٹ کا اقتدار مذکور کو عمل میں لانا عامۂ قوم کے اقتدارات میں دخل درمعقولات کرنا تھا۔ کارنیلیس نے ایک قانون کا مسودہ پیش کیا جس کا منشا یہ تھا کہ کوئی شخص بغیر مجلس عامہ کے حکم کے کسی قانون سے مستثنیٰ نہ کیا جائے مگر سینیٹ اور خصوصاً سربرآوردہ امرائے اس تجویز کی سخت مخالفت شروع کردی اور ایک بڑی بیون کو اس قانون کے نفاذ کو روکنے پر آمادہ کرلیا۔ رائے لینے کے دن دونوں بڑی بیونوں میں آپس میں چل گئی اور کارنیلیس اس فکر میں تھا کہ اپنے ہم عہدہ کی مداخلت کی پروا نہ کرے

---

[۱] ایسکونیس صفحات ۵۷-۵۸ ڈائولن کیسیس ۳۶-۳۹۔

[۲] طبقۂ طبیب کی مجلس میں جو عرصہ دراز سے کمیٹیا ٹری بیوٹیا کی وضع قوانین میں مساوی تھی (دیکھو مجالس عامہ)

گر کانسل پیسو نے اس طرزِ عمل کی سخت مخالفت کی جس کی وجہ سے بلوا ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے خود کانسل پر حملہ کر دیا اور کارنیلیس نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ اسکے بعد مسئلہ مذکور پر سینیٹ میں مباحثہ ہوا اور مباحثے کے بعد کارنیلیس نے اپنی تجویز کو نرم کر کے پیش کیا یعنی استثناء کی اجازت صرف اسی صورت میں دیجا سکتی تھی کہ اراکین کی تعداد دو سو سے کم نہ ہو[۱] لیکن اگر معاملہ زیر بحث اس کے بعد عامۂ قوم کے سامنے پیش ہو تو مجلس عامہ میں اس پر رائے لینے کو کوئی ٹری بیون روک نہ سکیگا اصلاح شدہ مسودہ منظور ہو گیا۔ اس سے نفع یہ ہوا کہ جس چیز کی شکایت تھی وہ رفع ہو گئی اور سینیٹ کا جو کچھ اقتدار باقی رہا وہ ضابطے کا پابند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عامۂ قوم کی سیادت مسلم ہو گئی اور بوقت ضرورت بلا تامل اس سے کام لیا جا سکتا تھا واضح رہے کہ سینیٹ کے "آخری حکم" یا "حالت جنگ" کے اعلان کا کہیں ذکر نہیں جس سینیٹ نے گائیس گراکس اور سیٹرننس کے خلاف کام لیا تھا۔ فی الجملہ اس موقع پر جس طرح ہو سکا اراکین سینیٹ نے اپنا پیچھا چھڑایا گر امرا کو خوب معلوم تھا کہ ان کے اقتدارات کے محدود ہو جانے سے انھیں کسی قسم کی تقویت حاصل نہیں ہوئی کیونکہ انھیں تو اقتدارات کے مبہم ہونے اور نظائر کے قائم ہونے میں نفع تھا۔ اس لیئے اس معاملے پر جو انھیں ناگوار تھا وہ بدرجۂ مجبوری راضی ہوگئے

پریٹروں کے احکام

(۹۹۱) حکمراں طبقے کو قانون کے شکنجے میں لانا کارنیلیس کے ایک دوسرے[۲] قانون کا بھی منشا تھا جو اس نے منظور کرالیا۔ اس قانون کی رو سے پریٹر تصفیۂ مقدمات میں ان اصول کے پابند کیئے گئے جن کا وہ اپنے احکام میں اعلان کریں۔ ان سالانہ اعلانوں میں پریٹر اربانس (حاکم شہر) کا اعلان[۳] اہم ترین تھا ہر عہدہ دار اس خدمت پر فائز ہوتے ہی ایک اعلان جاری کرتا جس کی رو سے

سلہ اُس زمانے میں سینیٹ میں اراکین کی تعداد اکثر کم ہوا کرتی تھی دیکھو فاؤلر سوشل لائف صفحات ۱۲۴-۱۲۵-

سلہ ایسکونیس صفحہ ۵۸ ڈائون کیسیس ۳۶، ۴۰

سلہ سسرو دم ان ویریس یکم ۱۰۹ گرینج ضابطۂ قانونی صفحہ ۸۷-

باب ۳

اس کے پیشرو کے احکام منسوخ ہو جاتے ۔ اس طرح ہمیشہ کوئی نہ کوئی حکم موجود ہوتا جس سے معلوم ہو سکتا کہ پریٹر وقت دادرسی میں کن اصول کا پابند ہو گا یعنی اپنے زمانے کے دیوانی مقدمات میں قدیم رسم و رواج اور قوانین کے اطلاق میں ان کی کیا تعبیر کریگا۔ احکام مذکور کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا اور اس لیئے عدالتی پریٹر کے حکم ایڈکٹم پرے ٹورم (حکم دوامی) کہے جاتے مگر اب تک کوئی قانون ایسا نافذ نہیں ہوا تھا جو پریٹر کو اپنے جاری کیئے ہوئے احکام کا پابند کرتا اور بعض مقدمات[۱] میں پریٹروں نے اپنے قائم کیئے ہوئے اصول کو کسی اہل مقدمہ کے خیال سے ترک کر دیا تھا جس پر ان کی نظر عنایت ہو۔ ویریس کے مشہور مقدمے میں بے ایمانی ہونے کا شبہہ بالکل بجا تھا اور ممکن ہے کہ اسی قبیل کے دوسرے مقدمے بھی ہوں۔ ان بے ضابطگیوں کے استیصال کے لیئے قانون نافذ کرانے میں کارنیلیس بالکل حق بجانب تھا مگر بہت سے اشخاص نے جو بلاشبہہ اراکین سینیٹ ہوں گے اس مداخلت کو سخت ناپسند کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے دیگر قوانین کے مسودے بھی پیش کیئے مگر ان کو منظور نہ کرا سکا۔ بعضوں کو دوسرے ٹری بیونوں نے روک دیا اور اس کے علاوہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں سال کا آخری حصہ وضع قوانین کے لیئے مناسب نہ تھا کیونکہ سال رواں کے ٹری بیونوں کا اثر سال آیندہ کے منتخب شدہ ٹری بیونوں کی موجودگی کی وجہ سے زائل ہو جایا کرتا تھا اور وہ کس مپرسی میں پڑ جایا کرتے تھے۔

مصالحت طبقات

(۹۹۲) سیاسی حالت کے لحاظ سے ۶۷ق م سخت بے چینی کا زمانہ تھا اور عوام میں اس قدر پریشانی پھیلی ہوئی تھی کہ عوام پسند ٹری بیونوں کو سینیٹ کی قوت کے توڑنے میں عوام سے کافی مدد مل سکتی تھی۔ مگر سینیٹ کے قدم ابھی تک مضبوطی کے ساتھ جمے ہوئے تھے گو انھیں اب وہ تفوق حاصل نہ تھا جو سولا کی بدولت مل گیا تھا اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ عوام پسند سرگروہوں میں دو شخص جو زیادہ سرگرم تھے ان کا تعلق پامپی سے تھا جو سیاسی جماعتوں کے باہمی مناقشوں کو طول دینا پسند نہیں کرتا تھا۔ عدالتوں میں مشترک جوریوں کے قیام کا اثر بھی قابل لحاظ ہے کیونکہ ان جوریوں میں شریک

---

[۱] سسرو دوم ان ویریس یکم ۱۱۹ ایپ و کارنیلیا ۱۸ ۔

باب ۶

ہونے سے اراکین سینیٹ اور طبقۂ ایکوائٹ کے افراد کو معلوم ہوگیا کہ ان کے مفاد مشترک ہیں اور دونوں جماعتوں میں میل ہونے لگا۔ یہی وہ "مصالحت طبقات" (کانکارڈیا آرڈنم) ہے جس کا ترقی دینا سسرو کی سیاسی زندگی کا اہم ترین مقصد تھا۔ دولتمندوں کے دونوں طبقوں (اراکین سینیٹ و ایکوائٹ) میں اتحاد پیدا ہو جانے سے اہل دولت اور غربا میں جو تاگوار امتیاز تھا وہ واضح تر ہوگیا گر اس اتحاد سے طریقۂ حکومت میں کسی اصلاح کی امید نہیں ہوسکتی تھی لیکن حکمراں جماعت کو اس سے تقویت ضرور ہوئی گو اس کا ابھی آغاز تھا اور سولا کے مظالم کی یاد ابھی تازہ تھی لیکن چونکہ اس وقت روما پر کسی فوج کا دباؤ نہ تھا اس لیئے تجارت پیشہ لوگوں اور ساہوکاروں کی امداد مل جانے سے سینیٹ کو عوام الناس سے مقابلہ کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک اور واقعہ قابل لحاظ ہے کہ اسی سال ایک ٹری بیون ایل روسکیس اوتھو نے جس نے قانون گیبی نیا کی مخالفت کی تھی طبقۂ ایکوائٹ کو خوش کرنے کے لیئے ایک مسودۂ قانون پیش کیا جس کی رو سے تھیٹر میں اراکین سینیٹ کی نشستوں[۱] کے بعد ان کے لیئے چودہ صفیں مخصوص کردی گئیں۔ بعض مورخین نے بیان کیا ہے کہ یہ رعایت سابق میں بھی ان کے ساتھ تھی لیکن غالباً سولا نے اس کو منسوخ کردیا تھا۔ اس قسم کی اعزازی خصوصیات کی روما میں بہت قدر تھی اور "چودہ صفوں میں بیٹھنا" طبقۂ ایکوائٹ سے تعلق رکھنے کا مترادف ہوگیا۔ روسکیس کا قانون نافذ ہوگیا۔ مگر سسرو[۲] کا یہ قول کہ عوام اسکے نفاذ پر مصر تھے قابل قبول نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام کو صرف انھیں مسائل سے مطلب تھا جن کا تعلق ان کی نان شبینہ سے ہو۔ معاملۂ زیر بحث میں اہل دولت (طبقۂ ایکوائٹ) کو علاوہ اپنے متوسلین کے اراکین سینیٹ کے متوسلین کی امداد بھی حاصل تھی اسلیئے کامیابی دشوار نہ تھی۔

بحری قزاقی کا انسداد

(۴۹۳) جس زمانے میں کہ روما میں یہ سیاسی کشمکش جاری تھی پامپی

---

[۱] قانون روسکیا الیوی خلاصہ ۹۹۔ ایپکونیس صفحہ ۷۔ ۹، سسرو پرو مورینا، ۴ ولیس سوم ۴۲،۳ ۔ اور یلی

[۲] سسرو پرو کارنیلیا۔

بانبٹ

اپنے عظیم الشان فریضے کو انجام دینے کی فکر میں تھا۔ اس کا پہلا کام تو یہ تھا کہ تیز رو بحری قزاقوں کو گرفتار کرے اس کے بعد علانیہ مقابلے سے ان کو عاجز کر دے اور بہ آخر کار ایسا انتظام کر دے کہ سمندروں میں ہمیشہ کے لیئے امن و امان قائم ہو جائے اس نے بحیرۂ روم کو بحری سر شتوں میں تقسیم کر دیا جن میں سے ہر ایک اس کے ایک نائب کے تحت میں تھا جس کے پاس ایک ایبڑا بھی تھا جو اس کام کے لیئے کافی تھا۔ اس طور پر بہترین بندرگاہ رومن بیڑوں کے لنگر گاہ بن گئے اور بحری قزاق ان سے محروم ہو گئے۔ قزاقوں کے جہاز جو تعاقب کرنے اور بھاگنے کے لیئے بنائے گئے تھے جنگ کے لیئے بالکل بیکار تھے اور جب ان پر ہر طرف سے دباؤ پڑنے لگا تو اطالیہ کے مغرب کے سمندروں سے غائب ہو گئے۔ ویریس کے زمانے کی طرح سسلی میں بھی اب ان کا گزر نہ تھا بحیرۂ ایڈریاٹک بھی ان پر بند ہو چکا تھا اور یونان اور شمالی افریقہ کے سواحل کی نگرانی بخوبی ہو رہی تھی۔ جزیروں میں بھی اب قزاقوں کو امن نہ تھا، ڈیلوس[1] کو انھوں نے خود تباہ کر دیا تھا اور دانیال اور بحیرۂ یونان کی حفاظت کا بھی بخوبی انتظام تھا۔ کریٹ پر میٹلس کا قبضہ تھا سائپرس کی حفاظت ایک بیڑے کے ذریعے سے ہو رہی تھی جو سواحل پر لیسیا سے فنیقیہ تک گشت لگا رہا تھا۔ اس لیئے اب مجبوراً ان کو اپنے قدیم جولاں گاہوں کی طرف رجعت کرنی پڑی جو پامفیلیا اور کوہستانی سلیسیا میں تھے اور یہاں جب پامپی نے ان کا تعاقب کیا تو جنگ پر آمادہ ہو گئے مگر اس نے ایک زبردست بیڑا جمع کر کے کورکیسیم کے قریب ان کو شکست فاش دی۔ بحری قزاقوں کے مستحکم مقامات کے فتح میں عرصہ لگ جاتا اگر پامپی نے دوسرے رومن سپہ سالاروں کی تقلید میں مفتوحین کو آزادی اور زندگی سے مایوس کر دیا ہوتا۔ مگر پامپی ایسا احمق نہ تھا جب فریق مخالف کو معلوم ہو گیا کہ وہ مفتوحین کی اطاعت معقول شرائط پر قبول کر لیتا ہے اور اسیران جنگ کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرتا ہے تو وہ اس کی افواج جرار کے مقابلے سے باز رہے کیونکہ طول طویل اور خوں ریز جنگ سے اطاعت قبول کر لینا بہتر تھا اور چونکہ

---

[1] فلیکون ۱۲ (قطعات تاریخ یونان سوم ۶۰۶)

فریق مذکور کے افراد مختلف اقوام کے تھے اور ان میں حب قومی نہ تھی اس لیئے
ان کے لیئے اپنی جانیں قربان کر دینا ممکن نہ تھا۔ چالیس دن میں اسنے قزاقوں کو
معزلی سمندروں سے دفع کر دیا اور انچاس دن میں اس نے ان کی مشرقی افواج کو
اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا۔ پامپی نے اُن کے اسلحہ اور ان کی گودیوں میں
جو کچھ سامان تھا سب تلف کر دیا۔ اُن کے محبسوں میں جس قدر قیدی تھے سبکو
اُس نے آزاد کر دیا۔ اکثر قزاقوں کو اُس نے نو آبادیوں میں مختلف مقامات پر
آباد کر دیا بعض کو ان میں سے ساحلی اور اندرون ملک کے ایسے مقامات پر آباد
کر دیا جن کی آبادی گھٹ رہی تھی سیلیشیا میں ایک شہر سولی تھا جسکے باشندوں کو
ٹیگرانیس نے اپنے چند روزہ دار السلطنت میں لے جاکر آباد کیا تھا اس شہر کی
حالت ابتر ہو رہی تھی پامپی نے یہاں اصلاح پذیر قزاقوں کو لے جا کر آباد کیا اور
اس کا نام پامپیو پولیس رکھا گیا۔ یہ نو آبادیاں دوسرے دور دراز مقامات میں بھی
تھیں مثلاً ان میں سے ایک ڈائم واقع پیلو پونیسس میں تھی جو ایک قدیم شہر تھا
اور اب تباہ ہو گیا تھا۔ دوسری اطالیہ کے ضلع کلابریا میں تھی۔ ورجل نے بیان
کیا ہے کہ اس ضلع میں ٹارنٹیم کے قریب اس نے کوریکس واقع سلیشیا کے ایک
بوڑھے شخص کو زراعت میں مصروف دیکھا۔ مغلوب دشمن کے ساتھ اس نے جو
مراعات ملحوظ رکھی تھیں ان کا اثر یہ ہوا کہ جن اہل کریٹ کو میٹی لس نے محصور کر لیا تھا
انھوں نے پامپی کے پاس درخواست پیش کی کہ وہ ان کی اطاعت قبول کرے
اور میٹی لس کے مظالم سے ان کو بچائے جو قدیم رومی سپہ سالاروں کے طریقے پر
قتل اور غارتگری میں مصروف تھا۔ پامپی نے جو کریٹ کی جنگ کا سہرا بھی اپنے سر
رکھنا چاہتا تھا اُن کی اطاعت کو قبول کیا اور ایک افسر کو بھی اپنی طرف سے روانہ کیا جسکی
مداخلت اور دونوں سپہ سالاروں میں معاندانہ خط وکتابت سے خاصی نزاع پیدا
ہو گئی مگر میٹی لس اڑا رہا اور کریٹ کی فتح کی تکمیل کر دی اور اس جزیرے کی تنظیم جدید
بحیثیت ایک رومی صوبہ کے اسی کی صدارت میں ہوئی۔ اس نے اپنی فتح کا جشن
بھی منایا اور کریٹیکس (فاتح کریٹ) کا خطاب بھی اسے ملا کیونکہ سینٹ اپنی جماعت کے
ایک فرد کے حقوق کو نظر انداز نہ کر سکتی تھی اور اس طرح ایک رومی امیر کی آرزو پوری ہو گئی

باب ۵
مشرق کی سپہ سالاری

(۹۹۴) پامپی بحری قزاقوں کے انسداد میں مصروف تھا اس لیے اُس نے اس نزاع پر زیادہ توجہ نہیں کی اور اس کے علاوہ ترقی کی دوسری صورتیں بھی اس کے پیشِ نظر تھیں مٹی لس سے جو عداوت اس نے مول لی تھی اُسے اُسکے دوست بھی ناپسند کرتے تھے مگر بلالحاظ اس کے اب وہ "پامپی اعظم" کہلانے کا ضرور مستحق ہوگیا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی کارنامے نمایاں اس نے کئے مگر جس حسنِ تدبیر اور فوجی قابلیت سے اس نے بحری قزاقوں کا بہت جلد استیصال کیا اُسکے مقابلے میں کچھ نہ تھے۔ روما میں اس کی فتوحات کا جو اثر ہوا ہوگا اُس کا ہم صرف قیاس کرسکتے ہیں جن مدبرون نے اس کے تقرر کے لیئے کوشش کی تھی انھوں نے ضرور خوشیاں منائی ہوں گی اور جولوگ بین بین تھے انھوں نے بھی اُس کے تقرر میں شرکت کا دعوے کیا ہوگا۔ قزاقوں کے دفع ہوجانے سے غلّے کے ارزاں ہوجانے کی امید ہوگئی تھی جس سے عوام کو بہت خوشی ہوئی ہوگی ساہوکاروں اور تاجروں کی خوشی کا تو کیا ذکر مگر امرا کو پامپی کی فتوحات ناگوار گزری ہوں گی کیونکہ اس کے قبل انھوں نے جو تدابیر قزاقی کے استیصال کی اختیار کی تھیں سب لاطائل ثابت ہوئی تھیں اوسط درجے کے امرا کی نااہلیت کی کچھ تو میرپس نے تشہیر کی تھی مگر اب پامپی نے خاموشی کے ساتھ اُن کے نااہل ہونے کا اپنی فتوحات سے پورا ثبوت دیدیا تھا لیوکلس بھی باوجود فنِ سپہ گری میں کامل ہونے کے فوج کے جذبات کا صحیح اندازہ کرنے سے معذور تھا اور اس کی ناکامی کا باعث خود اُس کی سخت گیری تھی جس کا اس کے مخالفین نے اچھی طرح ثبوت دے دیا تھا درحقیقت ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو مشرق میں روما کے تفوق کو قائم کرکے قدیم صوبجات پر روما کا قبضہ مستحکم کردے اور جدید صوبجات کا سلطنت میں الحاق کرے۔ اگر موجودہ جنگ جس پر رقومِ خطیر صرف ہورہی تھیں ختم ہوجاتی اور بذریعۂ مصالحت اہلِ روما کی اولوالعزمیوں کے لیے نئے میدان کھل جاتے تو پھر رومن ساہوکاروں کے لیئے ایک زریں موقع تھا علاوہ بریں متھراڈاٹیس کا اپنی حکومت پر دوبارہ قابض ہوجانا ایشیا میں رومی مقبوضات کے لیئے سخت پُرخطر تھا کیونکہ لیوکلس بے دست و پا ہوگیا تھا اور گلابریو متھراڈاٹیس کا مدِمقابل نہ تھا اس لیئے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال جاگزیں ہونے لگا کہ مشرق کی

۵۸ ق م

باب ۳

سپہ سالاری پامپی کے سپرد کی جائے اور اس کو مشرق میں قیام امن اور اہل روما کے مفاد کے لحاظ سے مشرقی سلطنتوں کے ساتھ جدید تعلقات قائم کرنیکے متعلق کامل اقتدارات عطا کیئے جائیں۔

قانون سنہ ۶۶

(۵۹۹) سنہ ۶۶ کے ٹری بیونوں نے بتاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۶۷ ق م اپنی اپنی خدمت کا جائزہ لیا حسب معمول سابق ٹری بیونوں کے لیے ضروری تھا کہ قبل اسکے ان کے اقتدارات رو بانحطاط ہوں کچھ نہ کچھ کر گزریں۔ عوام پسند ٹری بیونوں میں سے ایک مسمی مینلیس نے فوراً ایک تجویز پیش کر دی جس کا منشا یہ تھا کہ آزاد غلاموں کو انھیں قبائل میں رائے دینے کا حق عطا کیا جائے جنسے انکے مربیوں (پیاٹرونی) کا تعلق تھا۔ اس قانون کے نفاذ سے جملہ قبیلے جن میں چیدہ ترین قبیلے بھی شامل تھے آزاد غلاموں کے لیئے کھل گئے جن کے روز افزوں اثر کو امراء روکنا چاہتے تھے کیونکہ یہ طبقہ رومی الاصل نہ ہونے کی وجہ سے روما کے رسم و رواج کا پابند نہ تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس قانون کو سلخ ماہ کے روز (۲۹ دسمبر) منظور کرایا اور اتفاق سے کومپیٹالیا کا تہوار بھی اسی دن پڑ گیا جس سے سینٹ کو دوسرے روز (یکم جنوری) اس قانون کو بوجوہ مذہبی منسوخ کرنے کا بہانہ مل گیا۔ سلپی کیس نے بھی سنہ ۸۸ میں ایک قانون نافذ کر دیا تھا جس کا منشا یہی تھا مگر وہ اس کے زوال کے بعد منسوخ کر دیا گیا اور اب مینلیس کو بھی جس نے کارنیلیس کے ایما سے یہ کوشش کی تھی ناکامی ہوئی۔ اس لیئے مینلیس نے اپنی قوت کے استحکام کے لیئے یہ مناسب خیال کیا کہ کسی ذی اثر شخص سے ساز و باز کرے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس غرض سے اس نے کراسس اور دیگر اشخاص سے نامہ و پیام کیا مگر سب لوگ اس سے گھبراتے تھے۔ اس لیئے وہ مشرقی مسائل کی طرف متوجہ ہوا اور پامپی کو مشرق کا سپہ سالار مقرر کرنے کے لیئے ایک تجویز[1] پیش کی جس کا منشا یہ تھا کہ علاوہ ان اختیارات کے جو اس کو قانون گیبینی نیا کی رو سے عطا ہوئے تھے خشکی پر بھی جنگ کا

---

[1] دیکھو سسرو پامپی (قانون مینی لیا) پلوٹارک پامپی۔ ۳۰ ڈائون کیسیس ۳۶، ۴۴، ۲۴ ایپین متھراڈاٹیس ۹۷۔ ویلیس دوم ۱۲۲۔

باب ۵

انصرام اس کے سپرد ہوا اور اس کو صلح کرنے اور معاہدات مرتب کرنے کا اقتدار عطا ہوا یعنی دوسرے لفظوں میں وہ مشرقی مسائل کو اپنے صوابدید پر طے کرنے کا مقتدر کیا گیا یعنی بیجت سلیسیا و بتھی نیا اس کے ماتحت کر دیئے گئے[1] اور غالباً ایشیا بھی اہل روما نے بھی بطیب خاطر ایسے وسیع اقتدارات کسی فرد واحد کو عطا نہیں کیئے تھے کیونکہ یہ اقتدارات تمتہ ارشاہی کے مساوی تھے اور اس کے علاوہ تعلقات کے متعلق بھی پامپی کو وسیع اختیارات عطا ہوئے تھے۔ اسی تجویز کے پیش کرنے سے منیلیس کا مقصود یہ تھا کہ گیبی نس کی طرح اس کو بھی پامپی کی حمایت سے فروغ حاصل ہو سینٹ نے اس نے بالکل پروا نہ کی منیلیس جمہوریہ کے عہد زوال کے ٹری بیونوں کا ہو بہو نمونہ تھا جو فوجی سرداروں کے متوسل اور ان کے اغراض کے حصول کے ذرائع ہوتے تھے۔ اس کی تجویز کی کوئی سخت مخالفت نہ ہوئی گو کٹیلس اور ہارٹینسیس نے اس کے خلاف میں تقریریں کیں مگر اراکین سینٹ میں اس بارے میں خود اختلاف تھا اور بعض نے تجویز کی تائید بھی کی جس میں سسرو اور سیزر پیش پیش تھے۔ سیزر کو بحیثیت عوام کے ایک سرغنہ کے اس تجویز کے نفاذ میں جس کا منظور ہونا یقینی تھا نمایاں حصہ لینا پڑا اور چونکہ اس سے ایک ایسی نظیر قائم ہوتی تھی جس سے پامپی کے علاوہ دوسرے لوگ بھی نفع اٹھا سکتے تھے اسلئے تجویز مذکور اسے بالطبع ناگوار بھی نہ تھی سسرو نے اس کے قبل ہی پامپی کی حمایت کا اظہار کر دیا تھا اور اس موقع پر سائل سیاسی پر اس کی پہلی تقریر مجمع عام میں ہوئی۔ صورت حالات سے وہ بخوبی واقف تھا اور مخالفین کی کمزوری بھی اس سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ عوام پسندوں کی حمایت میں تقریر کرنے سے اسنے نہ صرف رائے دہندوں کو خوش کر دیا جنھوں نے اس کو پریٹر منتخب کیا تھا بلکہ ساہوکاروں کو بھی جنھیں نفع کی امید تھی۔ اکثر اراکین سینٹ بھی در پردہ اس کے دلائل کو پسند کرتے ہوں گے کیونکہ ان میں سے بعض ساہوکاروں کی مشارکتوں میں حصہ دار تھے اور بعضوں کو خدمات صوبہ داری میں اضافہ ہو جانے سے کسی خدمت کے مل جانے کی ہوس تھی۔

---

[1] پامپی کی سپہ سالاری کے زمانے میں "پرو پریٹر" ایشیا میں بحیثیت مقامی صوبہ داروں کے تھے مگر لیوکلس کی طرح اس کو بھی ان پر تفوق حاصل تھا۔ سسرو "پرو فلاکو" میں دو پرو پریٹروں کا ذکر کرتا ہے۔

بانب پامپی بمقابلہ لیوکلس

(۹۹۶) پامپی نے اپنے جدید اقتدارات سے کام لینے میں مطلق توقف نہ کی اور ان تمام انتظامات کو درہم برہم کر دیا جو لیوکلس نے مختلف افراد کو سزا دینے یا انعام و اکرام عطا کرنے کے متعلق کئے تھے۔ حالانکہ برخلاف لیوکلس کے وہ ان لوگوں کے خصائل و اطوار سے واقف نہ تھا۔ بے شبہ اس نے اپنے رقیب کو بلکہ انھوں نے ذلیل کرنے کی کوشش کی ہوگی اور اس کو ہر طرح سے رنجیدہ کیا ہوگا کیونکہ اپنے رقیبوں کے حسد و بغض اور دوسروں کی مساعی سے بیجا نفع اٹھانا اس کے خمیر میں داخل تھا۔ پامپی لیوکلس سے گلاشیا میں ملاقی ہوا مگر اس ملاقات کا نتیجہ سوائے بیہودہ گفت و شنید کے کچھ نہ ہوا۔ پامپی کا ذکر تو ہم پھر کریں گے مگر اس موقع پر لیوکلس کا بقیہ حال بیان کر دیتے ہیں۔ روما واپس ہوتے ہی عوام پسند جماعت نے اس پر حملے شروع کر دیئے اور مال غنیمت میں خیانت کرنے کا الزام لگا کر اس کو جشن فتح سے محروم کرنے کی پوری کوشش کی گئی مگر امرا نے اپنا زور لگا کر اس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ ہونے دی کیونکہ زمانۂ سپہ سالاری میں باوجود اپنے ذاتی نقائص کے اس نے جانبازی سے اپنے عظیم الشان فرائض کو انجام دیا تھا۔ جماعت امرا کے بہترین افراد کو اس سے مایوسی ہوئی جو امید رکھتے تھے کہ وہ ان کا زبردست حامی ہوگا لیکن روما میں سیاسیات کا جو رنگ تھا اس سے اسے مطلق دلچسپی نہ تھی کیونکہ اب وہ نہایت دولتمند اور عیش پسند ہو گیا تھا اور امرا کی رو یا اخطاط جماعت کے حقوق کی بقا کے لیے لڑنا محل عیش خیال کرنے لگا تھا۔ اس نے عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرنی شروع کی اس کی پرتکلف دعوتوں اور اس کے مکان کی آرائش کا اس زمانے میں خاص چرچا تھا درحقیقت وہ عہد انقلاب کے مسرف امرا کا ایک نمونہ تھا جو عیش و عشرت کے سامان اور فنون لطیفہ کے بہترین اور بے شمار نمونوں سے اپنے محلات کی آرائش کرتے تھے۔ اس نے مکانات بھی بنوائے، باغ لگائے اور تالاب کھدوائے، اہل علم کی صحبت میں اکثر رہا کرتا اور ایک کتب خانہ بھی اس نے تیار کر لیا تھا، صاحب تصنیف بھی تھا اور سسرو کے بعض مکالمات میں وہ بھی بحث کرنے والوں میں شریک ہے۔ خانہ نشینی کے بعد اس نے جن موقعوں پر سیاسی معاملات میں دخل دیا اس سے کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہوا۔ اس کی وجہ بھی غالبًا وہی تھی یعنی اس میں مردم شناسی کا مادہ نہ تھا جو نہ صرف سپہ گری میں اس کی ناکامی کا باعث ہوا بلکہ

۶۰

باب ۳

دوسرے معاملات میں بھی مثلاً گو اس نے دو مرتبہ شادی کی مگر یا تو اس نے انتخاب میں غلطی کی یا اُس کا سلوک بُرا تھا جس کی وجہ سے اسے مجبوراً دونوں بیویوں کو طلاق دیدی۔

متھراڈاٹیس کا آخری زمانہ

(۹۹۷) پامپی کا قیام مشرق میں چار سال اور رہا مگر اس عرصے میں روما سے اس کے تعلقات قائم تھے۔ روما میں اس کی مسلسل فتوحات کی خبریں وقتاً فوقتاً پہنچتی رہتی تھیں جن سے اس کے کارندوں اور شرکا کی ہمت افزائی ہوتی تھی اور ہر کس و ناکس کے دل میں یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ امور سلطنت کے تصفیے کا انحصار بدرجۂ آخر فوج ظفر موج کے سپہ سالار کی مرضی پر تھا۔ اسکی واپسی تک کوئی شخص یہ قیاس نہ کرسکتا تھا کہ امور سیاسی میں وہ کیا طرز عمل اختیار کریگا کیونکہ اس نسل کے لوگوں کے دلوں پر سولا کی واپسی کے واقعات ابھی تک نقش تھے۔ پامپی اس وقت سلطنت کے شہنشاہی فرائض کی انجام دہی میں منہمک تھا۔ متھراڈاٹیس سے اس نے نامہ و پیام کیا اگر وہ اطاعت قبول کرنے پر راضی نہ تھا۔ لیکن متھراڈاٹیس کی حالت ابھی سقیم ہورہی تھی کیونکہ بمقابلۂ سابق اب اس کی افواج کی تعداد نہایت قلیل تھی اور فوجی لحاظ سے اُس کے سپاہی رومن سپاہیوں کے مقابلے میں ہیچ تھے۔ لیوکلس نے اس کے قبل ہی اُس کے دم خم توڑ دیئے تھے اور پامپی اب اسے بآسانی شکست دے سکتا تھا۔ ٹیگرانیس نے اسے پناہ اور امداد دینے سے انکار کردیا تھا اس لیئے ۶۶-۶۵ ق م کے موسم سرما میں وہ بحیرۂ اسود کے مشرقی سواحل پر پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ اُس کی طرف سے اب کسی خطرے کا اندیشہ نہ ہوسکتا تھا مگر دشمنوں کے مقابلے میں اُس کے دم خم اب بھی وہی تھے اور اُس کے آخری زمانے کے واقعات سے اس کی خصائل پر روشنی پڑتی ہے۔ متھراڈاٹیس ایک مطلق العنان شرقی حکمراں تھا جو عوام کے حقوق کو کبھی خاطر میں نہ لاتا تھا اور جس نے نہ صرف ایک رومن پروکانسل کی تذلیل کی تھی بلکہ اسکو سخت تکلیف دے کر قتل کردیا تھا۔ اب وہ ایک بہادر سورما کے روپ میں ہمارے سامنے آتا ہے جو باوجود ہجوم آلام کے ادعائے حکمرانی سے باز نہیں آتا اور عظیم الشان منصوبے اب تک اس کے دماغ میں موجزن ہیں ۶۵ ق م میں وہ اپنی ہی فوج کے

باب

اپنی سلطنت کریمیا میں پہنچا جہاں اس کا بیٹا مکاریس صوبہ دار تھا۔ مکاریس کو اس نے معزول کر دیا اور اس نے خودکشی کر لی۔ اس کے بعد اس نے ایک جدید فوج کی تنظیم شروع کی۔ اسے آرزو تھی کہ ڈینیوب کے متصل ممالک اور کوہ آلپس کو طے کرتا ہوا اطالیہ میں پہنچ کر ہینی بال کی طرح لوٹ مار مچائے۔ جنوبی روس کے میدانوں کے سیتھی سردار اس سے اب تک خائف اور ساحل کے یونانی شہر بھی اس کے تابع فرمان تھے۔ مگر اس دور و دراز شمالی سلطنت سے پھر وہ بحیثیت فاتح نہ نکل سکا۔ اس کی سراسیمہ وار سرگرمی کے جو واقعات بیان کیے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حالت بعینہ ایک جانور کی تھی جس کو شکاری کتوں نے گھیر لیا ہو۔ اسکے معتمد علیہ وزراء اب خواجہ سرا تھے جن کی بے اعتدالیوں سے اکثر بغاوتیں ہو جایا کرتی تھیں۔ اس کی متعدد بیویاں یا خواصیں یا تو اس مصیبت میں اس کا ساتھ دے رہی تھیں یا بطور خود پامپی سے نامہ و پیام کر رہی تھیں۔ اسکی بیٹیوں کو ان کے ہمراہی کے سپاہیوں نے پامپی کے حوالے کر دیا اور آخر کار ان کی شادیاں سیتھی شہزادوں سے ہوئیں مگر دو بیٹیاں اب بھی اسکے ساتھ تھیں۔ ایک بیٹے کو اس نے اس کی ماں کی بے وفائی کی یاداش میں قتل کر دیا۔ اس کا منظور نظر بیٹا فارناسیس آخر کار اس سے باغی ہو گیا لیکن گو اسے بیٹے کی بیوفائی کا حال معلوم ہو گیا تھا مگر اس نے درگزر کی۔ فارناسیس نے اپنی قوت کو مستحکم کرنے کے لئے فوج سے سازباز کر لیا جو متھراڈاٹیس سے ناراض تھی اور اس کی مہموں کے لاطائل سلسلے سے بیزار ہو گئی تھی متھراڈاٹیس کو اب بجز اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنی جان سے ہاتھ دھوئے۔ قصہ مشہور ہے کہ زہر کا اس پر کوئی اثر نہ ہو سکتا تھا کیونکہ تریاق کھا کھا کے اس نے اپنے جسم کو زہروں کے اثر سے محفوظ کر لیا تھا۔ بالآخر اس کی درخواست پر اس کے ایک گالی افسر نے اسے قتل کر دیا۔ یہ ۶۳ ؁ کا واقعہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کریمیا میں دیوانہ وار منصوبوں میں وہ ابتک مصروف تھا۔

متھراڈاٹیس کا انتقال اور اُسکے خصائل

(۹۹۸) متھراڈاٹیس یوپاٹور اعظم کا یہ حسرت ناک انجام قریب قریب

باب ۵

۷۰ سال کے سن میں ہوا۔ ہمیں اس کے کارناموں[1] سے سروکار صرف اسی حد تک ہے جہاں تک کہ اس کا تعلق روما کی تاریخ سے ہے۔ واضح رہے کہ گو وہ بذات خود ایک نہایت قابل حکمراں تھا۔ گو یونانی سپہ سالار اور رومن جلاوطن اس کے ممد و معاون تھے، گو مشرق کے اقوام اور حکمراں اس کی قابلیت سے متاثر ہو گئے تھے اور وہ بمقابلہ مغرب اپنے کو مشرق کا محافظ و حامی کہتا تھا اور گو اس کی افواج میں جنگجو اقوام کی کثرت تھی مگر دشمن افواج کے مقابلے میں جب ان کے سپہ سالار قابل ہوں اسے کبھی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اسکی فوجی قابلیت کا اندازہ کرنے میں مبالغہ کیا گیا ہے اور روما اور اس کے درمیان جو معرکہ آرائیاں ہوئیں ان سے مطلق العنان حکمرانوں کی قوت اور ضعف کا پتہ چلتا ہے سخت شکستوں کے بعد وہ حیرتناک عجلت کے ساتھ سنبھل جاتا اور پھر حسب سابق پرخطر ہو جاتا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک فرد واحد کے زبردست ہاتھوں میں قوت کے آجانے میں کیا نفع ہے۔ شہر سائی زی کس کے محاصرے کے لیئے ایک فوج جرار لے جانا جس کی رسد کا اس نے کوئی انتظام کیا تھا ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی زرکسیس کی طرح ایک ایسا شہنشاہ تھا جس نے درباریوں اور خواجہ سراؤں کی صحبت میں ہمیشہ رہتے رہتے ضرورت وقت کے مطابق اپنا طرز عمل رکھنے کا سبق نہیں سیکھا تھا اور جو یہ نہ جانتا تھا کہ دنیا میں کچھ واقعات ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو مطلق العنان حاکم کے دسترس سے باہر ہیں۔ یہ بھی ہم قیاس نہیں کر سکتے کہ اگر اسے کامیابی بھی حاصل ہوتی تو وہ صداقت اور فراخ دلی کے ساتھ مشرقی یونانی تمدن کی حمایت کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ اس کی ذات ٹیگرانیس سے اعلیٰ و ارفع تھی لیکن اگر اس نے اہل روما کو ایشیا سے نکال دیا ہوتا تو اس کا بمقابلہ ٹیگرانیس کے یونانی شہروں کے ساتھ

---

[1] تھیوڈور ریناش (پیرس) نے ایک زبردست کتاب اس بادشاہ کے کارناموں پر لکھی ہے اور سکوں اور کتبات سے جو شہادت مل سکتی ہے اس کے ضمیمہ میں درج ہے صفحہ ۹۹ پر بادشاہ کے کارناموں اور خصائل کا ذکر ہے۔

باب ۴

بہتر سلوک کرنا مشتبہ تھا۔ جیسا کہ تھا کی طرح متھرا ڈاٹیس کے ساتھ بھی جو واقعات پیش آئے اُن سے زمانۂ انحطاط میں سینٹ کی حکومت کے ضعف و نا اہلی کا ثبوت ملتا ہے۔ اہل روما جب دل سے کوشش کرتے تو اُن کا کوئی مقابلہ نہ کرسکتا لیکن دقت یہ تھی کہ اس کوشش پر آمادہ ہونا بہت دشوار تھا اور اس کے لیئے ضرورت یہ تھی کہ مجلس عامہ کے دباؤ سے سینٹ کی سہل انکاری کو دفع کیا جائے۔ اس طرز عمل سے سینٹ کی قوت میں ضعف آگیا مگر اس کی بجائے کوئی دوسری حکومت قائم نہ ہوئی گو سینٹ باقی رہی کیونکہ سلطنت کے معمولی کاروبار کا چلنا ضروری تھا اور مجلس عامہ اس کام کو نہ کرسکتی تھی۔ اس کا ناگزیر نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف افراد کی قوت بڑھ گئی اور جمہوریہ کی قوت زائل ہوگئی میریس کا عروج اور پامپی کا تفوق اس سلسلے کی کڑیاں ہیں مگر دونوں اندرونی اسباب کی وجہ سے وجود میں آئے تھے جنکو بیرونی واقعات حرکت میں لائے تھے اور جو ہمیشہ جگرتھا اور متھرا ڈاٹیس کے کارناموں کیساتھ منسوب رہیں گے۔

مشرق میں پامپی کی کامیابیاں

(۹۶۹) متھرا ڈاٹیس کی قطعی شکست کے بعد کئی سال تک پامپی نے مشرق کے ممالک کا شاہانہ کروفر سے دورہ کیا۔ اس کے ساتھ کافی فوجیں تھیں اور اس کے بیڑے تمام سمندروں پر بشمول بحر اسود حاوی تھے۔ اس کی افواج میں علاوہ اُس کی ذاتی فوج کے سلیشیا اور بتھی نیا کے صوبہ داروں کی فوجیں تھیں جو اپنے عہدوں سے قبل از وقت سبکدوش ہوچکے تھے اور لیوکلس کی فوج کے باقی ماندہ سپاہی بھی۔ فمبریا کی لیجنوں کے سپاہیوں نے بھی جو اپنے شور و شغب کی وجہ سے خدمت سے سبکدوش کردیئے گئے تھے اب پامپی کے زیر کمان ملازمت کرلی کیونکہ اس کی خوش قسمتی پر اُن کو اعتماد تھا اور اُس میں تالیف قلوب کا مادّہ بھی تھا۔

سلہ ناظرین پر واضح رہے کہ متھرا ڈاٹیس کے خصائل اور کارناموں کا اندازہ کرنے میں فاضل مصنف نے بعض دوسرے یورپین علما کی طرح تعصب سے کام لیا ہے۔ اس باعظمت ایرانی الاصل شہنشاہ نے اہل روما کو ایشیا سے نکالنے کا عزم بالجزم کیا تھا مگر ایسے اسباب کی وجہ سے جن کا وہ ذمہ دار نہیں قرار دیا جاسکتا اُس کو ناکامی ہوئی جس کی ایک زبردست وجہ ایشیا کے دوغلے یونانیوں کی غداری اور بے وفائی ہے۔ ناظرین بلحاظ واقعات خود اپنی رائے قائم کرسکتے ہیں۔ مترجم

باب ۲

رسد کے بدرقوں کا سلسلہ اس نے قائم رکھا اور ان کی حفاظت کرتا رہا۔ اسکے نائب بھی افواج کے دستے لے کر ضمنی معرکہ آرائیوں میں مشغول تھے جن سے اصل جنگ میں مدد ملتی تھی۔ تعداد کے پورا کرنے کے لئے گلاتیوں اور تھریسیوں کی معاون افواج سے بھی کام لیا جاتا تھا اور پانٹس کی فوج کے فراری سپاہی بھی اس کی تباہی کے بعد رومی فوج میں شریک ہونے لگے تھے۔ مشرق میں صورت معاملات بھی اہل روما کے موافق تھی۔ فراتیس نے جو حال ہی میں پارتھیا کا بادشاہ ہوا تھا اس سے مصالحت کرلی اور جن صوبوں کا ٹیگرانیس نے الحاق کرلیا تھا ان کو اُس نے دوبارہ فتح کرلیا۔ رومن سپہ سالار کے مقابل میں مشرقی حکمرانوں کی کوئی زبردست متفقہ جماعت نہ تھی اور جس شخص میں اس قسم کے اتحاد کے قیام کی صلاحیت تھی یعنی متھراڈاتیس اسے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ اس لئے بلاخوف ہزیمت اور بلا خطر پامپی فوج کشی کرسکتا تھا۔ بہ تقاضائے طبیعت اور اس زمانے کے دستور کے مطابق اُس نے ایک یونانی مصنف مسمی تھیوفانیس[1] ساکن میٹی لین کو اپنی معرکہ آرائیوں اور کارناموں کا تذکرہ لکھنے کے لیئے ساتھ رکھا تھا۔ مصنف مذکور پر پامپی کی خاص نظر عنایت تھی اور اس کے کام سے وہ بہت خوش تھا مگر ایسے درباری مورخ سے راست گوئی کی امید نہیں ہوسکتی اور اس پر شبہہ کیا جاتا ہے کہ اپنے مربی کا بول بالا کرنے کے لیئے اُس نے اُن لوگوں کو بُرا بھلا کہا ہے جن سے پامپی کو بغض تھا۔

آرمینیا و پارتھیا

(۱۰۰۰) متھراڈاتیس کے زوال کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹیگرانیس نے اطاعت قبول کرلی کیونکہ ایک طرف تو اہل پارتھیا حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے تھے اور خود اُس کے ایک بیٹے نے بغاوت کردی اس لیئے پامپی سے ترحم کی درخواست کرنیکے سوا اُسے کوئی چارہ نظر نہ آیا اور اپنی سلطنت کی بقا کے لیے اُس نے ذلت و خواری گوارا کی۔ پامپی نے اُس کا تخت و تاج تو برقرار رکھا مگر اپنی فتوحات سے اسے ملتہ دھونا پڑا۔ رومنوں کا اقتدار اس قدر مستحکم ہوگیا تھا کہ ٹیگرانیس کا بیٹا جس نے اپنے باپ کی اطاعت

---

[1] اسٹرابو (سیزدہم ۲، ۳) نے جغرافیہ اور نباتات وغیرہ کے متعلق کئی جگہ اس کا حوالہ دیا ہے۔ اسکے علاوہ دیکھو پلوٹارک پامپی ۴۷ اور ۷۶ اور ویلی (ادونیٹ کون)

باب

قبول کر لینے پر اظہار نا راضی کیا تھا گرفتار کر کے قید کر لیا گیا تاکہ پامپی کے جشن فتح میں شریک کیا جائے۔ ۶۵ق م میں پامپی نے متھراڈاٹیس کے تعاقب کا خیال ترک کر کے کوہ قاف کے جنوبی آزاد قبائل البانیوں اور آئی بیریوں پر حملہ کر دیا اور ان پر غلبہ حاصل کیا۔ کولکس کے ساحل پر اس کا بیڑا اس سے آکر مل گیا اور ایک قلعے میں جس پر متھراڈاٹیس کی ایک معشوقہ قابض تھی اور اس نے پامپی کے حوالے کر دیا تھا اس کو متھراڈاٹیس کی بہت سی تحریریں، خطوط اور یادداشتیں مل گئیں جن میں سے بعض ایسی تھیں جو اس کے لیئے باعث فخر نہ ہو سکتی تھیں۔ اس ملک سے وہ جنوب کی طرف متوجہ ہوا جہاں اسے بہت سا کام کرنا تھا اور اس کے علاوہ وہ کوہ قاف کو طے کرنے سے مجبور تھا۔ اسی اثنا میں اس کے نائب جو آرمینیا اور اضلاع ملحقہ میں تھے ان سے اور اہل پارتھیا سے نزاع شروع ہو گئی تھی جو ضلع گورڈین پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ پامپی نے ان کے دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر چونکہ وہ اہل پارتھیا سے پرخاش کرنا پسند نہ کرتا تھا اس لیئے اسنے ثالثی کے لیئے کمشنر روانہ کیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میسوپوٹیمیا (عراق عرب) پر اہل پارتھیا کا قبضہ تسلیم کیا گیا اور اُن کے اور رومن مقبوضات میں نہر فرات حد فاصل قرار دی گئی مگر فراٹیس (شاہ پارتھیا) کے دل میں اب بھی خار تھا کیونکہ پامپی نے اسے شہنشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اس مشرقی حکمراں کے دل میں یہ خیال ضرور آیا ہوگا کہ اس کو شہنشاہ تسلیم نہ کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ آئندہ چل کر اہل روما اُس کے ساتھ معاندانہ برتاؤ کریں گے۔

شام

(۱۰۰) ۶۴ق م میں پامپی سلطنت پانٹس میں قیام امن اور اُس کے آئندہ انتظامات کی تکمیل میں مصروف تھا بہت سے چھوٹے چھوٹے بادشاہ اور سردار شرائط طے کرنے کے لیئے اس کی خدمت میں حاضر تھے اور مستحق ملفا کو انعام واکرام عطا ہوئے اُس نے ملک شام کے الحاق اور اُس ملک کی ریاستوں کے قطعی انتظام کا تہیہ کر لیا تھا اس لیئے وہ جنوب کی طرف روانہ ہوا اور کوہ ٹارس کو طے کر کے موسم سرما انطاکیہ میں بسر کیا۔ ملک شام میں طوائف الملوکی کا دور تھا ٹیوکلس کے ہاتھوں ٹیگرانیس کی حکومت کے ختم ہو جانے کے بعد سے سیلیوقس کے خاندان کا ایک شخص مسمی انطالیوس سیزدہم

باب ۵

شام کا برائے نام بادشاہ تھا مگر اس کے اقتدار کو کوئی تسلیم نہ کرتا تھا۔ اس پاس کے رئیس جو سابق میں خاندان مذکور کے دست نگر تھے اب آزاد تھے اور ان میں سے بعض مثلاً نبطی عرب بغیر کسی مزاحمت کے اپنے اثر کو بڑھا رہے تھے۔ یہودیوں کی سلطنت بھی جو شام اور مصر کی زوال پذیر سلطنتوں کے درمیان ترقی پر تھی مگر وراثت کے ایک جھگڑے کی وجہ سے وہاں فساد کی بنا پڑ رہی تھی۔ یونانی شہر اور وہ شہر جو یونانی نمونے پر قائم ہوئے تھے اس عام ابتری سے نقصان اٹھا رہے تھے اور ان کے باشندے قیام امن کے متمنی تھے۔ پامپی نے جو طرز عمل اختیار کیا اس کا اصل اصول یہ تھا کہ انطاکیوس کو بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر کے یہ قرار دے کہ چونکہ ٹیگرانیس کی دست کشی کی وجہ سے ملک شام کا تخت خالی ہو گیا تھا لہذا فاتح ہونے کی حیثیت سے اہل روما اس ملک کے مالک تھے۔ پامپی کا قصد تھا کہ اس ملک کی تنظیم بطور ایک رومن صوبے کے کرے مگر یہ کام ذرا مشکل تھا کیونکہ شام کے بعض حصوں پر مختلف جداگانہ اقوام مثلاً یہودی، عرب اور فنیقی قابض تھے اور اصل شامی قوم اس وسیع خطۂ ملک میں آباد تھی جو ٹارس سے لبنان تک اور فرات سے سمندر تک پھیلا ہوا تھا مگر اسی خط ملک میں مختلف مقامات پر یونانی شہر تھے جن کو مدت مدید سے خاص حقوق حاصل تھے اور جو عملاً بالکل آزاد تھے۔ اس لیئے ایسے صوبے کی ایک معمولی صوبے کے نمونے پر تنظیم کرنا مشکل تھا۔ پامپی کا خیال غالباً یہ ہوگا کہ شہروں کے باشندے خود اختیاری کے عادی تھے اور چھوٹی سلطنتوں کے باشندے اپنے مطلق العنان حکام کی اطاعت پر قانع تھے مگر اس کے ساتھ ہی ایک عظیم الشان شہنشاہی قوت کا خیال ابھی دفع نہیں ہوا تھا جس کے اقتدار کو ملک شام کے سب باشندے تسلیم کریں اور اگر اہل روما اس ملک کی شہنشاہی کے طالب نہ ہوتے تو کوئی دوسرا اس کا دعویدار رہتا یہاں تک کہ ٹیگرانیس کا بھی طوائف الملوکی کی اس سرزمین میں خیر مقدم کیا گیا تھا چونکہ نزاعات میں کسی ثالث کی ضرورت تھی جو مختلف اجزائے ملک کی ایک دوسرے کے مقابل میں دادرسی پر قادر ہو۔ جدید صوبے کے لیئے نظام حکومت مرتب کرنے میں اس نے ان جملہ امور کا خیال رکھا تھا اور بالآخر شام کا صوبہ شہروں اور ریاستوں کا ایک مجموعہ ہو گیا جن کی اندرونی آزادی کی حکومت روما ضامن تھی

باب ۴

اور جو ایک رومن صوبہ دار کے تحت میں تھے۔ خراج ان سب کو ادا کرنا پڑتا تھا
گران کی قسم آزادی کا مطلب صرف یہی تھا کہ وہ حکومت روما کے احکام بجا لائیں
اور کسی دوسرے کے نہیں۔ مگر اصولاً مداخلت بہت کم ہوتی تھی اور انتظامات کا
اصل نتیجہ صرف یہی تھا کہ خاندان سیلیوکس کی بجائے روما کی حکومت قائم ہو گئی۔

یروشلم

(۱۰۰۲) ملک شام کے قیام کے زمانے میں پامپی کی اہم ترین معرکہ آرائی[1]
بیت المقدس کا محاصرہ تھا۔ خاندان مکابی کے تخت وتاج کے دو بھائی
ہرقانوس اور ارسطوبولوس دعویدار تھے۔ پامپی نے ہرقانوس کا ساتھ
دیا اور اس کے دعوے کو بزور شمشیر تسلیم کرا لینے کے لیئے راہی یروشلم ہوا۔ شہر کو تو
ہرقانوس کے طرفداروں نے اس کے سپرد کر دیا مگر بیت المقدس پر جو بطور خود
ایک قلعہ تھا ارسطوبولوس کے شرکاء قابض تھے اور اس پر اہل روما کا قبضہ
محافظین کے مذہبی توہمات کے سبب سے ہوا یعنی وہ اپنے آلات محاصرہ سے یوم السبت
کو بھی کام لیتے رہے اور آخری حملہ انھوں نے ایسے دن کیا جو یہودیوں کے یہاں
روزہ رکھنے اور قربانی کرنے کے لیئے مخصوص تھا۔ یہودیوں کے کاہنوں نے
مذہبی رسوم کی ادائی کو اپنے قتل ہو جانے پر ترجیح دی۔ پامپی نے فتح حاصل کر کے
ہرقانوس کو بحیثیت صدر کاہن حکومت مقامی کا حاکم قرار دیا اور یہودیہ کو بھی صوبۂ شام
میں شریک کر دیا مگر اس نے یہودی حکومت کے تحت سے ان یونانی شہروں کو نکال لیا
جن کو یہودیوں نے فتح کر لیا تھا اور ان کو معمولی قسم کی آزادی عطا کی یعنی ان کو
رومن حکومت کے تحت کر دیا۔ بیت المقدس کے متبرک مقامات میں جبراً داخل
ہو کر اس نے یہودیوں کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر دیا مگر وہاں جو خزانہ تھا اسے
ہاتھ نہ لگایا۔ غالباً یہ فعل اس نے عمداً کیا کیونکہ وہ یہودیوں پر ثابت کرنا چاہتا تھا
کہ یہ ان کی حماقت کا خمیازہ تھا۔ اس کے علاوہ ایک بت پرست اور مشرک رومن کو
اس امر کا احساس بھی نہ ہو سکتا تھا کہ ان دیکھے خدا کی پرستش کرنے والوں کو اس کا
بیت المقدس میں داخل ہونا کس قدر ناگوار ہوگا۔ لیکن غالباً یہی ثابت کرنا مقصود تھا کہ

[1] مجوزیفس تاریخ قدیم چہاردہم ۱-۹، ڈائیون کیسیس ۳۷، ۱۵-۱۹-

باب ۵

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ان کے مذہبی جذبات کو ردمن احترام سے دیکھیں وہ اہل روما سے پرخاش مول نہ لیں۔ ارسطو بولوس اُن معزز اسیران جنگ میں شامل کر لیا گیا جو اسکے جشن فتح کی زیبائش کے لیئے گرفتار کیئے گئے تھے۔

مشرقی یونانی شہر

(۱۰۰۳) یروشلم کے سفر کے اثنا میں پامپی کو متھراڈاٹیس کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی۔ فوج میں خوب خوشیاں منائی گئیں اور پامپی کو بھی ضرور خوشی ہوئی ہوگی کہ روما کا یہ موذی دشمن جانی بغیر کسی مزید کاوش کے دفع ہوگیا۔ متھراڈاٹیس کے انتقال سے ممالک مشرق میں فتنہ وفساد کی جڑ گویا کٹ گئی۔ یہودیہ میں اپنا کام ختم کر کے اور عربوں کے بادشاہ کو اپنا مطیع بنا کر وہ پانٹس کو واپس ہوا اور اپنے نائب ایم ایمیلیس اسکارس کو جدید صوبے کے ابتدائی انتظامات کے لیئے وہاں چھوڑ دیا۔ اب اسے یہ فکر دامنگیر تھی کہ کسی صورت سے جملہ معاملات کا عاجلانہ تصفیہ کر کے اپنے نبرد آزما سپاہیوں کو لیکر اطالیہ واپس ہوجائے۔ متھراڈاٹیس کی لاش اُس کے بیٹے فارناسیس نے پامپی کے پاس بھیج دی تھی۔ پامپی نے حکم دیا کہ اس کی لاش پورے اعزاز کے ساتھ سینوپی میں شاہان پانٹس کے مقبرے میں دفن کردی جائے۔ ۶۹۱ء ۳۶۲ کا موسم سرما مختلف اقطاع ملک کی سرحدوں کے قائم کرنے میں صرف ہوا اور سلطنت حکمراں کے ساتھ ان کے آئندہ تعلقات کے طے کرنے میں جو انتظامات کئے گئے ان میں اعتدال اور فراست سے اُس نے کام لیا اور دو باتوں کا اُس نے خاص خیال رکھا۔ اولاً اُس نے تسلیم کر لیا کہ تمدن یونانی قیام امن وامان اور عمدہ طرز حکومت کا معاون ہے۔ تمدن یونانی کا ظہور شہروں کے قیام سے ہوتا ہے۔ خالص یونانی شہر تو اب باقی نہ تھے مگر تہذیب یونانی جو وحدت تمدن (کلچر) پر مبنی تھی ابھی باقی تھی اور اس میں وسعت کی صلاحیت بھی تھی۔ پامپی نے نہ صرف موجودہ شہروں کو حقوق خاص عطا کر کے شہری تمدن کو فروغ دیا بلکہ ایسے شہروں کو دوبارہ آباد کر دیا جو تجارت کی ابتری یا دیگر وجوہ سے ویران ہوگئے تھے یا روبہ تنزل تھے اور اس تمدن کی توسیع اور اپنی شہرت کی بقا کے لیئے اس نے نئے شہر بھی آباد کیئے۔ اس طرز عمل کے نتائج دیر پا ثابت ہوئے اور شہنشاہان عہد مابعد نے بھی اس بارے میں اُس کی پیروی کی اور یہی درحقیقت بنا تھی زمانۂ مابعد کے اُس یونانی تمدن کی جس کو مشرق میں انتہا کا فروغ ہوا اور جو گویا شاہان مقدونیہ کے بنا کردہ تمدن کے

باجگزار

سلسلے میں تھا۔ اُس کا دوسرا اُصول یہ تھا کہ بعض قوموں کے لیئے
جو تمدن کی ایک خاص منزل تک پہنچ گئی ہیں حکومت شاہی ہی موزوں ہے۔ رومنوں
کا قدیم خیال یعنی بادشاہ کے معزول ہو جانے سے اس کی رعایا کو آزادی حاصل
ہو جاتی ہے اب زائل ہو گیا تھا مثلاً مقدونیہ میں پرسیس کے زوال کے بعد
یا کپاڈوشیا میں ۹۵ سنہ میں آریو بارزانیس کے انتخاب کے قبل مگر اب یہ صورت
تھی کہ پرووکانسل (صوبہ دار) اپنے ستقر پر اجلاس کرتا اور مناسب خیر نظر بادشاہوں
اور رئیسوں کو تخت و تاج عطا کرتا۔ واضح رہے کہ یہ سلطنتیں اس قبیل کی نہ تھیں جو
دو زبردست سلطنتوں کے درمیان اُن کے تصادم کو روکنے کے لئے قائم کیجاتی ہیں
بلکہ ان کا وجود رومن سیادت کے قیام کا ایک موزوں اور آسان ذریعہ تھا جو شاہوں یا
امرا یا اہل دولت کی ان حکومتوں کے جو زمانۂ ابتدائی میں اہل روما نے ایسی بستیوں میں
قائم کی تھیں جن کو وہ وفاداری پر برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ بقول ٹیسی ٹس یہ ماتحت
سلطنتیں "لوازمات شہنشاہی" سے تھیں اور اُن کا قیام دستور قدیم پر مبنی تھا۔ ان
بستیوں میں بعض ایسی[1] بھی تھیں جن کی تمدنی زندگی کا مرکز ایک مندر ہوتا اور سردار
پجاری ان کا حاکم اعلیٰ ہوتا۔ پاپیئی نے جن اصول پر معاملات مذکور کا تصفیہ کیا اسکا
اصل اصول یہ تھا کہ انتظامات موجودہ میں جہاں تک ہو سکے بہت کم مداخلت کی جائے
البتہ صرف اس بات کا لحاظ رہے کہ حکومت ایسے حاکموں کے ہاتھ میں نہ رہے جو
روما کے دشمن ہوں۔

پاپیئی کے انتظامات

(۴۰۰۱) اب میں پاپیئی کے انتظامات کے تفصیلی حالات بالاختصار بیان کرونگا۔

(الف) صوبجات

صوبۂ شام بالکل جدید تھا۔ صوبۂ سلیشیا کو وسعت دینے کی غرض سے مشرقی
سطح طبقے کا اضافہ کیا گیا اور ان اضلاع کا بھی جو شمال و مغرب میں تھے اور جنکا اب تک
پورے طور سے الحاق نہ ہوا تھا۔ صوبۂ بتھی نیا میں بھی مشرق میں پیا فلاگونیا کے

[1] اسٹرابو دوازدہم ۳، ۴۳، ۳۔ مارکوارٹ داشٹاٹس ور داگنگ یکم ۳۰۵۔ مہافی (عالم یونانی میں عہد تنزل) صفحہ ۲۶۳-۲۶۵۔

ساحلی اضلاع اور مغربی پانٹس کے شامل کردینے سے اضافہ کیا گیا۔

(ب) باجگزار سلطنتیں

پیافلاگونیا کے اندرونی حصوں میں دیسی حکمراں خاندان کی حکومت تسلیم کرلی گئی۔ کپاڈوشیا میں آریوبارزانیس پھر تخت نشیں کیا گیا اور چند مشرقی اضلاع کا اس کی سلطنت میں اضافہ کیا گیا۔ گلاٹیا کا دستور سابق قائم رکھا گیا یعنی ان کے تینوں ضلعوں میں چہار چار حکمراں رہتے تھے بحال رکھے گئے مگر اصل حکمراں ڈیوٹارس تھا جس نے وفاشعاری کے ساتھ روما کی امداد کی تھی۔ مشرقی پانٹس بھی اُس کی خدمات کے صلے میں گلاٹیا سے ملحق کردیا گیا اور معلوم ہوتا ہے کہ اُس ملک کے دوسرے رئیس کچھ دن کے بعد معزول ہو گئے اور تمام ملک کا وہ واحد حکمراں ہو گیا۔ شام کے شمال میں کوماگینی کے ضلع میں ایک چھوٹی سی ریاست وجود میں آگئی۔ کولکس میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پامپی نے ایک حکمراں کا تقرر کیا تھا مگر یہ دوردراز ملک کبھی بلاواسطہ روما کے زیر اثر نہ ہوا۔

(ج) حلیف بادشاہ دو تھے یعنی ٹیگرانیس شاہ آرمینیا اور فارناسیس شاہ کریمیا مگر ٹیگرانیس پر زرخطیر بطور تاوان عائد کیا گیا اور اُس کے اکثر مقبوضات بھی لے لیئے گئے جس کی وجہ سے اُس کی قوت ٹوٹ گئی۔ فارناسیس کے قبضے میں متھراڈاٹیس کی سلطنت کا باقی حصہ محض اس خدمت کے صلے میں کہ وہ اپنے باپ کے قتل کا باعث ہوا تھا رہنے دیا گیا۔

صوبجات واضلاع مذکورہ کے علاوہ دیگر صوبجات کا ذکر بھی ضروری ہے۔ صوبۂ ایشیا کی حالت وہی رہی جو سولا نے اپنی تنظیم کے بعد چھوڑی تھی۔ لیوکلس نے صرف یہ کوشش کی تھی کہ نقائص کو رفع کرکے اُس کی انتظامی حالت کی اصلاح کردے۔ لیشیا روما کا وفادار حلیف تھا اس لیئے اُس کی آزادی جس کو سولا نے بھی تسلیم کیا تھا حسب سابق قائم رکھی گئی اور قریب قریب سو سال تک اور قائم رہی۔ ایک امر قابل لحاظ یہ ہے کہ پامپی نے مصر کے معاملات میں دخل نہیں دیا۔ یہ سچ ہے کہ ملک مصر میں مداخلت کا ازروئے احکام تھرا سے کوئی حق نہیں تھا مگر بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ مصر نے اُس کو ایک بغاوت فرو کرنے کے لیئے بلایا تھا اور پھر اگر وہ دخل دینا چاہتا تو

باب ۵

کوئی نہ کوئی بہانہ مل ہی جاتا۔ مگر مصر کے معاملات نہایت پیچیدار تھے اور اس ملک پر حملہ کرنے میں حملہ آوروں کو بسا اوقات ناکامی بھی ہوئی تھی اس لیے پامپی نے عقلمندی سے اس کے معاملات میں دخل نہ دیا اور اسی طرح سائپرس کو بھی اس نے علی حالہ چھوڑ دیا۔

مشرق میں پامپی کا طرز عمل

(۱۰۰۵) صوبجات کی حدود میں جو ریاستیں تھیں انکے تعلقات حکمران سلطنت (روما) اور اُس کے نائب یعنی حاکم صوبہ کے ساتھ نہایت نازک تھے اور فریقین میں کشمکش پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ پامپی نے ان تعلقات پر جو جملہ صورتوں میں یکساں نہ تھے ضرور غور کیا ہوگا۔ شام میں جہاں متعدد حکمران خاندان تھے دمشق کے عرب سلاطین نے پامپی کی روانگی کے بعد روما کی سیادت مجبوراً تسلیم کی۔ شہر پامیرا بھی جو مشرقی ریگستان میں کاروانوں کا ایک مشہور قیام گاہ تھا اگر اس صوبے میں شامل تھا تو اُس کی ماتحتی غالباً برائے نام ہوگی کیونکہ یہ مقام سلطنت ہائے روما و پارتھیا کے درمیان واقع تھا اور ہرایک کو یہ فکر رہی ہوگی کہ ان میں سے ایک اس مقام کو دوسرے پر حملہ کرنے کا مرکز نہ بنائے۔ باجگزار سلطنتوں کے سلطنت روما سے جو تعلقات تھے ان میں متعدد تغیرات ہوئے مگر آخر کار یہ سب سلطنت مذکور میں منضم ہوگئیں آزاد شہروں کا وجود برعکس اس کے زیادہ دیر پا ثابت ہوا۔ ان میں سے ہر ایک کے زیر اثر ایک حصۂ ملک ہوتا تھا جس کا رقبہ بعض صورتوں میں زیادہ بھی ہوتا اور ان کو اپنے دستور مملکت کے بموجب جس میں امرا کو تفوق حاصل ہوتا اپنے اندرونی معاملات کے تصفیے کا اختیار تھا سلطنت روما کو جو محاصل ادا کیئے جاتے اس میں سے ان کو بھی ایک حصہ لے لینے کی اجازت تھی۔ پامپی کو ان کی اہمیت کا احساس تھا اور وہ جانتا تھا کہ ان میں اور خالص مشرقیوں میں کیا فرق ہے جو حکومت شاہی کے خوگر ہیں بعض شہروں کو اس نے اُن جابر حکام کی حکومت سے آزاد کرا دیا جنھوں نے طوائف الملوکی کے زمانے میں ان شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ بحالت مجموعی ممالک مشرق کا اسنے جو انتظام کیا وہ اُس زمانے کے معیار کے لحاظ سے قابل عمل اور معقول تھا۔ انتظام مذکور میں حکام وقت کی بے اعتدالیوں سے نقائص کے پیدا ہو جانے کا وہ ذمہ دار نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ سلطنت روما میں نہ صرف ممالک مفتوحہ میں بلکہ خود اطالیہ میں بھی یہ حال تھا کہ کہتے کچھ تھے کرتے کچھ تھے

باب ششم

مگر اس کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ گو اسنے سلطنت روما کے مقبوضات اور اقتدار کو بہت وسعت دی اور محاصل میں اضافۂ کثیر کیا مگر مشرق کے باشندے اُسکے مداح تھے۔ اسکے اقتدار اعلیٰ نہایت وسیع تھے مگر ان کو وہ بطریق احسن عمل میں لایا تھا اور یہی وہ خصلت ہے جو مشرق کے باشندے حکام میں پسند کرتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب چند سال کے بعد یہ شہنشاہی جمہوریہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوگئی تو مشرق کے لوگ اپنے جملہ ذرائع کیساتھ اسکے طرفدار ہوگئے اور اسکی شکست وہزیمت میں شریک رہے۔

پامپی کی کامیابی اور واپسی

(۱۰۰۶) واپسی کا سفر پامپی نے نہایت تزک واحتشام اور آہستگی کیساتھ کیا جو غالبًا بالقصد تھا کیونکہ شاہانہ کروفر وہ پسند کرتا تھا اور بحیرۂ ایجین کے یونانی شہروں میں اپنی جاہ وحشمت دکھانیکا اسے ابتک موقع نہیں ملا تھا۔ شہر مٹی لین کے باشندوں کو حال ہی میں متھراڈیٹس کا ساتھ دینے کی پاداش میں سخت سزا دیگئی تھی۔ یہاں وہ یکایک وارد ہوا اور اپنے سوانح نویس تھیوفانس کی درخواست پر جو اسی مقام کا باشندہ تھا شہر مذکور کو آزادی عطا کی اور ایک مشاعرے میں شرکت کی جہاں اُسکی مدح میں قصائد خوانی ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افیسس میں وہ کیٹو سے ملاقی ہوا جسکے اکرام کی شہرت ہونے لگی تھی اور کیٹو کے وہاں سے روانہ ہوجانیسے اسے خوشی ہوئی کیونکہ اس صاف گو رومن کی صحبت کو خوشامد پسندی کی وجہ سے پسند نہ کرسکتا تھا خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ وہ اپنے کارناموں کی تشہیر کررہا تھا۔ مغرب کی طرف روانہ ہونیسے قبل وہ روڈز بھی گیا جہاں سوفسطائیوں اور ماہرین فن بلاغت نے اسے اپنے ہنر دکھائے سب سے آخر میں وہ شہر ایتھنز میں وارد ہوا جو متھراڈیٹس کا ساتھ دینے کیوجہ سے اسوقت حالت تباہی میں تھا۔ یہاں کے علما کی بھی اسنے عزت افزائی کی اور پچاس سکہ ٹیلنٹ (قریب بارہ ہزار پونڈ) شہر کی مرمت کیلئے عطا کئے۔ اس طرح انعام واکرام اور تالیف قلوب سے اسنے تمدن یونانی کے بڑے مرکزوں کے باشندوں کو اپنے کاروان شہرت کا چراغ راہ بنالیا فوج کو بھی اسنے بہت خوش رکھا کیونکہ تاوان جنگ کے مبلغ خطیر اور مال غنیمت سے معمولی سپاہیوں کو خاطر خواہ حصہ ملا تھا۔ اسکے ان افعال کی خبریں روما میں پہنچتی تھیں جہاں اسکی نقل وحرکت کی آہستگی کیوجہ سے لوگ امید وبیم کی حالت میں تھے اور جب وہ سنہ میں روما میں وارد ہوا تو اسکی آئندہ تدابیر میں ہر شخص کو دلچسپی تھی اور بعض مرعوب ہورہے تھے مگر اب ہم پھر پیچھے کی طرف مڑیں گے اور بیان کریں گے کہ اُس کے غیاب میں روما میں کیا واقعات پیش آئے۔

باب

باب پنجاہ و دوم

سسرو و کیٹی لین

سنہ ۶۶ تا ۶۳ ق م

(۱۰۰۷) سنین ۶۷ و ۶۶ میں پامپی نے سمندروں کو قزاقوں سے پاک کر دیا، جہازرانی میں جو رکاوٹیں تھیں سب رفع ہوگئیں اور اہل روما کی پریشانیاں ایک مدتک دور ہوگئیں سنین مذکور کے اختتام پر پامپی کو وسیع اختیارات حاصل ہوگئے تھے اور جس کار عظیم کے انصرام میں وہ مشغول تھا اُس کے اختتام کے لیئے ابھی معتدیہ مدت کی ضرورت تھی پامپی کے غیاب میں جس کا اُس زمانے میں روما میں کوئی ہمسر نہ تھا، شہر مذکور میں متضاد مفاد اور مختلف اشخاص کی ذاتی اغراض کی وجہ سے سازش کا بازار گرم تھا اور ہر قسم کے جھگڑے پھیلے ہوئے تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ مختلف برائے نام سیاسی جماعتیں مفاد قوم کو اپنی ذاتی اغراض کے حصول کا ذریعہ بنا رہی تھیں، دستور سیاسی بالکل ناقابل عمل ہوگیا تھا، قوم کے اخلاق بگڑ گئے تھے، مصالح اخلاقی کا کسی کو خیال نہ تھا اس لیئے محل تعجب نہیں کہ اس عہد کے حل طلب مسائل کا سلجھنا ناممکن تھا۔ چند اہل تدبیر ایسے بھی تھے جو حب وطن کو اپنی جماعت یا اپنی ذاتی اغراض پر مرجح خیال کرتے، مگر وہ بھی جمہوریہ کو تباہی سے بچانے میں مجبور تھے اور انقلاب کا سیلاب جس کا زور روز بروز بڑھتا جاتا تھا بالآخر انھیں بہالے گیا۔ عہد انقلاب کے مورخین کا رجحان زیادہ تر خاص خاص اشخاص کے حالات لکھنے کی طرف ہے اور اس کی وجہ بھی معقول ہے جس طرح بجائے حکومت شاہی کے جمہوریہ کا قیام بمقابلہ شخصیت کے اصول کی فتح ہے اسی طرح بجائے جمہوریہ کے حکومت شاہی کا وجود میں آنا اصول کے

باب ۵

مقابلے میں شخصیت کی فتح ہے ۔ ۵ سے ۶ تک روما میں جو واقعات ہوئے گو
نہایت پیچیدہ ہیں مگر سیاسیات روما میں پامپی کی خاص حیثیت اور مختلف جماعتوں سے
جو حصول تفوق کے لیئے کوشاں تھیں اُس کے جو تعلقات تھے انکی وجہ سے واقعات مذکور
میں ایک قسم کا تسلسل ہے ۔ سنین مذکور کے اوائل میں وہ روما سے بہت دور تھا اسلیئے
دوسرے لوگ اس فکر میں تھے کہ اُس کے غیاب سے نفع اُٹھاکر اپنی اغراض حاصل کریں
مگر ایک نہ ایک روز اُس کا اپنی فوج ظفر موج کے ساتھ واپس آنا لابدی تھا ۔ تمام وہ ذی عقل
اشخاص اُس کی واپسی کے منتظر اور اس امر کے خواہشمند تھے کہ اس کی نظر عنایت ان پر
رہے کیونکہ ممکن تھا کہ وہ بھی سولا کا وتیرہ اختیار کرتا ۔ بالآخر وہ واپس آتا ہے مگر باوجو داسکے
کہ سلطنت روما ایک بادشاہ کے ورود کی منتظر ہے وہ اقتدارات شاہی سے گریز کرتا ہے
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابتری اور بڑھ گئی اور امور سلطنت کا انصرام اُس وقت تک ممکن
نہ ہوا جبکہ جولیس قیصر نے اپنی دانشمندی سے وہ اتحاد قائم کیا جس کے وجود میں
آنے سے جمہوریہ کا صرف نام ہی نام رہ گیا ۔

(۱۰۰۸) سنین مذکور میں جن خرابیوں کا ہم نے ذکر کیا ہے روز بروز بڑھتی جاتی
تھیں اور کسی اصلاح کی امید نہ تھی ، وضع قوانین کا سلسلہ جاری تھا مگر اس سے بھی کوئی
نفع نہ تھا مجلس عامہ کی حالت ایک انبوہ کی تھی جسے کوئی اقتدار نہ تھا ۔ بے ایمانی کا
زور تھا مگر اب بجائے رائے دہندوں کو رشوتیں دینے کے لوگ بدمعاشوں کے جتھوں
کو تنخواہیں دیا کرتے اور اُن سے بلوے کراتے ۔ ایسی سیاسی جماعتیں بھی اب باقی
نہ تھیں جن کا ایک خاص مطمح نظر تھا بلکہ اب صرف جتھے رہگئے تھے جو خاص خاص افراد کے
زیر حکم تھے ۔ اہل سیاست کے باہمی تعلقات منقطع ہو چکے تھے ، فوری ضروریات اور
ذاتی اغراض کی بنا پر مختلف افراد میں اتحاد ہوتا یا باہمی مخالفت پیدا ہوتی ۔ ان پیچیدہ
واقعات میں تسلسل پیدا کرنا اوّل تو بذات خود دشوار ہے اور اُس پر طرہ یہ ہے کہ
مورخین عہد مذکور نے واقعات مذکور کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے مگر ان کی
شہادت قابل وثوق نہیں ہے کیونکہ اُن میں سے ہر ایک نے کسی نہ کسی فریق کی
طرفداری کی ہے اور اُس کی کارروائیوں کو بجا قرار دیا ہے ۔ اسی لیئے عہد مذکور کے
متعلق زمانۂ حال کے مورخین کی آراء میں اختلاف ہے جس کے دور ہونے کی

کوئی امید نہیں۔ اختلاف آراء پر بحث کرنے کا یہاں موقع نہیں، صرف سسرو کے خصائل و افعال کا مختصر تبصرہ یہاں کافی ہوگا جو اس ابجری کے زمانے کا ممتاز ترین مدبر تھا سسرو کا شمار "جدید اشخاص" میں تھا اور ابتداءً اس کا تعلق عوام پسندوں کی جماعت سے تھا جو سولا کے قائم کردہ دستور کی مخالف تھی اور جس کا سرغنہ ہونے کی وجہ سے پامپی سلطنت روما کا ممتاز ترین شہری ہوگیا تھا۔ مگر سسرو شروع سے آخر تک جمہوریت کا دلدادہ تھا۔ جب اسے رفتہ رفتہ معلوم ہوگیا کہ جمہوریہ معرض خطر میں ہے اور اس کی تباہی کا باعث عوام پسندوں کی جماعت تھی جو اپنے سرغنوں کو ایسے اقتدارات دلا رہی تھی جو جمہوریت کے منافی تھے تو وہ امرا اور اُن کے متوسلین کی طرف مائل ہوگیا جو آپٹی میٹ یا "بہترین اشخاص" کے نام سے مشہور تھے۔ اس جماعت اور مجلس سینیٹ نے جس میں انھیں غلبہ حاصل تھا ان اختیارات کو بہت بُرے طور سے استعمال کیا تھا جو سولا نے اُنھیں دیئے تھے اور اُن کی بدانتظامی سے سلطنت درحقیقت معرض خطر میں تھی مگر سلطنت میں یہی ایک جماعت تھی جس میں حکمرانی کی قابلیت موجود تھی۔ اگر سینیٹ کا باقی ماندہ اقتدار بھی زائل ہو جاتا تو حکومت شاہی کا وجود میں آنا ناگزیر تھا اور تخت و تاج کے لیئے جھگڑے ہو جاتے۔ سسرو کے جماعت آپٹی میٹ میں شریک ہونے اور طبقۂ اکوئٹ سے مصالحت کر کے اُس کو تقویت دینے سے جمہوریت تباہی سے بچ نہ سکی مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے اجتہادی غلطی کی یا وہ محض ابن الوقت تھا۔ جمہوریہ کو بچانے کا وقت اب گزر چکا تھا مگر فدائیان جمہوریت نہ تو اس واقعے کو تسلیم کر سکتے تھے نہ ناامید ہو کر جد و جہد سے باز آسکتے تھے۔ قوت فیصلہ کی اس میں کمی ضرور تھی، مگر اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہر مسئلے کے دونوں پہلوؤں پر نظر ڈال سکتا تھا اور اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ خود حاکم مطلق العنان بن جائے بلکہ یہ کہ جمہوریہ روما کو فروغ حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات یہ طے کرنا دشوار ہو کہ کس طریقے کو اختیار کرنے میں جمہوریہ کو فلاح ہوگی اور ایک ایماندار فدائی قوم بھی بعض اوقات مصلحت وقت کے لحاظ سے اور مزید کامیابی مدنظر رکھ کر دنیا سازی کر سکتا ہے۔ سسرو کا بعض اوقات اپنے معاصر ایم پورکیئس کیٹو (کیٹو سنسر کا پرپوتا) سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ کیٹو

باب ۳

فلسفۂ رواقیین کا پابند تھا جس کی وجہ سے شک اور تذبذب اُس کے مزاج میں بالکل نہ تھا جمہوریہ کی بقا کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہا اور اسی لئے عہد مابعد کے رواقی اس کے بیحد مداح تھے۔ مگر شہنشاہیت کے ابتدائی زمانے کے باغیوں اور شہیدوں سے ہمیں یہاں سروکار نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ تدبیر مملکت میں کیٹو محض نااہل ثابت ہوا اور زمانہ ساز سسرو اپنی جماعت کے لئے اس سے بہت زیادہ کارگزار رہا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی بساط کے موافق پوری کوشش کی اور غلطیاں دونوں سے ہوئیں۔ ایسے دو شخصوں کے خصائل کا مقابلہ کرنا بالکل فضول ہے جن میں سے ایک اپنے اصول کو اپنے ملک پر نثار کرنے کو تیار تھا اور دوسرا اپنے ملک کی بقا کو صرف اپنے اصول کی پابندی پر منحصر خیال کرتا تھا۔ گو کیٹو بھی جور شوت ستانی سے سخت متنفر تھا اپنی جماعت کے مفاد کے لحاظ سے اس جرم سے چشم پوشی کرتا تھا۔

(۱۰۰۹) ۶۶ء میں قانون مُنیلیا کی رو سے پامپی کی مدت حکومت میں توسیع ہونے کے بعد مناقشات کا سلسلہ جاری رہا۔ عدالتوں میں ایسے مقدمات کی بھرمار تھی جو بظاہر مختلف الزامات کے ضمن میں دائر ہوتے تھے مگر جن کی علت غائی دراصل سیاسی تھی۔ عوام پسندوں کے سرغنے اس فکر میں تھے کہ جو لوگ سولا کی داد و دہش سے مستفید ہوئے تھے اُن سے ان ناجائز رقوم کو اگلوائیں یا مخالف امرا کے خلاف میں پرانے الزامات کو تازہ کریں۔ سسرو[1] کا بیان ہے کہ ان لوگوں کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ عدالتی بداعمالیوں کی پاداش میں ان اہل جوری کو بھی سزا دی جائے جو سینیٹ کے رکن نہ ہوں۔ سولا کے قانون میں صرف اُن اہل جوری کو مستوجب سزا قرار دیا گیا تھا جو سینیٹ کے رکن ہوں۔ باقی دو ثلث اہل جوری اس قانون کی لفظی تعبیر سے سزا سے بچ جایا کرتے۔ یہ مسئلہ کلوائنٹیس کے مقدمے میں چھڑا اگر اُس کے بری ہوجانے سے صورت حال میں کوئی تغیر نہ ہوسکا۔ سسرو جو کلوائنٹیس کا وکیل تھا خود بحیثیت پریٹر عدالت انفصال بالجبر کا صدر تھا اور اُس کی عدالت میں بہت سے ایسے مقدمات تھے جو

---

[1] سسرو، پرو کلوائنٹیو ۱۵۲۔

باب ۱

فریق مخالف نے دائر کرائے تھے۔ ملزمین میں سے کسی کو سزا نہیں ہوئی مگر (مورخ اور اصلاح پسند) تھا جس نے سزا کے خوف سے خودکشی کرلی۔ پیٹی لیس پر بھی اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے پر مقدمہ قائم کیا گیا۔ سسرو نے اس کے مقدمے کی سماعت کے لئے سال کا آخری دن قرار دیا مگر بلوہ ہوگیا جس کی وجہ سے مقدمے کی سماعت نہ ہو سکی۔ سابق ٹری بیون کارنیلیس نے اپنے ہم عہدہ سنرولیس کے ساتھ سال ماقبل میں جو بدسلوکی کی تھی اُس کی پاداش میں اُس پر مجسٹاٹس کا الزام عائد کیا گیا۔ مگر اس عدالت کا پریٹر قصداً اُس روز عدالت میں نہ آیا اور پھر بلوہ ہوگیا۔ اسی وجہ سے اس استغاثے سے بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اس موسم سرما میں کانسلوں کے انتخابات میں بھی عجیب قسم انگیز حرکات ہوئیں منتخب شدہ کانسلوں (پی آٹرونیس پائی ٹس) اور (پی کارنیلیس سولا) پر فوراً ایمبی ٹس کا الزام لگاکر انھیں خدمات سے علیحدہ کردیا گیا اور دوسرے اشخاص بجائے ان کے منتخب ہوگئے۔ اس انتخاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ بد اطوار کیٹی لین بھی امیدواری کا خواہشمند تھا۔ ۶۸ء میں وہ پریٹر تھا اور ۶۷ء میں صوبۂ افریقہ کا صوبہ دار جہاں اس نے اپنے دوست وریس کی متابعت کی تھی۔ ۶۶ء میں وہ کانسلی کا امیدوار ہونے کے لیئے واپس آیا مگر ایک نوجوان امیر پی کلوڈیس نے جو نام و نمود کا خواہشمند تھا اُس پر استحصال بالجبر کا الزام قائم کرانے کی دھمکی دی۔ کیٹی لین کو جب یہ معلوم ہوا کہ کانسل جس سے انتخاب کی کارروائی متعلق ہے اُس کے موافق آراء کو قلمبند کرنے سے انکار کررہا ہے تو اُس نے اپنا نام باضابطہ امیدواروں کی فہرست میں داخل نہیں کرایا۔ کیٹی لین کا مقدمہ سال مابعد (۶۵ء) میں شروع ہوا اور اس اثنا میں بہت سے واقعات پیش آئے۔ دونوں جدید کانسلوں کو یکم جنوری کو قتل کرنے اور جو لوگ کہ اس خدمت سے علیحدہ کردیئے گئے تھے اُن کو جبراً کانسل بنانے کی سازش ہوئی مگر

---

[۱] ویلیریس میکسی مس نہم ۱۲، ۷، بلوٹارک سسرو ۹۔ سسرو اڈ اٹیکم یکم ۲ ۳۔ ڈائون کیسیس ۳۶، ۴۴۔

[۲] ایسکونیس ۸۹، ۹۰۔

باب ۵

افشائے راز کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی **سیلسٹ** کے بیان پر عرصۂ دراز تک یہ خیال تھا کہ کیٹی لین ہی بغاوت کا بانی اور محرک تھا مگر نہ تو ظن غالب ہے اور نہ قابل وثوق شہادت سے اس بیان کی تائید ہوئی[1]۔ کیٹی لین اس بغاوت میں بلا شبہ شریک تھا مگر اسکی حیثیت ماتحتی کی تھی۔ شورش پسند اور ناعاقبت اندیش کیالپرنیس پیسو بھی اس سازش میں شریک تھا۔ آٹرونیس اس سازش کا سرغنہ برائے نام کہا جاسکتا ہے۔ اسد کا عہدہ سولا بھی سازش کے وجود سے واقف ضرور تھا مگر اس نے کوئی نمایاں شرکت نہیں کی اور دور دور رہا۔ مگر ان لوگوں میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس قسم کی انقلابی سازش کی تحریک کی جرأت کرتا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ سازش ایک وسیع تر تحریک[2] کا ایک جزو تھی جس کے محرک دراصل کراسس اور قیصر تھے۔ ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ وہ اس قدر قوت پیدا کرلیں کہ جب فتحمند پامپی واپس آئے تو اُس کا مقابلہ کرسکیں اور انھیں اس امر کی مطلق پروا نہ تھی کہ اپنے مقصد کے حصول کے لیئے وہ کیا ذرائع اختیار کررہے ہیں۔ اسی لیئے انھیں کی درپردہ حوصلہ افزائی سے آٹرونیس وغیرہ کو سازش کرنے کی جرأت ہوئی۔ اوائل فروری میں ایک دوسری قتل کی سازش ہوئی مگر کانسل ٹورکواٹس کی پیش بندیوں سے اس کا بھی افشا ہوگیا۔ اس کے بعد جو واقعات ہوئے ان سے روما کے سیاسیات کا اصل رخ معلوم ہوتا ہے۔ سینیٹ میں اس سازش کو فرد کرنے کے لیئے کوئی تحریک پیش نہ ہوسکتی تھی کیونکہ اس قسم کی تحریکوں کو ٹربیون عوام پسندوں کے سرغنوں کے حکم سے روک دیتے تھے۔ یہ تو ایک معمولی بات تھی مگر نتیجہ عجیب وغریب ہوا یعنی معاملہ رفع دفع ہوگیا اور کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اسی سال جبکہ کیٹی لین پر استحصال بالجبر کا مقدمہ ہوا تو کانسل ٹورکواٹس نہایت شان وشوکت کے ساتھ اس کی تائید کرنے کے لیئے عدالت میں حاضر ہوا حالانکہ کیٹی لین نے اس کے قتل کے لیئے سازش کی تھی

---

[1] دیکھو نوٹ جو اس باب کے آخر میں ہے۔

[2] دیکھو سوئی ٹونیس، جولیس ۹۔ ایسکونیس صفحہ ۸۳۔ مگر کراسس کو ڈکٹیٹر اور قیصر کو اس کے نائب بنانے کا واقعہ محض بازاری گپ ہے۔

باب ۱ پیسو کا معاملہ بھی قابل لحاظ ہے۔ اصل تحریک کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ اُس کو ہسپانیہ روانہ کیا جائے تاکہ وہاں وہ افواج جمع کرے اور پامپی کی مخالف جماعت کے لیئے ایک فوجی مرکز قائم کردے۔ سینیٹ کو مجبور کیا گیا کہ پیسو کے لیئے جنوبی ہسپانیہ کی صوبہ داری کا جدید عہدہ وضع کرے۔

(۱۰-۱۰) یہ سازش بلاشک وشبہہ اُس سمجھوتے کا نتیجہ تھی جو قیصر اور کراسس اور سربرآوردہ امرائے سینیٹ کے درمیان ہوا تھا۔ ان تمام سازشوں کی علت غائی یہ تھی کہ کسی نہ کسی صورت سے پامپی کی روزافزوں قوت کو توڑ دیا جائے کیونکہ اس کی ترقی مدارج سے نہ تو ارکین سینیٹ خوش تھے نہ کراسس جو اس سے سخت بغض رکھتا تھا۔ اسی لیئے پیسو کو سرکاری طور پر ہسپانیہ روانہ کیا گیا مگر اس تجویز میں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ اس نوجوان کے طرزِ عمل سے خود سرہسپانی خفا ہو گئے اور انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ روما میں یہ افواہ تھی کہ پامپی کے متوسلین سے یہ حرکت سرزد ہوئی کیونکہ خدمت صوبہ داری پر اُس کا انتخاب اس لیئے ہوا تھا کہ وہ پامپی کا مخالف تھا پامپی کے غیاب کی وجہ سے جماعت امرا کو تقویت حاصل ہو گئی جس کا ثبوت سنسروں کے انتخاب سے بھی ہوتا ہے جو کیٹلس (صدر سینیٹ) اور ناقابل اعتماد مگر طاقتور کراسس تھے۔ دونوں کو پامپی کا اقبال خار تھا، کیونکہ کراسس اس کا رقیب تھا اور کیٹلس جمہوریت پسند تھا لیکن کراسس دربردہ قیصر کے زیر اثر تھا جس کے اشارے سے دونوں سنسروں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ کراسس کی خواہش تھی کہ گال زیر آلپ کے لاطینی باشندوں کا شمار شہریوں میں کیا جائے مگر کیٹلس اس تجویز کا سخت مخالف تھا۔ علاوہ بریں کراسس کی رائے تھی کہ مصر سلطنت روما کا ایک صوبہ قرار دیا جائے اور نااہل بطلیموس آلیتیس تخت سے اُتار دیا جائے یہ صحیح ہے کہ یہ بادشاہ نہ تو خاندان لاگد کا جائز رکن تھا اور نہ روما نے اسکی حکومت کو تسلیم کیا تھا۔ لیکن مصر کے آخری بادشاہ کا روما کو اپنی سلطنت کا وارث

۱؎ بحیثیت کویسٹر پروپریٹر۔ دیکھو الیسکو نیس صفحات ۹۲-۹۴ و سیلسٹ کیٹی لین ولمنس ۵. ۱۰ اکتبہ۔

باب ۵

قرار دیا بھی منسوخ تھا[1] اور سینیٹ نے اس وراثت کو منظور بھی نہ کیا تھا۔ اصل غرض یہ تھی کہ ملک مصر پر پامپی کا قبضہ نہ ہونے پائے بلکہ سینیٹ کی جانب سے اس ملک پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ وہاں سے پامپی کی حرکات و سکنات کی نگرانی ہو سکے اور اس پر ایک قسم کی روک رہے۔ مگر کیٹلس نے اس تحریک کی بھی مخالفت کی اور قیصر کو ملک مصر پر قبضہ کرنے کو بھیجنے کے واسطے جو مسودۂ قانون تیار ہوا تھا وہ یوں ہی رہ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ "بہترین اشخاص" پامپی کی قوت کو توڑنا چاہتے تھے مگر اس کے ساتھ ہی وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس سے کراسس یا قیصر کو نفع ہو۔ دونوں سنسروں[2] میں مناقشات کا سلسلہ اسی طرح برابر جاری رہا اور آخر کار بغیر اپنے فرائض منصبی کو انجام دینے کے دونوں اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے۔ یہ گویا ایک حد تک امرا کی فتح تھی جن کا سرغنہ کیٹلس تھا اور اس کے بعد روما سے غیر ملکیوں کے اخراج کے لئے ایک قانون[3] بھی نافذ ہوا۔ اس پرانے طرز کے قانون کے نفاذ سے غالباً باشندگان گال زیر آلپ کو روما سے خارج کرنا مقصود تھا۔

(۱۰۱۱) استغاثوں کا سلسلہ بھی برابر جاری رہا کیٹی لین کے مقدمے کی سماعت بھی اسی اثنا میں شروع ہوئی۔ صوبۂ افریقہ کو اس نے نہایت بے دردی سے لوٹا تھا جس کا ہر شخص کو علم تھا اور اس کی پشت و پناہ کوئی سیاسی جماعت بھی نہ تھی مگر عوام پسندوں کی جماعت میں اس کے بہت سے ذی اثر دوست تھے اور سسرو[4] بھی قریب تھا کہ اس کی وکالت پر آمادہ ہو جائے گو اسے کیٹی لین کے مجرم ہونے کا یقین کامل تھا مگر اپنے الزام دہندہ کلوڈیس کو اس نے رشوت دے کر ایسے اہل جوری مقرر کرائے جو اس کے موافق تھے اور پھر انھیں بھی رشوت دے کر ہموار کر لیا مگر اس رشوت دہانی میں

[1] سسرو ڈی لیگی اگریریا دوم ۱۴، ۲۔
[2] پلوٹارک کراسس ۱۳ میوعی، ٹونیس، جولیس ۱۱۔ ڈائون کیسیس ۳۷، ۹۔ چونکہ سنسر مستعفی ہو چکے تھے اسلئے کانسلوں نے ایک معاہدہ کیا تھا۔ سسرو ان کیٹی لین سوم ۲۰
[3] قانون پاپیا۔ ڈائون کیسیس ۳۷، ۹، سسرو اڈ اٹکم چہارم ۱۸، ۴۔ اینڈ دیباچہ قانون آرچیلہ ۱۲
[4] سسرو اڈ اٹکم یکم ۱، ۱-۲، ۱-۲۔ تا عریل دیباچہ صفحہ ۸-۹

اُس کا حرام کا روپیہ سب صرف ہوگیا اور وہ دوالیہ ہوگیا۔ مقدمے نے بھی اتنا طول کھینچا کہ وہ سال آیندہ (۶۴ق م) کی کانسل کا امید وار نہ ہوسکا۔ یہ گویا دوسری زک تھی۔ دوسرا اہم سیاسی مقدمہ کارنیلیس کا تھا جسے طبقۂ "آپٹی میٹ" کے سربر آوردہ ارکین نے اب خور و شور سے اُٹھایا۔ سسروٍ[1] اس کا وکیل تھا اور جو پریٹر عدالت مجسٹاس کا صدر تھا اس نے بھی ہر طرح سے اس کے ساتھ رعایت کی، اس کی طرف سے اسکے سابق شریک عہدہ گلوبولس کی بھی شہادت تھی جس کے ساتھ اسکا طرزِ عمل خلاف دستور بیان کیا جاتا تھا۔ کارنیلیس ایک زمانے میں پامپی کی ماتحتی میں کویسٹر تھا اس تعلق سے بھی اسے نفع پہنچا۔ بہر کیف سوال زیرِ بحث یہ نہیں تھا کہ اس نے اہلِ روما کی عظمت کو کم کیا یا نہیں "عوام پسندوں" کی جماعت اپنے ایک سرغنہ کو امرا کی خوشی کیلئے قربان نہیں کرسکتی تھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ کارنیلیس بری ہوگیا۔

(۱۰۱۲) دو متقدر حکام قیصر اور کیٹو کی کارروائیوں سے اُس زمانے کے سیاسی معاملات واضح ہوجاتے ہیں۔ قیصر اس سال "کیوارل ایڈیل" تھا اور اُس کا شریک عہدہ جماعت امرا کا ایک رکن ایم کیالپُرنیس بیولسؔ تھا۔ اس عہدے پر جو اشخاص فائز ہوتے وہ اپنے ہر دلعزیز ہونے کا آلہ اُس کو بناتے اور قیصر نے اس اصول پر پورے طور سے عمل کیا۔ اس نے انبوہ شہر کو خوش کرنے کے لئے اُنھیں بلا دریغ تماشے دکھائے۔ عالی شان دُکانیں کھلوائیں اور ہر چیز خوب ارزاں بکوائی بیحیثیت نظم حفظ عامہ کے خیال سے مسلح پہلوانوں کی تعداد کو کم کردیا مگر اس سے قیصر کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں ہوئی کیونکہ وہ خرچ کی مطلق پروا نہ کرتا۔ اس نے کراسس وغیرہ سے رقوم خطیر قرض لیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اب اُس کی عمر ۳۷ سال کی ہوگئی تھی اور اسے خوب معلوم تھا کہ اسے اب ایک زبردست جد و جہد میں شرکت کرنا ہوگا۔ اسی لئے ہر دلعزیزی اور رسوخ حاصل کرنے کے کسی موقع کو وہ ہاتھ سے دینا نہیں چاہتا تھا۔ قرضوں کی اسے مطلق فکر نہ تھی اور اپنے شریک (کراسس) کے ساتھ اس نے اس خوبی سے مل مل کر

---

[1] دیکھو سسرو پرو کارنیلیا کے قطعات اور الیسکونیس کے حواشی اور دیباچہ۔
[2] سوئی ٹونیس، جولیس ۱۰، پلوٹارک، قیصرہ ۶۔ ڈائون کیسیس ۳۷، ۸

باب ۵

کام کیا کہ گو خرچ دونوں کا ہوا اثر نام اسی کا ہوا۔ اسی زمانے میں وہ شطرنج کی ایک اور چال چلا جس سے ہر خاص و عام کی نگاہیں اُس پر پڑنے لگیں۔ ایک روز جب اہل روما صبح کو اٹھے تو انھیں معلوم ہوا کہ قیصر نے ایک عجیب حرکت کی ہے یعنی جگرتھا در کمبری کی لڑائیوں کی فتح کی نشانیاں جو میریس کے دشمن قوم قرار دیئے جانے کے بعد اپنی جگہ سے سینیٹ کے حکم سے اُٹھا دی گئی تھیں پھر کیپی ٹولین پہاڑ پر اپنی اپنی جگہ پر صاف کر کے رکھ دی گئی ہیں۔ عوام روما کے دلوں میں میریس کی عظمت ابتک باقی تھی اور انھیں یہ بھی خوب معلوم تھا کہ اُس کی یاد کو کس نے تازہ کیا ہے قیصر نے سینیٹ کی اجازت بھی نہیں لی تھی اور اس وجہ سے اُس کا یہ فعل اور بھی ناپسندیدہ خیال کیا گیا کیٹلس نے صدائے احتجاج بلند کی اور قیصر پر یہ الزام لگایا کہ وہ جمہوریہ کو تباہ کرنے کی فکر میں ہے مگر قیصر نے اپنی طبّاعی اور ذکاوت سے ایسا جواب دیا کہ سینیٹ کو مجبوراً ساکت رہنا پڑا۔ قیصر نے دوراندیشی سے اپنی آئندہ کامیابیوں کیلئے راستہ صاف کر دیا تھا مگر کیٹو کو صرف قوم کے مفاد کا خیال تھا اور اپنی ذاتی اغراض کو سیاسی امور میں مطلق دخل نہ دیتا۔ اُس وقت وہ کویسٹرانِ[۱] شہر میں سے ایک تھا اور خزانۂ سلطنت اُس کے سپرد تھا جس میں علاوہ سکوں اور غیر مسکوک زر و سیم کے سرکاری کاغذات بھی محفوظ تھے۔ یہ خدمت نہایت اہم تھی مگر معمولی کویسٹر اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے میں سہل انکاری کرتے تھے اور اصل کام مستقل خزانہ دار ملازمین کرتے تھے جو اس صیغے کے کام کے جملہ شعبوں سے واقف تھے اور اکثر ایسے اقتدارات کو عمل میں لاتے جو اُن سے متعلق نہ تھے مگر کیٹو کے مزاج کے آدمی کو اپنے ماتحتوں کے ہاتھوں محض ایک کٹھ پتلا بن کر رہنا سخت ناگوار تھا۔ اس لیئے اُس نے اپنے صیغے کے تفصیلی کام پر حاوی ہونے کی کوشش کی اور بہت جلد بہت سے استعام معلوم کر لیئے۔ سارے عملے کی روش کو اس نے بہت جلد درست کر دیا اور ملتویات کو بھی بہت کچھ صاف کر دیا۔ سلطنت کا جو روپیہ لوگوں کے ذمّے تھا اُس کی وصولی کی فکر ہونے لگی اور واجب الادا رقوم کی ادائی میں جو تعویق ہوتی تھی وہ رفع ہو گئی۔

---

[۱] پلوٹارک کیٹو مائینر ۱۶-۱۸

باب

جب تک کسی کاغذ کی صحت کی بخوبی جانچ نہ کرلی جاتی اُسے خزانۂ سرکاری میں کبھی داخل نہ کیا جاتا۔ بہت سی خلاف ضابطہ کارروائیاں ہوا کرتی تھیں جنکے روکدینے سے لوگوں کے دلوں میں اُس کی عزت ہوگئی مگر اُس کی راست بازی اور جفاکشی سے نہ تو کوئی نظیر قائم ہوئی نہ دوسروں نے اُس کی پیروی کی کیونکہ موجودہ صورت حال کے لحاظ سے حکام جمہوریہ کو اپنی سہل انکاری کو چھوڑنا دشوار تھا۔ تاہم کچھ مفید نتائج ضرور مترتب ہوئے۔ کیٹو سینیٹ میں برابر حاضر رہتا اور عطیات اور معافیوں کی سخت مخالفت کرتا جو ذی اثر اراکین سینیٹ کے دباؤ سے اکثر دی جاتیں تھیں تحقیقات کے دوران میں اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ قتل عام کے زمانے میں سولا کے حکم سے مخبروں اور قاتلوں کو مختلف رقوم عطا ہوئی تھیں۔ ان رقوم کی واپسی کی کیٹو نے کارروائی کی اور سال مابعد میں اُس کے متعلق بہت سے مقدمے[1] ہوئے اور سزائیں بھی ہوئیں۔ اس طور پر کیٹو نے خزانے کی رقوم کے وصول کرنے کی جو کارروائی کی تھی اُس کی بنا پر فریق میرین کے سرغنوں نے سولا کے باقی ماندہ مخبروں اور قاتلوں کے خلاف عام کارروائی شروع کردی جو سرگرمی کے ساتھ جاری رہی اور خود قیصر سنہ ۶۴ میں عدالت قتل کی ایک شاخ کا صدر[2] تھا۔ سولا نے ان اشخاص کو اپنے قوانین کی خاص دفعات کی رو سے عدالتی کارروائیوں سے محفوظ کردیا تھا مگر جمہوریت پسندوں کو اس استثناء کے مشتبہ قرار دینے کا موقع مل گیا۔ کیٹو کی اس کارروائی سے حالانکہ وہ سینیٹ کا طرفدار تھا جمہوریت پسندوں کی بن پڑی۔ ان سیاسی ہتھکنڈوں سے معلوم ہوگا کہ کیٹو کیا کرنا چاہتا تھا اور قیصر نے اُس سے کس طرح نفع اُٹھایا۔

(۱۰۱۳) واضح رہے کہ اس اثنا میں دیار مشرق میں پامپی کی مسلسل کامیابیوں کی

[1] ڈائون کیسیس ۳۷-۱۰- سوئی ٹونیس جولیس ۱۱- ایسکونیس ۹۲- پلوٹارک کیٹو مائینر ۱۷- مسٹر ونے ٹیرڈ ومور نیا ۴۲ میں بیان کیا ہے کہ چند محرروں پر خیانت کا الزام لگایا گیا تھا مگر اس سے غالباً خزانے کے خائن محرروں سے مراد ہے۔

[2] بحیثیت جوڈیکس کوئیسٹیونس دیکھو فقرہ (۹۲۸) اور گرینج "ضابطۂ قانونی" ۳۵۶، ۲۳۴۔

باب ۱۵

خبریں روما میں پہنچ رہی تھیں اور روما کے اہل سیاست کی تدبیروں اور اُن کے باہمی تعلقات پر ان خبروں کا خاص اثر تھا۔ حقیقی جمہوریت پسند یہ ہرگز پسند نہ کرتے تھے کہ پامپی اپنے سردار سولا کی متابعت کرے۔ قیصر کے حوصلے بھی بڑھ رہے تھے اور وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پامپی اس قدر قوت حاصل کرے کہ دوسروں کی اولوالعزمیوں میں سدِّ راہ ہو۔ کراسس کا بھی جس نے بزعم خود قیصر کو قرض دے کر اپنا بندۂ بے دام بنا لیا تھا یہی خیال تھا کیونکہ پامپی کی فاتحانہ واپسی کے بعد اس کے اثر کا زائل ہوجانا اور اس کا پس پشت میں پڑجانا لابدی تھا۔ مگر قیصر اور کراسس کی قوت ابھی تک اس قدر مستحکم نہیں ہوئی تھی کہ وہ پامپی کا مقابلہ کرسکیں جس سازش پر اُن کی کامیابی کا مدار تھا وہ ناکام ثابت ہوچکی تھی۔ کیٹی لین سے وہ اب تک ساز و باز رکھتے تھے مگر وہ ایسا شخص نہ تھا کہ ہمیشہ پس پردہ رہتا۔ اب وہ کانسلی کا دعویدار تھا اور چونکہ پامپی کی واپسی کی خبریں گرم تھیں اس لئے ہر لمحہ قیمتی تھا۔ استحصال بالجبر کے مقدمے کی وجہ سے وہ ۶۵ق م میں ۶۴ق م کی کانسلی کا امیدوار نہ ہوسکا مگر ۶۴ق م میں ۶۳ق م کی کانسلی کے امیدوار ہونے میں اب کوئی امر مانع نہ تھا۔ یہی اُس کا منصوبہ تھا اور کامیابی کی بھی خاصی امید تھی۔ کراسس اور قیصر اپنی ذاتی اغراض کے لحاظ سے تائید کے لئے تیار تھے اور قدامت پسند امرا کا عندیہ صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس کی امیدواری کی مخالفت کریں گے یا کرسکتے ہیں کیونکہ اس وقت خود ان میں باہمی اختلافات تھے۔ "جدید شخص" سسرو اور تجارت پیشہ لوگ جن کے ساتھ وہ ہمدردی رکھتا تھا پامپی کے طرفدار تھے اور اپنے طرزِ عمل کی کامیابی پر فخر کرتے تھے مگر سینیٹ کے سربرآوردہ اراکین مثلاً لیوکلی، سروِلیس اساریکس، میٹی لس کریٹی کس وغیرہ کو ایک فردِ واحد کا تفوق سخت ناگوار تھا۔ سینیٹ کے اراکین غالب پامپی کی واپسی سے خائف تھے اور یہ لوگ ہر ایسی تحریک کو اچھا جانتے تھے جس سے حکومت شاہی کا قیام کچھ روز کے لئے ٹل جائے۔ عموماً لوگ پامپی سے حد درجہ حذر کرتے تھے حالانکہ یہ امر خلاف واقعہ ہے کیونکہ لوگ اُس کے حدود خیال سے ناواقف تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو وہ جمہوریہ کے قیام کو ناممکن خیال کرتا تھا اور نہ اُس نے اس کو تہ و بالا کرنے کی کوئی کوشش کی۔ مگر اس زمانے میں اس سے ایسی تدبیریں منسوب

باب
کی جاتی تھیں جن کو نہ تو وہ سمجھ سکتا تھا اور نہ اُن کو عمل میں لانے کی جرأت کر سکتا تھا۔ مختلف جماعتوں کے اشخاص ایسے طرزہائے عمل اور اشخاص کو پسند کرتے تھے جن کا رجحان پامپی کے خلاف تھا۔ اسی لئے مصر پر قبضہ کرنے کی تدبیریں ہوئیں، پیسو ہسپانیہ روانہ کیا گیا اور کیٹی لین کی حرکتوں سے چشم پوشی کی گئی۔ ۶۴ میں عدالت قتل میں اُس کی برأت ایک حد تک قیصر کی نظر عنایت سے ہوئی مگر یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ بہت سے سابق کانسل بطور گواہ اُس کی طرف سے صفائی میں اُس کی نیک چلنی (لا ڈاٹوریس) کے ثبوت میں پیش ہوئے۔ مگر یہ نہ خیال کیا جائے کہ مختلف جماعتوں کا اتحاد مفاد قومی کے لئے تھا۔ سنسروں کا تقرر پھر اس سال ہوا کیونکہ کراسس اور کیٹلس کی ناکامی سے سب کام باقی رہ گیا تھا۔ جدید سنسر طبقۂ امرا سے تھے اور کانسل رہ چکے تھے مگر ان سے بھی بعض لڑی ہونوں سے ناچاقی ہوگئی اور قبل اس کے کہ اپنے فرائض کو انجام دیں وہ بھی مستعفی ہوگئے۔ اس کے بعد مردم شماری کرنے کی پھر کوشش نہیں ہوئی گو شہنشاہت کے قطعی قیام کے قبل چار دفعہ (۶۱، ۵۵، ۵۰، ۴۲) سنسروں کا تقرر ہوا جمہوریہ کے زمانے کی آخری مردم شماری جس کی باضابطہ تکمیل ہوئی ۷۰ کی تھی۔

(۱۰۱۴) ۶۴ مذکورۂ بالا سازشوں کے سلسلے کے وسط میں واقع ہوا تھا۔ کراسس اور قیصر کی روش حسب سابق تھی مگر اب وہ بھونڈی تدبیروں کو عمل میں نہیں لاتے تھے جو ناکام ثابت ہوں مثلاً اٹرونیس کی سازش۔ ان کا فوری مقصد یہ تھا کہ ۶۳ کے لئے کیٹی لین اور کسی دوسرے شخص کو جو اُن کے ڈھب کا ہو کانسل منتخب کرا کے عہدۂ کانسلی کو اپنے قبضے میں کرلیں۔ قدامت پسندوں پر ایک زبردست حملے کی بھی تجویز تھی جس پر سال مابعد میں عمل کیا گیا۔ مگر ابھی تک کیٹی لین کی سازش کا کوئی ذکر نہ تھا۔ ان کی کامیابی کا مدار سربرآوردہ امرا کی غفلت اور ناعاقبت بینی پر تھا۔ اگر پامپی کے خوف سے وہ سیاسی معاملات سے الگ تھلگ رہتے اور عوام پسندوں کے سرغنے اپنے متوسلین کو کانسل منتخب کرانے میں کامیاب ہو جاتے تو کراسس

---

۱ سسرو، پروسولا ۱۸۔

باب ۵

اور قیصر دستوری ذرائع سے روما کے حقیقی حکمراں ہو جاتے اور "بہترین اشخاص" یا تو ان کے آگے سر تسلیم خم کرتے یا پامپی کا توسل ڈھونڈھنے پر مجبور ہوتے۔ مگر جیسا کہ نتائج سے ظاہر ہوگا ان لوگوں کو مذکورۂ بالا دونوں صورتوں میں سے ایک بھی منظور نہ تھی۔ انتخاب ۶۴ ق م کے موسم گرما میں ہونے کو تھا مگر امیدواروں کے نام پہلے ہی معلوم ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہم صرف تین شخصوں کا ذکر کریں گے۔ سیسرو کا شمار جدید اشخاص میں تھا اور چونکہ اس نے حال ہی میں نام و نمود حاصل کیا تھا اس لئے گو وہ بذات خود ایک باعزت شخص تھا مگر اپنے ہمنواؤں سے زیادہ ایمانداری یا اصول کی پابندی کا دعوےٰ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے جب ۶۵ ق م[1] میں کیٹی لین پر استحصال بالجبر کا مقدمہ چلایا گیا تو سسرو اس کی وکالت قبول کرنے پر آمادہ تھا حالانکہ اس کا مجرم ہونا اظہر من الشمس تھا۔ الزام دہندہ (کلوڈیس) خود ملزم کا طرفدار ہو گیا تھا اس لئے اسکا بری ہو جانا یقینی تھا اس صورت میں چونکہ دونوں کانسلی کے امیدوار تھے اس لئے بری ہو جانے کے بعد سسرو کو کیٹی لین سے انتخاب میں مدد ملنے کی امید تھی۔ مگر سسرو اس کی خصائل سے بخوبی واقف تھا۔ کیٹی لین ایک مشہور پٹریشین خاندان سے تھا جو اب تباہ و برباد ہو گیا تھا اور سولا کے قتل، ظلم و دیگر مظالم سے اس کا جو تعلق تھا ہر شخص کو معلوم تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے جرائم اور معاصی بھی اس کے ساتھ منسوب تھے۔ مگر روما کی اخلاقی حالت اس زمانے میں کچھ ایسی تھی کہ ایسے بدکردار شخص سے بھی لوگ متنفر نہ ہوتے اور ہر قسم کی صحبتوں میں اس کا گزر ہو جاتا۔ آٹھ سال کے بعد خود سسرو[2] نے بیان کیا ہے کہ کیٹی لین کے متعلق اسے دھوکا ہوا اگر اس زمانے میں اسے کیٹی لین سے کسی طرح گریز ممکن نہ تھا۔ اصل واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ امیدواری کے ابتدائی زمانے میں اسے امرائے کرام سے تائید کی بہت کم امید تھی اس لئے وہ دوسرے معاون تلاش کرنے پر مجبور رہا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے کیٹی لین کی وکالت کا خیال کیوں ترک کر دیا۔ اسس نے اس خیال

---

[1] دیکھو فقرہ (۱۰۱۱)

[2] سسرو، پرکلس لیہ ۱۰-۱۲، ۱۴ و ۶ شق ۱۴

باب ۱۲

ترک ضرور کیا اور قیاس غالب یہ ہے کہ صورت حال اُس کی امیدوں کے خلاف ثابت ہوئی۔ اور اگرچہ کیٹی لین نے اہل جوری کو رشوت دے کر ہموار کر لیا تھا اس لیئے اب اُس کی فصاحت و بلاغت کی چنداں ضرورت نہ تھی غالباً اگر کیٹی لین نے کسی دوسرے شخص کو امیدواری میں شریک کر لیا ہو تو پھر وہ سسرو کو اس کی محنت کا کوئی معقول صلہ نہ دے سکتا تھا۔ یہ دونوں مفروضات قرین قیاس معلوم ہوتے ہیں۔ کراسس اور قیصر دریدہ اپنے منصوبوں میں مشغول تھے اور یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ امور اتفاقی پر تکیہ کرتے یا لیت و لعل کی وجہ سے اپنے کام بگاڑتے۔ یہ خبر پہلے ہی سے مشہور ہو چکی تھی کہ سی اینٹونیس بھی کاسل کا امیدوار تھا۔ یہ شخص ایک مشہور مقرر کا بیٹا تھا اور اُس کے بھائی کو بحری قزاقوں کے خلاف میں سخت ناکامی ہوئی تھی۔ انتخابات میں وہ کیٹی لین کا شریک تھا اور ان دونوں نے مشترکہ انتخابات کے متعلق غالباً قیصر بہت پہلے سے انتظام کر چکا تھا۔ اینٹونیس اوباش مزاج اور حد درجہ مقروض تھا اور جیسا کہ واقعات مابعد سے ظاہر ہوگا اپنے ذاتی نفع کے لیئے ہر کام کرنے کو تیار تھا۔ اس قماش کے آدمی کے لیئے کیٹی لین کے قدم بقدم چلنا یا عوام پسندوں کے سرغنوں کا معاون بن جانا بالکل آسان تھا۔ بذات خود اُس کی نہ تو کوئی خاص حیثیت تھی نہ اُس کے پیرووں کی تعداد زیادہ تھی۔ برخلاف اس کے کیٹی لین روما کے بدکردار اور بے ایمان جتھے کا سرغنہ تھا۔ سالہا سال کی عیاشی سے اس کی صحت جسمانی پر کوئی مضر اثر نہ پڑا تھا اور صدہا بدکردار مرد اور عورتیں اُس کے جتھے میں داخل تھیں اور انھیں اس امر کی مطلق پروا نہ تھی کہ عیاشی سے اُس کی قوت فیصلہ متزلزل ہو گئی ہے۔ روما کے طبقۂ اعلیٰ کے اکثر نوجوان عیاشی اور بدکرداری میں اُس کے شاگرد تھے۔ اس لیئے امرا کو اُس کی امیدواری کے خلاف برانگیختہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا کیونکہ بہت سے ایسے ذی اثر اشخاص تھے جو ایسے اثرات کی تائید کے لیئے تیار تھے جو یا میں کے حصول تفوق میں مانع ثابت ہوں۔ کیٹی لین کو انتخاب میں کامیاب ہونے اور اینٹونیس کو اپنے ساتھ منتخب کرانے کی کافی امید تھی۔ کیونکہ کراسس اور قیصر اُس کے مشیر تھے اور امرائے سینیٹ یا تو بے پروا تھے یا ایک دوسرے کے مخالف۔

باب ۵

(۱۰۱۵) سسرو کی حالت نہایت نازک تھی۔ امیدواروں میں وہی ایک شخص تھا جو نسلاً طبقۂ ایکوائٹ سے تھا اس لیئے ساہوکاروں میں اُس کے معاونین کی تعداد کافی تھی خصوصاً اس لیئے کہ کیٹی لین کے مظالم سے افریقہ میں ساہوکاروں کو سخت نقصان پہنچا تھا اور اُنھوں نے اُس کے خلاف شہادت دی تھی۔ بعض لوگ[1] اُس کے مرہونِ منت تھے کیونکہ اُس نے اُن کی یا اُن کے دوستوں کی وکالت کی تھی اور اس لیئے اُن سے تائید کی امید ہو سکتی تھی۔ اسکے علاوہ وہ روما کے وکلا میں سربرآوردہ تھا اس لیئے کچھ لوگ اُس پر احسان رکھنے کی غرض سے اُس کی تائید کرتے تاکہ بوقت ضرورت اُس سے مقدمات میں امداد مل سکتی۔ بلدیات کے باشندوں سے بھی اُسے امداد کی امید ہو سکتی تھی کیونکہ [illegible] ایک بلدیہ کا شہری ہونے پر فخر کرتا تھا۔ رائے دہندوں کو ہر طرح سے ہموار کرنیکی بھی سسرو نے پوری کوشش کی ہوگی[2]۔ مگر روما کے انتخاب کنندوں پر قدیم روایات کا بہت اثر تھا "جدید اشخاص" خدمت پریٹری سے ابھی تک آگے نہیں بڑھے تھے اور خدمت کانسلی ایسے اشخاص سے محدود تھی جن کے خاندانوں کا شمار پہلے سے امرا میں تھا۔ موجودہ موقع پر بھی باوجود سسرو کی جملہ مساعی کے نتیجہ یہی ہوتا۔ میریس کے اعزاز کو جو اُس کا ہموطن تھا اُس نے کبھی فراموش نہیں کیا تھا مگر میریس کو اعزاز بزور شمشیر حاصل ہوا تھا اور سسرو کی خدمات "زبانی" تھیں۔ امرا اُس کے دعاوی کو محض مہمل خیال کرتے تھے مگر صورت حال یکایک بدل گئی۔ کیٹی لین نے اپنے ایک دوست کے لیئے پہلوانوں کی ایک جماعت تیار کرلی تھی جس کی وجہ سے وہ بدنام ہوگیا تھا۔ اینٹونیس بھی فخریہ کہتا تھا کہ گو میری جائداد پر قرضے کا بار ہے لیکن اگر مجھے انتخاب میں ناکامی ہو تو میرے علاقوں میں چرواہے غلاموں کی تعداد اس قدر ہے کہ میں بزور شمشیر اپنا مطلب حاصل کرسکتا ہوں۔

---

[1] ایسکونیس صفحات ۸۶۔۸۷ بحوالۂ سسرو۔
[2] دیکھو اُس کے اقوال پرومورنیا میں اور ڈی پیٹی ٹیونی کانسولاٹس جو اس کے بھائی کوئنٹس نے اُسے لکھا تھا۔

باب ۵

ان دونوں کے طرزِ عمل سے نقضِ امن کا اندیشہ تھا اور سسرو نے اس امر کی تشہیر کی مذموم کوشش کی ہوگی۔ امرائے سینیٹ کو اب معلوم ہوا کہ اگر یہ دونوں کانسل منتخب ہو گئے تو وہ خود معرضِ خطر میں پڑ جائیں گے اور جمہوریت روما کی بھی خیریت نہیں۔ رشوت کا بازار خوب گرم تھا اور رشوت کی رقمیں کراسس کے خزانے سے آتی تھیں۔ جرم امبی ٹس (انتخابات میں رشوت دینا) کے انسداد کیلئے ایک سخت تر قانون نافذ کرنے کے لیئے سینیٹ میں تحریک پیش ہوئی مگر ایک ٹری بیون نے اس کارروائی کو روک دیا جس کی وجہ سے اراکین کوئی دوسرا طرزِ عمل تلاش کرنے پر مجبور ہوئے معمولی حیثیت کے امیدواروں کو چھوڑ کر جن کا انتخاب میں ناکام رہنا یقینی تھا امرا نے اپنی پوری قوت سسرو کی تائید میں لگا دی جس میں خطرات کے رفع کرنیکی اہلیت تھی اور جس کے پیرووں کی تعداد کافی تھی۔ سنتوریوں کی جب رائے لی گئی تو سسرو کے موافق آرا کی تعداد سب سے زیادہ تھی، دوسری کانسلی اینٹونیس کو ملی اور کیٹی لین صرف چند آرا سے ہار گیا۔

(۱۰۱۶) روما میں دستور تھا کہ مختلف خدمات کے امیدوار سفید لباس پہن کر مجمع عام میں آتے۔ اس لباس میں سسرو نے جو تقریر کی تھی اُس پر اسکونیس نے حواشی لکھے ہیں جو حسنِ اتفاق سے اب تک موجود ہیں۔ حواشی مذکور میں سسرو کی تقریر کے اقتباسات موجود ہیں اور اُن سے انتخاب کے قبل کے حالات بھی معلوم ہوتے ہیں سسرو نے قانون رشوت ستانی کی تحریک روک دیئے جانیکے بعد اور انتخاب کے کچھ قبل یہ تقریر کی تھی۔ سینیٹ کے زیادہ تر ارکان اس تحریک کے روک دیئے جانے سے سخت ناراض اور خائف تھے کیونکہ معلوم ہو گیا تھا کہ روکنے والے ٹری بیون کا یہ فعل کسی فوری جذبے کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ان اشخاص کی تدابیر کا ایک جزو تھا جو بہر نوع کیٹی لین کو کانسل مقرر کرانا چاہتے تھے اور ہر شخص جانتا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کے طرزِ عمل سے یہ بھی ظاہر تھا کہ وہ حصول مدعا کے لیئے ہر قسم کی سینہ زوری پر تلے ہوئے ہیں اور جو لوگ پامپی کو جمہوریہ کا زبردست دشمن سمجھا کرتے تھے انھیں بھی یقین ہو گیا کہ کراسس اور قیصر کے منصوبوں سے جمہوریہ کو فوری خطرہ ہے۔ اس نازک موقع پر

باب ۱

جبکہ امرا خواب خرگوش سے بیدار ہو رہے تھے سسرو نے ایک تقریر کی جس سے انہیں اپنے طرز عمل کے معین کرنے کا موقع ملا۔ اس تقریر میں اس نے کیٹی لین اور اینٹونیس پر سخت حملہ کیا مگر ان دونوں کی بداعمالیاں اظہر من الشمس تھیں اور ان کا پردہ فاش کرنا کچھ دشوار نہ تھا۔ سسرو نے سامعین کو یہ بھی یقین دلایا کہ میں کراسس اور قیصر کے اتحاد کا سخت مخالف ہوں اور کیٹی لین سے ہمیشہ کیلئے قطع تعلق کر لیا ہے۔ تقریر کے فقرات مابعد میں اس نے یہ بھی ثابت کیا کہ یہ دو شخص (کیٹی لین اور اینٹونیس) جو پیش پیش ہیں در اصل اس تحریک کے اصل بانی نہیں ہیں جس سے سب لوگ پریشان ہیں بلکہ وہ اور لوگ ہیں۔ سسرو نے کراسس اور قیصر کا اپنی تقریر میں نام تو نہیں لیا مگر اس طور پر اپنے مطلب کو بیان کیا کہ سامعین کو کوئی شبہہ نہ رہا ہوگا کہ اس کی مراد کن اشخاص سے ہے۔ کیٹی لین اور اینٹونیس کی مشترکہ امیدواری[1] ۶۵-۶۶ کی سازش اور پیسو کی ہسپانوی مہم میں جو باہمی تعلق تھا اس کا بھی اس نے اظہار کیا۔ سینیٹ کو خوب معلوم تھا کہ ان کے محرک کون لوگ تھے اور صرف یہ ذہن نشین کرنے کی ضرورت تھی کہ تحریک موجودہ (کیٹی لین اور اینٹونیس کی امیدواری) سابقہ سازش کے بجائے تھی اور یہ کہ رشوت کا مرکز روما کے ایک امیر کا محل تھا جسے اس قسم کے معاملات میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ سسرو نے یہ بھی ثابت کیا کہ کیٹی لین کے سابقہ افعال کے لحاظ سے اس کے مقاصد امرا اور طبقۂ ایکوائٹ کے ساہوکاروں کے مفاد کے موافق نہیں ہو سکتے اور عامۂ خلائق بھی اس سے متنفر تھی کیونکہ وہ سولا کے زمانے میں سخت مظالم کا مرتکب ہوا تھا۔ کیٹی لین اور اینٹونیس نے اپنے جواب میں اسے کم اصل اور نو دولت کہا مگر مباحثے کا نتیجہ یہ ہوا کہ امرا اور ساہوکاروں پر اس کا سکہ جم گیا اور انتخاب پر اس تقریر کا جو اثر ہوا وہ ناظرین کو معلوم ہے۔

(۱۰۱۷) انتخاب کے بعد روما کی سیاسی حالت حسب ذیل تھی۔ سسرو عوام پسندوں کی جماعت سے قطع تعلق کر کے "بہترین اشخاص" یعنی امرا کی جماعت میں

[1] کراسس یا قیصر

باب ۸

داخل ہوگیا تھا جس میں شریک کیئے جانے کی اُسے بحیثیت ایک "نئے آدمی" کے عرصے سے آرزو تھی۔ امرا ابھی بحالت موجودہ اُس کی تائید پر مجبور تھے کیونکہ سال آیندہ کا بخیر و خوبی گزر جانا اُسی کی ہمت اور فراست پر منحصر تھا۔ اس سال کے گزر جانے کے بعد وہ اُن کی شکرگزاری کا مستحق ہو سکتا تھا مگر دیکھنا یہ تھا کہ اگر اسے امداد یا حفاظت کی ضرورت ہو تو وہ اُس کے لیئے اپنا نقصان کرنے کو بھی تیار ہونگے یا نہیں۔ عوام پسندوں کے سرغنوں کی حالیہ تدابیر کے بارآور ہونے کی فی الحال کوئی امید نہ تھی اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیئے اُنھیں دوسری تدابیر اختیار کرنی پڑیں۔ سسرو کے طرفداروں کی یہ کامیابی زیادہ تر ساہوکاروں کی تائید کی وجہ سے تھی گو طبقۂ ایکوائٹ، میریس اور کِنّا کا طرفدار تھا اور سولا سے اسے سخت نقصان تھا مگر سیاسی جماعتوں کی موجودہ ہیئت ترکیبی کچھ ایسی تھی کہ انھیں اپنے تعلقات پر نظرثانی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ قیصر کو میریس کا جانشین ہونے کا دعوے تھا مگر کراسس، سولا کے خاص لوگوں میں تھا اور اس زمانے میں بظاہر قیصر سے اُس کا اثر کہیں زیادہ تھا۔ کیٹلین بھی سولا کے قسائیوں میں سے تھا جسکے مظالم کی یاد ساہوکاروں کے دلوں میں اب تک تازہ تھی۔ برخلاف اس کے سسرو خود اُنھیں کے طبقے کا ایک لائق فرد تھا جس کے تعلقات زیادہ تر فریق میریس سے تھے اور جسے وہ ہرگونہ پسند کرتے تھے۔ طبقۂ ایکوائٹ نے اپنے ان حقوق کو دوبارہ حاصل کرلیا جن سے سولا نے اُنھیں محروم کردیا تھا اور جمہوری تحریکوں سے اُنھیں بہت کم ہمدردی تھی۔ علاوہ بریں مشرق سے جو خبریں آرہی تھیں وہ اُنکے لیئے امید افزا تھیں کیونکہ جدید مفتوحہ ممالک میں اُنھیں حصول دولت کے مزید مواقع ملنے والے تھے اور اس لیئے پامپی سے جو بغض و حسد اُنھیں تھا وہ جاتا رہا۔ اسلیئے طبقۂ مذکور کا سسرو کی متابعت کرنے میں کوئی نقصان نہ تھا گو امرائے سینیٹ بھی اُس کے مؤید تھے۔ سیاسیات روما میں ابھی وہ منزل دور تھی جبکہ دولتمندوں کے دونوں طبقے باوجود باہمی اتحاد کے مجلس سنتوریہ کو اپنے قابو میں نہ رکھ سکتے تھے۔ اس وقت دونوں طبقوں کے اتحاد سے ایک ایسی جماعت وجود میں آگئی جسکا مقصد قیام امن تھا یعنی دولتمندوں کے مفاد کا زیادہ خیال تھا اور یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ

باب ۱۵

سلطنت میں اب صرف دو جماعتیں ہیں یعنی دولتمند اور مفلس۔ کیٹی لین نے اسکو محسوس کر لیا تھا جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔ سسرو کو فی الحال یہ ضرورت تھی کہ اپنے سال حکومت میں اپنے ہم عہدہ کانسل کی مخالفت سے گلو خلاصی حاصل کرے اس کے لیئے اس نے حسب ذیل تدبیر سوچی۔ ۶۳ء ق م کے کانسلوں کے سپرد جو صوبجات کیئے گئے تھے اُن میں سے قرعہ اندازی سے مقدونیہ سسرو کے نام نکلا اور گال ایس روئے صوبۂ الپ اینٹونیس کے حصے میں آیا جو اس تقسیم سے خوش ہوا کیونکہ مقدونیہ میں جس میں علاوہ یونان کے دیگر اضلاع بھی شامل تھے حصول دولت کے زیادہ مواقع تھے جیسا کہ ڈولابیلا نے حال ہی میں ثابت کر دیا تھا۔ مارکس لیوکلس کی کامیاب معرکہ آرائیوں کے بعد فتوحات کا بھی حاصل ہونا آسان ہو گیا تھا۔ مگر گال میں نہ تو حصول دولت کے مواقع تھے نہ آسانی سے اعزاز حاصل کرنے کے۔ سسرو نے مقدونیہ اس شرط پر اینٹونیس کے حوالے کر دیا کہ وہ زمانۂ کانسلی میں اُس کی مخالفت سے باز رہے۔ اینٹونیس اس جھگڑے میں آگیا اور اسطرح عوام پسند اپنی جماعت کے کانسل کی امداد سے محروم ہو گئے اور ”بہترین اشخاص“ کو افکار سے نجات حاصل ہو گئی کیونکہ مقروض ہونے کی وجہ سے اینٹونیس سے ہر قسم کا کام نکل سکتا تھا۔ سسرو کا اس معاملے میں کوئی نقصان نہ ہوا کیونکہ اُس کا اصلی میدان کارزار ہمیشہ سے شہر روما تھا اور اہل صوبجات کو لوٹنے کا اُسے شوق نہ تھا یہاں تک کہ اُس نے صوبۂ گال مقدونیہ کے عوض میں لیا بھی نہیں۔ جس چیز کی ایک نئے آدمی کو ضرورت ہو سکتی تھی اُسے حاصل ہو گئی یعنی سینٹ میں اُسکی قوت مستحکم ہو گئی اور اُس وقت سے اُس کا شمار طبقۂ اپٹی میٹ میں ہو گیا اور ”بہترین اشخاص“ گو اُس کے لیئے اپنا نقصان کرنے کو تیار نہ تھے مگر اپنی جماعت میں اُس کی شرکت اُنکو ناگوار بھی نہ تھی کیونکہ اُس کے خصائل حمیدہ اور فصاحت و بلاغت سے اُن کے عیوب پر پردہ پڑتا تھا۔

عدالتوں میں مقدمات کی کثرت

(۱۰۱۸) انتخابات کانسلی سے قبل سال زیر تذکرہ (۶۴ء ق م) میں عدالتوں میں

لہ سسرو ان پسو نیم ۳۸-۴۴-۵۵-۵۱-

باب ۴

مقدمات اس کثرت سے دائر ہوئے کہ اُن کا ذکر ضروری ہے۔ ۶۵ ق م میں کیٹو نے بحیثیت کویسٹر سولا کے متوسلین سے ناجائز رقوم کے واپس لینے کی کارروائی شروع کر دی تھی۔ قیصر عدالت قتل کا صدر تھا اور اُس نے اپنے موجودہ عہدے[۵۱] سے نفع اُٹھا کر سولا کے عہد کے قانون پر مقدمے چلانے شروع کیئے اور اس طرح سولا کے طرفدار امرا پر حملہ کر دیا جو اُس کے افعال کے جواز کے حامی تھے۔ سولا کے قوانین میں مستثنیات کے متعلق جو دفعات تھے اُن کو ناجائز قرار دے کر اُس نے اس قسم کے اشخاص پر استغاثہ کرنے کی اجازت دے دی اور ان میں سے بعضوں کو سزا بھی ہوئی۔ یہ سب کارروائیاں انتخاب کے قبل کی تھیں اور اُن کو روکنے اور قیصر کو زک دینے کے لیئے بہترین اشخاص نے لیوکیس کے ذریعے سے کیٹی لین کے خلاف اسی قسم کا استغاثہ دائر کرا دیا جو سب سے بڑا مجرم تھا۔ یہ مقدمہ موسم خزاں تک شروع نہیں ہوا مگر سسرو کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی تیاریاں کئی ماہ قبل سے ہو رہی تھیں۔ قیاس کیا گیا ہے[۵۲] کہ کسی نہ کسی بہانے سے قیصر نے انتخاب کے قبل استغاثے کی کارروائی کو اُس نوبت پر نہ پہنچنے دیا جب کہ جیوری کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور سماعت مقدمہ کی تاریخ مقرر ہوتی ہے۔ قیصر کی اس تدبیر سے کیٹی لین کو کانسلی کی امیدواری کا موقع ملا اور چونکہ اس قیاس کے خلاف کوئی بلاواسطہ شہادت نہیں اس لیئے اُس کو تسلیم کرنا مناسب ہوگا۔ کیٹی لین اس مقدمے سے نہایت شرمناک بے ایمانی سے بری ہو گیا اور اُس کی صفائی میں سابق کانسل تک شریک تھے جن پر قیصر کی نظر عنایت تھی کیونکہ کیٹی لین کا وجود اُس جماعت کے لیئے مفید تھا۔ مگر اس استغاثے سے جو مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا یعنی سولا کے متوسلین۔[۵۳] اُسکے بعد کسی نے پرخاش جوئی نہیں کی۔ غالباً ۶۴ ق م ہی کے اواخر میں پی سیٹیس (جنکا ذکر

---

[۵۱] ایسکونیس صفحات ۹۱ - ۹۲ - سوئی ٹونیس - جولیس ۱۱۔

[۵۲] یہ قیاس سی۔ جان کا ہے جو اُس نے کتاب مذکورۂ ذیل (۱۸۶۸ء) کے صفحہ ۷۲۳ - ۷۳۶ پر ظاہر کیا ہے Jahbrucher fur classiche philologie اور فان اشٹرن نے بھی اس قیاس کو تسلیم کر لیا ہے۔ (صفحہ ۵۳) اس باب کے آخر کا نوٹ بھی ملاحظہ ہو۔

[۵۳] فقرات ۱۲۵۳ - ۱۲۵۷ ملاحظہ ہوں۔

باب

آگے آئے گا) ہسپانیہ روانہ کیا گیا کہ وہاں درپردہ عوام پسندوں کے مقاصد کے حصول کی تدبیر کرے کیونکہ پسیو کے انتقال سے ان کی تدابیر خاک میں مل گئی تھیں مگر اسکا ذکر ہم پھر کریں گے۔

سنہ ۶۲ ق م کے کانسل اور ٹری بیون

(۱۰۱۹) ہر سال ٹری بیون اپنی خدمات پر ۱۰ دسمبر کو فائز ہوتے تھے اور کانسل ۱ جنوری کو۔ اس معاملے میں ٹری بیونوں کی پیش قدمی ہمیشہ اہم تھی خصوصاً جبکہ ہلچل بھی ہوتی جیسی کہ زمانۂ زیر تذکرہ میں۔ اسی کی وجہ سے ٹری بیونوں کو موقع ملتا تھا کہ کانسلوں کو اپنی خدمات پر فائز ہونے سے قبل اپنی مجوزہ تدابیر کے متعلق تحریکیں پیش کریں اور عام جلسوں میں تدابیر مذکور کی تائید میں تقریر کریں۔ سسرو جب خدمت کانسلی پر متمکن ہوا تو اسے معلوم ہوا کہ ٹری بیونوں نے غالباً کراس اور قیصر کے ایماء سے بہت سی ایسی تجاویز پیش کر دی تھیں جن کی مخالفت پر وہ مجبور تھا۔ اسی زمانے میں بہت سے خلاف فطرت واقعات بھی ہوئے تھے جن سے بدشگونی کا احتمال تھا اور زمانۂ امن میں "شگون امان" کی جو رسم[1] ہر سال ہوا کرتی تھی اس کے دوران میں بعض شگون ایسے ہوتے تھے جنھیں آگر (فال خواں) فال بد خیال کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تجاویز مذکور امور ذیل کے متعلق تھیں (۱) سولا نے جن لوگوں کو قابل قتل قرار دیا تھا ان کی اولاد کو شہریت کے کامل حقوق عطا کرنا (۲) قرضوں کو کم کر دینا یا بالکلیہ معاف کر دینا (۳) تقسیم اراضی اور نو آبادیوں کی ایک عظیم الشان تجویز (۴) سنہ ۶۶ کے جو کانسل جرم ایمبی ٹس (انتخابات میں رشوت دہی) میں اپنی خدمات سے علحدہ کیئے گئے تھے ان کی دادرسی ہو یعنی سنہ ۶۷ کے قانون کیلپرنی کی رو سے یہ لوگ تاحیات خدمات سے محروم کر دیئے گئے تھے۔ اب یہ تحریک پیش کی گئی کہ اس سزا کو دس سال کے لیئے محدود کر دیا جائے یعنی پہلے قانون پر عمل کیا جائے۔ یہ دونوں ملزم

---

[1] ڈائیون کیسیس ۳۷-۲۴ ، ۲۵-۵ سسرو ڈی ڈی وی نی ٹیشیونی یکم ۵-۱۰۵ پریلر کے افسانیات روما کی فہرست میں آگوریئم سالوٹس دیکھو۔ اس رسم کے ادا ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک مشرق کی جنگ ختم ہو چکی تھی

[2] سسرو پرو سولا ۶۲-۶۶ اور اس کا ڈیشیو کائی کیلیا پر ریڈ کے حاشی اور دیباچہ (۱۴۳)

باب

پی آٹرونیس پائیٹس اور پی کارنیلیس سولا (سولا کا برادرزادہ) تھے۔ یہ تجویز سولا کے ایما سے یکم جنوری کو واپس لے لی گئی مگر اس کے وجوہ کا ہمیں علم نہیں۔ قرض خواہوں کو نقصان پہنچا کر قرض داروں کو سبکدوش کرنے کی جو کوششیں ہو رہی تھیں اُن کے متعلق ہمیں صرف یہ علم ہے کہ سسرو نے انہیں کسی کسی صورت سے کارگر نہ ہونے دیا گو ان کوششوں کا سلسلہ ع۶۳ تک جاری رہا اور سسرو کو فخر تھا کہ سلطنت میں قرضے کا سلسلہ اُس کی وجہ[1] سے جاری رہا۔ تجویز مذکورہ کے متعلق یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ مقروضیت کی بعض خاص صورتیں تھیں جو اطالیہ کے نظام زرعی سے پیدا ہوئی تھیں۔ بہت سے لوگ وسیع علاقوں پر قابض تھے جن کے بعض حصص آگر پبلکس (اراضی سرکاری) تھے جن کے وہ اجارہ دار تھے۔ برادران گراکی کی تجاویز کے بارور نہ ہونے کی وجہ سے اراضی مذکور کی صورت اب خانگی جائداد کی ہو گئی گو پیزیسیونی کا پرانا نام اب تک قائم تھا۔ بڑے بڑے علاقوں کے مالکوں کی تمدنی اہمیت اب تک باقی تھی۔ یہ لوگ زیادہ تر روما میں رہتے اور کارندوں کے ذریعے سے جو غلام تھے علاقوں کا انتظام کرتے۔ انکی آمدنی کا دارومدار غلّہ اور مویشیوں کی فروخت پر تھا اور اگر وہ اپنے علاقوں کا بہتر انتظام کرتے تو ممکن تھا کہ اُن کی آمدنی زیادہ ہوتی۔ روما میں چونکہ اخراجات زیادہ ہوتے اس لیئے اُن پر قرضے کا بار اکثر رہا کرتا اور رفتہ رفتہ قرضوں کے سود کی رقم اُن کی آمدنی سے بڑھ جاتی حالانکہ اگر وہ اپنی جائداد کو فروخت کر دیتے تو اصل قرض بہ آسانی ادا ہو جاتا۔ سسرو کا بیان ہے کہ ایسے مالکان اراضی کی بڑی تعداد تھی جو اپنے قرضوں کو ادا کرنے کے لیئے اپنی جائداد کو فروخت کرنے پر آمادہ نہ تھے اور اپنی حماقت سے دیوالیہ ہو رہے تھے۔ یہ لوگ اس امید موہوم میں تھے کہ اگر کوئی سیاسی انقلاب ہو جائے تو وہ اپنے قرضوں سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اُن کی جائدادیں بھی بچ جائیں گی۔ سسرو اُن کی اس خام خیالی کا مضحکہ کرتا ہے مگر کچھ دن کے بعد اُسے خود تسلیم کرنا پڑا کہ کیٹی لین کے مختلف العناصر پیرووں میں

[1] سسرو کیٹی لین دوم ۱۸ ڈی آئی کی اس دوم ۸۴

باب ۹ روفس کا قانون زرعی

ایسے لوگ بہت تھے۔

(۱۰۲۰) جو تجاویز اس موقع پر پیش ہوئیں اُن میں بڑی بیون پی سَروِلیئیس رُولیس کے نام سے جو زرعی قانون نہایت غور و خوض کے ساتھ مرتب کر کے پیش کیا گیا تھا اور اسکے متعدد ہم عہدہ اُس کی تائید پر آمادہ تھے گو بلاشبہ اس قانون کو در اصل قیصر نے مرتب کیا تھا۔ بظاہر یہ فریق میرین کی ایک تحریک تھی جس کی غایت تھی کہ عوام کو خوش کیا جائے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کا لحاظ رکھا گیا تھا کہ مخالفین کو بھی ہموار کر لیا جائے۔ قانون مذکور کے محرکین کو امید تھی کہ وہ وقت واحد میں اُس کو نافذ کرا کے جنوری کے اختتام کے قبل کام شروع کر دیں گے۔ قانون کا مسودہ تیار تھا مگر اُس کی اشاعت آغاز سال کے کچھ ہی قبل ہوئی۔ اس کے متعلق پہلے ہی سے چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں مگر سسرو نے شکایت کی ہے کہ اُسے مسودے کی کوئی باضابطہ نقل نہ مل سکی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ٹری بیون اُس کو قانون مجوزہ کے منشا سے واقف کرانا خلاف مصلحت خیال کرتے تھے۔ اب ہم اس دانشمندانہ تجویز کی دفعات کو یکے بعد دیگرے بیان کریں گے اور پھر محرکین کے اصلی مقاصد پر بحث کریں گے جو ان مفید تجاویز کے پردے میں مخفی تھے۔ قانون کا منشا یہ تھا کہ نوآبادیوں کے قیام کا کام عظیم الشان پیمانے پر شروع کیا جائے اور غریب شہریوں کو قطعات اراضی دے کر اطالیہ کی اراضی پر آباد کیا جائے۔ یہ قطعات وراثتہً باپ سے بیٹے پر منتقل ہو سکتے تھے مگر قابضین کو فروخت کرنے کا حق نہ تھا۔ اس طور پر روما کے مفلس اور قلاش باشندے روما سے جس کی آبادی بہت بڑھ گئی تھی علیحدہ کر کے اطالیہ کے ویران دیہاتوں میں کاشتکاری کے لیئے آباد کیئے جانے کو تھے۔ یہ تجویز بظاہر تو بہت مفید معلوم ہوتی تھی مگر سلطنت صرف سرکاری اراضی (اگر پبلی کس) کو تقسیم کر سکتی تھی اور اس قسم کی اراضی اطالیہ میں اب بہت کم باقی رہ گئی تھی [خانگی اراضی اگر پرائیوٹس (؟)] سے زرعی قوانین کو کوئی سروکار نہ تھا۔ سولا نے چند بستیوں کی اراضی کو ضبط کر لیا تھا اور ان میں سے بعض اب تک سلطنت کے قبضے میں تھیں۔ انکے علاوہ صرف کیمپینیا کی اراضی تھی جن کو قرطاجنہ کی دوسری لڑائی کے دوران میں

باب ۴

سلطنت روما نے ضبط کر لیا تھا۔ اراضی مذکور سے جو کسانوں کو سخت لگان پر دی گئی تھی سلطنت کے خزانے کو بہت آمدنی تھی۔ کچھ اور مختلف علاقے بھی تھے جو اجارہ داروں کے قبضے میں تھے۔ یہی اراضی زمانۂ سابق کے زرعی اصلاح کنندوں کی دستبرد سے بچ گئی تھیں اور اب روما کے شہریوں کے قبضے میں ایسی شرائط پر تھیں جن سے سلطنت کو بھی نفع تھا اور موجودہ قابضین کو نکال کر دوسرے لوگوں کے لیے جگہ نکالنے میں کوئی نفع نہ تھا۔ سولا کے انتقالات جائداد کے تحت میں بھی بہت سے علاقے لوگوں کے قبضے میں تھے جس پر قبضہ کرنا فریق میرین کے خلاف مرضی نہ تھا۔ لیکن اس طرز عمل کے اختیار کرنے سے سولا کے طرفدار جو اراضی مذکور پر قابض تھے اس تجویز کے مخالف ہو جاتے اور اُن کی مخالفت اُس کے حق میں مہلک ثابت ہوتی۔ اُن کو خاموش رکھنے کے لیئے قانون مجوزہ میں چند دفعات شامل کر دیئے گئے۔ جن کی رو سے قابضین مذکور اور دیگر اشخاص کے حقوق کو جن کی حیثیت اراضی مشتبہ تھی محفوظ کر دیا گیا تھا بشرطیکہ اُن کا قبضہ ایک خاص تاریخ سے قبل کا ہو۔ یہ تاریخ (۸۲ق م) اس طور پر مقرر کی گئی تھی کہ سولا کے جملہ عطیات اُس میں شامل ہو جائیں تقسیم کے لیئے اطالیہ میں اراضی کے ملنے کی صرف ایک صورت رہ گئی تھی یعنی اراضی خرید کی جائیں جس کے لیئے رقوم خطیر کی ضرورت تھی۔ اس رقم کے وصول کرنے کے لیئے جو تدابیر پیش کی گئی تھیں اُن کو اس قانون کا جزو اعظم خیال کرنا چاہیے۔

قانون زرعی

(۱۰۲) سسرو جس کے پیش نظر مسودۂ قانون تھا بیان کرتا ہے کہ جن دفعات کی رو سے فروخت کے اختیارات دیئے جانے کو تھے وہ نہایت وسیع تھے۔ یعنی نہ صرف سرکاری علاقوں کا رقبۂ کثیر مختلف ممالک میں قابل فروخت قرار دیا گیا تھا بلکہ دفعات مذکور کی عبارت ایسی مبہم اور غیر معین تھی کہ اُس کا اطلاق وسیع تر رقبات پر ہو سکتا تھا۔ اس قانون پر سسرو[1] نے جو تقریر کی اُس کے درمیان میں اُس نے بیان کیا کہ جس طرح کسی دیوالیہ کا ملک و اسباب نیلام ہوتا ہے اسیطرح اہل روما کی املاک فروخت ہونے کو ہیں۔ یہ مبالغہ نہ تھا اور اپنے اعتراض کی تائید میں

[1] سسرو ڈی لیگی اگریریا نمبر دوم ۴۸۔

باب ۵

سسروؔ نے معقول دلائل پیش کیں۔ اس نیلام میں سلطنت روما کی تمام املاک شریک تھیں جو اطالیہ اور بیرونجات میں واقع تھیں خصوصًا وہ سب اراضیات جو سولا کی پہلی کانسلی (۸۸ ق م) کے زمانے میں یا اُس کے بعد سلطنت کے قبضے میں آئی تھیں۔ نیلام میں جو علاقے شامل تھے اُن کی وسعت کا صرف اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ بتھی نیا بھی اس میں شامل تھا جو اُسی زمانے میں فتح ہوا تھا اور پامپی کے جملہ الحاقات حالیہ بھی شامل تھے۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ گو قانون مجوزہ میں مصر کا نام صریحًا مذکور نہ تھا مگر اُسکی دفعات کی عبارت ایسی تھی کہ اُس سے یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ دفعات مذکور کا اثر اس ملک پر بھی پڑتا ہے یا نہیں۔ حال ہی میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ پامپی کی قوت کو روکنے کیلئے مصر پر قبضہ کرلیا جائے اور یہ دعوٰے بھی کیا گیا تھا کہ خاندان بطلیموسی کے آخری ولد الحلال بادشاہ نے اہل روما کو اپنی سلطنت کا وارث قرار دیا تھا۔ ان دونوں باتوں سے یہ شبہہ ہوتا ہے کہ روس یا دراصل قیصر کے دانت مصر پر لگے ہوئے تھے۔ یہ امر بھی واضح ہے کہ جو وسیع رقبات اس قانون سے متاثر ہوئے تھے سب فروخت نہیں کیئے جاسکتے تھے۔ اس دقت کو رفع کرنے کے لیئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ جو علاقے فروخت نہ ہوسکیں اُن پر محصول یا لگان مقرر ہو۔ ممالک مشرق میں حال میں جو مال غنیمت یا روپیہ ملا تھا اُس کو بھی اس قانون کی اغراض کی توسیع کے لیئے صرف کرنے کی رائے دی گئی تھی۔ اس طور پر روما کے غربا میں اطالیہ کی اراضی کے تقسیم کرنے کی غرض سے ایک عظیم الشان سرمایہ جمع کرنے کی گویا یہ تجویز تھی جس کی تکمیل کے لیئے وسیع عدالتی اور انتظامی اقتدارات کی بھی ضرورت تھی کیونکہ عاملانہ حکام کو قانون مذکور کے منشا کی تکمیل کے لیئے

(الف) تصفیہ کرنا پڑتا کہ کون اراضیات سرکاری ہیں اور کون نہیں ہیں۔
(ب) اس قدر اختیارات کی ضرورت تھی کہ اپنے احکام کی تعمیل کراسکیں۔
اور (ج) طے کرسکیں کہ کونسی اراضی تقسیم کے لیئے خریدنی چاہیئے اور کون نہیں۔ اقتدارات مذکور کی وسعت کو الفاظ میں بیان کرنا دشوار ہے کیونکہ ان کا عرصہ دراز تک باقی رہنا بھی لابدی تھا اس لیئے کہ اس کام کی

باب ۵

تکمیل کے لیے معتد بہ مدت کی ضرورت تھی۔ پاپمی کو جو وسیع اقتدارات عطا ہوئے تھے وہ فوجی ضروریات کی وجہ سے تھے۔ نظام جمہوری کا اصل اصول یہ تھا کہ زمانۂ امن میں حکام کی مدت حکومت چند روزہ ہو۔ روس کے تجویز قانون سے جس کی خوبیاں خواہ کچھ ہی ہوں یہ اصول پامال ہوتا تھا۔

سسرو کی مخالفت

(۱۰۲۲) اختیارات مذکور دس اشخاص کے ایک کمیشن کے تفویض کیئے جانے کو تھے جن کا انتخاب[۱]، اقبائل غلبہ آراء سے بذریعۂ قرعہ کرتے۔ اراکین کمیشن کو پریٹروں کے اقتدارات حاصل ہوتے اور اُن کی خدمت کی مدت پنج سالہ قرار دی گئی تھی۔ قانون میں ایک دفعہ یہ بھی تھا کہ ہر امیدوار اصالتہً حاضر ہو جس کی رو سے پاپمی انتخاب سے خارج کر دیا گیا۔ اگر یہ تجویز قانون کی شکل اختیار کر لیتی تو قیصر یقیناً نہ صرف کمیشن کا ایک رکن ہوتا بلکہ اُس کا صدر بھی۔ سسرو تجاویز مذکور کی علانیہ مخالفت پر دو سبب سے مجبور تھا اولاً بحیثیت سینٹ کے نمایندے کے اور ثانیاً پاپمی کے طرفداروں کے سرغنہ کی حیثیت سے۔ علاوہ بریں جمہوریت کا دلدادہ اور اسراف اور بے ایمانی کا مخالف ہونے کی وجہ سے بھی وہ بذات خود مخالفت پر مجبور تھا۔ تجاویز مذکور کے خلاف میں اُس نے چار تقریریں کیں جن میں سے تین ہم تک پہنچی ہیں۔ پہلی تقریر جو سینٹ میں کی جمہوری کو ہوئی نامکمل ہے۔ دوسری تقریر میں جس میں اُس نے عامۂ قوم کو مخاطب کیا تھا بحیثیت مقرر اسے اپنی زندگی میں سب سے بڑی کامیابی نصیب ہوئی یعنی اپنی سحر بیانی سے اُس نے عوام کو ایک ایسی تجویز کا مخالف بنا دیا جو خود اُن کی نفع رسانی کے لیئے پیش کی گئی تھی۔ تیسری تقریر اُس تقریر کا ایک مختصر ضمیمہ ہے۔ تقاریر مذکور مبالغہ آمیز ہیں اور ان میں واقعات کو غلط پیرایے میں پیش کیا گیا ہے مگر یہ عیوب تمام سیاسی تقریروں میں ہوتے ہیں۔ اُس کی بعض دلائل کو یہاں دُہرانا ضروری ہے کیونکہ ان سے عامۂ قوم کے جذبات کا پتا لگتا ہے۔ تجویز زیر بحث میں پاپمی پر جو معاندانہ حملہ کیا گیا تھا اُسکا

[۱] فقرہ ۱۰۲۵۔

باب ۵۱

پردہ فاش کرنے میں مقرر نے سامعین کو بتادیا کہ تجویز پیش کرنے والوں کا اصل منشا کیا تھا۔ تجویز کے منظور ہوجانے سے بے ایمانی اور طرفداری کے جو مواقع ملتے اُن کی طرف اشارہ کرکے اُس نے اہل سیاست کی بے ایمانی کی طرف سامعین کو متوجہ کیا اور اس اعتراض کا کوئی برمحل جواب بھی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ مسودۂ قانون میں اراکین کمیشن کے نام درج نہیں تھے۔ اس امر سے بھی انکار نہیں ہوسکتا تھا کہ تجاویز مذکور کے نفاذ سے رشوت ستانی کے بے شمار مواقع نکل آتے جس سے وہ لوگ زیر بار ہوتے جو کمیشن کے فیصلوں سے متاثر ہوتے۔ اراضی کی مجوزہ فروخت سے اراکین کمیشن کے ہاتھوں میں رقوم خطیر آتیں جس سے اُن کے ایمان کے ڈانوا ڈول ہونے کا اندیشہ بھی تھا۔ شہر کے مفلس باشندے جنھیں اس سرمائے سے مستفید ہونے کی امید نہ تھی ضرور اراکین سے بدگمان رہے ہوں گے۔ اطالیہ میں جو اراضیات مل سکتی تھیں اُن کے متعلق کوئی تیقن نہ تھا کہ وہ ایسی ہوں گی کہ غریب شہری اُنھیں قبول کرسکیں۔ بدعنوانیوں کے بھی بے شمار مواقع تھے۔ بہت سے ایسے اشخاص تھے جن کے علاقوں کی زمین بنجر تھی یا پانی کی کمی یا فصلی بخاروں کی وجہ سے ان میں کاشت نہ ہوسکتی تھی۔ بعض لوگ مشتبہ طریقوں سے اراضیات خصوصاً سولا کے مظلوموں کی املاک پر قابض ہوگئے تھے۔ یہ لوگ اس فکر میں تھے کہ ان بیکار علاقوں کو آونے پونے سلطنت کے سر لگادیں۔ خود رولس کے متعلق افواہ تھی کہ اُس کا تعلق ایک ایسے زمیندار سے ہے جو اپنی بے کار اراضی سے سبکدوش ہونا چاہتا ہے۔ تقریر کے آخر میں سسرو نے سوال کیا کہ آیا یہ عقلمندی ہے کہ جبکہ بازار میں اراضی کی معقول قیمت نہ ملتی ہو تو اُس کو کوڑی کے مول فروخت کردیا جائے اور سلطنت آمدنی کے قابل قدر ذرائع سے صرف اس لیئے دست کش ہوجائے کہ دس اہل سیاست کو اس امر کا موقع مل جائے کہ اپنے دوستوں کی بے کار اراضی من مانی قیمتوں پر سلطنت کے لیئے خرید لی جائیں۔ دلائل مذکور سے اس قابل وکیل کے ہنر کا ثبوت ملتا ہے۔ روما کی بے فکر مخلوق کو اس سخت محنت کا کب شوق تھا جو زراعت کے لیئے

باب ۵۵

ضروری ہے۔ مجوزہ قانون کے رد کردیئے جانے میں اُسے زیادہ تر کامیابی چند چلتے ہوئے نعروں سے ہوئی جن میں اُس نے عوام کو بتا دیا کہ اگر یہ قانون منظور ہوگیا اور وہ دیہات میں جاکر آباد ہوگئے تو پھر شہر کے کھیل تماشے اور مفت کا غلہ کہاں، اس وقت تو تم فرماں روا قوم کے ایک جزو ہو ہر شخص تمہاری خوشامد کرتا ہے دعوتیں ہوتی ہیں، تمہارے ووٹ (رائے) کی ایک حقیقی قیمت ہے۔" بحیثیت مجموعی یہ تجویز محض ایک دھوکے کی ٹٹی تھی اور اس سے افلاس کے رفع کرنے میں یا شہر روما سے بے کار اشخاص کو نکالنے میں ہرگز کامیابی نہ ہوتی۔ قیصر اس بات کو بخوبی سمجھتا تھا مگر اپنے اصلی مقاصد کے حصول کے لیئے اُسے ایک ایسے ذریعے کی ضرورت تھی جس میں بظاہر عامۂ قوم کا نفع نظر آتا۔ سسرو نے اُس کی اس چال کو حد درجہ دلیری اور فراست سے آشکارا کردیا۔

(۱۰۲۳) ایک بڑی بیونتِ[1] تیار کرلیا گیا تھا کہ جب شمار آرام کا وقت آئے تو کارروائی کو روک دے مگر نہ تو اس کا موقع آیا اور نہ کوئی بلوہ ہوا۔ تجویز مذکور آخر واپس لے لی گئی کیونکہ عامۂ قوم نے کوئی گرمجوشی ظاہر نہ کی۔ قیصر کو اس معاملے میں ہزیمت ہوئی۔ لیکن ہم قیاس کرسکتے ہیں کہ اگر یہ تجویز منظور ہوجاتی اور قیصر وسیع اقتدارات حاصل کرکے ممالک شرقی کی طرف روانہ ہوتا تو کیٹی لین کا روما میں رہنا اور اس کا لوٹ مار اور قتل سے ہر چیز کو درہم برہم کرنا قیصر کے مقاصد کے لیئے مفید نہ ہوتا۔ اب چونکہ یہ تجویز واپس لے لی گئی تھی اور قیصر، روما میں رہ کر صورت حال کو دیکھ رہا تھا، اُسے ہر وقت موقع تھا کہ اگر فساد ہوجائے تو حکمران جماعت کی لغزشوں سے نفع اٹھائے۔ کیٹی لین کی سازش کا ابھی کوئی پتہ نہ تھا، مگر کیٹی لین پیش پیش تھا اور اپنی شکست کا بدلہ لینے پر تلا ہوا تھا۔ اُس کا سینیٹ اور کانسل کو پریشان کرنا قیصر کے مفید مطلب تھا۔ اسی لیئے قیصر

---

[1] سسرو پرو سولا ۶۵۔

باب ۵

اور کراسس سال آئندہ لی کانسل کے لیئے اس کی تائید کر رہے تھے۔[1] اگر مجوزہ زرعی قانون کے نفاذ میں ناکامی نہ ہوتی تو وہ ہرگز ایسے خطرناک شخص کی تائید نہ کرتے۔

رابیریس کا مقدمہ

(۱۰۲۴)[2] دوسرے واقعات سے بھی اس زمانے کی سازشوں اور عام بے چینی کا پتا چلتا ہے۔ طبقۂ ایکوائٹ کے لیئے تماشاگاہ (تھیٹر) میں انشستیں مخصوص تھیں، اس کے خلاف بھی شورش پیدا ہو گئی تھی اور سسرو نے بڑی دقت سے عوام کی خفگی کو رفع کیا۔ یہ شورش بھی خفیہ ریشہ دوانیوں سے پیدا ہوئی تھی۔ مخالفین دوسری چال یہ چلے کہ انھوں نے سینٹ کے ایک پیرانہ سال رکن مسمی رابیریس پر مقدمہ چلا دیا جس پر یہ الزام تھا کہ اس نے ۳۷ سال قبل اپنے ہاتھ سے سیٹرنینس کو قتل کیا تھا۔ اب تک یہ خیال تھا کہ سینٹ کے آخری حکم نے اس کو ہر قسم کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا تھا مگر اس مقدمے کا اصلی مقصود یہ تھا کہ حکم مذکور کے جواز پر بحث کی جائے یہ بھی سینٹ پر قیصر کا ایک وار تھا۔ مقدمہ عدالت میں ججسٹاس میں نہیں پیش ہوا بلکہ دو حکام عدالت (ڈوام وی رِی) کے فیصلے پر مرافعہ کی شکل میں مجلس عامہ میں پیش ہوا جن میں سے ایک خود قیصر تھا۔ اس طور پر ایک متروک ضابطے کا احیاء عمل میں آیا جس کے ذریعے سے عامۂ قوم کو پرڈوا ایلیو (غداری) کے نام سے ایسے جرائم کی سزا دینے کا حق حاصل تھا جو اس کے خلاف سرزد ہوئے ہوں۔ اس متروک ضابطے کو رد کرنے کیلیئے ایک چال[3] چلی گئی

[1] فقرہ ۱۰۲۶ مابعد

[2] سسرو ایڈاٹیکم دوم ۱-۳۔ ان پیسو نیم ۲-۵

[3] یعنی جانی کولم کا سرخ جھنڈا اتار دیا گیا جس سے مراد یہ تھی کہ فوج کا جو دستہ قوم ایٹرس کن کی ناگہاں یورشوں کو دیکھنے کے لیئے مقرر تھا اس وقت اپنے کام پر نہ تھا اور اس لیئے مجلس سنتوریہ کا اجلاس حسب ضابطہ جاری نہیں رہ سکتا تھا۔

باب ۴

جو اُسی قدر قدیم تھی اور جس کا سمجھانے والا غالباً سسرو تھا۔ یہ معاملہ فوراً رفع دفع نہیں ہوا مگر چونکہ اُس کی کارروائی زیادہ دلچسپ نہیں تھی اسلیئے مورخین نے اس کو تفصیل سے بیان نہیں کیا ہے۔ سسرو نے پیرانہ سالی ملزم کی صفائی میں ایک تقریر کی لیکن خود اُس کا بیان ہے کہ وہ دراصل سینٹ کے اس اقتدار کی تائید کر رہا تھا جس کی رو سے جماعت مذکور کو اس قسم کے احکام صادر کرنے کا حق ہے۔ اس طور پر یہ معاملہ ختم ہوا۔ کانسل اور سینٹ کو اس سے پریشانی تو ضرور ہوئی مگر بحیثیت ایک جماعت کے سینٹ کی قوت زیادہ مستحکم ہو گئی۔ سولا نے بذریعۂ قانون اپنے کشتگان جور کی اولاد کو خدمات سلطنت سے محروم کرا دیا تھا[۱]، اس قانون کی منسخ کے لیئے ایک تجویز پیش ہوئی تھی جو سینٹ کے لیئے موجب پریشانی تھی۔ سسرو نے اسکے قبل سولا کے انتظامات کو درہم و برہم کرنے کی کوششوں کی تائید کی تھی اس لیئے موجودہ تجویز کی مخالفت اس کی بدنامی کا باعث تھی۔ مگر ان بدقسمت نوجوانوں کی دادرسی سے شورش کے بڑھنے کا احتمال تھا جس سے اس وقت ہر طرح بچنے کی ضرورت تھی اور ان چند نوجوانوں کو خدمات کا مستحق قرار دیکر سلطنت کو معرض خطر میں ڈالنے سے بہتر تھا[۲] کہ اُن کے حق میں ناانصافی ہو۔ اس معاملے میں بھی سسرو کو کامیابی ہوئی۔ واضح رہے کہ مفلس عوام کو اس معاملے میں کوئی دلچسپی نہ تھی اور دولتمند لوگ حالت موجودہ سے مطمئن تھے۔ سسرو عوام کے مزاج سے خوب واقف تھا "مفت کی نمائندگی"[۳] کے متعلق اس نے جو کارروائی کی اُس سے اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہ قبیح طریقہ عرصے سے جاری تھا۔ اگر سینٹ کا کوئی رکن کسی کام سے باہر جاتا مثلاً وراثت پر قبضہ کرنے یا صوبجات میں اپنی جائداد کو دیکھنے کے لیئے، تو وہ اپنے ذاتی اثر سے اعزازی لیگیٹ

---

[۱] ڈائون کیسیس ۴۴، ۷۴ کہتا ہے کہ قیصر کا ان لوگوں کی مدد کرنا اُسکی راستبازی کا ثبوت ہے۔ غالباً موجودہ تحریک بھی اُس کے ایما سے پیش ہوئی تھی۔

[۲] دیکھو دلائل جو کونٹی لین یازدہم ۱، ۸۵ میں پیش کیئے گئے ہیں۔

[۳] Gatione Liberal دیکھو سسرو ڈی لیگی بس سوم ۱۸۔

باب ۵

بن جاتا۔ اس اعزاز کی وجہ سے اسے حکام سلطنت کی شان و شوکت کے ساتھ اور سرکاری خرچ سے سفر کرنے کا حق حاصل ہو جاتا حالانکہ کوئی سرکاری کام اس سے متعلق نہ ہوتا۔ ان لوگوں کے سفر کا خرچ باشندگان صوبجات کو دینا پڑتا اور اس طرح اُن پر جو بار تھا اُس میں ایک مزید اور تکلیف دہ اضافہ ہو جاتا۔ اس شرمناک رعایت پر حملہ کرنے میں سرخ روئی کی امید تھی کیونکہ اس سے صرف چند دولتمند اشخاص مستفید ہوتے تھے اور سسرو نے جیسے محکوم اقوام سے حقیقی ہمدردی تھی محسوس کیا کہ اس وقت کچھ نہ کچھ ضرر ہو سکتا ہے غریب شہریوں کو امراء کے یہ خاص حقوق ناگوار تھے اور سسرو نے قانون زرعی کے متعلق اپنی تقریروں میں چالاکی کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کیا۔ اب اُسنے اس طریقے کے انسداد کے لیئے ایک تجویز پیش کی مگر ایک ٹری بیون نے کارروائی کو روک دیا جس کی وجہ سے اُس نے بدرجۂ مجبوری اُن نمایندگیوں کی میعاد کو ایک سال تک محدود کر دیا۔ اس کی تجویز اسی شکل میں منظور ہو گئی مگر اس قبیح طریقے کے انسداد میں کامیابی نہیں ہوئی یا اگر ہوئی تو محض برائے نام۔

قیصر سردار پجاری مقرر ہوتا ہے

(۱۰۲۵) سنہ ۶۳ میں جتنے وقوعات ہوئے سب سے قیصر اور سسرو کی باہمی مخالفت ہویدا ہے۔ مگر ایک معاملے میں جس میں شخصی ہر دل عزیزی کو زیادہ دخل تھا قیصر ہی کو کامیابی ہوئی ۶۴-۶۳ کے موسم سرما میں سردار پجاری کیوینٹس میٹلس پائیس نے انتقال کیا اور اس عہدے کے لیے جسکی خاص سیاسی اہمیت تھی اور جس حیاتی تھا بہت سخت جد و جہد ہونے کی امید تھی قیصر بھی دعوے دار تھا اس لیئے کہ یہ عہدہ اُس کے مناسب حال تھا اور یا میں کا میاب بھی اُس کے حق میں اس وقت مفید تھا۔ اس نے اپنے مقصد کے حصول کے لیئے یہ کارروائی کی کہ پہلے ٹری بیون ٹی ٹس ایبی اینس سے جو رابیریس کے مقابلے میں مستغیث ہوا تھا ایک تحریک پیش کرا دی کہ سولا کے قوانین کے نفاذ کے قبل تقرر کا جو طریقہ رائج تھا وہ پھر جاری کر دیا جائے یعنی ۳۵ قبائل میں سے ۱۷ بذریعۂ قرعہ اندازی منتخب کیئے جائیں اور انھیں ۹ قبائل کے غلبۂ آراء سے موجودہ پجاریوں میں سے کوئی ایک منتخب

باب ۵

لیا جائے[۱] - یہ تحریک منظور ہو گئی اور اس طرح پجاریوں کی جماعت اپنے صدر کے انتخاب کے حق سے محروم کر دی گئی - قیصر کا دوسرے آورد اور معمر اشخاص سے مقابلہ تھا جن میں سے ایک کیٹلس صدر سینیٹ تھا اور دوسرا ٹیٹوس ولیس ایسا ریکس تھا - کیٹلس کو معلوم تھا کہ قیصر بے حد مقروض ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے قیصر کو ایک رقم خطیر دینے کا وعدہ کیا اگر وہ امیدواری سے دستکش ہو جائے - لیکن وہ قیصر کی خصائل سے واقف نہ تھا - قیصر مقابلے میں اس عزم بالجزم کے ساتھ شریک ہوا تھا کہ خواہ کچھ ہی ہو کامیاب[۲] میں ہی ہوں گا اور وہی کامیاب ہوا - اس طرح بحیثیت سردار پجاری یا پجاریوں کی مجلس کے صدر نشین کے سلطنت کی مذہبی صدارت اس کے قبضے میں آ گئی جس میں معابد کی املاک کی امانت، مذہبی معاملات کے تصفیے کا حق، مذہبی شبہات کا تصفیہ، جنتری کا درست رکھنا اور دیگر اختیارات شامل تھے - اس آزاد خیالی کے زمانے میں اب روما کے قدیم مذہب کی باگ جو اوہام پرستی پر مبنی تھا اس دور اندیش شخص کے ہاتھ میں آ گئی جو روما میں آزاد خیالوں کا سرخیل تھا -

سازشیں اور فسادات

(۱۰۲۶) ۶۳ ق م کے اوائل میں فسادات کا سلسلہ برابر جاری رہا - امرا جو برسر حکومت تھے برابر حملے ہوتے رہے جن کو دفع کرنے میں انھیں سخت دقت ہو رہی تھی - اگر بجائے سسرو کے کہیں کیٹی لین کانسل ہو گیا ہوتا تو ان کی جان کی آ بنتی مگر سسرو امرا کا زبردست حامی ثابت ہوا - جدید انتخابات کا وقت قریب آ گیا تھا اور ۶۲ ق م کی کانسلیوں کے لیے امیدواروں میں سخت جد و جہد ہونے کو تھی - چار امیدوار تھے جن میں سے ڈیجونیس سلانس ہزیمت اٹھا چکا تھا مگر وہ ہر دل عزیز تھا کیونکہ خدمت ایڈیل پر فائز ہونے کے زمانے میں اس نے عوام کو خوب تماشے دکھائے تھے - دوسرا امیدوار لیکی نیس مورینا تھا جو حال ہی میں

---

[۱] ڈائون کیسیس ۳۷، ۳۷ سرو ڈی لیگی اگراریا دوم ۱۶ - ۱۹ ولیس دوم ۴۳ پلوٹارک قیصر ۷ - سوٹی ٹونیس جولیس ۱۳ -

[۲] بیان کیا جاتا ہے کہ اسے خوب رشوتیں دیں اور غالباً دوسرے امیدواروں نے بھی یہی کیا تھا -

باب ۱۵

گال آن روئے آلپ میں پروپریٹر تھا اور اپنے باپ کے ساتھ لیوکلس کے تحت میں ممالک مشرق میں بھی رہ چکا تھا۔ لیوکلس کا جلوس فتح جو سیاسی مخالفت کی وجہ سے تین سال تک معرض التوا میں تھا اس انتخاب کے کچھ قبل نکالا گیا۔ لیوکلس کے چند پُرانے سپاہی جو اس جلوس میں شریک ہونیکے لیئے آئے تھے مورنیا کے طرفدار تھے اور کچھ لوگ اُس نے اپنے ذاتی اثر، رشوت اور دعوتوں کے لالچ سے جمع کر لیئے تھے۔ تیسرا امیدوار ٹیٹس ولیئس سلپی کیس تمک ایک مشہور مقرر اور اپنے زمانے کے مقننین میں سربرآوردہ تھا۔ یہ تینوں حکمران جماعت کے طرفدار تھے اور چوتھا کیٹی لین تھا جس کے مؤید کراسس اور قیصر تھے اور جس کے ساتھ تمام پریشاں حال اور مایوس اشخاص کو ظاہری یا خفیہ ہمدردی تھی۔ مُرورِ زمانہ کی وجہ سے اُس کی کامیابی کی امیدوں میں کوئی اضافہ نہوا تھا کیونکہ اسراف کی وجہ سے وہ اور مفلس ہو گیا تھا اور اُس کی سازشوں سے دولتمند اشخاص اُس سے اور بھی چوکنے ہو گئے تھے۔ اب اس کا انتخاب کراسس اور قیصر کے لیئے بھی اس قدر مفید نہیں ہو سکتا تھا جیسا کہ اسوقت جبکہ اینٹونیس اس کا ہم عہدہ ہونے کو تھا۔ اُس زمانے کے متعلق کیٹی لین کے جو کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ اُس کی حیثیت میں جو تغیر ہوا تھا اس سے [illegible] خود بھی واقف تھا اور بطور خود اپنے منصوبوں کو عمل میں لانے کی فکر میں تھا۔ اب تک وہ اُن اشخاص کے حصول اغراض کا آلہ بنا ہوا تھا جو عوام پسند دل کی جماعت کی قوت سے اپنے ذاتی نفع کے لیئے کام لے رہے تھے۔ مگر در اصل نہ تو خود اسے نہ اُس کے رفقا کو سیاسی جماعتوں کے مناقشوں یا اُن کی تدابیر سے کوئی ہمدردی تھی کیٹیلس، لیوکلس، ہرونیس اور دیگر حامیان قیام امن کے مقابلے میں کراسس اور قیصر کی کامیابی سے تباہ شدہ مردوں اور عورتوں کو اسی حالت نفع کی امید ہو سکتی تھی جبکہ وہ قرضوں کی منسوخی

لہ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اسکی تائید دل سے نہیں تھی اور ممکن ہے کہ فان اشٹرن کا خیال جو اس تائید سے انکار کرتا ہے صحیح ہو۔

باب ۵

اور صاحب جائداد اشخاص پر حملہ کرنے کو تیار ہوں اس لیئے کیٹلی لین نے قصد کیا کہ ایک دفعہ پھر کانسلی کے لیئے جاں توڑ کوشش کرے تاکہ ممکن ہے کہ برسر خدمت ہونے سے اس کا کام نکل جائے۔ مگر دیوالیوں کی یہ جماعت اپنی کوششوں کے بار آور ہونے کی منتظر تھی اور یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اگر اس کے سرغنہ کو ناکامی ہو تو پھر کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ انھیں یہ بھی بخوبی معلوم رہا ہوگا کہ کراسس ساہوکاروں کا سردار ہے اور اگر انھیں یہ امید موہوم رہی ہو کہ قیصر قرضوں کی عام منسوخی کا حامی ہوگا (حالانکہ وہ اسکے بالکل خلاف تھا) تو اتنا تو وہ ضرور جانتے ہوں گے کہ کراسس اسکا ہمدم ہے۔ اس لیئے ان دونوں سے اس بارے میں کیٹلی لین کے تباہ حال رفقا کو کوئی امید نہ ہوسکتی تھی۔ اگر ان کی کاربراری ہوسکتی تھی تو ایک ایسے انقلاب سے جو سلطنت کو بالکل زیروزبر کردے اور طوائف الملوکی پھیلا دے مگر بحالت موجودہ انھوں نے کوئی عملی کام نہیں کیا تھا بلکہ صرف غراتے اور بدمستی کی حالت میں بڑبڑایا کرتے۔

کیٹلی لین کی شکست

(۱۰۲۷) انتخاب کے لیئے ہر جماعت اپنی بساط کے موافق کوشش کر رہی تھی کیٹلی لین کی جماعت کو ان شوریدہ سر اشخاص سے بھی امداد کی امید تھی جو روما کے باہر تھے۔ شمالی اٹروریا میں خصوصاً بہت سے مفلوک اور مضطرب الحال اشخاص تھے جن میں زیادہ تر توسولا کے سپاہی تھے جنھیں زراعت میں ناکامی ہوئی تھی اور کچھ فریق میریس کے اشخاص تھے جنکی جائدادیں ضبط ہوگئی تھیں۔ ان مختلف العناصر جماعتوں کا مقصد مشترک تھا یعنی انقلاب کا پیدا کرنا اور اسی لیئے دوسرے پریشاں حال اشخاص بھی ان کے شریک ہوگئے جن کی زمانۂ حال کی بدامنی کی وجہ سے اطالیہ میں کمی نہ تھی۔ ایک شخص مسمی سی مینلیس نے جو سولا کی فوج میں سنتوری تھا اس قسم کے اشخاص کا ایک جتھا بناکر فیسولائی کو اپنا صدر مقام بنایا جو روما سے وایا کیاسیا کی راہ سے دو سو میل تھا۔ یہ شخص کیٹلی لین سے ملا ہوا تھا اور اس کے پاس روپیہ بھیجا گیا کہ وہ ایک تعداد کثیر کو اپنے ساتھ لے کر انتخاب میں مدد دینے کے لیئے

باب ۵

روما آئے۔ اس اثناء میں سلپی کیس بھی اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ رشوت اور بے ایمانی کا بازار سابق سے بھی زیادہ گرم تھا۔ مگر انصاف پسند مقنن (سسرو) کو جب بے ایمان اور فسادی رائے دہندوں سے سابقہ پڑا تو وہ مجبور تھا کہ بلا رورعایت انتخابات عمل میں لانے کے لیئے قوانین سے کام لے۔ اس بارے میں اُس نے سینٹ میں تقریر کی اور مجلس مذکور کو دو قطعی احکام صادر کرنے پر آمادہ کیا۔ اولاً ایک حکم صادر کیا گیا جس کی روسے بعض افعال موجودہ (کیالپرنی) قانون کی خلاف ورزی قرار دیئے گئے مثلاً رائے دہندوں کو کھلانا پلانا یا بدرقے کے سپاہی رکھنا۔ ثانیاً کانسلوں کو ایمی لس کا ایک نیا قانون بنانے کی ہدایت کی گئی جس میں خلاف ورزی کے لیئے سخت سزائیں ہوں۔ آسمانی شگونوں کے متعلق جو قوانین تھے اُن کو ملتوی کر دیا گیا تاکہ انتخابات میں تعویق نہ ہو اور اس قانون ٹولیا کے متعلق سخت عجلت کی گئی تاکہ جولائی کے انتخابات کے قبل نافذ ہو جائے۔ سال گزشتہ کے واقعات کے لحاظ سے اس کارروائی کا کسی بڑی بیون کا نہ روکنا بھی قابل لحاظ ہے اگر کراسس اور قیصر کو کیٹی لین کے معاملات میں اب بھی گہری دلچسپی ہوتی اور انھوں نے جدید قانون کی سختی کیساتھ مخالفت کی ہوتی تو سلپی کیس کی کوشش کسی نہ کسی نوبت پر پہنچکر ضرور بیکار جاتیں۔ غالباً اب اُس کے اور کراسس اور قیصر کے درمیان مفارقت کا وقت آگیا تھا اور قوانین کی تو اُس زمانے میں یہ وقعت تھی کہ گویا خلاف ورزی کے لیئے وضع کیئے جاتے تھے۔ عوام پسندوں کے سرغنوں کے سیاسی مقاصد سے اُس کے علیحدہ ہونے کا ثبوت اس کی ایک تقریر سے بھی ہوتا ہے جو بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے اپنے مکان میں اپنے پیرووں کے ایک جلسے میں کی تھی کہا جاتا ہے کہ اثنائے تقریر میں اُس نے بیان کیا کہ تباہ شدہ اشخاص کا سچا اور حقیقی حامی وہی شخص ہو سکتا ہے جو خود تباہ ہو چکا ہے اور اگر انھیں دولتمندوں کا مقابلہ کر کے اپنے مالی نقصانوں کی تلافی مقصود ہے تو اُنکا سرغنہ ایسا شخص ہونا چاہیئے جو کسی خوف و خطر کی پروانہ کرتا ہو اور ہر ایک کام کرنے کو تیار ہو۔ اسلئے اس قسم کی

لہ سسرو پر و مورینا ۵۰

باب ۳

کوئی تقریر کی یا نہیں، اس کا تو کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مگر ہم سسرو کے بیان پر اسقدر اعتماد کر سکتے ہیں کہ اس کے متعلق اس مضمون کی تقریر کرنے کی افواہ ضرور تھی۔ اس کے کچھ قبل ہی کیٹو سے بھی اُس سے سینیٹ میں ایک جھڑپ ہو گئی اور دوران گفتگو میں اُس کی زبان سے کچھ الفاظ نکل گئے جن کی یہ تعبیر ہو سکتی تھی کہ اگر موجودہ مقاصد میں اُسے ناکامی ہو تو وہ سخت انقلاب پیدا کرنے کے درپے ہوگا۔ سسرو نے سینیٹ کو انتخاب کے ملتوی کر دینے پر آمادہ کیا جو دوسرے روز ہونے کو تھا اور کیٹی لین سے اس تقریر کے متعلق جواب طلب کیا۔ کیٹی لین نے اپنی حرکت پر مطلق اظہار افسوس نہ کیا بلکہ یہ دھمکی دی کہ اگر قوم کی تعداد غالب جو افلاس میں مبتلا اور غیر منتظم ہے اس کی تائید پر آمادہ ہو جائے تو وہ دولتمندوں کی تعداد قلیل اور اُن کے پست ہمت سردار یعنی سسرو کے خلاف اُن کا سردار بن جائے گا۔ کچھ روز کے بعد جولائی[1] میں (نہ کہ اکتوبر میں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے) ملتوی شدہ انتخاب عمل میں آیا جس کا صدر سسرو تھا۔ کیٹی لین اور اُس کے درمیان کچھ روز سے علانیہ دشمنی تھی اور اُسے خوف تھا کہ کیٹی لین فساد پر آمادہ ہو جائے گا۔ اس لیئے اُس نے مشہور کر دیا کہ میری جان خطرے میں ہے جس کی وجہ سے بہت سے حامیان قیام امن مسلح ہو کر اس کے ساتھ مارس کے میدان تک گئے۔ عوام کو بھی اپنے خطرے سے مطلع کرنے کے لیئے وہ زرہ پہنے ہوئے تھا جو عبا کے نیچے سے نظر آتی تھی۔ انتخاب میں نہ تو کوئی فساد ہوا نہ اس امر کا کوئی ثبوت ہے کہ کیٹی لین کا اُس پر حملہ کرنے کا قصد تھا۔ شمار آراء کے بعد سیلانس اور مورینا کامیاب قرار دیئے گئے۔ مورینا کی کامیابی کا سبب یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ سلپی کیس نے بذات خود اپنا معاملہ بگاڑ لیا تھا آخری وقت میں اُس سے دست کش ہو گئے اور مورینا کے لیئے رائے دیدی۔ سلپی کیس سخت غضبناک ہوا اور قانون ٹولیا کی رو سے مورینا پر مقدمہ چلانے پر آمادہ ہو گیا۔ کیٹو کو بھی مورینا کی شرمناک بے ایمانیاں ناگوار ہوئیں اور وہ بھی

[1] اس اہم مسئلے کا جان نے تصفیہ کر دیا ہے۔ اس باب کے آخر کا نوٹ ملاحظہ ہو۔

باب ۵
کیٹی لین کی سازش

استطلاقے کی تائید پر آمادہ ہوگیا۔

(۱۰۲۸) کیٹی لین نے سسرو کو نہایت سختی سے جواب دیا تھا مگر اراکین سینیٹ نے باوجودیکہ اُس کی جسارت اُنھیں ناگوار ہوئی تھی اُس کے خلاف میں کسی تہدیدی کارروائی کے کرنے سے گریز کیا اور اُن کی سہل انکاری سے سسرو کو سخت مایوسی ہوئی۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ اکثر اراکین اُسے ایک کم اصل بہروپیا خیال کرتے تھے اور اُنھیں اندیشہ تھا کہیں وہ اُنھیں کسی ایسے قضیے میں نہ پھنسا دے کہ اُس سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہو جائے۔ مگر واقعات کی رفتار سسرو کے موافق تھی۔ دستوری ذرائع سے اپنی اغراض حاصل کرنیکی کیٹی لین کو اب کوئی امید باقی نہ تھی۔ روما کے جملہ طبقات کے تباہ شدہ اشخاص کو اُسنے جمع کرلیا تھا اور بیرونجات سے بھی بہت بدمعاش آگئے تھے۔ یہ سب کے سب مفلس اور قلاش تھے اور بمقابلۂ افلاس کے ان کی نظروں میں ہر چیز خواہ بھلی ہو یا بری بہتر تھی۔ کیٹی لین انکا سردار تھا اس لئے انھیں امید تھی کہ وہ اُن کے مصائب کو رفع کردے گا اور کیٹی لین کے عیوب خواہ کچھ ہی ہوں مگر اُس میں ہمت کی کمی نہ تھی۔ اس نوبت پر پہنچ کر کیٹی لین کی تدابیر مکمل ہوتی ہیں اور اُسکی اصلی سازش کا آغاز ہوتا ہے۔ اس وقت تک تو وہ ایک انقلاب پسند تھا جسے کانسلی کی ہوس تھی مگر اب وہ ایک انارکسٹ بن کر خفیہ سازشوں میں مشغول ہوتا ہے اس سازش کے تفصیلی حالات میں کوئی خاص اہمیت نہیں ہے مگر سلطنت روما کی ہستی سے اس کا جو تعلق ہے وہ قابل لحاظ ہے۔ زمانۂ زیر تذکرہ کی سیاسی، تمدنی اور اخلاقی حالت ایسی تھی کہ اُس سے انقلابی تحریکات پیدا ہوتیں سینیٹ جو سلطنت کی واحد آلۂ حکومت تھی اب تک بالکل بے قابو نہیں ہوئی تھی مگر ٹری بیونوں کے اقتدارات کے بحال ہونے کے بعد مجلس عامہ سے مقابلہ ہوجانیسے اُس کے اقتدار میں ضعف آگیا تھا۔ اُس کے اضمحلال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بعض اراکین کم ہمت تھے اور بعض پریشان حال یا ناقابل اعتماد یا غیر وفادار تھے

[1] سسرو، پرومورینا ۱ ہ

باب ۱

شہر میں بھی افواہ کا بازار گرم تھا، شرمناک افعال کی خبریں مشہور ہوتی تھیں اور لوگوں کو ہر کس و ناکس پر شبہ تھا۔ دو سال قبل (۳۱۵ء) خلاف فطرت واقعات کی خبریں اکثر سننے میں آتی تھیں اور یہ خبر بھی مشہور ہوئی تھی کہ مادہ گرگ اور توام بچوں کے مجسموں پر بجلی گری ہے۔ اس قسم کے واقعات کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا تھا تعلیم یافتہ اہل روما ان وقوعات کو فطری اسباب پر محمول کہتے ہوں گے مگر باوجود اس روشن خیالی کے اُن میں خود غرضی کا مادہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ وہ ایثار نفس یا قوم کی بہتری کے لیئے کسی کوشش کے لیئے تیار نہ تھے۔ عوام اب تک اوہام پرستی میں مبتلا تھے اور اُن کی تعداد غالب بلحاظ نسل غیر ملکی تھی جن پر حریت کی روایات کا کوئی اثر نہ تھا مگر اوہام پرستی میں وہ بھی اطالی النسل اشخاص سے کم نہ تھے اطالیہ کے مختلف حصص میں فسوریدہ سر اشخاص موجود تھے اور قیام امن کیلیئے کوئی باقاعدہ جمعیت کوتوالی نہ تھی۔ ایسی صورت میں اگر کوئی انقلابی تحریک یکایک پیدا ہو جاتی تو اُس کا روکنے والا کون تھا۔ نہ تو روما کے آزاد اور حریت پسند شہریوں سے اس کی امید ہو سکتی تھی اگر وہ اتفاق اور یکجہتی سے بھی کام لیتے اور نہ اطالیہ کی تمام امن پسند جماعتوں کے متحد ہو جانے سے۔ حکمراں جماعت کے زیر فرمان کوئی فوج نہ تھی جس سے فوراً کام لیا جا سکتا۔ اس لیئے انارکسٹوں کی سازش سے سلطنت کو سخت خطرہ تھا گو اُن کے ذرائع نہایت محدود رہے ہوں۔ خود روما میں ایسے اشخاص تھے جن سے قتل لوٹ مار اور آتش زنی کا کام لیا جا سکتا تھا۔ مگر اس کام کو اس طرح کرنا کہ اس سے ناقص امن جماعت کے مفید نتائج مترتب ہوں یعنی سینیٹ اور حکام بالکل بے دست و پا کر دیئے جائیں، اُن کے لیئے ایک خاص نظام کی ضرورت تھی جس کے لیئے کافی وقت درکار تھا۔ یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ

---

[۱] روما میں فساد اور زیادہ تر کالیجیا کی وجہ سے ہوتے جن کے ذریعے سے عوام شہر کا ایک نظام وجود میں آگیا تھا۔ عوام کے یہ جتھے جو مذہبی اغراض کے حیلے سے وجود میں آئے تھے ۶۴ء میں سینیٹ کے حکم سے ناجائز قرار دیئے گئے اور انہیں سے صرف چند جو قدیم یا مفید تھے مثلاً فابری باقی رہنے دیئے گئے۔ دیکھو ایسکونیس صفحات ۷-۸-۶۔ ان جتھوں کا ذکر آگے بھی آئیگا۔

باب ۴

اصل بانیان سازش کسی سیاسی اصلاح کے لیئے کوشاں تھے یا یہ کہ انکی اغراض قتل یا لوٹ مار سے نکل سکتی تھیں۔ دولتمند اشخاص کو قتل کرنا بے سود تھا اگر اُن کی دولت کے مل جانے کی امید قوی نہو۔ کیٹی لین اپنے رفقا سے وعدہ کر چکا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے انھیں اس لائق بنا دے گا کہ وہ عیش و عشرت سے زندگی بسر کر سکیں۔ مگر یہ کام آسان نہ تھا اور تیاریوں کے لیئے وقت صرف مدد درجہ اخفا سے مل سکتا تھا۔ مینلیئس مع اپنی مسلح جماعت کے فائی سولے کو واپس ہوگیا اور سپاہی اور اسلحہ جمع کرتا رہا تاکہ روما سے حکم آتے ہی اٹروریا میں علم بغاوت بلند کردے۔ مگر سازش کی خاص اغراض کی وجہ سے اب مشکلات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اگر بڑے بڑے زرعی علاقوں کے غلاموں کو مسلح کر دیا جاتا تو ایک زبردست فوج تیار ہو جاتی جس کا مقابلہ کرنا حکومت کے لیئے دشوار ہوتا۔ مگر یہ جفاکش، تُندمزاج اور غیر مہذب دیہاتی غلام جو درحقیقت محض جانور تھے اس لائق نہ تھے کہ ایسے اشخاص کے معاون ہو سکتے جو ضبط شدہ علاقوں کے مالک بننے کی ہوس رکھتے تھے۔ اگر غلاموں کی جماعتیں آزاد کرا کے ملک اطالیہ میں چھوڑ دی جاتیں تو ممکن تھا کہ حکومت تہ و بالا ہو جاتی مگر اسکے بعد غلاموں سے ایک تباہ کن جنگ ہوتی اور وہ غلاموں کے کسی ایسے سردار کے پنجے[1] میں پھنس جاتے جو اسپارٹکس سے زیادہ خوش قسمت ہوتا۔ جو لوگ کہ دولتمندوں کی جائداد پر قبضہ کرکے عیش و آرام سے زندگی بسر کرنا چاہتے تھے وہ اسے کب پسند کر سکتے تھے۔ اس لیئے قرین قیاس ہے کہ کیٹی لین اٹروریا میں دیہاتی غلاموں کے بھرتی کیئے جانے کے بالکل خلاف تھا گو اُس نے شہر روما میں بغاوت ہونے کی صورت میں خدمتگار غلاموں سے کام لینے کی اجازت دی تھی۔ سیلسٹ کا بیان ہے کہ باوجود اپنے رفقا کے اصرار کے آخر وقت تک وہ انکار پر اڑا رہا[2]۔

---

[1] سسرو، کیٹی لین دوم 19۔

[2] سیلسٹ کیٹی لین 44، 46، 56؛ سسرو کیٹی لین سوم 4۔ 12؛ ڈائون کیسیس 37، 33، 34۔ 12؛ اور سسرو کیٹی لین یکم 27۔ اکے اقوال ان عبارتوں کے مقابلے میں پیش نہیں کیئے جا سکتے۔ اغلب یہ ہے کہ کیٹی لین نے لاٹرونی یعنی فرار شدہ غلام بھرتی کیئے۔

باب ۱

سازش کرنے والوں کی پیشانی

(۱۰۲۹) اس طور پر کئی مہینے گزر گئے مگر کیٹی لین نے علانیہ کوئی کارروائی نہیں کی۔ مختلف تدابیر پر بحث کرنے اور سابقہ کارروائیوں کی رپورٹ پیش کرنے کیلئے خفیہ جلسے ہوتے رہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اصل بانیان سازش نے سخت قسمیں کھائیں اور ان قسموں کی توثیق کے لیئے مردم خواروں کی سی رسمیں ہوتی تھیں۔ لیکن اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو قابل لحاظ نہیں۔ قابل لحاظ امر یہ ہے کہ سازش کرنے والوں کے افعال و حرکات پر نگرانی ہو رہی تھی۔ حکومت دانلی کا تمام دارومدار خوف زدہ کانسل دسسرو پر تھا اور اس کے پاس کوئی فوج نہ تھی اس لیئے اس نے خاص تدابیر اختیار کیں اور بمقابلہ کیٹی لین کے زیادہ اخفا سے کام لیا۔ اس نے بہت سے جاسوس مقرر کردیئے گو جاسوسوں سے زیادہ کام نکل سکتا تھا مگر اسی تدبیر پر حصول اطلاع کا ایک نیا ذریعہ مل گیا۔ سازش میں ایک کم عقل شخص مسمی کیو۔ کیوریس شریک تھا جسے سنہ کے سنسروں نے سینٹ سے خارج کردیا تھا۔ یہ شخص ایک شریف عورت پر عاشق تھا جس کا نام فلویا تھا۔ ایک روز اپنی زر پرست معشوقہ کو اطمینان دلانے کے لیئے اس نے کہا کہ وہ زمانہ جلد آنے والا ہے جبکہ میں دولتمند ہو جاؤں گا۔ فلویا کو سازش کا راز بہت جلد معلوم ہو گیا مگر اس راز کو وہ چھپا نہ سکی اور سسرو کو بھی رفتہ رفتہ خبر ہو گئی جس نے اس عورت کو تنخواہ دار جاسوس مقرر کردیا اور اس طرح کیوریس کو جو باتیں بانیان سازش سے معلوم ہوتیں سب فلویا کے توسط سے سسرو تک پہنچ جاتیں۔ اب ہم اتارکسٹوں کے چند سرغنوں کا ذکر کریں گے۔ شہر کی بغاوت کا سرغنہ پی کارنیلیس لینٹولس سورا تھا جو کسی زمانے میں پریٹر تھا اور سنہ میں کانسل ہو گیا تھا سنہ میں وہ سینٹ سے خارج کردیا گیا تھا مگر اب پھر مجلس مذکور میں داخل ہو گیا تھا۔ کاہل اور واہی ہونے کی وجہ سے اس میں ایک خطرناک سازش کا سرغنہ ہونے کی اہلیت نہ تھی مگر ایک پیشین گوئی تھی کہ خاندان کارنیلی کے تین اراکین روما میں تفوق حاصل کریں گے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسی پیشین گوئی کے سبب سے وہ کنا اور سولا کا جانشین ہونے کی ہوس رکھتا تھا۔ دوسرے اراکین سینٹ جو سازش میں شریک تھے انمیں ممتاز ایل کیسیس لانگینس اور سی کارنیلیس کتھیگس تھے

باب ۵

جن میں سے پہلا ایک موٹا اور متعفنی بدمعاش تھا جو سسرو کے مقابلے میں کانسل کا دعویدار
تھا اور دوسرا جلد باز اور شوریدہ سر تھا۔ طبقۂ ایکوائٹ کے بھی چند افراد شریک تھے۔
بلدیات کے بھی چند اشخاص تھے مثلاً پی ڈولٹر کیس ساکن کردمن، ایم کا گی پارس
ساکن ٹیراکینا اور پی فیوریس ساکن فائی سولے۔ آزاد غلام بھی شریک
کر لئے گئے تھے خصوصاً ایک شخص مسمی پی امبرنیس جس نے گال آن روئے
الپ میں بحیثیت گماشتے کے ساہوکاری کا کام کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ کیٹی لین کے پیرو کس قدر مختلف العناصر تھے اور ان میں ذریعۂ اتحاد صرف یہ تھا
کہ اپنے حوصلوں کو پورا کرنے کے لئے روپیہ پیدا کریں۔ دوسرا ذریعۂ اتحاد یہ تھا
کہ سابق میں ان میں سے ہر ایک شخص کو ناکامی ہوئی تھی اور ابتداً کیوریس نے
اُن کی سازش کے راز کو فاش کر دیا تھا۔

سینیٹ کا آخری حکم

(۱۰۳۰) سسرو کو خانگی ذرائع سے سازش کے حالات بخوبی معلوم ہو رہے تھے
اور اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ سازش کی کارروائی کا آغاز اکتوبر کے اواخر[1] میں
کسی روز ہوگا۔ اپنے ہم عہدہ اینٹونیس سے اُسے مداخلت کا مطلق اندیشہ نہ تھا
اور اسکی طرف سے بخوبی اطمینان کر لینے کے لئے موسم گرما کے انتخابات کے قبل
سسرو نے مقدونیہ کے معاملے کو مجمع عام[2] میں طے کر لیا مگر سینیٹ کو وہ اب تک
"آخری حکم" صادر کرنے پر آمادہ نہ کر سکا تھا اور اس حکم کے صادر ہونے کی اسوقت
تک امید نہ ہو سکتی تھی جب تک کہ اراکین سینیٹ پر یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ خود معرض خطر
میں ہیں۔ اب سوال یہ تھا کہ اُن کو ڈرانے کے لئے اُسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔
اب ہم ایک قصہ بیان کریں گے جسے پلوٹارک اور ڈائیون کیسیس دونوں نے
قلمبند کیا ہے[3] اور جس کو انھوں نے غالباً سسرو کی خود نوشت سوانح سے نقل کیا ہے۔

[1] غالباً ۲۵ یا ۲۷ اکتوبر۔ دیکھو فان اسٹرن کی بحث صفحات ۸۷-۸۹
[2] ایڈ اٹی کس دوم ۱، ۲ میں وہ بیان کرتا ہے کہ تصنیفیہ تقریر ذیل میں ہر اتنا جو ضائع ہو گئی ہے سیاسی تقریر جو لی تسا کا ئیٹس نے کہ جو
سسرو نے مجمع عام میں تقریر کی Oratio cum Provinciam in Contione de Posui
[3] پلوٹارک، سسرو ۱۵۔ ڈائیون کیسیس ۳۷، ۳۱۔

باب

قصہ ہے کہ ایک روز کراسس اور دو امیر سسرو کے مکان پر رات کو آئے اور کراسس نے خطوں کا ایک پلندہ پیش کیا جو کسی نامعلوم شخص نے اُس کے مکان پر چھوڑ دیا تھا خطوط مذکور مختلف سربرآوردہ اشخاص کے نام تھے ؎ ایک پر کوئی نام نہ تھا۔ اس لیئے کراسس نے اُسے کھول لیا اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ کیٹی لین قتل عام کی تیاری کر رہا ہے اس لیئے مکتوب الیہ کو روما سے فرار ہو جانا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ کراسس ایک سخت مخمصے میں پھنس گیا تھا۔ اگر وہ خطوں کو دبا لیتا اور کوئی نئی بات ہوتی یا یہ قصہ صحیح ثابت ہوتا تو وہ سازش کرنے والوں کا شریک خیال کیا جاتا۔ اس لیئے اُس نے مناسب خیال کیا کہ اپنی صفائی کرے اور اس طرح سسرو کا مقصد اُس کے اس فعل سے پورا ہو گیا تھا۔ ؎ کیا گیا ہے کہ خطوط مذکور سسرو کی زیر ہدایت اس غرض سے تیار کیئے گئے تھے کہ کراسس اور مجلس سینیٹ کو ہراساں کر دیا جائے۔ سسرو نے دوسرے روز علی الصباح سینیٹ کا اجلاس منعقد کرایا اور سربمہر خطوط اُن اراکین کو دے دیئے جن کے نام لفافوں پر تھے۔ جملہ خطوط کا مضمون واحد تھا یعنی وہی تنبیہ تھی جو اُس خط میں تھی جسے کراسس نے کھولا تھا۔ ایک رکن نے بیان کیا ہے کہ مین لیس ضلع اٹروریا میں فوجی تیاریاں کر رہا تھا۔ اراکین سینیٹ اب درحقیقت ہراساں ہو گئے تھے اور سسرو نے تقریر کر کے اُن کے خوف کو المضاعف کر دیا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے سازش کرنے والوں کی تدابیر کا حال معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے اور عنقریب روما اور اٹروریا میں وقت واحد میں بغاوت ہونے والی ہے۔ اراکین سینیٹ کو اب اسکے بیان کی صحت کا یقین ہو گیا تھا اور اسی قابل یادگار اجلاس میں ۲۱ اکتوبر کو آخری حکم، صادر ہوا۔ اراکین سینیٹ منتشر ہو کر اپنی ذاتی حفاظت کی فکر میں لگ گئے اور سسرو نے روما میں فوجی قانون کا اعلان کر دیا۔ اس طرح کئی روز گزر گئے اور وہ تاریخ بھی گزر گئی جبکہ روما میں بغاوت ہونے کو تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہو گیا

سلہ یہ قیاس خان اسٹرن کا ہے صفحہ ۸۰۰-۸۶ قیصر کا ذکر اس معاملے میں نہیں آیا ہے لیکن ہے کہ سسرو کا خیال ہو کہ وہ اس دام تزویر میں نہ آئے گا۔

باب ۵

کی تدابیر مذکورۂ بالا بضرورت اختیار کی گئی تھیں اور سسرو نے گھبراہٹ میں بات بڑھا دی تھی۔ لیکن اکتوبر کے آخری روز خبر آئی کہ مین لیس نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے بغاوت کی تدابیر غالباً پہلے ہی سے سوچ لی گئی تھیں اور شہر کی بغاوت تو عین وقت پر روک دی گئی تھی مگر باغیوں کا سرگروہ مین لیس کو بوجہ کمی وقت روک نہ سکا۔

سسرو کیٹی لین کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے

(۱۰۴۱) کیٹی لین کی حالت اب حد درجہ مخدوش ہو گئی تھی کیونکہ جملہ صاحب جائداد اشخاص ہر طرح سے سسرو کی تائید پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اُسنے کیو ٹی لس کیٹیلز کو پہلے ہی سے پیکینم بھیج دیا تھا تاکہ وہ اُس نواح میں افواج بھرتی کرے اور شمالی اطالیہ کی حفاظت کا انتظام کرے۔ چند افسر دوسری اسمات کی طرف بھی روانہ کیئے گئے اور خود روما میں پیٹرول گشت کرنے لگے اور حکومت کی ملازمت کے لیئے رضاکاروں کی بھرتی ہونے لگی۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے کیٹی لین پر وس (نقض امن) کا الزام لگا کر مقدمہ چلانا چاہا جس سے اُسے موقع مل گیا کہ ایک ناکردہ گناہ اور مظلوم شخص کی حیثیت سے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع ملنے پر خوشی کا اظہار کرے۔ اس نے یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ اس بات پر بھی تیار ہے کہ سربرآوردہ امرائیں سے کوئی اُسے حراست میں لے لے۔ امرائیں سے ہر ایک نے یکے بعد دیگرے انکار کیا مگر آخر کار ایک شخص آمادہ ہو گیا۔ کیٹی لین کا اصل مقصد یہ تھا کہ اس لیت ولعل میں اُسے وقت مل جائے تاکہ وہ سسرو کے جال سے کسی صورت سے نکل جائے۔ اس لیئے وہ اپنی ناکردہ گناہی پر اصرار کرتا رہا اور موقع کا منتظر رہا مگر وہ غافل نہ تھا۔ روما کے قریب ایک فوجی ناکے پر قبضہ کرنے کے لیئے اُس نے ایک جماعت کو اس غرض سے تیار کیا کہ وہ یکم نومبر کو پری نیسٹے کے قلعے پر قبضہ کرے مگر اُس پر حکومت کے ایک فوجی دستے کا پہلے ہی سے قبضہ تھا[1] اب اُس کے دل میں قتل عام اور طوائف الملوکی پیدا کرنے کے خیالات گونجنے لگے جس کو اسکی حالیہ تدابیر کا نتیجہ کہنا بجا ہوگا۔ تدابیر مذکور کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ سسرو کو قتل کر دیا جائے جس نے اُس کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا تھا

[1] سسرو کیٹی لین یکم ۸۔

باب ۸

چنانچہ ۶ نومبر کی شب کو بانیان سازش کا ایک خفیہ جلسہ ہوا جس میں طے پایا کہ شہر میں بوقت واحد کئی مقامات میں آگ لگا دی جائے اور جب شہر میں اسکی وجہ سے ابتری پھیل جائے تو دولتمند لوگوں کو قتل کر دیا جائے۔ یہ تدابیر بخوبی پختہ کرلی گئی تھیں ہر شخص کے سپرد ایک خاص کام کر دیا گیا تھا اور شہر کے محلوں میں آگ لگانے کے لیئے مختلف اشخاص نامزد کیئے گئے تھے۔ اسکے بعد کیٹی لین بلا کسی پس و پیش کے مین لیس کے پاس جا سکتا تھا اور باقیماندہ سرغنوں کو موقع مل جاتا کہ بے بس اہل شہر پر من مانے مظالم کرتے۔ دو اشخاص نے اس امر کا بھی بیڑا اٹھایا تھا کہ وہ سسرو کے مکان پر صبح کے وقت ملاقات کی غرض سے جائیں گے اور وہیں اُس کا کام تمام کر دیں گے۔ مگر سسرو کو ان تمام منصوبوں کی خبر لگ گئی اور جب لوگ صبح کو اُس کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ واں پہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتا۔ اس خلاف امید واقعے سے شمالی اٹروریا کی طرف کیٹی لین کی روانگی میں تعویق ہوگئی۔ ۸ نومبر کو سینیٹ کا اجلاس ہوا جس میں سسرو نے وہ مشہور تقریر[1] کی جس میں اُس نے سازش کے حالات اور کیٹی لین کے باغیانہ منصوبوں کو تفصیل سے بیان کر کے کہا کہ کیٹی لین کو شہر روما سے علٰحدہ ہو کر اپنی فوج میں چلا جانا چاہیئے کیونکہ وہ روما کا دشمن ہے کیٹی لین بھی اجلاس میں موجود تھا، اُس نے ایک عیارانہ تقریر کی جسمیں اُسنے کہا کہ میرے طرز عمل کو بلا سوچے سمجھے قابل ملامت نہ قرار دینا چاہیئے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ میں باوجود روما کے قدیم ایک پیٹریشین خاندان کا رکن ہونے کے روما کی تباہی کے درپے ہوں صرف اس لیئے کہ ایک "نووارد کرایہ دار"[2] کو روما کا نجات دہندہ بننے کا موقع ملے۔ مگر سینیٹ کے اراکین اب اُس سے سخت متنفر ہو چکے تھے اسلیئے وہ ناک بھوں چڑھا کے سینیٹ میں سے اٹھکر چلا گیا اور اپنے رفقاء سے مشورہ کرنیکے بعد شہر سے بوقت شب روانہ ہوگیا۔ اور ایک چھوٹی سی مسلح جماعت آریلی سڑک پر

[1] موجودہ مجموعے کی پہلی تقریر۔

[2] Inquilinus - یعنی آرپینم کا جدید شخص (سسرو) دیکھو جووینل ہشتم ۲۳۱، ۲۴۴۔

باب ۵

اُس کی منتظر تھی۔ کیٹی لین نے اُن کو ساتھ لے لیا اور کانسل کا لباس پہن کر میں لیس کی شرکت کی غرض سے روانہ ہوا۔ روما میں اُس نے یہ خبر مشہور کرا دی کہ میں جلا وطن ہو کر مسالیہ میں جا کر سکونت اختیار کروں گا مگر سسرو اصلی حالات سے خوب واقف تھا۔ دوسرے روز اُس نے مجمع عام میں ایک تقریر کی جس میں اُس نے قوم کو جملہ واقعات سے مطلع کیا اور آئندہ کے لیئے اطمینان دلایا۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ باغیوں کی تعداد حکومت کی افواج سے بہت کم ہے اور یہ کہ جو باغی ابتک شہر میں موجود ہیں اُنھیں ہشیار رہنا چاہیئے کہ اُن کا راز عنقریب فاش ہو جائیگا اور اُنھیں سخت سزا ملے گی۔ دوران تقریر[1] میں اُس نے تسلیم کر لیا کہ میں کیٹی لین کو روما میں گرفتار کر کے سزا دلانے کی جرأت اس وجہ سے نہ کر سکتا تھا کہ اسمیں میری سخت بدنامی ہوتی اور لوگ مجھ پر طرح طرح کے الزام لگاتے۔ اس لیئے میں نے مناسب سمجھا کہ ذرا ابتری[2] اور ڈھیلی کروں تاکہ ہر شخص پر اُس کا ملزم ہونا ثابت ہو جائے اور اس طور پر اُسکے اُن شرکاء کے خلاف کارروائی کرنا آسان ہو جائیگا جو اب تک شہر میں موجود ہیں۔ سینیٹ کے آخری حکم[3] کے صدور کے بعد سسرو کا اس قدر احتیاط عمل میں لانا قابل غور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جملہ شکوک و شبہات کو رفع کرنا چاہتا تھا اور ثانیاً اُس کے مؤید اراکین سینیٹ ڈرتے تھے کہ اگر کہیں عامۂ قوم کے خیالات میں تبدیلی ہوئی تو وہ مصیبت میں پڑ جائیں گے سازش کرنے والوں کے خلاف میں انبوہ شہر کو اکسانا بھی آسان نہ تھا کیونکہ انکی تدابیر کے بار ور ہونے سے لوٹ مار میں شرکت کی امید تھی۔ سسرو کو سخت دقت اس لیئے تھی کہ اُسے حد درجہ احتیاط سے کام لینا پڑتا تھا تاکہ اس کے مؤید امرا بدنام نہ ہو جائیں۔

سسرو کی تقریر پرو مورینا

(۱۰۳۲) کیٹی لین کی روانگی کے بعد جانبین جنگ کیلیئے تیاری کرنے لگے

---

[1] کیٹی لین کے خلاف سسرو کی دوسری تقریر۔

[2] سسرو کو امید تھی کہ کیٹی لین کے ساتھ اُسکے دیگر شرکا بھی روما سے چلے جائیں گے۔ ان لوگوں کے روما میں رہ جانے سے اُسے سخت پریشانی تھی۔

باب

جو ناگزیر تھی۔ شمال کی طرف جاتے ہوئے کیٹی لین نے کچھ لوگ اور بھی بھرتی کر لیئے
انھیں مسلح کر دیا اور مین لیئس سے فائی سولی میں جا ملا[1]۔ سینیٹ نے ان دونوں
کو قوم کا دشمن قرار دے کر اعلان کیا کہ فلاں تاریخ تک اگر اُنکے لشکر کا منتشر ہو جائے
تو سزا سے بچ سکتے تھے۔ مگر نہ تو اس اعلان کے خوف سے اور نہ انعامات کے لالچ سے
کسی شخص نے کیٹی لین کا میدان جنگ میں ساتھ چھوڑا نہ روما میں کسی نے
افشائے راز کیا۔ حکومت نے بھی افواج جمع کر لی تھیں اور کانسل اینٹونیس
کو حکم دیا گیا کہ وہ اٹروریا میں سپہ سالاری کی خدمت انجام دے۔ سسرو کے سپرد
شہر روما تھا۔ اس زمانے میں وہ سخت متفکر تھا مگر حسب سابق وہ ہمت نہ ہارا
حالانکہ اسی اثناء میں اُسے ایک دوسری مشکل کا سامنا کرنا پڑا یعنی مورینا پر
بے ایمانی اور رشوت دہی کا الزام لگایا گیا اور حکمران جماعت کیلئے از حد ضروری تھا
کہ وہ بری ہو جائے ورنہ بصورت سزا یابی دوسرے انتخاب کی ضرورت پڑتی
جو اُن کے لیئے خطرناک تھا اور اگر انتخاب میں حسب معمول رکاوٹیں پیدا ہو جاتیں
تو سال آیندہ میں صرف ایک کانسل برسرکار رہتا۔ علاوہ بریں جدید ٹریبیون
۱۰ دسمبر کو اپنی خدمات پر فائز ہونے کو تھے اور اُن میں سے ایک مٹی لس نیپوس
باغیانہ تقریروں سے حکام وقت کو پریشان کر رہا تھا مگر سلپی کیس اور کیٹو کو
مصالح مذکور کی کوئی پروانہ تھی، سلپی کیس محض قانون کا کیڑا تھا اور اپنی شکست پر
سخت برافروختہ تھا اور کیٹو کو اصول کی پابندی پر اصرار رہتا تھا خواہ موقع ہو یا نہ ہو
مورینا کی طرف سے ہارٹن سیئس، کراسس اور سسرو پیروکار تھے۔ بیان کیا جاتا ہے
کہ کراسس ہی نے اٹروریا کی بغاوت کی اطلاع دی تھی اور مورینا کے مقدمے میں
اُسے جو دلچسپی تھی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کیٹی لین کی سازش میں وہ شریک
نہ تھا[2]۔ سسرو نے اپنی تقریر میں اپنا کمال فن دکھا دیا۔ تقریر میں اس نے سلپی کیس
اور کیٹو کے دعاوی کا خوب مضحکہ کیا۔ سلپی کیس کو اس نے قانون کا کیڑا قرار دیا اور

[1] سیلسٹ کیٹی لین ۲، ۳۶
[2] سیلسٹ کیٹی لین ۴۸ پر سمرز نے جو حاشیہ لکھا ہے اُس میں اُس نے کراسس اور قیصر کے متعلق جو شہادت ہے اُسکا بخوبی خلاصہ کر دیا ہے۔

باب ۹

کیٹو کے فلسفہ اور واقی کے متضاد مسائل کی بھی خوب خبر لی۔ روما کے سیاسی انتخابات میں جو خلاف ورزیاں ہوتی تھیں اُن کو اُس نے قابل معافی قرار دیا حالانکہ اُس نے حال ہی میں جرم ایمبیٹس کے خلاف میں ایک سخت قانون نافذ کرایا تھا۔ کیٹو نے تسلیم کر لیا کہ سسرو کو تمسخر میں کمال ہے۔ لیکن اُس کی اہم ترین دلیل یہ تھی کہ اس پُرخطر زمانے میں اہل جوری کو اپنے حُبِّ قومی کا لحاظ کر کے انتخابات کی باقاعدگی پر مُصر نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد اُس نے بغاوت کیطرف اشارہ کیا اور یہ مورینا کے بری ہونے کے لیئے کافی تھا۔ ایسے نازک وقت میں کسی شخص کو سزا دینا نہ صرف سخت خلاف مصلحت ہوتا بلکہ اہل روما کی عقل سلیم اسے کبھی گوارا نہ کرتی۔ عدالت ہائے فوجداری میں معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی مجلس عامّہ کے قدیم طرز عمل کا شمّہ اثر باقی تھا کیونکہ مجلس مذکور میں کسی ملزم کے متعلق دراصل یہ سوال ہوتا تھا کہ مجلس اُسے سزا دینا چاہتی ہے یا نہیں نہ یہ کہ وہ ملزم ہے یا نہیں (۱۰۳۳)

سسرو کی احتیاط

اس کامیابی سے حکمراں جماعت کے طرز عمل کے یکساں ہونے کا تیقّن ہو گیا۔ جدید ٹری بیونوں میں کیٹو بھی تھا اور اُس کی غیر متزلزل وفاداری حکومت کے لیئے بے حد مفید تھی۔ مورینا کو اُس سے کوئی عناد نہ تھا کیونکہ اُس کی خصائل اور عادتوں سے لوگ خوب واقف تھے۔ مگر سسرو کی پریشانیوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی روما میں جو سازش کرنے والے موجود تھے ہر قسم کے اشخاص کو اپنا ہمنوا بنا رہے تھے تاکہ جب کیٹی لین علانیہ بغاوت کرے تو وہ اس کی مدد کر سکیں شہر کیپوا بالخصوص اُس وقت خطرے کا مرکز تھا یہاں مسلح پہلوانوں کی کئی ٹولیاں موجود تھیں مگر بی سیٹیس کویٹس کی سرگرمی سے کوئی بلوہ نہ ہونے پایا۔ اس زمانے میں بھی سسرو کے مخالفین ہر طرح سے اُسے بدنام کرنے کی فکر کر رہے تھے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ جو امرا اُس کی تائید کر رہے ہیں اُن میں سے بعض اس سے علیٰحدہ ہو سکتے ہیں کیونکہ اُس کی وجہ سے وہ خود مورد ملامت نہیں بننا چاہتے تھے۔ سسرو پر یہ الزام لگایا جا رہا تھا کہ اُس نے بغیر کیٹی لین کے عذرات کی سماعت کے

سلہ پلوٹارک کیٹو فقرہ ۲۱۔

باب ۱۲

اُسے جلا وطن ہونے پر مجبور کیا تھا۔ کیٹی لین نے بھی کئی امرا کو اسی مضمون کے خطوط لکھے جس میں اُس نے اپنی بے گناہی کا ذکر کرکے بیان کیا کہ روما سے میرے چلے جانے کا سبب یہ تھا کہ میں خانہ جنگی کا باعث نہیں ہونا چاہتا تھا۔ مگر کیولٹیلس کے نام اس نے جو خط لکھا اس کا مضمون بالکل مختلف[1] تھا اس خط میں اُس نے تسلیم کر لیا کہ انتخاب کانسلی میں ناکام ہونے کے بعد سے میں ستم زدہ لوگوں (''مزیری'') کا طرفدار بن گیا ہوں۔ یہ گویا مالکان جائداد پر ایک قسم کا اعلان جنگ تھا۔ نااہل اشخاص کی عزت افزائی کا بھی اُس نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا جس سے مراد غالباً سسرو سے تھی کیٹیلس نے اس خط کو سینیٹ میں پڑھ کر سنایا۔ یہ واقعہ غالباً نومبر کے اواخر کا ہے۔ روما میں جو سازش کرنے والے موجود تھے اُن کی حالت اب ناقابل برداشت ہو گئی تھی کیونکہ کیٹی لین کے ورود کا جس کی راہ میں حکومت کی روز افزوں افواج حائل تھیں انتظار کرنا اب دشوار ہو گیا تھا۔ مگر کاہل مزاج لینٹولس اب بھی سہل انکاری کر رہا تھا برخلاف اس کے کیتھیگس فوری کارروائی پر مصر تھا کیونکہ ان کا معاملہ ایسا تھا جس میں تعویق مضر تھی۔ آخر لنیٹولس آغاز کار پر تیار ہوا اور شہر میں قتل و آتش زنی کے لیئے سیٹرنالیا کا تہوار (۱۹ دسمبر) تجویز کیا گیا۔ مگر مزید تعویق سخت غلطی تھی کیونکہ کیٹی لین کو مہلت دینا گویا سسرو کو اپنی تدابیر کے پختہ کرنے کے لیئے وقت دینا تھا مگر سسرو کے پاس اب تک کوئی ایسی موثر شہادت نہ تھی جس کی بنا پر وہ روما کے امرا کو ماخوذ کر سکتا گو وہ کانسل تھا مگر کم اصل تھا اگر وہ کوئی غلطی کرتا تو بحیثیت ایک ''جدید شخص'' کے اپنی جلد بازی کا اُسے خمیازہ بھگتنا پڑتا۔

---

[1] سیلسٹ کیٹی لین ۳۵۔ میں فان اِسٹرن سے متفق ہوں کہ یہ خط جعلی نہیں ہے سیلسٹ کی روایت کا آخری حصہ زیادہ صحیح ہے۔ مقابلہ کرو سیلسٹ ۴۴۔۳۔۶۔ اور سسرو کیٹی لین سوم ۱۲۔

[2] پلوٹارک سسرو ۱۸ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ تجویز تھی کہ قتل عام میں پامپی کے بچوں کو صحیح وسلامت رکھا جائے اور پھر انکو قید کرکے پامپی سے گفت وشنید کی جائے۔

باب ۵
الوبروگی کے سفیروں کا معاملہ

(۴۴ ق م) ایک اتفاقی واقعے کے سبب سے سسرو کی سب دقتیں عجیب و غریب طریقے سے رفع ہو گئیں۔ رون ندی کے نواح میں ایک قبیلہ الوبروگی آباد تھا جو اب صوبۂ گال آن روئے آلپ میں شامل تھا۔ یہ قبیلہ روما کے سود خواروں کے پنجے میں پھنس گیا تھا جو بتعداد کثیر گال میں موجود تھے قرض اور سود کے بارے پریشان ہو کر اُنھوں نے ایک وفد اُسی زمانے میں روما کو روانہ کیا تاکہ سینیٹ میں جا کر عرض معروض کرے۔ لنٹولس کے دل میں یہ خیال آیا کہ ان لوگوں سے اتحاد پیدا کر لینا مفید ہو گا کیونکہ گالی جو روما سے ناراض اور بہادر تھے بآسانی سواروں کی فوج مہیا کر سکتے تھے جس کی باغیوں کی فوج کو ضرورت تھی۔ بانیان سازش اُن سے ملے اور حماقت سے تمام منصوبے بھی اُن سے بیان کر دیئے مگر گالیوں نے جو طبعًا تلون المزاج تھے اور جنھیں اہل روما کے باہمی جھگڑوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی خیال کیا کہ سازش کو طشت از بام کرنے میں اُن کو زیادہ نفع کی امید تھی کیونکہ اس طرز عمل سے حکومت اُن کی مرہون منت ہو جاتی۔ اپنے مربی[1] کے ذریعے سے وہ کانسل (سسرو) کے پاس پہنچے جس نے اُن سے کہا کہ تم لوگ اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے رہو اور امداد کا وعدہ کرتے رہو اور کوشش کرو کہ تمھیں کوئی ایسا ثبوت مل جائے جو بانیان سازش کے خلاف میں قطعی خیال کیا جا سکے قطعی شہادت کے لئے دستخطی خطوط کی ضرورت تھی کیونکہ روما کے شہریوں کو وحشیوں کی تن تنہا شہادت پر کبھی غداری کے جرم میں سزا نہ ہو سکتی تھی۔ عیش پسند اور احمق بانیان سازش جو مرور ایام سے پریشان ہو گئے تھے اس جال میں پھنس گئے اور اُنھوں نے گالی سفیروں کو سر بمہر تحریریں دے دیں جو قبیلۂ الوبروگی کے حکام کے نام تھیں۔ ٹوولٹر کیس اُن کے ساتھ اُن کے ملک کو براہ فائی سولی کیٹی لین کے نام ایک خط لے کر جانے کو تھا جس میں اُسے غلاموں کو بھرتی کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ یہ بھی تجھ لا

[1] کیو فیبیس سانگا جو کیو فیبیس (الوبروگی کس) کا عزیز تھا جس نے ۱۲۱ھ ق م میں اس قبیلے کو مغلوب کیا تھا۔

باغی

کاٹی لینا کے ساتھ سمجھوتہ کرلیں۔ سسرو نے دو پریٹروں اور چند سپاہیوں کو بھیجا کہ اس جماعت کو شمال کی طرف روانہ ہوتے ہی گرفتار کرلیں۔ یہ لوگ ملوین پل چوبا ٹبر ندی پر رواسے کچھ دور ہے ۲-۳ دسمبر کی شب کو گرفتار کرلئے گئے۔ (۱۰۳۵) سسرو کو اب گواہ بھی مل گئے تھے اور تحریری شہادت بھی۔

سینٹ کی تحقیقات

اُس نے خطوط کو کھولا بھی نہیں[1] کیونکہ اُسے خوف تھا کہ لوگ اُس پر جعل کرنے کا الزام رکھیں گے۔ اُس نے لینٹولس اور دیگر بانیان سازش کو بلایا اور سینٹ کا اجلاس بھی منعقد کرایا۔ اسی اثنا میں سیتھیگس کے مکان کی تلاشی بھی ہوئی جہاں سے اسلحہ اور آتشگیر اشیا کا ایک ذخیرہ برآمد ہوا۔ سینٹ کے جلسے میں وولٹرکیس[2] اور گالیوں کی شہادت ہوئی، مہروں اور خطوط کی شناخت ہوئی اور خطوط کو پڑھ کر سنایا گیا۔ ملزموں نے تاویل کرنے کی کچھ کوشش کی مگر پیش نہ گئی کیونکہ اُن کا جرم بالکل ثابت تھا اور اراکین سینٹ اس قسم کے حیلے حوالوں سے بیزار ہو گئے تھے۔ لینٹولس کو حکم دیا گیا کہ خدمت پریٹری سے مستعفی ہو جائے اور اس کے بعد چونکہ اُس کی اور دیگر اشخاص کی حیثیت اب معمولی شہریوں کی تھی وہ چند اراکین سینٹ کے سپرد کر دیئے گئے جن میں کراسس اور قیصر[3] بھی تھے۔ سرکاری محبسوں کے نہ ہونے سے سرکاری قیدیوں کی حفاظت کی یہی ایک صورت ہو سکتی تھی کہ وہ ذی اثر اشخاص کے سپرد کر دیئے جائیں۔ لینٹولس اپنی خدمت سے مستعفی ہو گیا کیونکہ اُسے امید تھی کہ دیگر مصائب کی طرح یہ مصیبت بھی ٹل جائے گی۔ سسرو نے جواب بھی عوام کے جذبات کے فوری تغیر سے خائف تھا گواہوں کے بیانات اور جرح کو سینٹ کے مشاق اراکین سے لکھوا[4] کر

[1] اُس نے اس بارے میں بعض امرا کے مشورے پر عمل نہ کیا جنہیں ملزموں کے جرم کا یقین تھا۔ سسرو کیٹی لینا سوم ۷۔

[2] یہ شخص معافی کے وعدے پر گواہ سرکار بن گیا تھا۔ سسرو کیٹی لینا سوم ۴۔

[3] اس کام کے لیے انہیں منتخب کرنے سے اُن کو قصداً مشکلات میں ڈالنا مقصود تھا۔

[4] سسرو، پروسولا۔ سولا کے الزام دہندہ نے ۶۲ میں سسرو پر الزام لگایا تھا کہ اُس نے بیانات مذکور میں تصرف کیا تھا۔

باب ۵

محرروں سے اُن کی نقلیں کرالیں اور تمام ملک اطالیہ میں بیانات مذکور کو شائع کر دیا۔ سازش کرنے والوں کی سزادہی کے متعلق جو مباحثہ ہونے کو تھا وہ ملتوی کر دیا گیا مگر اراکین سینیٹ نے قبل اختتام اجلاس محتاط کانسل (سسرو) کی خدمات کے اعتراف میں شکریئے کا ووٹ (رائے) پاس کیا اور حکم دیا کہ چونکہ دیوتاؤں نے اُس کے ذریعے سے سلطنت کو تباہی سے بچالیا تھا اس لیئے شکرانے[۱] کی رسم (سپلی کاٹیو) ادا کی جائے۔ اب یہ ضروری تھا کہ شہر میں جو عام ہیجان تھا اُس کو فرو کیا جائے اور انبوہِ شہر کو جس میں غیر وفادار اور فساد پسند عناصر موجود تھے حکومت کا ہمدرد بنا لیا جائے۔ اس لیئے اُسی روز (۳- دسمبر) سسرو نے مجمع عام میں ایک زبردست تقریر[۲] کی جس میں کئی باتیں ایسی تھیں جن کا عام پر بہت اثر ہوا۔ مثلاً اُس نے بیان کیا کہ ثبوت اس قدر قوی تھا کہ اب کسی شک و شبہہ کی گنجائش نہ تھی۔ آتش زنی کی طرف بھی اُس نے اشارہ کیا جس سے مقصود یہ تھا کہ انھیں یقین ہو جائے کہ سازش کرنے والے اُن کے گھروں کو جلانا چاہتے تھے کیونکہ غریب سے غریب شخص کو بھی ایک گوشۂ عافیت کی ضرورت ہے سیلسٹ کا بیان ہے کہ عامۂ قوم کو جس چیز نے سازش کرنیوالوں سے سخت متنفر کر دیا وہ یہی خوف تھا کہ یہ لوگ شہر کو جلانا چاہتے تھے۔ گالیوں سے اطالیہ میں کام لینے کی تجویز کیطرف بھی سسرو نے اشارہ کیا جس سے عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنا اور انھیں مخوف کرنا مقصود تھا۔ ایک تقریر میں ایک قابل لحاظ فقرہ ہے جس میں اُس نے بیان کیا ہے کہ دیوتاؤں کو بھی سلطنت کی بہبودی کا خیال ہے جو شگونوں سے ظاہر ہے اور اُنھیں کی وجہ سے سلطنت تباہی سے بچ گئی ہے۔ اس سے نہ صرف

---

[۱] یہ رسم اُس وقت تک نمایاں جنگی فتوحات کے موقع پر عمل میں آتی تھی۔

[۲] کیٹی لین کے خلاف سسرو کی تیسری تقریر۔

[۳] سسرو نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ جوپیٹر دیوتا کا نیا مجسمہ جو دو سال قبل سے بن رہا تھا حال ہی میں تیار ہو کر فورم میں رکھا گیا تھا۔ پالم اس تقریر کے فقرۂ (۲۰) کے متعلق خوب کہتا ہے کہ ان دونوں واقعات کے ایک ساتھ ہونے میں بھی سسرو کی کارستانی ہے۔

باب ۳

تو اوہام پرستی سے کام لینا مقصود تھا بلکہ یہ جتانا بھی مقصود تھا کہ کانسل اور سینیٹ کے افعال کی دیوتاؤں نے بھی تصدیق کی ہے۔ سسرو اپنے سامعین کی کیفیت دماغی سے خوب واقف تھا۔ عوام کے سامنے جو وہ تقریریں کرتا ہے اُس میں بمقابلۂ اپنے ہر چیز کو دیوتاؤں کی طرف منسوب کرتا ہے اس تقریر میں اس نے اپنے دشمنوں کے آیندہ حملوں کا ذکر کیا ہے اور روما میں اُسے جو کامیابی حاصل ہوئی تھی اُس کا مقابلہ پامپی کی فتوحات سے کیا ہے مگر میں اپنے دشمنوں کو مردہ یا سرنگوں چھوڑ کر یہاں سے جا نہیں سکتا جن لوگوں کو میں نے مغلوب کیا ہے اُنھیں کے درمیان مجھے رہنا اور تمھیں اپنے حفاظت کرنے والے کی حفاظت کر سکتے ہو" نتائج سے معلوم ہوگا کہ اُس کا یہ خوف بیجا نہ تھا مگر اس وقت تو وہ عوام میں بےحد ہردلعزیز تھا۔

سسرو اور سینیٹ

(۱۰۳۶) ۴ ماہ دسمبر کا دن بھی بےکار نہ گیا۔ ایک مخبر نے غلط طور پر کراسس کو بھی سازش میں شریک ثابت کرنا چاہا مگر سینیٹ نے اس شخص کو جھوٹا قرار دیا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ملزموں کی یہ ایک چال تھی جسکے ذریعے سے وہ اس لکھپتی کو اپنا حامی بنانا چاہتے تھے۔ دوسروں کا خیال ہے کہ یہ سسرو کی ایک چال تھی اور وہ کراسس کی زبان بند کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ہردلعزیز ہونے کا بےحد خواہاں تھا اور ممکن ہے کہ آیندہ چل کر سسرو کو پریشان کرتا۔ دراصل کسی شخص کو کراسس پر اعتماد نہ تھا اور قیصر کے سوائے کوئی شخص اُس سے کام نہ نکال سکتا تھا۔ سیلسٹ نے ایک روایت بیان کی ہے جو اس سے بھی عجیب تر ہے۔ اُسکا بیان ہے کہ کیٹیلس اور سی پیسو (کانسل ۶۱ق م) نے سسرو پر بہت دباؤ ڈالا کہ قیصر کے خلاف بھی مخبری کرانے کا انتظام کیا جائے جو از سرتا پا مقروض ہونے کی وجہ سے مشتبہ تھا۔ سسرو نے اس قسم کی بے ایمانی کرنے سے انکار کر دیا اس لیئے ان کینہ ور امرا نے خود جھوٹی افواہیں قیصر کے خلاف مشتہر کیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند اراکین طبقۂ ایکوائٹ نے جو سینیٹ کے قریب ایک مندر پر پہرہ دیرہے تھے قیصر جب سینیٹ سے نکلا تو اُسے قتل کرنے کی دھمکی دی۔ سیلسٹ قیصر کا

باب ۵

پیرو تھا اس لیئے خیال کیا گیا ہے کہ اُس نے قیصر کی طرفداری کی[1] ہے اور اس روایت کے بیان کرنے سے اُس کا مقصود یہ ہے کہ اپنے سردار کے دامن سے ایک بدنما دھبّے کو چھڑا دے۔ ممکن ہے کہ یہ قیاس صحیح ہو مگر جو شہادت ہمارے سامنے ہے اس[2] سے نہ تو اُس کی براءت ثابت ہوتی ہے نہ اُس کا ملزم ہونا۔ البتہ اس سے سسرو کے متعلق دو باتیں ثابت ہوتی ہیں یعنی اُس کی احتیاط و تأمل اندیشی کہ اُس نے بوجہ ہجوم افکار اپنے دشمنوں میں اضافہ کرنا خلاف مصلحت خیال کیا ثانیاً ممکن ہے کہ اپنی ایمانداری کی وجہ سے اُس نے ایک ناکردہ گناہ کو پھنسانا پسند نہ کیا۔ مخبروں کو انعام دینے کے مسئلے کا تصفیہ بھی اُسی روز ہوا۔ سیاسی واقعات میں حکّام کے منہمک ہونے کی وجہ سے لینٹولس اور کیتھی گس کے آزاد شدہ غلاموں اور متوسلین کو موقع مل گیا کہ غلاموں اور بدمعاشوں کو جمع کر کے اپنے آقاؤں کو بزور شمشیر آزاد کرا دیں۔ مگر کانسل کا پہرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھا اسلیئے انھیں اپنے قصد سے باز آنا پڑا۔ دوسرے روز اس نے سینیٹ کا اجلاس منعقد کیا اور اُن سے سوال کیا کہ جو لوگ حراست میں ہیں اُن کا کیا حشر ہونا چاہیئے۔ واضح رہے کہ مجلس مذکور نہ تو عدالت تھی نہ اُسے سزائے موت یا سزائے جلاوطنی صادر کرنے کا اقتدار تھا۔ سپہ سالار کو میدان جنگ میں پورے فوجی اقتدارات[3] کی بنا پر سزائے موت صادر کرنے کا اختیار تھا مگر حدود شہر کے اندر رہنے والے کسی حاکم کے فیصلے سے جو کم درجے کے شہری اقتدار[4] کی بنا پر صادر ہوا ہو ہر شہری مجاز تھا کہ عامۂ قوم کے روبرو مرافعہ کرے۔

---

[1] مگر کیٹو کا قیصر سے مقابلہ کرنے میں وہ قیصر کی طرفداری نہیں کرتا (کیٹو ہ ۵)

[2] سسرو کی خودنوشت سوانح میں جو الزامات ہیں زیادہ قرین قیاس نہیں پلوٹارک کراسس ۱۳

[3] Imperium militine

[4] Imperium (domi)

سزائے موت کو عمل میں لانے کی ذمہ داری حاکم (کانسل) پر تھی نہ کہ سینٹ پر۔ کانسل نے سینٹ سے جو سوال کیا تھا اُس میں ایک دوسرا سوال مضمر تھا یعنی سینٹ کس حد تک اُسے اس ذمہ داری سے سبکدوش کر سکتی تھی، اور آیا آخری حکم سے قانون فوجی کے اعلان ہونے اور ملزموں کے دشمنان قوم قرار دیئے جانے سے کانسل کا اُن سے اس طرح پیش آنا حق بجانب تھا کہ گویا وہ میدان جنگ میں ہیں۔ رابیریس کے خلاف میں جو مقدمہ ہوا تھا اُس میں سینٹ کے اقتدارات پر جو حملہ ہوا تھا ناکامیاب ثابت ہوا تھا۔ مگر سیٹرنینس کم از کم بلوے میں مارا گیا تھا۔ لیکن قیدیوں کو کسی قتال کے بغیر مار ڈالنا گویا ایک دوسری منزل کو طے کرنا تھا۔

قیدیوں کی سزا کے متعلق مباحث

(۱۰۳۷) ایام قدیم کے دیگر واقعات کے برخلاف ۵ دسمبر کے مشہور مباحثے کے متعلق بے شمار تفصیلی روایات ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سسرو نے تقریروں کی صحت کے ساتھ اور پوری پوری قلمبند کیئے جانے کا خاص اہتمام کیا تھا۔ مگر تجویزوں اور سلسلۂ مباحثہ کے متعلق کئی متضاد روایتیں ہیں لیکن ہمیں صرف اُن امور تنقیحی سے سروکار ہے جو پیش کیئے گئے اور اُن اثرات سے جو اس قابل یادگار مباحثے میں ظہور پذیر ہوئے کیونکہ اُن سے اس پرآشوب زمانے میں جمہوریہ کے حالات خوب واضح ہو جاتے ہیں ذیل کے واقعات سیلسٹ اور سسرو کی روایتوں سے ماخوذ ہیں۔ سیلانس نے جس کا انتخاب کانسلی کیلئے ہوا تھا تحریک پیش کی کہ جو لوگ قید ہیں اور اُن کے علاوہ چار اور اشخاص جب وہ گرفتار ہو جائیں سب کو سزائے موت دی جائے دوسرے کانسلر اراکین نے

ماخذ حسب ذیل ہیں۔ سیلسٹ کیٹو ۵۳ سسرو کیٹی لین چہارم دایڈاٹیکم دوازدہم ۲۱، ۱۔ سوئی ٹونیس جولیس ۱۴، پلوٹارک سسرو ۲۰۔ ۲۲ کیٹو خورد ۲۲۔ ۲۴ قیصر ۷، ۸ ویلیس دوم ۳۵۔ ایپین دوم ۵، ۶ ڈائون کیسیس ۳۷، ۳۵، ۳۶ مسٹر اسٹرا فان ڈیوڈس نے اپنی "حیات سسرو" میں خوبی سے اس پر بحث کی ہے۔

باب ۵

اُس کی تائید کی۔ مگر پریٹروں میں سے قیصر نے جس کا انتخاب پریٹری کے لیئے ہوا تھا سب سے پہلے مخالفت کی۔ مباحثے میں شرکت کرکے اُسے اس طرز عمل پر کوئی اعتراض باقی نہ رہا جس کی روسے بحیثیت ایک عدالت کے کارروائی ہو رہی تھی۔ اس کے اعتراضات زیادہ تر قانونی تھے مگر وہ خود بھی غالباً جانتا ہوگا کہ اُس کی دلائل باموقع نہ تھیں اور بجائے ملزموں کی جان بچنے کے اسپر خود شبہ ہونے کا اندیشہ تھا۔ علاوہ بریں اُس نے ملزموں کے جرایم کو خفیف ثابت کرنے کی کوشش بھی نہیں کی مگر اُس نے اس امر پر زور دیا کہ فوری اشتعال کی وجہ سے جامے سے باہر ہو جانا فراست اور اہل روما کے خصائل کے خلاف تھا۔ اس کے بعد اُس نے اُس متناقض تحریک کی طرف اشارہ کیا جسکا ظہور میں آنا لازمی تھا۔ "موت سے چونکہ انسان کے مصائب کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس لیئے سزاؤں میں یہ بدترین سزا نہیں ہے، گر موت کے بعد پھر زیست ممکن نہیں" اس سے اُس کی مراد غالباً یہ تھی کہ تحریک عکسی مردوں کو تو زندہ نہیں کرسکتی مگر زندوں پر اُس کا بُرا اثر ہوگا۔ "اگر قوانین پورسی کی وجہ سے ملزموں کو سزائے تازیانہ نہیں دی جاسکتی تو پھر انھیں قتل کیوں کیا جاتا ہے جب جلاوطن ہونے کا انھیں موقع ہے اور جن لوگوں کو باضابطہ عدالتوں سے سزا ملتی ہے وہ بھی قوانین کی روسے اس رعایت سے مستفید ہوتے ہیں۔ کیا اس سے یہ مراد نہیں ہوسکتی کہ ایک معمولی بے ضابطگی سے تو ہم جھجکتے ہیں مگر اس سے بہت بڑی بے ضابطگی کرنے پر آمادہ ہیں؟ کیا تاریخ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ قبیح نظایر کے نتائج پر قابو حاصل کرنا دشوار ہے اور پھر کون جانتا ہے کہ یہ نظائر خود اپنے وجود میں لانے والوں کی تباہی کا باعث ہوں؟ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اپنے دانشمند آباو اجداد کی اعتدال پسندی کو کام میں لائیں؟" آخر اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ ملزموں کی جائداد ضبط کرلی جائے اور انھیں پابہ زنجیر کرکے حراست کے لیئے اطالیہ کی زبردست ترین بلدیات کے سپرد کردیا جائے۔ بلدیات مذکور سے

لہ سیلسٹ نے جو تقریر نقل کی ہے وہ غالباً خود قیصر کی لکھی ہوئی ہے گر اس کی دلائل قابل وثوق ہیں۔

باب ۴

ہر ایک اپنے قیدی کی حراست کی ذمہ دار قرار دی جائے اور خلاف ورزی کی سخت سزا مقرر کی جائے، اور سینیٹ یا مجلس عامہ میں ان کی رہائی کے لئے تحریک پیش کی جانی ممنوع کر دی جائے اور اس قسم کی کوشش کو امن عامہ پر ایک غدارانہ حملہ قرار دیا جائے۔ تجاویز مذکورہ کے متعلق ہمیں حسب ذیل اعتراضات ہیں (۱) بانیان سازش بالکل یا قریب قریب دو والے تھے، بجز اس کے کہ جو حالات ہمیں معلوم ہوتے ہیں بالکل غلط ہوں (۲) سینیٹ کو اگر شہریوں کو قتل کرنے کا اختیار نہ تھا تو انھیں پابزنجیر کرنے اور قید کرنے کا بھی اختیار نہ تھا۔ روما کے شہریوں کی بلدیات پر ایسا بیجا بار ڈالنا بحیثیت ایک حکم کے نہ صرف خلاف انصاف تھا بلکہ سابق میں اس کی کوئی نظیر نہ تھی اور اگر تجویز بہ حیثیت حکم پیش کی جاتی تو بھی ہرگز کوئی بلدیہ اُسے منظور نہ کرتی۔ (۳) قیصر سا آدمی خوب جانتا ہوگا کہ رہائی کی تجاویز کو ممنوع کرنا محض لغو تھا کیونکہ اگر اس مضمون کا قانون بھی نافذ ہوتا تو وہ منسوخ ہو سکتا تھا اور اُس زمانے کے سرانبوہ سینیٹ کے احکام کی کچھ پروا نہ کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ اگر سینیٹ نے اس گستاخانہ تجویز کو منظور بھی کر لیا ہوتا جب بھی وہ ایسے اختیارات عمل میں لانے پر مجبور ہوتی جن پر وہ مقتدر نہ تھی۔ اس کارروائی کا کوئی نتیجہ نہ ہوتا اور اطالیہ میں بھی ناراضی پھیل جاتی۔ قیصر نے ملزموں کے جرائم کو بالتصریح تسلیم کر لیا تھا مگر اس کی پیش کردہ تجاویز ایسی تھیں کہ وہ آزاد ہو جاتے کیونکہ اُس کی جماعت کا کوئی ٹری بیون ملزموں کی آزادی کی کارروائی کرتا جس سے کئی بلدیات بھی ملزموں کی حراست سے بری ہو جانے کی وجہ سے اس کی مرہون منت ہو جاتیں۔

سسرو کی تقریر

(۱۰۳۸) مگر قیصر سامعین کے مزاج سے خوب واقف تھا۔ اراکین سینیٹ بالعموم اس فکر میں تھے کہ خود معرض خطر میں نہ پڑیں اور اُنھیں سے بعض عوام پسندوں کو

---

[1] پریسٹیس اور کالاٹیا کے مشتبہ اشخاص لاطینی نو آبادیوں کو روما کی بلدیات کے حقوق ملنے کے قبل قید کیے گئے تھے۔ دیکھو سسرو کیٹی لیس چہارم ۷، ۸ اور فقرات کتاب ہذا ۱۵۸۸، ۷۴۸ ماسبق۔

باب ۵

خوش رکھنے کے لیے اجلاس میں شریک نہیں ہوتے تھے قیصر کے قانونی عذرات تناقض کی دھمکی نے اکثر معزز اراکین کی ہمتیں سرد کردی تھیں یہاں تک کہ خود سیلانس نے اپنی تحریک کی ایسی تاویل کی جس سے وہ بہت ضعیف ہوگئی سسرو کے احباب[1] بھی قیصر کی تجویز کو بہتر خیال کرتے تھے کیونکہ اُس سے سسرو کی ذمہ داری گھٹتی تھی اور وہ خطرے میں نہیں پڑتا تھا قیصر کے بعد دوسری زبردست تقریر سسرو کی ہوئی[2]۔ اس کا جو نسخہ ہمارے پیش نظر ہے اس میں اشاعت کی غرض سے بہت کچھ اصلاح کی گئی ہے۔ جن دلائل پر اس نے زیادہ زور دیا تھا اور جن کا زیادہ اثر ہوا حسب ذیل ہیں "مجلس سینٹ کو میرے ذاتی خطرے کا لحاظ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قوم کے بہترین مفاد کو ملحوظ رکھ کر رائے دینی چاہیئے۔ قطعی تصفیہ کرنے میں آپ کو حد درجہ عجلت کرنی چاہیئے کیونکہ سازش کا اثر دور دراز تک پھیلا ہوا ہے اور اگر آپ کے طرز عمل میں ذرا سا بھی تزلزل نظر آیا تو بیرونجات میں بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا ملزموں کے حق میں انکے جرائم کے لحاظ سے کوئی سزا سخت نہیں ہو سکتی۔ قانون سمپرونیس جس کی رو سے سزائے موت صرف مجلس عامہ کی رائے سے ہو سکتی ہے اُس کا اطلاق صرف شہریوں پر ہو سکتا ہے اور چونکہ یہ ملزم قوم کے دشمن ہیں اسلیئے وہ قانون مذکور سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ گریکس بھی بغیر عامۂ قوم کی رائے کے قتل کر دیا گیا تھا[3]۔ اراکین سینٹ کو مخالفین کی دھمکیوں سے گھبرانا نہ چاہیئے کیونکہ جو کچھ وہ تصفیہ کریں گے اُس کی لفظ بلفظ تعمیل ہوگی خواہ نتائج کچھ ہی ہوں۔ اور اس نازک موقع پر ہر طبقے کے لوگوں میں ایک خاص یکجہتی ہے جو سابق میں کبھی دیکھی نہیں گئی"۔ اس تقریر سے جوش یا سرگرمی کا مطلق اظہار نہیں ہوتا اور ایک ایسے شخص کی تقریر معلوم ہوتی ہے جسے نہ تو خود اپنے دعاوی کی صحت کا تیقن تھا

---

[1] اس کے بھائی کوئنٹس (پریٹر منتخب شدہ) کا بھی یہی خیال تھا۔
[2] کیٹی لین کے خلاف چوتھی تقریر۔
[3] گریکس کا قتل بغیر کسی اشتعال کے عمل میں نہیں آیا۔

سامعین کو یقین دلانے کی امید تھی۔ قیصر کی تجویز پر اُس نے نہایت سنجیدگی سے بحث کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تجویز مذکور وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی تھی۔ شہریوں اور دشمنوں کے متعلق اُس نے جو دلیل پیش کی تھی وہ تو محض ایک بحث لفظی تھی لیکن یہ بھی ہمیں تسلیم کرنا ہوگا کہ اگر قیدی سیویس (شہری) فرض کر لئے جائیں تو قیصر کی تحریک حق بجانب نہ تھی۔ سینیٹ اُن کے متعلق فیصلہ صادر کرنے کا دعوےٰ اسی صورت میں کر سکتی تھی جب کہ انھیں ہوس ٹیلنس (دشمن) فرض کر لیا جائے اور اس صورت میں بھی وہ صرف یہ کر سکتی تھی کہ کانسل جو طرزِ عمل اختیار کرے اس کے متعلق اپنی پسندیدگی ظاہر کرے یا اسے منظور کرے۔ مگر اس طرزِ عمل کی بازپرس کانسل ہی کے سر تھی نہ کہ سینیٹ کے۔ سسرو نے سزائے موت کا مطالبہ پیش نہیں کیا بلکہ صرف اس امر کا اظہار کیا کہ وہ سزائے مذکور کو پسند کرتا تھا۔ اُس نے یہ دلیل بھی پیش کی تھی کہ قیصر کی تجویز اس کی تجاویز سے سخت تر تھی مگر اس دلیل کا سامعین پر کوئی اثر نہ ہوا ہوگا۔

کیٹو کی تقریر ملزموں کا قتل

(۱۰۳۹) مسئلۂ زیر بحث کا تصفیہ کیٹو کی تقریر سے ہوا۔ کیٹو نہایت جیوٹ تھا اور اُس کے مزاج میں تزلزل بالکل نہ تھا۔ بے ہمت امرا کو جنھیں سوائے عیش و عشرت اور اپنی تن آسانی کے کسی چیز سے سروکار نہ تھا اُسنے سخت لعنت ملامت کی۔ قیصر کی تجاویز کی لینت کے متعلق اُس نے بیان کیا کہ "اس کا باعث یہ ہے کہ ملزموں سے اُسے تعلق نہیں تو ہمدردی ضرور ہے۔ یہ وقت نہایت نازک ہے اور تعویق سخت مضر ہوگی۔ اگر قیدیوں کو سزا دیدیجائے تو اس سے اٹروریا کے باغیوں کی قسمت کا بھی فیصلہ ہو جائیگا خدا انھیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں چونکہ مجلس سینیٹ سلطنت کو تباہی سے بچانا چاہتی ہے اس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ملزموں کے خلاف جو الزامات تھے وہ ثابت ہو چکے ہیں لہٰذا بحیثیت اُن ملزموں کے قتل کر دیئے جائیں جو اقدامِ جرم میں پکڑے گئے ہوں۔[۱]" یہ سینیٹ کے "آخری حکم" کا لازمی نتیجہ تھا کیونکہ اگر یہ حکم

[۱] کلوڈیس (۵۰-۵۳) کا یہ بیان کہ سسرو نے سینیٹ کے حکم میں تصرف کیا تھا بالکل جھوٹ ہے۔ سسرو ڈی الدومو

باب ۵

مطابق قانون تھا تو "حالت محاصرہ" قائم ہو گئی تھی اور اس کے علاوہ روما میں فوجی قانون کا اعلان ہو چکا تھا۔ اور مجلس سینٹ اگر اس وقت تذبذب ظاہر کرتی تو اس سے گویا مراد ہوتی کہ وہ ہمیشہ کے لیئے نازک موقعوں میں فوری کارروائی کرنے کے اقتدار سے دست کش ہو جاتی اور اُس کا فوری نتیجہ یہ ہوتا کہ کیٹی لین کا اثر بے حد بڑھ جاتا۔ کیٹو کی تقریر سے سینٹ کو بھی تقویت ہو گئی اور اس کی تجویز کثیر غلبۂ آراء سے منظور ہو گئی [1]۔ آخر میں ایک خفیف سی کوشش اس امر کی بھی ہوئی کہ مزید تحقیقات اور تیاریوں کے لیئے قطعی فیصلہ ملتوی کر دیا جائے اگر اس تجویز پر جسے ٹائبیریس کلاڈیس نیرو نے پیش کیا تھا رائے تک نہیں لی گئی۔ امپیریم کے انتہائی اقتدارات سخت ضرورت کی وجہ سے استعمال کرنے میں جبکہ بغاوت کے پھیلنے سے سلطنت کے معرض خطر میں پڑ جانیکا اندیشہ تھا کانسل حق بجانب تھا اور اُسکو سینٹ کی تائید بھی حاصل تھی نتائج سے کیٹو کی پیشین گوئی بھی صحیح ثابت ہوئی یعنی لنٹیولس اور دیگر اشخاص کے قتل کر دیئے جانے سے کیٹی لین کو اپنے مقاصد میں کامیابی نہ ہوئی۔

ملزموں کا قتل

(۱۰۴۰) اُس وقت ایک ایک لمحہ قیمتی تھا اور سسرو مزید تعویق سے اپنی جان خطرے میں نہ ڈالنا چاہتا تھا۔ پانچ شخص جن پر غداری کا الزام تھا محبس (کارکر) بھیج دیئے گئے جس کے نیچے ایک بدبودار کوٹھری تھی جسے زمانۂ قدیم میں ٹولیانم یعنی کنویں کا گھر کہتے تھے اور جو دراصل ایک حوض تھا جو پہاڑ کو کاٹ کر بنایا گیا تھا۔ اسی تاریک اور بدبودار کوٹھری میں جس میں جگرتھا اور اہل روما کے کئی اور دشمن اپنے فاتح کے جلوس فتح کے روز بے رحمی کیساتھ مارے گئے تھے پانچوں ملزمین یکے بعد دیگرے اتارے گئے اور اُن کے گلے گھونٹ دیئے گئے۔ سسرو نے جو روما کی رسوم کے مطابق بدشگونی کے الفاظ اپنی زبان پر لانا پسند نہ کرتا تھا مجمع عام میں اعلان کیا کہ ملزموں کی زندگی کے دن پورے ہو گئے۔ جب وہ مکان کی طرف روانہ ہوا تو اُس کے ساتھ ایک جم غفیر تھا اور چراغوں

[1] شہنشاہ ٹائبیریس کا دادا۔

باب

اور مشتعلوں کے چلنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ملزموں کے اپنے کیفر کردار کو پہنچنے سے [illegible] خوشی ہے۔ کہ انبوہ شہر میں بھی سسرو بے حد ہر دلعزیز ہو گیا ہے مگر طبقۂ اعلےٰ کے افراد کے قتل سے اُنھیں زیادہ سروکار نہ تھا اور [illegible] کی آتش زدگی سے بچ جانے کی خوشی بھی دیر پا نہ تھی۔ کیصر البتہ اس وقت سخت مخمصے میں تھا کیونکہ ملزموں کو سزائے موت دیئے جانے سے اُس نے جو اختلاف لیا تھا اُس کی وجہ سے خود سینیٹ کے اجلاس میں اُسے [illegible] کی دھمکی دی گئی تھی اس لیئے اُس نے مناسب خیال کیا کہ سال آیندہ تک یعنی پریٹری کے آغاز تک وہ سینیٹ کے اجلاسوں میں شریک نہ ہو۔

کیٹی لینی کا انجام

(۱۰۴۱) اس اثناء میں جبکہ روما میں بانیان سازش کی بداعمالیوں کی تحقیقات اور اُن کے منصوبوں کی سراغ رسانی ہو رہی تھی بیرونجات میں کئی مقامات پر فسادات ہوئیں ایپولیا اور بروٹیم کی بغاوتیں تو محض خفیف تھیں۔ شمال میں جہاں کیٹی لین کی اصل فوج تھی البتہ حالت خطرناک تھی اور اسی لیئے وہاں پورے طور سے پیش بندی کر دی گئی تھی۔ کیونٹس میٹی لس کیلر نے جسکے سپرد سسرو نے گال این روئے آلپ کر دیا تھا فوراً مشتبہ اشخاص کو گرفتار کر لیا اور سی مورنیا جس کو اُس کے بھائی نے اپنا نائب مقرر کر دیا تھا صوبۂ آں روئے آلپ میں بھی کارروائی کی کیٹی لین کی فوج میں قریب بیس ہزار آدمی داخل ہو گئے تھے مگر ان میں سے صرف چند مسلح تھے اور روما سے جب واقعات مذکورۂ بالا کی خبریں آئیں تو بہت لوگوں نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ کیٹی لین کو اب جنبش کرنے کا بھی موقع باقی نہ رہا تھا کیونکہ شمال کی راہ کو میٹی لس روکے ہوئے تھا اور اینٹونیس کی فوج جنوب سے بڑھ رہی تھی۔ یہ فوج اینٹونیس کے نائب ایم پٹیریس کے زیر کمان تھی جو ایک تجربہ کار افسر تھا۔ اینٹونیس نے کمان خود اس وجہ سے نہیں کی کہ وہ اپنے سابق رفیق سے لڑنا پسند نہیں کرتا تھا اور اسی لیئے وجع مفاصل میں مبتلا ہونے کا بہانہ کر دیا۔ لڑائی پسٹوریا کے قریب ۵ جنوری سنہ ۶۲ ق م کو ہوئی۔ سلطنت کی افواج کا سخت نقصان ہوا اور باغیوں میں سے جن کی تعداد اب صرف تین ہزار رہ گئی تھی

باب ۲

ایک آزاد شخص بھی جاں بر نہ ہوا۔ کیٹی لین نے بھی مرتے مرتے خوب داد مردانگی
دی۔ اُس کا سر روما کو روانہ کیا گیا مگر ثبوت موت کے بعد اُس کی لاش کے
دفن کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اگر ہم اس محبت کا خیال کریں جو اُسکے
دوستوں کو اُس کے ساتھ تھی اور اُس زمانے کے تمدن کو اُس کے جرائم کا باعث
قرار دیں تو ہمیں یہ کہنا ہوگا کہ وہ ایک شخص تھا جس کی زندگی رائگاں گئی بعض
لوگوں کو اُس کے زوال پر افسوس بھی تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ جب چند سال
کے بعد انیٹونیس کو کسی فوجداری مقدمے میں سزا ہوئی تو چند شوریدہ سر اشخاص
نے اُس کی خوشی میں دعوت کی اور کیٹی لین کی قبر پر پھول چڑھائے۔

یادداشت متعلق سازشہائے مذکورۂ باب ہذا

(۱۰۴۲) مجھے عرصۂ دراز سے خیال تھا کہ قدما کی یہ رائے کہ کیٹی لین
دو سازشوں کا بانی تھا یا ایک سازش کا جس کا سلسلہ عرصۂ دراز تک قائم
تھا، اگر ناقابل وثوق نہیں تو خلاف قیاس ضرور ہے۔ اس رائے کا ماخذ
سیلسٹ ہے جس نے قیصر کی طرفداری میں تاریخ لکھی ہے اور سلسلۂ واقعات
کا مطلق لحاظ نہیں کیا ہے۔ دیگر ماخذ کے پڑھنے اور باہم دیگر مقابلہ کرنے سے
سیلسٹ کے تذکرے کے وہ حصص بالکل ناقابل اعتماد ہو گئے ہیں جن میں دیگر
ماخذ سے اختلاف ہے۔ میری رائے ہے کہ کتب ذیل میں جملہ اہم مسائل کا
تصفیہ کر دیا گیا ہے اور انھیں کی بنا پر مجھے موقع ملا ہے کہ واقعات مذکور کو انصاف پسندی
اور تسلسل کے ساتھ بیان کروں۔ کتب مذکورۂ ذیل کے قابل مصنفین نے
دیگر تصانیف کا بھی حوالہ دیا ہے کیونکہ اس مبحث پر کثیر التعداد کتب ہیں اور
ان کی تنقیدوں سے درومان اور مام سین ایسے مستند مصنفین کی غلطیوں
کی بھی اصلاح ہو گئی ہے۔

(1) Catilina's und Cicero's Bewerbung um den Consulat fur das Jahr 63. By H. Wirz (Zurich, 1864).

۱؎ سسرو پرو فلاکو ۹۵ (۵۹ ق م)

II　Sallustin ueber Catilinas Candidatur in Jahr 688

III　Die Enstehungsgeschichte der Catilinarischen Verschwörung. By C. John (Jahrbücher für classische Philologie, achter Supplimentband, 1876).

IV　Catilina und die Parteikampfe in Rom der Jahre 66-63. By E. Von Stern. (Dorpat, 1883).

IV. Die Berichte ueber die Catilinarische Verschwoerung. By E. Schwartz, (Hermes, 1897).

ان میں سے تیسرا ایک زبردست اور اپنی صنف کا بہترین مضمون ہے۔ چوتھا بہترین تذکرۂ واقعات ہے جو میری نظر سے گزرا ہے۔ تیسری کتاب میں مصنف نے سیلسٹ کی غلط بیانیوں کے ماخذ کو قیاس کرنے کی کوشش کی ہے مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ اس مقصد میں اسے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔

باب پنجاہ و دوم

ایام امید و بیم

سنہ ۶۲ تا ۶۰ ق م

(۶۹۲ء) کیٹی لین کی سازش کا قلع قمع ہو چکا تھا اور سال نو (سنہ ۶۲)
کے آغاز پر اینٹونیس کو مقدونیہ واپس ہونے میں اور اپنی حکومت کا
شرمناک سلسلہ دوبارہ جاری کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ سسرو کی
رہنمائی سے روما کے حکام دستوری نے خلاف توقع پھر اپنا اقتدار قائم
کر لیا تھا اور بغیر کسی فتحمند سپہ سالار اور اُس کی فوج سے امداد طلب
کرنے کے انھوں نے قیام امن کے لیئے خوں ریزی پر بھی جرأت کی تھی۔
دستور جمہوریہ کا بقاء اب تک اُن لوگوں کو ممکن نظر آتا تھا جو خوش اعتقاد
تھے یا جن کی آنکھیں تاویلات لفظی سے خیرہ ہو گئی تھیں۔ ان کا خیال تھا
کہ بامحل رعایتوں سے مشکلات رفع ہو سکتی ہیں اور استقلال اور معمولی اصلاحات
سے خرابیاں دور ہو سکتی ہیں۔ مگر جمہوری طرز پر دستور کی ترمیم کا ان لوگوں
کو بھی خیال نہ تھا اور نہ یہ ممکن تھا کیونکہ اس کے لیئے قوت کی ضرورت
تھی جس کا نام تک نہ تھا۔ اس لیئے سال ہائے مابعد میں نہ فصیح البیان
سسرو سے کچھ ہو سکا نہ ضدی اور ایماندار کیٹو سے اور ان کی کوششوں
سے صرف یہ ثابت ہوا کہ مدبران جمہوری کا اب زمانہ نہ رہا تھا۔ پامپی کی
واپسی میں اب زیادہ عرصہ باقی نہ تھا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ اگر وہ چاہے تو اپنا
تفوق قائم کر سکتا ہے اور اگر وہ اس سے احتراز کرے تو سوال یہ پیدا ہوتا تھا

باب ۵

کہ اُسکی حیثیت کیا ہوگی۔ دستور روما کے لیئے ایک ایسی شخصیت کو جذب کرنا جو منصب شہنشاہی کو پہنچنے والی تھی سخت دشوار تھا۔ چھ سال تک ممالک مشرق میں برسر حکومت رہنے سے پامپی کے لیئے اب یہ ممکن نہ تھا کہ وہ روما میں معمولی امرا کی طرح سے زندگی بسر کرے اور غالباً اسے اس امر کا بھی علم نہ تھا کہ جماعت ہائے سیاسی اور ہر جماعت کے باہمی تعلقات میں نیا انقلاب ہوگیا ہے۔ غالباً یہ بھی اُسے نہ معلوم ہوگا کہ نہ تو امرا نہ عوام پسند اُس کا ساتھ دیں گے اور سب جماعتوں سے علیحدہ رہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سازشوں کے جال میں پھنس کر بالآخر کراسس کا حلیف اور قیصر کی اغراض کے حصول کا آلہ بن جائیگا۔

پامپی کا طرز عمل

(۱۰۴۴) خطوط کے ذریعے سے روما کے بیشتر حالات اُسے معلوم ہوتے رہتے تھے۔ بغاوت کے فرو کرنے کے لیئے جو تدابیر اختیار کی گئی تھیں اُن کا اُسے بالخصوص علم تھا اور اُسے یہ معلوم تھا کہ سسرو کی غیر مترقبہ جرأت اور بیدار مغزی سے اُس کی خدمات کی ضرورت باقی نہ رکھی تھی جنھیں پیش کرنے کو وہ ہمیشہ تیار رہتا۔ "مناگر یہ ہتا" (پامپی) کے لیئے اطالیہ میں واپس آکر یہ دیکھنا کہ ملک بغیر اُس کی امداد کے موجودہ خطرات سے بچ گیا تھا سخت ناگوار تھا۔ اس لیئے اُسنے اپنے ایک افسر کیو میٹی لس نیپوس کو ٹری بیونوں کے انتخاب سے قبل اس غرض سے روما روانہ کیا کہ میٹی لس ۶۲ء میں ٹری بیون ہوجائے اور قیام امن کے لیئے پامپی کو واپس بلانے کے لیئے جد وجہد کرے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کیٹو اس شخص سے روما کے گرد و نواح میں ملا اور فوراً تاڑ گیا کہ اس کی نیت ٹھیک نہیں دوسری تدابیر کو پس پشت رکھ کر کیٹو بھی ٹری بیونی کا امیدوار ہوا اور دونوں منتخب ہو گئے۔ خدمت ٹری بیونی پر فائز ہونے کے قبل ہی سے نیپوس نے تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا تھا جس سے پریشان ہو کر سسرو نے مورینا کی حمایت میں تقریر کرتے وقت کیٹو سے فریاد کی۔ نیپوس خدمت ٹری بیونی پر ۱۰ دسمبر کو فائز ہوا اور سلطنت کی حفاظت کے لیئے پامپی کو واپس بلانیکی تحریک

باب ۲۵

پیش کردی۔ مگر ۵۔ دسمبر کو ملزموں کو سزائے قتل مل چکی تھی جس کی وجہ سے
کیٹی لین کی امیدیں خاک میں مل گئیں اور نیپوس کے لیئے اب یہ موقع
باقی نہ رہا تھا کہ اپنے آقا کے احکام کی لفظ بہ لفظ تعمیل کرے اس لیئے اسنے
ایسی کارروائی شروع کردی جس سے اُس کے آقا کو دوسرے ذرائع سے
نفع ہو۔ اگر پامپی، سسرو کی کارگزاریوں کو اپنی ذات سے منسوب کرنیکے لیئے
واپس نہیں بلایا جاسکتا تھا جیسا کہ کراسس اور لیوکلس کے ساتھ اس نے
سلوک کیا تھا تو کم ازکم یہ ہوسکتا تھا کہ سسرو کے افعال کو خلاف قانون قرار
دیا جائے۔ سسرو جب خدمت کانسلی سے سبکدوش ہوا تو اُسے مجمع عام میں
حلف اُٹھانا پڑا کہ اُس نے قوانین کی پابندی کی تھی۔ روما میں یہ رسم تھی کہ اگر
سبکدوش ہونے والا کانسل عامہ قوم سے کچھ کہنا چاہتا تھا تو اُس کے لیئے یہی
موقع تھا۔ سسرو نے بھی اس رسم کی متابعت کرنی چاہی مگر نیپوس نے اسکو
تقریر کرنے سے منع کردیا اور صرف حلف اُٹھانے کی اجازت دی۔ سسرو نے
آگے بڑھ کر اور بہ آواز بلند حلف اُٹھاتے وقت کہا کہ "میں نے سلطنت کو
تباہی سے بچایا ہے"۔ روایت کی گئی ہے مگر یہ روایت سسرو کے طرفداروں
کی ہے کہ تمام مجمع نے اُس کے قول کی تصدیق کی۔ مگر اس امر میں شک
نہیں کہ لوگوں نے اُس کی ہمت افزائی کی جس کی غالبًا یہ بھی وجہ ہوگی کہ انہوں نے
نیپوس کی کینہ پروری کو چلنے نہ دیا مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا کیونکہ میٹیلس نیپوس
کی مخالفت خطرناک تھی جس کا حامی فاتح مشرق تھا۔ سسرو کا دشمن
صرف یہی شخص نہ تھا بلکہ مقتولین کے احباب اور اعزہ بھی تھے اور اُن کے
شرکائے جرم پر مقدمے چل رہے تھے جس سے سسرو کے دشمنوں میں
مزید اضافہ ہو رہا تھا۔ قیصر کے خلاف بھی جو اب پریٹر تھا ایک شخص نے
مخبری کی مگر مخبر پر دیگر وجوہ سے غلط بیانی کا شبہ تھا اس لیئے یہ معاملہ چل نہ سکا
اور سسرو نے بھی قیصر کو بری کردیا۔ بالمختصر ۶۲ء کا آغاز کم ازکم سسرو کیلیئے
بدشگونیوں سے ہوا۔ عوام پسندوں کی جماعت پر اب اس کا بالکل اثر نہ تھا
اور اس کا دارومدار اب اراکین سینیٹ اور طبقۂ ایکوائٹ کی باہمی مصالحت پر تھا۔

باب ۴

پامپی کے بغض کا اثر کیٹو کی پسندیدگی سے زیادہ تھا۔ کیٹو نے مجمع عام میں اُسکو "مُلک کا باپ" کہا تھا جس کی عوام نے بھی داد دی تھی مگر دشمنوں کو مغلوب کرنے کے لیئے یہ کافی نہ تھا۔ نیپوس اب اُس کی تخریب کے در پے تھا اور روما کے شہریوں کو بغیر قانونی تحقیقات کے قتل کرنے کا اُس پر الزام لگا رہا تھا اور کیٹی لین کے زوال کے بعد بھی پامپی کو واپس بلانے کے لیئے کوشش کر رہا تھا؛

قیصر پامپی کی نظر عنایت

(۱۰۴۵) اب ہر شخص اس فکر میں تھا کہ کسی طرح پامپی کی نظر عنایت اُس پر ہو جائے مگر قیصر کو مردم شناسی میں خاص ملکہ تھا اور اسی کو اس میں کامیابی ہوئی۔ پامپی کسی شخص کو اپنا ہمسر دیکھنا پسند نہ کرتا تھا اور خوشامد پسند بھی تھا۔ قیصر نے اُس کو ہموار کرنے کی ایک نرالی ترکیب نکالی ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ (قیصر) سردار پجاری تھا اس لیئے پریٹر مقرر ہوتے ہی اُس نے صیغۂ مذہبی میں ایک تجویز پیش کی جس سے پامپی خوش ہو جائے کیپی ٹول کے مندر کو حال ہی میں کٹیلس نے از سر نو تعمیر کرا کے اُسکے دیوا رتہ کی رسم ادا کی تھی مگر تعمیر مکمل نہیں ہوئی تھی۔ قیصر نے کٹیلس کی اس غفلت پر اعتراض کیا اور کٹیلس کو فہمائش کی کہ اپنا حساب پیش کرے اور ثابت کرے کہ قوم کا روپیہ کس طور پر صرف ہوا۔ قیصر نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ مندر کی تکمیل کا کام پامپی کے سپرد کیا جائے۔ اس طور پر ایک ہی تجویز سے تین مقاصد حاصل ہوئے اوّلاً تو یہ کہ اُس کے معزز مخالف کٹیلس کا زور ٹوٹ گیا ثانیاً پامپی کی خوشنودی بھی حاصل ہوگئی کیونکہ قیصر کی تجویز کا یہ منشا تھا کہ جمہوریہ انصرام کار کے لیئے اُس کی دست نگر ہے اور پھر پامپی ہی کا نام کتبے میں بحیثیت مندر کے تکمیل کنندہ کے لکھا جاتا، ثالثاً اگر قیصر کے سردار پجاری منتخب ہونے سے پامپی کو کچھ ملال ہوا ہو تو وہ بھی اس تجویز سے رفع ہو گیا۔ امرا کی سخت مخالفت سے یہ تجویز بار ور نہ ہونے پائی مگر قیصر کا اُسکے پیش کرنے سے جو مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا۔ پامپی کو بھی اس کارروائی کی اطلاع ہوئی اور امرا کی کینہ پروری کا اُسے یقین ہو گیا۔ قیصر نے پامپی کو واپس بلانے کی

تجویز کی بھی تائید کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سینٹ میں تجویز مذکور کی سخت مخالفت ہوئی اور کیٹو نے بحیثیت ٹری بیون منظوری کی تحریک کو پھر روک دیا قیصر اور نیپوس نے عام مجمعوں میں تقریریں کیں اور حسب معمول خوں ریزی اور بلووں تک نوبت پہنچ گئی سینیٹ نے اس موقع پر غیر معمولی جرأت سے کام لیا جس کا باعث غالباً کیٹو تھا۔ اس قصّے کے متعلق دو روایتیں ہیں ڈائیون[1] کا بیان ہے کہ سینٹ نے آخری حکم صادر کر کے کانسلوں کو بزور شمشیر کام کرنے پر مقتدر کر دیا۔ نیپوس ان کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا اسلئے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے بعد وہ پامپی کے پاس بھاگ گیا حالانکہ بحیثیت ٹری بیون روما میں رہنا اُس کا فرض تھا۔ یہ روایت سوئی ٹونیس[2] کی روایت کے متناقض نہیں ہے جس کا بیان ہے کہ قیصر نیپوس کی تائید کر رہا تھا حالانکہ وہ باوجود اپنے ہم عہدہ اشخاص کے ویٹو (مخالفت) کی باغیانہ تحریکیں پیش کر رہا تھا یہاں تک کہ سینٹ کے حکم سے دونوں اپنی خدمات سے معطل کر دیئے گئے مگر قیصر اپنی عدالتی خدمات حسب سابق انجام دیتا رہا یہاں تک کہ اُسے معلوم ہوا کہ وہ بزور شمشیر اپنی خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے گا اس لیئے لوازمات عہدہ کو دور کر کے کچھ روز کے لیئے خانہ نشین ہو جانا اُس نے بہتر خیال کیا لیکن عوام شہر نے جمع ہو کر اُس سے کہا کہ ہماری حمایت میں اپنا کام شروع کر دو۔ مگر اس نے اُن کی درخواست کو منظور نہ کیا اور اُن سے التجا کی کہ منتشر ہو جائیں سینٹ نے

---

[1] ڈائیون کیسیس ۴۲،۳۷ سے ۴۴ و Ad fam پنجم ۲، ۹۔

[2] سوئی ٹونیس، جولیس ۱۵، ۱۶۔ سینٹ نے سیٹر نہنس کے معاملے میں جو کارروائی کی تھی اُس کا بھی خیال ہے۔ (فقرہ ۸۰۹) مگر اس قسم کی کارروائی کرنیکا سینٹ کو حق تھا یا نہیں واضح نہیں ہے۔ واقعۂ زیر تذکرہ میں یہ سینٹ کے آخری حکم کا نتیجہ ہو سکتا ہے جسکو دونوں مصنفین نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ ہر صورت میں یہ صرف خدمات مفوضہ سے معطلی کا معاملہ ہے نہ کہ خدمت سے علیحدہ کیئے جانے کا۔ دیکھو ماڈوگ، ورفاسنگ، انڈور والٹنگ اول ۲۴۴۔

اُس کی اعتدال پسندی کو دیکھ کر اُس کا شکریہ ادا کیا اور حکم معطلی منسوخ کر دیا۔

باب ۲

(۱۰۴۶) قیصر اس فکر میں تھا کہ کسی طرح پامپی پر یہ ثابت ہو جائے کہ میرے دل میں اُس کی کس قدر قدر و منزلت ہے مگر اس کے برعکس سادہ لوح سسرو نے پامپی کو اپنی کارگزاریوں کی تفصیلی اطلاع دی اور اُس کی مبارکباد کا منتظر تھا۔ مگر اس نا گزیر ہستی کو کب یہ گوارا ہو سکتا تھا کہ اہل روما کا کام بغیر اُس کی امداد کے چل سکتا ہے۔ معاملات مشرقی کے تصفیے کے متعلق اُس نے ایک سرکاری مراسلہ بھیجا اُسی کے ساتھ ایک خط سسرو کے نام بھی تھا جس میں نہ تو اُس نے سسرو کی تعریف کی نہ اُسکے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ سسرو نے اس خط کے جواب میں ایک شکوہ آمیز خط[۱] لکھا جس سے مایوسی اور پریشانی کا اظہار ہوتا ہے۔ اُس نے پامپی کے مفاد کا حد درجہ لحاظ رکھا تھا اور اس امید میں تھا کہ پامپی سے اس کے تعلقات زیادہ گہرے ہو جائیں گے۔ دراصل سسرو اور پامپی دونوں خود پسند تھے مگر سسرو فراخ دل تھا اور پامپی خود غرض۔ خود غرض پامپی اس شخص کو کبھی دل سے معاف نہیں کر سکتا تھا جس نے ایسے کام میں کامیابی حاصل کی تھی جسے وہ بذات خود کرنا پسند کرتا۔ اس لئے سسرو کو اس عاجزانہ شکوہ و شکایت سے کوئی نفع نہ ہوا۔ برعکس اس کے قیصر نے پامپی کے جذبات کا پورا لحاظ رکھا تھا جسے اپنی عظمت کا بہت زعم تھا۔ اس نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب پامپی واپس آئے تو اُسکا اصلی دشمن (قیصر) حقیقی دوست معلوم ہو قیصر نے اسقدر فروتنی کی کہ پامپی کے حواشیوں میں داخل ہونا تک گوارا کیا مگر پامپی مردم شناسی سے اس قدر عاری تھا کہ یہ نہ سمجھ سکا کہ جس شخص (قیصر) میں خود پسندی کا مادہ نہ ہو وہ سخت خطرناک ہے۔

سسرو کی مایوسی

(۱۰۴۷) اس اثناء میں شہر روما میں سلطنت کے کاروبار کا چلنا دشوار ہو گیا تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ شہر میں اکثر بلوے ہوا کرتے تھے مجلس سینیٹ میں

سسرو، پروسولا وپیدا کیا

---

[۱] سسرو Ad fam i a. پنجم۔

باب ۵۲

قیصر کی تذلیل اور اُس کے دشمنوں کی دھمکیوں سے مفلس وقلاش عوام شہر
کو اندیشہ ہو گیا کہ قیصر کی جان معرض خطر میں ہے اس لیئے ایک جم غفیر
نے سینیٹ کے مکان کو گھیر لیا اور حالت اس قدر اندیشہ ناک
ہو گئی کہ کیٹو نے[1] فاقہ کش انبوہ شہر کو خوش کرنے کے لیئے غلے کے
عطیات میں اضافہ کیا جس کی وجہ سے خزانۂ سلطنت پر ایک مزید بار
پڑ گیا سیاسی جدّ وجہد کے پردے میں سازشوں کا بازار بھی گرم تھا۔
سسرو نے پامپی کو متنبہ کر دیا تھا کہ ممالک مشرق کی تسخیر کی خبریں سنکر
اس کے دشمن یعنی کراسس اور قیصر اب اُس کے دوست بننے کی
فکر میں تھے مصر کے متعلق جو اُن کے منصوبے تھے اُسمیں اُنھیں
ناکامی ہوئی اس لیئے اب وہ اس گھات میں تھے کہ ظفرمند پامپی کو
اپنے دام تزویر میں لائیں جس کی واپسی کے دن قریب آ گئے تھے۔
میٹی لس اینڈیوس کے ساتھ سینیٹ نے جو بدسلوکی کی تھی اور سسرو
نے معاندانہ برتاؤ کیا تھا اُس کے متعلق اُس نے ایک مبالغہ آمیز خط
اپنے عزیز میٹی لس کیلر کو لکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کیلر نے ایک نہایت
گستاخانہ خط سسرو کو لکھا جس کا اس نے جواب نہایت نرمی سے دیا۔
سال کے اوائل میں کیٹی لین کے ایّ شرکاء پر مقدمے چلائے گئے جس سے
مدبّرین روما کے باہمی تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا ہو گئی۔ سسرو کی بھی یہ
حالت تھی کہ وہ وقت بے وقت ہمیشہ اپنے کارنامے نمایاں یعنی کیٹی لین
کی سازش کے فرو کرنے پر فخر کا اظہار کیا کرتا تھا تا آنکہ لوگ اب اسکا مضحکہ کرنے لگے
تھے مگر اس کو اب بھی عقل نہ آئی۔ موسم سرما میں سسرو ایک مقدمے
میں مصروف تھا جس میں کیٹی لین کے معاملے کی طرف اشارہ کرنا ممکن
نہ تھا یعنی کارنیلیس سولا پر جو سنہ ۶۶ ق م میں کانسل منتخب ہوا تھا اور پھر
ایمبی ٹس کے جرم میں عہدۂ مذکور سے علیحدہ کر دیا گیا تھا، کیٹی لین کی

---

[1] پلوٹارک قیصر ۸ کیٹو خرد ۲۶۔

باب ۲

سازش کے سلسلے میں نقض امن (وِس) کا الزام[1] عائد کیا گیا تھا۔ اس کا شریک آٹرونیس اور اس کے چند اعزہ بھی اس سازش میں شریک تھے جس کی وجہ سے وہ جلا وطن ہو گئے تھے۔ سولا کا رویہ بھی کچھ مشتبہ تھا خصوصاً اس وجہ سے کہ اس نے مسلح پہلوانوں کی ایک جماعت تیار کر لی تھی مگر اس کے خلاف میں جو شہادت تھی وہ بالواسطہ تھی اور سسرو نے اس کی صفائی میں نہ صرف ایک زبردست تقریر کی بلکہ اپنے ذاتی علم کی بنا پر یہ بھی بیان کیا کہ سال گزشتہ کی تحقیقات کے دوران میں اس کے موکل کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہوا تھا۔ سولا بری ہو گیا۔ یہ شخص نہایت دولتمند تھا اور سسرو اس کا مقروض تھا۔ سسرو نے کراسس سے ایک نفیس مکان کو ہ پالٹین پر خرید کیا تھا[2] جو اس کے شایان شان تھا اور اس غرض سے اس نے اپنے چند دوستوں سے قرضہ لیا تھا جن میں سولا بھی تھا کیونکہ سسرو کے پاس نقد رقمیں شاذ و نادر رہا کرتیں۔ اس نے ایک دوسرے مقدمے میں بھی اس سال وکالت کی تھی جس کے نتائج اس کی ذات کے لیے نہایت اہم ثابت ہوئے۔ ۸۹ و ۹۰ ق م کے قوانین کے مطابق یونانی شاعر آرخیاس شہریت روما کے دعوے کرتا تھا کیونکہ اس نے ہیراکلیا واقع جنوبی اطالیہ میں سکونت اختیار کر لی تھی حالانکہ اس کا اصلی وطن شہر انطاکیہ (شام) میں تھا۔ اب اس پر قانون پاپیا (۶۵ ق م) کی بنا پر بے ضابطہ طور سے حقوق شہریت حاصل کرنے کی پاداش میں مقدمہ قائم کیا گیا۔ یہ مقدمہ[3] بہت کمزور تھا اور سسرو نے اپنے موکل کی ادبی قابلیت پر زور دے کر اسے بری کرا دیا۔ مگر یہ مقدمہ بھی ایک خاص قسم کا تھا جس کی رو و ماش بہت کثرت تھی یعنی ان مقدموں کی غایت صرف یہی تھی کہ کسی سیاسی مخالف کو

---

[1] ریڈ دیباچہ پرو سولا۔
[2] مکان کی قیمت تیس ہزار پونڈ انگریزی سے زیادہ تھی۔ سسرو Ad fam پنجم ۶-۲۔
[3] ریڈ دیباچہ پرو آرکیا۔

باب ۲

پریشان کیا جائے اور جس شخص پر الزام درحقیقت قائم کیا جائے اُسی کو پریشان کرنا مقصود نہ ہوتا۔ آرخیاس کا مربی لیوکلس تھا جس کے ساتھ وہ ممالک مشرقی کو گیا تھا اور اُسی کی فتوحات کے ترانے گایا کرتا تھا۔ لیوکلس پامپی کا دشمن تھا اور پامپی کے موافق جس قدر تحریکیں پیش ہوتیں سب کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ اس مقدمے سے اُسی کو پریشان کرنا مقصود تھا اور آرخیاس پر حملہ کرنے والے دراصل پامپی کے حواشی تھے نہ کہ فرضی ستعینت جس نے آرخیاس پر مقدمہ چلانے کی درخواست کی تھی۔ ہمیں شبہہ ہے کہ قیصر بھی اس معاملے میں شریک تھا۔ سسرو اس معاملے میں سخت مخمصے میں پڑ گیا تھا مگر واقعات حالیہ کی وجہ سے اُس کے تعلقات اصلی امراسے گہرے ہوتے جاتے تھے جن میں لیوکلس بھی شامل تھا اور عوام پسندوں کے سرغنوں سے وہ علٰحدہ ہو رہا تھا جو مثل اس کے پامپی کو خوش کرنے کی فکر میں تھے۔ علاوہ ازیں آرخیاس نہ صرف سسرو کا اُستاد تھا بلکہ اُسکی کانسلی کی کارگزاریوں پر ایک نظم بھی لکھ رہا تھا۔ مگر آرخیاس کی حمایت سے طبقۂ آپٹی میٹ کا وہ پابند ہو گیا حالانکہ اوّل تو وہ اُن کے سرغنوں میں نہ تھا اور بہ مقابلہ اُن کے اعتدال پسند تھا۔ عوام پسندوں سے اُس کے تعلقات بالکل منقطع ہو گئے تھے اس لیئے پامپی کو ہموار کرنا اُس کے لیئے اب بہت ضروری ہو گیا تھا گو اب اُس میں سخت دقّت تھی خطرات سے محفوظ رہنے اور اپنی سیاسی حیثیت کو قائم رکھنے کے لیئے اب اسکا دارمدار صرف طبقات اعلیٰ کی یکجہتی پر تھا۔ کیٹو البتّہ اب تک وفاداری پر قائم تھا مگر وہ اپنے اُصول کا پکّا تھا اور سسرو ایسے موقعہ جو آدمی کے لیئے اُسکی رفاقت ٹھیک نہ تھی امرائے کبار خودغرض تھے اور طبقۂ ایکوائٹ کے افراد کو صرف اپنے نفع کا خیال تھا جس کی وجہ سے مستقبل اندیشہ ناک ہو رہا تھا۔

کلوڈیس کی بداعمالیاں پامپی کی واپسی

(۱۰۴۸ء ۶۲) سنہ کے انتخابات کانسلی میں ایم پوپیس پیسو کالپرنیانس اور ایم ویلیریس مسالا کانسل منتخب ہوئے۔ پیسو جو ایک بدمزاج مگر

باب ۴

قابل آدمی تھا یاپمپی کا طرفدار تھا اور بطور اپنے آقا کے نمایندے کے کانسل منتخب ہوا تھا اور پاپمپی کی درخواست پر اُس کی واپسی تک انتخاب بھی ملتوی کردیا گیا تھا۔ میسالا ایک معزز امیر تھا جس کی سسرو بہت عزت کرتا تھا۔ سال کے اواخر میں پی کلوڈیس سے ایک نہایت شرمناک حرکت ہوئی۔ دسمبر کے مہینے میں روما کے حکام کے مکانوں میں روما کی سہاگنوں کی مجلسیں "نیک دیوی" کی پرستش کی پُراسرار رسوم ادا کرنے کیلئے ہوا کرتی تھیں رسوم مذکور میں ویسٹل کنواریاں بھی شریک ہوتی تھیں اور کسی مرد کا وہاں گزر نہ ہوسکتا تھا۔ اس سال یہ مجلس قیصر کے مکان میں ہوئی تھی جو سردار پجاری اور پریٹر تھا۔ کلوڈیس قیصر کی بیوی پامپیا پر عاشق تھا اور زنانہ لباس میں اُس سے ملنے کے لیئے مکان میں داخل ہوا۔ پامپیا کی خوشدامن دونوں کی ملاقات میں حائل تھی اور اس دفعہ بھی ایک خادمہ نے کلوڈیس کو دیکھکر شور مچایا جس کی وجہ سے رسوم ملتوی کردی گئیں۔ یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہوگئی۔ پجاریوں نے فیصلہ کیا کہ کلوڈیس کی اس حرکت سے رسوم میں ناپاکی پیدا ہوگئی تھی۔ قیصر کی بدرونگی[۱] مشہور عام تھی اس لیئے اپنی بیوی کی بدنامی کا اُسے زیادہ خیال نہیں تھا مگر سردار پجاری ہونے کی وجہ سے اُسے کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ اس لیئے پامپیا کو اُس نے طلاق دے دیا اور معاملے کو رفع دفع کرنا چاہا۔ مگر مذہب کی طرف سے بے پروائی ناممکن تھی۔ "نیک دیوی" کی رسوم کا تعلق سلطنت سے تھا اسلیئے لامذہب لوگ بھی اُن کی پوری پابندی کرتے تھے اور توہم پسند عوام تو رسوم مذکور میں ہر قسم کی بے ادبی سے ڈرتے تھے۔ جنوری سنہ ۶۱ میں سینٹ نے بھی اس معاملے میں دست اندازی کی اور کانسلوں کو ہدایت کی کہ تحقیقات کرنے اور ایک منتخب جوری مقرر کرنے کے لیئے تحریک پیش کریں۔ مگر کانسلوں میں باہم اتفاق

---

[۱] اسی زمانے میں پامپی نے اپنی بیوی موکیا کو اس الزام میں طلاق دیدیا کہ وہ اُسکے غیاب میں قیصر سے پھنس گئی تھی۔

باب ۲

تھا۔ ایسا لا کیٹو اور دیگر اشخاص کی طرح سخت کارروائی کرنا چاہتا تھا مگر پیسو جس کے ذمے تحریک کو پیش کرنا تھا چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ معاملہ رفع دفع ہو جائے پیسو کلوڈیس کا دوست تھا اور امرا پر بھی کلوڈیس کا اثر تھا۔ وہ بدمعاشوں کو بھی جمع کر رہا تھا جس سے سسرو کو معلوم ہو گیا کہ بدامنی ضرور ہوگی۔ پامپی بھی اسی زمانے میں واپس آگیا جس سے معاملات اور بھی پیچیدہ ہو گئے ایک عرصے تک وہ اس امید میں تھا کہ کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا ہوگا جس کی وجہ سے بلا زور شمشیر اسے تفوق حاصل ہو جائے گا جس کی اُسے حد درجہ آرزو تھی۔ مگر واقعات کی رفتار اس کی امیدوں کے خلاف تھی۔ دسمبر ۶۲ءمیں وہ برنڈوسیم میں لنگرانداز ہوا اور خلاف توقع اس نے اپنی فوج کو منتشر کر دیا تاکہ وہ لوگ جلوس فتح نکلنے کے وقت پھر جمع ہو جائیں۔ روما میں وہ جنوری ۶۱ء میں پہنچا۔ سینیٹ کے لیئے یہ بہترین موقع تھا، اگر اس کا استقبال شان و شوکت سے کیا جاتا اور ممالک مشرقی میں جو انتظامات اس نے کیئے تھے اُن کو تسلیم کر لیا جاتا تو وہ ہمیشہ کے لیئے امرا کا وابستہ ہو گیا ہوتا۔ مگر امرا کو اس سے سخت حسد تھا، اُس کے ارادوں کو وہ مشتبہ نگاہوں سے دیکھتے تھے اور اُس کا برتاؤ انھیں پسند نہ تھا سینیٹ میں بھی وہ اپنی حیثیت کا بہت خیال رکھتا تھا۔ پامپی حد درجہ متین اور کم سخن تھا اس لیئے سسرو بھی جو اُس کو خوش کرنا چاہتا تھا اُس کی طرف سے مطمئن نہ تھا امرا نے اس مغتنم موقع کو اپنے ہاتھ سے نکل جانے دیا کیونکہ ان میں سے بعض مثل لیوکلس کے اس کے مخالف تھے، بعض کیٹو کی طرح اپنے زعم باطل میں تھے اور بعض دیگر امور میں مشغول تھے نتیجہ یہ ہوا کہ امارت جمہوری کا یہ فطری حامی قیصر کے قبضے میں آگیا۔

سسرو کا ایک نیا دشمن

(۱۰۴۹) واقعات حالیہ اور مسائل زیر بحث کے متعلق پامپی کی ذاتی رائے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی گئی اور اس نے سینیٹ کی عظمت کو تسلیم کیا اور اُس کے موجودہ طرز عمل کے متعلق اظہار پسندیدگی کیا مگر اسکے الفاظ ایسے نہ تھے جن سے سسرو کو اطمینان ہوتا۔ اس اثنا میں کلوڈیس پر

باب ۲۴

مقدمہ چلانے کی تحریک کے متعلق بھی کارروائی جاری تھی۔ اس تحریک کے مخالفین نے یہ کوشش کی کہ بلوہ و فساد اور برچہ ہائے آراء میں جعل کرکے تحریک مذکور کو مجلس عامہ میں نامنظور کرادیں۔ اس لئے مجلس عامہ کا اجلاس ملتوی کردیا گیا اور سینیٹ نے زبردست غلبۂ آراء سے کانسلوں کو ہدایت کی کہ تحریک مذکور کو کسی نہ کسی طرح منظور کرادیں۔ ہارٹین سیس نے ایک تدبیر نکالی جس سے دونوں فریقوں کی شکایات دور ہوجائیں یعنی منتخب جوری کے متعلق جو دفعہ تحریک میں تھا وہ نکال دیا گیا اور انتخاب حسب معمول قرعہ اندازی پر محمول کردیا گیا۔ اس کے بعد تحریک مذکور کو اسی ٹری بیون نے پیش کیا جس نے اس کی مخالفت کی تھی۔ ہارٹین سیس اور دیگر اشخاص کا یہ خیال تھا کہ کوئی جوری کلوڈیس کی برأت کی رائے نہ دیگی۔ مگر انتخاب اور اعتراضات کے بعد بھی جو اہل جوری مقرر ہوئے وہ قابل اطمینان نہ تھے کیونکہ اُن میں سے اکثر اپنے فرائض ایمان داری سے انجام نہ دے سکتے تھے ساعت مقدمہ کے ابتدائی زمانے میں تو کوئی بے عنوانی نہ ہونے پائی اور کلوڈیس کی سزایابی یقینی معلوم ہوتی تھی مگر جب رائے دینے کا وقت آیا تو وہ ۳۱ آراء سے بمقابلہ ۲۵ آراء کے بری کردیا گیا جس کی وجہ یہ تھی کہ کراس نے پس پردہ اہل جوری کو رشوت دے کر ہموار کرلیا تھا۔ یہ فیصلہ نہایت شرمناک تھا مگر اس جدوجہد کا سیاسی پہلو نہایت اہم تھا کیونکہ کلوڈیس عوام میں ہر دل عزیز تھا اور قیصر طرف ثانی کی مدد پر آمادہ نہ تھا۔ اس نے لاعلمی ظاہر کی اور اپنی بیوی کو طلاق دینے کی وجہ یہ بیان کی کہ اُس پر شبہہ ہونا بھی مجھے ناگوار تھا۔ کلوڈیس نے اپنی صفائی میں یہ بیان کیا کہ اُس روز میں روما میں موجود نہ تھا۔ استغاثے کی طرف سے سسرو کو شہادت میں طلب کیا گیا جس نے کلوڈیس کے بیان کو بالکل غلط ثابت کیا اور بیان کیا کہ رسوم کے شروع ہونے کے کچھ قبل میں نے کلوڈیس کو بچشم خود روما میں دیکھا تھا۔ اس روز سے کلوڈیس نے سسرو کو تباہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا اور اُس شخص کی دشمنی نہایت خطرناک تھی کیونکہ وہ کسی بات سے چوکنے والا نہ تھا

باب ۶

سسرو کو بھی خوب معلوم تھا کہ یہ بدمعاش اسے کبھی معاف نہ کرے گا مگر کلوڈیس کے اثر کو وہ نہایت خفیف خیال کرتا تھا۔ اٹی کس[۱] کو اس نے ایک خط لکھا تھا جس میں اُس نے فخریہ بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے ہم خیال ارکین سینیٹ (بونی) کو جو مقدمۂ مذکور کے نتائج سے مایوس ہو گئے تھے ہمت دلانے کی کوشش کی تھی۔ اُس نے ارکین جوری کی بے ایمانی کو آشکارا کر دیا اور اُن کے طرفداروں کو خاموش کر دیا، کانسل پیسو کو اسے صوبۂ شام سے محروم کر دیا جس پر وہ دانت لگائے بیٹھا تھا، اُس نے مباحثے[۲] میں کلوڈیس کا بھی مقابلہ کیا اور اُسے خوب بنایا جس سے کلوڈیس کی آتش غیظ اور بھی بھڑک گئی ہوگی۔ یہ سب کچھ ٹھیک تھا مگر واقعات مابعد سے سسرو کی ناعاقبت اندیشی ثابت ہو گئی۔ وہ اس زعم باطل میں تھا کہ پامپی میرا دوست ہے مگر یہ محض خواب و خیال تھا۔ اصل واقعہ یہ تھا کہ اس نے اپنی ان حرکتوں سے قیصر اور کراسس دونوں کو ناراض کر دیا۔

سیاسی تغیرات

(۱۰۵) انتخابات کانسلی عنقریب ہونے کو تھے اور پامپی اپنے ایک آوردہ ایل آفرینیس کو کانسل مقرر کرانے کے لیئے خوب روپیہ خرچ کر رہا تھا اور بالآخر یہ شخص منتخب ہو گیا۔ دوسرا کانسل کیوئیٹی لس کیلر تھا۔ آفرینیس ایک سادہ لوح سپاہی تھا اور فراست اور اخلاقی جرأت سے بالکل بے بہرہ تھا جس کی میدان سیاست میں سخت ضرورت ہے۔ یہ شخص

---

[۱] اٹی کس ۶۵ء میں روما واپس آیا اور ۶۲ء کے اواخر میں پھر چلا گیا۔ اس زمانے میں وہ اپنے وسیع علاقوں میں رہا کرتا تھا جو اپیائرس میں تھے اور علاوہ دیگر کاروبار کے ساہوکاری بھی کرتا تھا۔ دیکھو سسرو Ad fam پنجم ۵۔ خط زیر تذکرہ ایڈ اٹی کس یکم ۱۶ ہے۔ اس زمانے سے اُسکے نام سسرو کے خطوط کی تعداد بڑھتی ہے

[۲] اس تقریر Clodium et Curionem کے صرف چند اجزا باقی ہیں مگر اسکولیا ساکن بوبیو نے اس پر چند حواشی لکھے ہیں۔ اصل تقریر اور اُسکی تحریری نقل میں کس درجہ مطابقت ہے یہ صحیح معلوم نہیں دیکھو سسرو ایڈ اٹی کس سوم ۱۲، ۲ اور ۳/۱۵۔

[illegible] کے حصول اغراض کا آلہ تھا مگر اس کام کے لیے بھی بیکار تھا۔ دوسرا قاتل انیل جو حال میں گال [illegible] آلپ کا [illegible] تھا جس امرا سے تعلق رکھتا تھا اور پی کلوڈیس کی بدنام بہن کلوڈیا اُس سے بیاہی ہوئی تھی۔ سسرو اور اُس کے درمیان جو رنجش ہوگئی تھی ابھی تک دفع نہیں ہوئی تھی مگر کچھ روز کے بعد دونوں میں پھر دوستی ہوگئی۔ پامپی سے اسکا تعلق صرف یہی تھا کہ اُس کی بہن[1] میوکیا پامپی سے بیاہی ہوئی تھی مگر چونکہ اب اُس نے میوکیا کو طلاق دے دیا تھا اس لیئے یہ تعلق بھی ٹوٹ گیا۔

انتخابات میں کچھ دیر اس وجہ سے ہوگئی تھی کہ رشوت دہانی کے خلاف ایک جدید قانون پیش ہوا تھا جس میں ایک عجیب وغریب دفعہ[2] یہ تھا کہ اگر کوئی شخص رشوت دینے کا وعدہ کرے اور اُس وعدے کو ایفا نہ کرے تو وہ مستوجب سزا نہ تھا لیکن اگر وہ رشوت کی رقم دے دے تو اُسے یہ سزا دیجائے کہ بقیۃ العمر ہر قبیلے کو ایک مقررہ رقم بطورِ جرمانہ دیا کرے۔ یہ گویا ایک بے سود کوشش اس امر کی تھی کہ بے ایمان انبوہ شہر کو رشوت دہانی کے لیئے جرمانے وصول کرنے کی چاٹ لگا کر رشوت دہانی کے سلسلے کو موقوف کر دیا جائے۔

اب یہ سوال پیش ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں سینیٹ کو انتخابات میں رشوت دہانی کے انسداد کا یکبیک کیوں خیال آگیا تھا کیونکہ ایک زمانہ تھا کہ وہ اس خیال کے مخالف تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانۂ سابق میں بمقابلہ عوام پسندوں کے اُنھیں رشوت دہانی سے زیادہ نفع تھا مگر اب زمانہ بدل گیا تھا اور امرا کا تفوق اب چند روز کا مہمان تھا۔ سولا کے قوانین سے اولوالعزم افرادِ قوم کے حصولِ تفوق کا سدّباب نہیں ہوا تھا جو اپنے ہم چشم امرا کو خیال میں نہیں لاتے تھے۔ علاوہ ازیں سولا کے

---

[1] کیلر اور اُس کا بھائی نیپوس دونوں نسلاً میوکئی تھے مگر اُن کو کسی میٹی لس نے متبنّٰی کر لیا تھا۔ دیکھو سسرو Ad fam ۲،۶۔

[2] یہ سسرو کا بیان ہے ایڈ اٹی کس یکم ۱۶،۱۳ مجرک لڑی بیون لڑ کو تھا۔

باب ۳

قائم کردہ دستور کے زیر و زبر ہو جانے سے عوام پسندوں اور ان کے باہمت سرغنوں میں پھر جان پڑ گئی تھی۔ دولتمند اشخاص مثلاً کراسس بمقابلہ سینیٹ کے مجلس عامہ سے تائید حاصل کر رہے تھے۔ اولوالعزم افراد قوم کے حصول مقاصد کے لیئے روپے کی بھی کمی نہیں تھی اور بسا اوقات انھیں طبقۂ امرا کی مخالفت ہی میں نفع تھا۔ علاوہ ازیں رائے دہندوں پر اثر ڈالنے کا ایک ذریعہ یہی نہ تھا کہ انھیں رشوت دی جائے بلکہ سیاسی نزاعات میں مسلح اشخاص کے جتھوں سے بھی کام لیا جاتا تھا۔ شہر میں بدمعاشوں کی تعداد کثیر تھی اور اگر کوئی شخص رائے دہندوں کی رائیں خرید بھی لیتا تو رائے دہندگان مذکور کو ایک مخالف فوج کے مقابلے میں مقام انتخاب تک لانا سخت دشوار تھا۔ معمولی درجے کے امرا کے لیئے اب سخت دشواری تھی اور انھیں سوائے اسکے کوئی چارہ نہ تھا کہ جو لوگ حصول تفوق میں کوشاں تھے ان میں سے کسی کا دامن پکڑنے پر قناعت کریں۔ مگر روما کے امرا ابھی ایسے کم ہمت نہیں ہوئے تھے کہ دوسرے کا دست نگر ہونا پسند کریں اس لیئے وہ امارت جمہوریہ کی بقا کے لیئے کوشاں تھے جس سے اُن کے اعزاز اور امیدیں وابستہ تھیں۔ اسی لیئے اب وہ لوگ رشوت دہانی کے مخالف تھے بعض روشن خیال محبان قوم ایسے بھی تھے جو رشوت دہانی سے بالطبع متنفر تھے اور جانتے تھے کہ اگر اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوا تو یہ آزاد سلطنت تباہ ہو جائے گی جو آزادی خیال و فعل کا گہوارہ ہے، عالی شان روایات کا مرکز ہے اور اُن کا زاد و بوم ہے اور جس کے وہ فدائی ہیں۔ مگر ایسے اشخاص کی تعداد جن میں کیٹو کا بھی شمار ہے بہت کم تھی، اُن کے معاونین میں اس قسم کا جوش نہ تھا اور بالآخر انکی کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔

قیصر ہسپانیہ میں

(۱۰۵۱) کلوڈیس کے مقدمے کے ختم ہوتے ہی قیصر اپنے صوبۂ ہسپانیۂ بعیدہ[۱] کو روانہ ہو گیا۔ اُس زمانے میں وہ سخت مقروض تھا

[۱] قیصر ہسپانیہ میں۔ سوئی ٹونیس جولیس ۱۸ اپلوٹارک قیصر ۱۱، ۱۲ سرو پر وبالبو ۳۳ م

باب ۵

اور اُس کے قرضخواہ گوارا نہ کرتے تھے کہ وہ کسی ایسے مقام کو چلا جائے جہاں سے اُس کا واپس ہونا مشتبہ ہو۔ اُن کے شکوک رفع کرنے کے لیئے اُس نے اپنے دوست کراسس سے درخواست کی جس نے ایک رقم خطیر کی ضمانت کرلی۔ اس کے بعد وہ بعجلت ممکنہ روانہ ہوگیا اور اس امر کا بھی انتظار نہ کیا کہ سینیٹ صوبۂ مفوضہ کے انتظام (آرناری) کے لیئے روپیہ یا بیا اور افسر اُس کے تفویض کرے۔ اس عجلت کی وجہ یہ تھی کہ وہ پھر جلد واپس آنا چاہتا تھا اور پھر اس فکر میں تھا کہ اپنی قوت کو مستحکم کرکے واپس آسئے۔ اپنے ساتھ وہ ایل کارنیلیس بالبَس کو سفرمینا کا افسر بنا کر لے گیا جس کو پامپی نے سرٹوریس کی جنگ کے بعد حقوق شہریت دلوا دیئے تھے۔ ہسپانیہ میں اُس کے یک سالہ قیام کے بارے میں ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ اس عرصے میں وہ برابر مشغول رہا اور اُس کے سب مقاصد حاصل ہو گئے۔ گر چند تفصیلی امور کا بھی ہمیں علم ہے۔ کانسلی کے لیئے میدان جنگ میں بھی کامیابی کی ضرورت تھی اور اس لیئے اُس نے شمال اور شمال مغربی میں جنگ چھیڑنے کے لیئے بہانہ ڈھونڈھ لیا اور ان لڑائیوں میں اُسے خاطر خواہ کامیابی ہوئی روپے کی اُسے سخت ضرورت تھی اس لیئے اُس نے روپیہ بھی بہ تعداد کثیر وصول کیا۔ ملک کے اندرونی انتظام سے بھی وہ غافل نہ تھا اور ادائی قرضہ کے مسئلے کا اُس نے معقول تصفیہ کیا یعنی حکم دیا کہ قرضے کے ادا ہونے تک مقروض کی آمدنی کا دو ثلث قرضخواہ کو دیا جائے ہسپانیہ کے عظیم الشان تجارتی شہر گاڈیس کی اصلاح کا بھی اُس نے بیڑہ اُٹھایا جو بندیعۂ صلحنامہ

بقیۂ حاشیۂ صفحۂ گزشتہ مع دیباچۂ ریڈ اسٹرابو سوم ۵/۳ (صفحہ ۱۱۹) ڈائون کسیس ۳۷، ۵۲، ۵۳۔

ے قریب دو لاکھ پونڈ۔

ے مگر اہل ہسپانیہ کو اُسنے بعض محصولوں سے سبکدوش کردیا۔ دیکھو قیصر جنگ ہسپانیہ ۴۲۔

باب ۵۲

عرصۂ دراز سے روما کے زیر حمایت تھا۔ قیصر اس شہر سے اُس زمانے سے واقف تھا جبکہ وہ کویسٹر تھا۔ نالبس کے ایما سے وہ شہر کے بعض اندرونی نزاعات میں حکم بن گیا اور اُس کے دستور بلدی میں بھی کچھ ترمیم کی۔ اُس نے شہر مذکور کے رقبے کی توسیع کی بھی اجازت دلوا دی جس میں اُسکا فلاح مدنظر تھا۔ مگر گاڈیس پر قیصر کے یہی احسانات نہ تھے۔ اسکی شہنشاہی طبیعت میں اہل روما یا اہل اطالیہ کا سا حسد نہ تھا اور وہ خوب سمجھتا تھا کہ سلطنت روما کے مختلف حصص کے ذرائع میں افزائش کرنے میں سلطنت ہی کا نفع ہے۔ وسط سال کے قبل ہی وہ اپنے کار مفوضہ سے فارغ ہو گیا اور بحری اور بری لڑائیوں کا بھی تجربہ حاصل کر لیا۔ اُس نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ سپہ سالاری کی قابلیت رکھتا ہے اور سپاہیوں کو قابو میں رکھ سکتا ہے۔ اپنے سپاہیوں کو اُس نے اس قدر انعام دیا کہ وہ خوش ہو گئے۔ ہسپانیہ کی صوبہ داری سے اُسے روپیہ بھی مل گیا اور شہرت بھی بڑھ گئی۔ اس کے بعد وہ روما کو روانہ ہو گیا اور موسم گرما کے انتخابات کے قبل وہاں پہنچ گیا۔

پامپی کا عظیم الشان جلوس فتح

(۱۰۵۲) قیصر کے غیاب میں پامپی کو تن تنہا روما کی سیاسیات کی بھول بھلیاں میں منزل مقصود تلاش کرنی پڑی۔ چونکہ اپنی واپسی کے کچھ روز بعد اُس نے اپنی بیوی میوکیا کو طلاق دیدی تھی اس لیئے اب اُس نے قصد کیا کہ کیٹو کے خانداں میں شادی کر لے کیونکہ اصول کا پابند کیٹو کسی اور ذریعے سے اُس کا معاون نہ ہو سکتا تھا۔ مگر کیٹو نے اس عزت افزائی سے انکار کر دیا کیونکہ پامپی کا اُس کے خاندان سے تعلق پیدا کر لینا اُس کے لیئے آئندہ باعث پریشانی ثابت ہوتا۔ سسرو سے دوستانہ پیدا کرنے میں اُسے زیادہ دقت نہ ہوئی۔ سسرو نے خود بھی ربط و ضبط پیدا کرنے کی بہت کوشش کی مگر انتہائی ارتباط دونوں میں کبھی نہیں ہوا۔ سسرو کا اب کوئی ہمدرد نہ رہا تھا۔ اُس کا ہم مشرب دوست اٹیکس روما سے چلا گیا تھا اور اُس کا بھائی کوئنٹس ایشیا کا صوبہ دار

باب ۴

ہو گیا تھا۔ ستمبر ۶۱ء میں پامپی نے اپنا جشن فتح منایا جو زمانۂ سابق کے جلوس ہائے فتح میں ہر طرح سے شاندار تھا اس لیئے کہ پامپی کو کثیر التعداد بادشاہوں اور اقوام پر فتح حاصل ہوئی تھی، اس کی بحری اور بری فتوحات کا رقبہ نہایت وسیع تھا اور اس کے اسیران جنگ میں شاہی خاندانوں کے اراکین اور مفتوح اقوام کے شہور سرغنوں کی تعداد کثیر تھی اور دور دراز اقوام کے افراد بھی تھے جن کی صورتوں سے اہل روما اس وقت تک آشنا نہ تھے۔ علاوہ ازیں یہ جلوس ساز فتح صرف فتح اور ممالک مفتوحہ کی بربادی کی یادگار ہی نہ تھا بلکہ اس عظیم الشان تماشے سے یہ بھی ثابت کرنا مقصود تھا کہ پامپی نے سلطنت روما کی وسعت و استحکام کی کیا تدابیر کی ہیں، کتنے جدید صوبے اور بے شمار شہر اس کی مساعی سے وجود میں آئے ہیں اور سلطنت کے محاصل میں کس قدر اضافہ ہوا ہے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ پامپی عرصۂ دراز سے اس جلوس کی تیاریوں میں مصروف تھا اور اسیران جنگ کو جلوس میں دکھانے کے لیئے جمع کر رہا تھا۔ کریٹ کی فتح کے واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شہرت کی کس قدر حرص تھی۔ میٹی لس کریٹی کس نے کریٹ کے دو باغی سرغنوں کو گرفتار کیا تھا جن کو وہ اپنے جلوس فتح میں دکھانا چاہتا تھا۔ اس کا جلوس فتح ۶۲ء تک ملتوی رہا۔ مگر پامپی نے ایک ٹریبون کو دخل دہانی پر آمادہ کر لیا اور کریٹ کے دونوں سرغنے اس بہانے سے اس کے سپرد کر دیئے گئے کہ ان کا اطاعت قبول کر لینا ایک ایسا معاملہ تھا جو پامپی کے عام اقتدارات کا جزو تھا۔ کسی شخص کو اس کی خدمات کے خفیف صلے سے محروم کر دینا پامپی کی جبلی دنائت کا ایک مزید ثبوت ہے۔ مگر اس کے جلوس میں ایک اصلاح ضرور ہوئی یعنی اسیران جنگ[۲] جو جلوس کے

[۱] پلوٹارک پامپی ۴۵۔ ایپین متھراڈاٹیس ۱۱۶-۱۱۷۔ ڈائون کیسیس ۳۷، ۲۱۔

[۲] متھراڈاٹیس کا اس سے قبل ہی انتقال ہو چکا تھا۔

باب ۴

ساتھ تھے اُن میں سے نہ تو کوئی قتل کیا گیا اور نہ کوئی پابجولاں تھا۔ اسی سال سینسروں کا بھی تقرر ہوا مگر انھوں نے سوائے اراکین سینٹ کی فہرست کی ترمیم کرنے اور چند ٹھیکوں کے دینے کے کوئی کام نہیں کیا۔ صوبہ گال آن ٹرو اپلپ سے جو خبریں اُس زمانے میں آرہی تھیں واقعات گزشتہ و آئندہ کے لحاظ سے قابل لحاظ ہیں۔ قبیلۂ آلوبروگی کے سفیر اپنے وطن کو واپس ہو گئے تھے اور اُن کو اُن کی خدمات کا صلہ دیا گیا تھا اور شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ مگر سینیٹ نے اُن کے ہمقوموں کی شکایات کے دفعیے کی کوئی تدبیر نہ کی تھی اس لیئے قبیلۂ مذکور نے بغاوت کردی اور صوبۂ گال کے حصۂ کثیر پر قبضہ کرلیا۔ سی پامپٹینیس نے جو وہاں کا صوبہ دار تھا بڑی دقت سے اس بغاوت کو فرو کیا مگر گال میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی اور پھر بغاوت کے پھیلنے کا اندیشہ تھا۔

سینیٹ میں پامپی کی ناکامی

(۱۰۵۳) مگر امور مذکورۂ بالا سے جمہوریہ کے انصرام کار پر کوئی واقعی اثر نہ پڑ سکتا تھا اور اصل معاملۂ زیر بحث یہ تھا کہ سینیٹ سے پامپی کے کیا تعلقات رہیں گے۔ اُس وقت پامپی کے صرف دو مقصد تھے یعنی صوبجات شرقی کے معاملات کا اُس نے جو تصفیہ کیا تھا وہ تسلیم کر لیا جائے اور اُس کے برخاست شدہ سپاہیوں کو اراضیات عطا ہونے کا انتظام کیا جائے۔ مسئلۂ ثانی سے ایک جدید سوال پیدا ہوتا تھا۔ پامپی کی یہ خواہش نہ تھی کہ موجودہ قابضین اراضی کو بے دخل کردے اور سولا کی طرح اپنے متوسلین کی جماعتوں کو اطالیہ کے مختلف مقامات میں آباد کردے۔ روما کے قدیم نظام حکومت میں اس قسم کے وظیفوں کے لیئے کوئی گنجائش نہ تھی مگر یہ مفروضہ تھی کہ سپاہی جنگ میں اپنا فرض منصبی

سلہ ڈائون کیسیس ۳۷، ۴۷ - ۴۸۔ لیوی ۱۰۳۔

سلہ یہ شخص اُن پریٹروں میں تھا جنھوں نے سفیروں کو مِلویَن پُل پر گرفتار کیا تھا۔

باب ۱

ادا کرنے کے لیئے شریک ہوتا ہے اور بعد اختتام جنگ بصورت حیات اپنے وطن کو واپس ہو جاتا ہے بوجہ مرور زمانہ ناقابل عمل ہو گیا تھا۔ بھگاری بھی اب ایک پیشہ تھا اور ایسا پیشہ جس میں انسان کی زندگی کا بہترین حصہ صرف ہو جایا کرتا تھا۔ زمانۂ حال کے بوڑھے سپاہیوں کے لیئے بہت سے پیشے ایسے ہیں جن کو اختیار کر لینے سے وہ پیرانہ سالی میں گزارہ کر سکتے ہیں مگر روما میں معمولی کام غلام کرتے تھے اس لیئے اُس زمانے کے بوڑھے سپاہیوں کے لیئے یہ دروازہ بھی بند تھا۔ غلاموں کی موجودگی نے محنت و مشقت کو ذلیل کر دیا تھا اور ایک آزاد شخص کے لیئے کوئی رذیل پیشہ کرنا اور اس طرح وحشی غلاموں کے مساوی ہو جانا کسی کے خیال میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کاشتکاری ہی ایک شریف پیشہ تھا جس کو سپاہی اختیار کر سکتے تھے مگر چھوٹے کاشتکاروں کے لیئے بھی ایک دو غلاموں کے علاوہ مویشیوں کی ضرورت تھی۔ ایک قابل لحاظ امر یہ بھی ہے کہ بمقابلہ سلطنت تبرد آزما سپاہیوں کے تعلقات اپنے سپہ سالار کے ساتھ زیادہ قوی تھے اور مشرقی فوج وظائف پیرانہ سالی کی بابت پمپی ہی سے امید رکھتی تھی۔ البتہ اس وقت اُن کی جیب خالی نہ تھی۔ ہر پیدل سپاہی کو برخاست ہونے کے بعد انعام[1] ملا تھا اور ان میں سے جو خوش قسمت تھے یا جزرس تھے کچھ نہ کچھ ضرور اپنے ساتھ لائے ہوں گے مگر یہ روپیہ ختم ہو رہا تھا اور پمپی جانتا تھا کہ اگر اُس نے اُن کے مطالبات کو جلد پورا کرانے کی کوشش نہ کی تو تقسیم اراضی بعد از وقت ہو گی۔ خرید اراضی کے لیے روپیہ بھی موجود تھا کیونکہ اُس نے رقوم خطیر خزانے میں داخل کر دی تھیں اور جدید مقبوضات کے محاصل بھی اب وصول ہونے لگے تھے۔ اگر وہ اپنی فوج کو برخاست نہ کر دیتا تو وہ سینیٹ سے اپنی شرائط کو بجبر تسلیم کرا سکتا تھا مگر اب اُسے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی کارروائیوں کے تسلیم کیئے جانیکے متعلق اسکا مطالبہ یہ تھا کہ سینیٹ انکے متعلق

---

[1] سکۂ انگریزی میں پچاس یا ساٹھ پونڈ۔ سواروں اور سنتریوں کو زیادہ ملا ہو گا۔

باب ۱۴

بحیثیت مجموعی اظہار پسندیدگی کرے کیونکہ اُس کا دعوٰے تھا کہ اُس کی حیثیت ایک کمشنر کی تھی جس کو ہر ایک معاملے کے تصفیے کا اقتدار حاصل تھا مگر لیوکلس کے انتظامات کو درہم برہم کر دینے اور میٹی لس کریٹکس کے ساتھ سختی کرنے کی وجہ سے اُس نے بہت سے دشمن پیدا کر لیئے تھے جن کو اب اُس کی تذلیل کا موقع مل گیا۔ امرا اُس کے تکبر اور نخوت سے سخت بیزار تھے اور چونکہ اُس نے اپنی فوج کو علیحدہ کر دیا تھا اسلیئے اب اُنھیں اُس کے مقاصد کے حصول میں ہارج ہونے کا موقع مل گیا کیٹو ہر وقت ایسی تحریکوں کی تائید کے لیئے تیار رہتا تھا جن کا منشا یہ ہو کہ کسی خاص فرد قوم کے ہاتھوں بے انتہا اقتدارات نہ آجائیں۔ کیٹو، لیوکلس اور چند دیگر اشخاص نے سینیٹ میں اس امر پر اصرار کیا کہ پامپی نے جو تصفیہ کیا تھا اُس کے ہر جزو پر بحث کی جائے اور بعد بحث تصدیق یا ترمیم کی جائے۔ پامپی کو اس مخالفت کی ہرگز امید نہ تھی اُسکے مردم شناس نہ ہونے کا یہ مزید ثبوت تھا کیونکہ وہ اس خیال خام میں تھا کہ روما کے امرا بغیر کسی سخت دباؤ کے اُس کے آگے سر تسلیم خم کر لیں گے۔ اس طرح کچھ دن اور گزر گئے اور اُس کی بے بسی سے اُس کے مخالفین کی ہمتیں اور بڑھ گئیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ سولا کی متابعت نہ کرنا اُس کی ایک سخت غلطی تھی خواہ اُس کے اصلی مقاصد کچھ ہی ہوں۔

اعلیٰ طبقات کے اتحاد میں تزلزل

(۱۰۵۴) اگر پامپی تیز فہم ہوتا اور اُس میں اس قدر مشخت نہ ہوتی تو اُس وقت سینیٹ کے پیش نظر وہ امرا ایسے تھے جن کے ذریعے سے وہ مجلس مذکور پر دباؤ ڈال سکتا تھا کیونکہ اُن کی وجہ سے وہ اتحاد طبقات اعلیٰ معرض خطر میں تھا جو زمانۂ زیر تذکرہ میں سینیٹ کے اقتدارات کے احیا کا باعث ہوا تھا۔ سینیٹ نے عدالتی کارروائیوں میں بے عنوانیوں کے انسداد کے لیئے ایک مسودہ قانون تیار کرایا تھا۔ اگر یہ قانون نافذ ہو جاتا تو جو طبقۂ ایکوائٹ کے جو افراد اور بڑی بڑی اجاری جوریوں میں شریک ہوتے

لہ دیکھو فقرات ۹۵۸ و ۱۲۶۶ - ان لوگوں سے زمانۂ قدیم میں افواج کی تنخواہ کی تقسیم کا

باب ۴

بصورت رشوت ستانی مستوجب سزا ہو سکتے تھے۔ جو جماعتیں اس قانون سے متاثر ہوگئی تھیں اس قانون سے سخت ناراض ہوگئیں بسسرو اعلیٰ طبقات کے اتحاد کو ملکی سیاسیات کی بنیاد خیال کرتا تھا۔ اس لیئے اُس نے سینیٹ کو اس قانون سے دست کش ہونے پر بہت کچھ آمادہ کرنا چاہا مگر کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ وہ خود جانتا تھا[۱] کہ اس معاملے میں کامیابی کی بہت کم امید تھی مگر ایک موقع جو محب قوم اور کیا کر سکتا تھا۔ سینیٹ کے سامنے ساہوکاروں کا ایک شرمناک مطالبہ بھی تھا یعنی۔ ساہوکاروں کی جس شارکت نے صوبۂ ایشیا کے محاصل کے وصول کرنے کا ٹھیکہ آئندہ پنج سالہ میعاد کے لیئے لیا تھا۔ اُن کی طرف سے مجلس سینیٹ میں ایک درخواست پیش ہوئی کہ انھوں نے اس خیال سے کہ ٹھیکہ اُن کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے بہت بڑھ کر قیمت کہہ دی تھی لہٰذا اس معاہدے کو منسوخ کردیا جائے۔ یہ درخواست کراسس کے اغوا سے پیش ہوئی تھی اور سسرو بھی اُن کے دعاوی کا مؤید تھا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ اگر اُن کی مرضی کے خلاف فیصلہ ہوگیا تو طبقۂ ایکوائٹ سینیٹ سے بدظن ہو جائے گا۔ مگر کیٹو اور دیگر اشخاص کی مخالفت سے اس معاملے پر سال مابعد تک بحث کا سلسلہ جاری رہا اور آخرکار اُس کا تصفیہ ایک ایسے شخص (قیصر) کے ہاتھوں ہوا جو پامپی سے زیادہ چالاک اور عیار تھا۔[۲]

متضاد اغراض

(۱۰۵۵) سنہ ۶۰ء کے آغاز میں کئی مسائل حل طلب تھے اور مختلف جماعتوں اور افراد کی متضاد اغراض سے مناقشات کا سلسلہ جاری تھا۔ ٹری بیون ایل فلیویس نے جو پامپی کے حواشی میں تھا ایک زرعی قانون[۱]

بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ کام سپرد تھا اگرچہ یہ فرائض عرصۂ دراز سے متروک ہو چکے تھے سسرو کے زمانے میں کم از کم اخلاقاً ان لوگوں کا شمار طبقۂ ایکوائٹ کے ساتھ ہوتا تھا۔ مترجم۔

[۱] سسرو ایڈ اٹی کم کیم ۱۷/۸/۱ (۵ دسمبر سنہ ۶۱ء)۔

[۲] سسرو ایڈ اٹی کم کیم ۱۸/۶/۱، ۱۹/۴ ڈائولا کیسیس ۳۷/۵۰۔

باب ۱۲

پامپی کے سپاہیوں کو اراضیات دیئے جانے کے متعلق پیش کیا تھا قانون مجوزہ کے بعض دفعات سے سولا کے تصفیۂ اراضی کی ترمیم لازم آتی تھی، بعض دفعات کا منشا یہ تھا کہ اٹروریا کی اراضی کو از سر نو تقسیم کیا جائے جسے سولا نے ضبط کر لیا تھا مگر قابضین کو بے دخل نہ کیا تھا اور بعض کا منشا یہ تھا کہ باقیماندہ سرکاری اراضی کو بھی تقسیم کر دیا جائے جنھیں گراکی نے ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ تجویز مذکور کا ایک جزو یہ بھی تھا کہ صوبجات مشرقی کے محاصل کو پانچ سال تک خرید اراضی میں صرف کیا جائے جو سپاہیوں میں تقسیم کی جائیں سسرو نے تجویز کے اس آخری جزو کی تائید کی مگر اس کے دیگر اجزا کی تائید سے وہ مجبور تھا گو وہ پامپی کو خوش کرنا چاہتا تھا مجلس سینیٹ پوری تجویز کی مخالف تھی اب ٹری بیون فلیویس اور جدید کانسل میٹی لس کیلر کا مقابلہ شروع ہوا۔ پامپی نے آخر کار یہ دیکھ کر کہ وہ اپنے مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا اپنے ٹری بیون کو مقابلے سے ہٹا لیا اور یہ معاملہ یوں ہی رہ گیا۔ یہ تجویز غالباً ناقابل عمل تھی اور اس کو منظور کرانے کے لئے علاوہ پامپی کے سپاہیوں کے شہریوں کو بھی اراضی کا مستحق قرار دیا گیا تھا مگر تقسیم اراضی کا جب وقت آتا تو ضرور دقتیں پڑتیں اور کم از کم یہ موقع بھی مناسب نہ تھا کیونکہ اس زمانے میں صوبۂ گال سے پریشان کن خبریں آ رہی تھیں جس میں لوگ اس وقت منہمک تھے۔ اس ملک میں روما کے حلفا میں ایک قبیلہ ایڈوئی تھا جس کو اس کے ہمسایہ قبائل سیکوانی و آرورنی کے ہاتھوں سخت شکست ہوئی تھی جنھوں نے رائن کے پرے رہنے والے جرمنوں سے امداد حاصل کی تھی۔ ایڈوئی اب بدرجۂ مجبوری سیکوانی کی رعایا بن گئے اور روما سے امداد نہ طلب کرنے کا بھی انھوں نے وعدہ کیا تھا۔ اسی زمانے میں روما کے مقبوضات واقع گال پر قوم ہیلویٹی ای کے جتھے

۱؎ غالباً اس سے کیمپینیا کی اراضی سے مراد ہے۔
۲؎ سسرو ایڈ اٹی کم یکم ۱۹، ۲-۴ وم ۱/۱۱۔ قیصر جنگ گال یکم ۳۱۔

حملہ آور ہو رہے تھے یہ لوگ اس ملک میں آباد تھے جسے اب سوئٹزرلینڈ کہتے ہیں اور نہایت جنگجو اور منچلے تھے مگران پر جرمن اقوام جو انکے شمال میں آباد تھیں حملہ آور ہوتی رہتی تھیں۔ واقعات مذکورہ کی کچھ کچھ خبریں روما میں بھی پہنچ رہی تھیں جس کی وجہ سے سخت پریشانی پھیل گئی تھی کیونکہ شمالی اقوام کی ہر ایک نقل و حرکت اہل روما کے لیئے باعث تردد تھی۔ مئی کے وسط میں یہ خبر وصول ہوئی کہ صوبۂ مذکور میں پھر سکون ہو گیا ہے[1]۔ اس خبر سے کیلر کو مایوسی ہوئی جس کے حصے میں سال آئندہ یہ صوبہ آنیوالا تھا۔ ایک دوسرا قانون بھی اس زمانے میں پیش ہوا مگر اس کی بھی وہی گت بنی جو قانون زرعی کی ہوئی تھی۔ یہ تجویز محاصل درآمد کو موقوف کرنے[2] کے متعلق تھی جو اطالیہ کے بندرگاہوں پر وصول کیئے جاتے تھے۔ محاصل مذکور کے وصول کرنے والے ٹھیکہ دار تجار کو بہت پریشان کرتے تھے اسی سیلئے تجارت پیشہ لوگ اس کی موقوفی کی تجویز سے بہت خوش تھے۔ یہ تحریک کانسل کے بھائی میٹی لس نیپوس نے پیش کی تھی مگر در اصل اس کا محرک غالباً خود پامپی تھا کیونکہ محاصل درآمد کی تلافی صرف اس کی جدید فتوحات کی آمدنی سے ہو سکتی تھی اور قوم کو یہی جتلانا اس کا مقصود تھا۔ سسرو سلطنت کے ایک ذریعۂ آمدنی سے دست کش ہو جانا ناپسند کرتا تھا۔ سال کے ابتدائی مہینوں میں سینیٹ اور طبقۂ ایکوائٹ میں اختلافات کا سلسلہ جاری رہا۔ سسرو مصالحت کی فکر میں تھا مگر کیٹو اپنی احمقانہ مخالفت سے اس باہمی ناچاقی کو بڑھا رہا تھا۔ کلوڈیس بھی اس اثناء میں ساکت نہ تھا۔ وہ اس

---

[1] سسرو ایڈ ایٹی کم یکم ۲۰، ۵۔ ممکن ہے یہ اُن سفراکی کارگزاری ہو جو روما سے بھیجے گئے تھے۔ ایڈ ایٹی کم یکم ۱۹، ۲۔

[2] ڈائون کیسیس ۳۷، ۵۱ سسرو ایڈ ایٹی کم دوم ۱۶، ۱ ad Quint frat یکم ۱، ۳۳۔ محاصل مذکور کو پورٹوریا (Portoria) کہتے تھے۔ دیکھو فقرات ۲۶، ۶۵، ۱۲۶، ۱۳۳۰ کتاب ہذا۔

باب ۱۰ ٹ

فکر میں تھا کہ ٹری بیون منتخب ہو کر سسرو سے بدلہ لے اور اپنی دوسری اغراض بھی حاصل کرے۔ یہ شخص باعتبار نسل طبقۂ پٹریشین سے تھا مگر اس کوشش میں تھا کہ کسی پلیبین خاندان میں متبنّیٰ ہو جائے۔ مگر تکمیل ضابطہ کے لیے چند معیّن قواعد تھے اور سردار پجاری (قیصر) جو اس کا تصفیہ کر سکتا تھا اُس وقت تک ہسپانیہ سے واپس نہ آیا تھا۔ کلوڈیس نہ تو کوئی قانون نافذ کرا سکتا تھا جس کی رو سے کوئی پٹریشین ٹری بیون منتخب ہونے کا مستحق ہو سکے اور نہ طبقۂ مذکور سے اپنے خارج ہو جانے کا اعلان کرنے سے وہ قانوناً پلیبین تسلیم کیا جا سکتا تھا۔ اُس کے رشتے کے بھائی اور بہنوئی کائس کیلر نے ان خلاف ضابطہ کارروائیوں کو چلنے نہ دیا جس کی وجہ سے کلوڈیس ٹری بیون نہ ہو سکا۔

قیصر کی واپسی لعد اتحاد ثلاثہ کا وجود میں آنا

(۵۶ ۱۰) سال مذکور کے وسط غالباً جون میں قیصر کی واپسی کے بعد ہی روما کی سیاسیات میں ایک اہم تغیر ہوا۔ اسکے اُسوقت دو مقاصد تھے جنکی وہ فوری تکمیل چاہتا تھا یعنی جلوس فتح اور کانسلی۔ امپیریم سے دستبردار ہونیکے بغیر وہ شہر میں داخل ہو نہیں سکتا اور اگر وہ ایسا کرتا تو پھر جلوس فتح منانے کا بھی حق زائل ہو جاتا۔ سینیٹ میں اُسنے درخواست پیش کی کہ مجھے حالت غیاب میں امید وار بننے کی اجازت دیجائے مگر کیٹو کی مخالفت سے یہ درخواست منظور نہ ہوئی۔ قیصر نے اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق جلد تصفیہ کر لیا یعنی جلوس فتح سے دست بردار ہو کر وہ کانسلی کا امید وار ہو گیا۔ اس موقع پر بھی وہ اپنی پرانی چال چلا یعنی امیدواری میں ایک دوسرے شخص کو بھی شریک کر لیا۔ اُس کا شریک اِیلی لوک کے ایس تھا جس نے روپیہ فراہم کیا اور قیصر نے اپنی شخصیت سے کام لیا۔ مگر بہترین اشخاص نے قصد کر لیا تھا کہ کانسلی میں کسی ایسے شخص کو شریک کیا جائے جو قیصر کے زیر اثر نہ ہو۔ اس لیئے اُنھوں نے بیدریغ روپیہ صرف کر کے ایم کیالپرنیس بولس کو منتخب کرا دیا اور چونکہ اس انتخاب سے طبقۂ مذکور کا نفع تھا اسلیئے کیٹو نے بھی اس رشوت دہانی سے چشم پوشی کی۔ بولس نہ صرف

باب ۲۳

اپنے طبقے کا شدت کے ساتھ طرفدار تھا بلکہ قیصر سے بھی عناد رکھتا تھا
کیونکہ جس زمانے میں دونوں ایڈیل تھے قیصر نے عوام کی پسندیدگی
حاصل کرنے کے لیئے اس کی جیب بھی خالی کردی تھی جیسے کہ اس
موقع پر لوگ کے ایسؔ کی۔ مگر زمانۂ زیر تذکرہ میں کانسل کی قوت
کی کمی یا بیشی کا دار مدار اس امر پر تھا کہ کس حد تک وہ غیر سرکاری
اور غیر مسلم اثرات جن کو رومائی سیاسیات میں روز افزوں دخل حاصل
ہو رہا تھا اس کے قابو میں ہیں۔ اثرات مذکورہ میں فوجی شہرت اور
سرمایۂ جمع شدہ اہم ترین تھے۔ اگر ان میں قیصر کی شخصی ہر دل عزیزی
اور انبوہ شہر کو ہموار رکھنے کے ملکے کا اضافہ کردیا جائے تو ایک ایسا اتحاد
وجود میں آسکتا تھا جس کا کوئی چیز مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ اس خاص وقت
پر اس قسم کے اتحاد کو وجود میں لانے کا خوب موقع تھا۔ پامپی اور
کراسس سینیٹ سے سخت ناراض تھے اور ہر ایسے انتظام کو پسند کرنے
پر مائل تھے جس سے ان کے مقاصد پورے ہوں۔ اغلب ہے کہ
قیصر نے خطوط اور درمیانی اشخاص کے ذریعے سے اس مہتم بالشان
کام کے انصرام کا تہیہ کرلیا تھا جس کو واپسی کے بعد ہی فوراً[1] اس نے
انجام کو پہنچایا۔ اس نے نہایت چالاکی سے پامپی اور کراسس کے
قدیم جھگڑوں کا تصفیہ کردیا اور ان کو اس امر پر آمادہ کیا کہ ایک اتحاد
میں شریک ہوجائیں جس کا وجود فی الحال مخفی رہے اور جس کی غرض
یہ تھی کہ اپنی مجموعی قوت سے ہر شریک اتحاد کی ذاتی اغراض کے حصول
میں مدد دیں۔ پامپی اور کراسس نے کانسل منتخب ہونے میں اسکی
تائید کی تاکہ وہ انھیں ان کی اغراض کے حصول میں مدد دے سکے۔
ان دونوں میں دور اندیشی مطلق نہ تھی اور اصل واقعے کا ان میں سے

[1] سوئی ٹونیس نے اس واقعے کو انتخاب کے بعد اور قیصر کے خدمت کانسلی پر فائز ہونیکے قبل
رکھا ہے مگر یہ قرین قیاس نہیں ہے اسلیئے میں نے ماٰخذ کی تعداد غالب کی پیروی کی ہے۔

باب ۲ ھ

کسی کو علم نہ تھا کہ گو بظاہر قیصر اُن کی تائید کر رہا تھا مگر در اصل وہ اُنکے ذرائع سے اپنا کام نکال رہا تھا اور اس تمام کارروائی سے حقیقتہً اسی کا نفع تھا۔ سسرو سے بھی غالباً شرکت کی درخواست کی گئی تھی کیونکہ اُسکی تائید سے شرکائے اتحاد ایک حد تک پریشانیوں اور نزاعات سے بچ جاتے مگر سسرو نے غور کرنے کے بعد انکار کر دیا کیونکہ اتحاد مذکور میں بحیثیت ایک معتمد علیہ رکن سے شریک نہیں ہو سکتا تھا۔ تینوں شرکائے اتحاد اس امر پر متحد تھے کہ اُن میں سے ہر ایک اپنی ذاتی اغراض کے لیئے کوشاں تھا۔ سسرو جمہوریت کی بقا کا حامی تھا اس لیئے اُسمیں اور شرکائے اتحاد کی اغراض میں بُعدِ مشرقین تھا۔ در اصل یہ سب لوگ ایک سخت مخمصے میں پھنسے ہوئے تھے جس سے نکلنا دشوار تھا یعنی بغیر اعلیٰ ترین اقتدار کے جمہوریہ کی اصلاح کی کوئی صورت نہ تھی اور بغیر جمہوریہ کو ختم کیئے ہوئے اعلیٰ ترین اقتدار حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ حکومت شاہی کے وجود میں آنے کا زمانہ اب قریب آرہا تھا اور اتحاد ثلاثہ اوسنہ کے قیام سے یہ زمانہ قریب تر ہو گیا کیونکہ حکام سلطنت ایک غیر سرکاری جماعت (اتحاد ثلاثہ) کے تابع فرمان ہو گئے تھے۔ اب دیر صرف یہ تھی کہ شرکائے اتحاد آپس میں لڑ پڑیں اور اُن میں سے جو شخص بالآخر غالب ہو بحیثیت اصلی حکمراں کے اپنے آپ کو ظاہر کرے۔

باب ۵۳

باب پنجاہ و سوم

قیصر کی پہلی کانسلی

اور

سسرو اور کیٹو کی روما سے علیحدگی

۵۹ - ۵۸ ق م

قیصر یکم جنوری ۵۹ ق م کو خدمت کانسلی پر فائز ہوا اور اُس تاریخ سے روما ایک ایسی زبردست حکومت کے تحت میں آ گیا جس کی مثال دوسری جنگ قرطاجنہ کے بعد نہیں ملتی۔ جمہوریہ برائے نام باقی تھی گو ذی فہم محبان وطن کو اُس کا برقرار رکھنا مشکل نظر آتا تھا کیونکہ جدید حکومت ایسے اثرات پر مبنی تھی جو از روئے دستور جمہوریہ قابل تسلیم نہ تھے اور اگر کسی دوسری قوت سے تصادم ہو جاتا تو دستور سلطنت کے قوانین اور طریقہ ہائے عمل کا خاتمہ تھا۔ روما کی سیاسی حالت اب یہ تھی کہ مجلس سینیٹ بے قابو ہو چکی تھی، مجلس عامہ کی آزادی سلب ہو گئی تھی، ٹری بیونوں کی حیثیت ارکین اتحاد ثلاثہ کے متوسلین کی تھی جو ان سے حسب مرضی ہر قسم کا کام لیا کرتے۔ حکام جمہوریہ بھی اس بے ضابطہ اتحاد کے دست نگر تھے اور صرف انھیں اختیارات کو عمل میں لا سکتے تھے جو ارکین اتحاد جائز رکھیں۔ سال زیر تذکرہ میں دونوں کانسلوں میں جد و جہد کا سلسلہ جاری رہا

باب ۵

اور بالآخر اُن میں سے ایک نے غلبہ حاصل کر لیا اور دوسرا بالکل بیدست و پا ہو گیا۔ ارالکین اتحاد ثلاثہ کا تفوق اُس زمانے کا اہم ترین واقعہ ہے مگر یہ تفوق محض عارضی تھا کیونکہ وہ صرف اُسی وقت تک باقی رہ سکتا تھا جب تک کہ اُن کے مفاد متحد تھے اور اُن کے طرزِ عمل کا تعین قیصر سے دانشمند مدبر کے سپرد تھا۔ مگر اُن کے مفاد عرصۂ دراز تک یکساں نہ رہ سکتے تھے اور اگر ایک رکن کو زیادہ رسوخ حاصل ہو جاتا تو دوسروں کو اس سے حسد ہوتا اور جس کی وجہ اتحاد باقی نہ رہتا۔ علاوہ ازیں اگر اراکین میں سے کوئی مر جاتا تو اُس کی جگہ پُر کرنا بھی ناممکن تھا کیونکہ اگر پامپی یا قیصر میں سے کوئی مر جاتا تو ان دونوں میں سے جو زندہ رہتا کراسس اُس کا کبھی مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ اور اگر کراسس مر جاتا تو پامپی اور قیصر کے درمیان بیچ بچاؤ کرنے والا کوئی نہ رہتا۔ یعنی بالفاظ دیگر کراسس کی موجودگی کے سبب سے اتحاد کو جو تقویت تھی وہ اُس کے بعد باقی نہ رہ سکتی تھی کیونکہ اُس نے اپنی قوت کو خوب مستحکم کر لیا تھا۔ اتحاد ثلاثہ کی حکومت کے زمانے میں کسی دوسرے کو اب یہ رسوخ حاصل کرنا دشوار تھا کیونکہ اُس کے مواقع صرف اراکین اتحاد کے متوسلین کو تھے۔ اس خلاف دستوری حکومت کے قیام سے جس کی بنا امداد باہمی کے اُصول پر تھی سلطنت روما کے حل طلب مسائل کا دائمی تصفیہ نہ ہو سکتا تھا البتہ حکومت ثلاثہ حاکم واحد کی حکومت کا پیش خیمہ تھی۔ قیصر کو اس کا علم تھا یا نہیں اور وہ اتحاد ثلاثہ کو قصداً اسی لیئے وجود میں لایا یا نہیں، ایسے سوال ہیں جن کے مختلف جواب ہو سکتے ہیں۔ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ روما کی روبہ انحطاط اور فاسد حکومت میں کئی اصلاحیں عمل میں لانے پر تُلا ہوا تھا، اُس کا مطمح نظر اطالیہ تک محدود نہ تھا بلکہ تمام سلطنت روما اُس کے زیر نظر تھی اور وہ خیالی پلاؤ پکانے والا نہ تھا۔ موجودہ نظام حکومت کی خالص آئینی طریقوں سے اصلاح کرنا ناممکن تھا اور امرائے سینیٹ سے اس سے سخت ان بن تھی۔ کانسل ہونے کے بعد اُس نے انھیں ایک اور موقع دیا مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے جسکی وجہ سے

باب ۵۹

مصالحت کی مطلق امید نہ رہی اور قیصر اقتدارات شاہانہ کے حصول میں مصروف ہوگیا۔

سینیٹ کی کارروائی کی اشاعت

(۱۰۵۸) قیصر نے کانسل مقرر ہوتے ہی سینیٹ اور مجلس عامہ کی کارروائیوں کی روئداد کی روزانہ اشاعت[1] کا انتظام کیا سینیٹ کی کارروائیاں (Acta Senatus) زیادہ اہم تھیں۔ اُس وقت تک رواج یہ تھا کہ سینیٹ کے ہر حکم یا فرمان کی ایک نقل کئی اراکین سے تصدیق کرا کے بطور وثیقہ خزانے میں رکھ دی جاتی تھی۔ جو تحریکیں نامنظور ہو جاتی تھیں یا واپس لے لی جاتی تھیں اور مباحثات کی یادداشت حاکم صدر جلسہ خود اپنے قلم سے لکھ لیا کرتا یا اُس کے معتمدین لکھ لیتے ہو خاص مواقع پر یہ بھی ہوتا کہ صدر جلسہ ان ملازمین کو علیحدہ کر دیتا اور اراکین سینیٹ مباحث کی یادداشتیں قلمبند کرتے۔ مگر اُن یادداشتوں کی حیثیت سرکاری کاغذات کی نہ تھی مگر یہ بھی حکام کی بیاضوں کا ایک جزو تھا جس میں سینیٹ کی کارروائی کے علاوہ دیگر امور کا بھی اندراج ہوتا تھا۔ بیاضہائے مذکور حکام کی ملکیت ہوتی تھیں اور خدمت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی اُنھیں کے قبضے میں رہتیں۔ قیصر نے ایک سرکاری رپورٹ[2] کی باضابطہ اشاعت کا انتظام کیا جس میں سینیٹ کی جملہ کارروائیوں کا سلسلہ وار اندراج ہوتا اور دیگر غیر متعلق امور کا ذکر نہ ہوتا۔ تاریخوں سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ قیصر نے یہ انتظام اپنے کس اختیار کی رو سے کیا۔ اغلب یہ ہے کہ اُس نے خود سینیٹ سے اس کی اشاعت کا حکم لے لیا کیونکہ اراکین کو خوب معلوم تھا کہ اگر وہ مخالفت کریں تو قیصر سا منچلا آدمی کوئی نہ کوئی ذریعہ

[1] سوئی ٹونیس جولیس ۲۰ آگسٹس ۳۶

[2] اسی رپورٹ سے ایک خانگی اخبار بھی وجود میں آگیا جس میں روزمرہ کے واقعات درج ہوتے اور جسکا نام Acta (or Commentoari) rerum Urbanum تھا
دیکھو جو ویئل ہفتم ۱۰۴ پر میئر کا حاشیہ اور مام سین کے اسٹاٹس ریخٹ کی فہرست مضامین میں لفظ Acta

باب ۲۶

نکال لیگا۔ اس رپورٹ کی اشاعت سے سینیٹ کی کارروائیاں پردۂ اخفا میں نہ رہ سکتی تھیں جو اکثر اراکین کو ضرور ناگوار ہوتا ہوگا اور انھیں گویا ایک طرح پر متنبہ کرنا منظور تھا کہ اگر وہ کچھ عقل رکھتے ہیں تو انھیں اب صرف معمولی ضابطے کی کارروائیوں سے سروکار رکھنا چاہیے اور یہ کہ اب اُن کی عظمت کا زمانہ گذر چکا تھا اور عنان حکومت اب اُن کے ہاتھوں میں نہ تھی۔ لیکن یہ مجلس ابھی بالکل بے کار نہیں ہوئی تھی اور قیصر کا یہ مقصد نہ تھا کہ اُس کا خاتمہ کردے۔ اس کی موجودہ تحریک کی اہمیت اس امر سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آگسٹس نے جو سینیٹ کو ہر طرح سے خوش رکھنا چاہتا تھا اسکی کارروائیوں کی اشاعت کو بند کردیا[۵۱]۔

سینیٹ سے قیصر کا مقابلہ

(۱۰۵۹) قیصر نے سینیٹ میں ابتداءً جو تقریریں کیں اُن کا لہجہ مصالحت آمیز تھا بیولس کو بھی ہموار کرنے کی اُس نے فکر کی اور خواہش ظاہر کی کہ اب پرانے جھگڑوں کو بھول کر قوم کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اُسنے پہلے ہی سے ایک زرعی تحریک[۵۲] پیش کرنے کی اطلاع دی تھی۔ اس تحریک سے نہ تو وہ قیمتی املاک سلطنت (مثلاً اراضی کیمپینیا) وغیرہ متاثر ہوتی تھیں جن سے سلطنت کو بیش قرار آمدنی تھی نہ اٹروریا[۵۳] کی وہ اراضی جو سولا نے فریق میرین کے افراد سے چھین لی تھیں۔ قیصر نے جب یہ تحریک سینیٹ میں پیش کی تو اُس نے یہ امید ظاہر کی کہ مجلس مذکور اسکی مدد کرے گی اور اگر تحریک میں کوئی ترمیم کی جائے تو اُس کو منظور کرنے پر بھی اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُس کی تحریک کا جزو اعظم یہ تھا کہ پامپی کی فتوحات سے جو رقوم خطیر حاصل ہوئی تھیں انکو موجودہ قابضین[۵۴] سے

---

[۵۱] ڈاؤن کیسیس ۳۸ / ۱-۶۔

[۵۲] سسرو ad fam ۱۳ / ۴ فلیویئس نے سال ماقبل میں جو تحریک پیش کی تھی اس کے متعلق کتاب ہذا کا فقرہ ۱۰۵۵ دیکھو۔ سسرو تحریک موجودہ کی تائید پر بظاہر آمادہ تھا۔

[۵۳] تجویز یہ تھی کہ سنسروں کے کاغذات میں اراضی کی جو قیمت مندرج تھی وہی ادا کی جائے۔

واجبی قیمت پر اراضی خرید کرنے میں صرف کیا جائے۔ ایسی بے ضرر تجویز میں نقص نکالنا بظاہر ممکن نہ تھا اگرنہ تو بنولس مصالحت پر آمادہ ہوا اور نہ مجلس سینیٹ قیصر کے موافق ہوئی۔ اُس کی وجوہ یہ تھیں کہ اولاً زرعی تحریکوں کا پیش کرنا ٹری بیونوں کا کام تھا اور کسی کانسل کا ایسی تحریک پیش کرنا ایک جدت تھی جس سے شبہہ ہوتا تھا اور ثانیاً قیصر کی ظاہری اعتدال پسندی سے روما کے امرا کی جماعت کو دھوکا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ انھیں خوب معلوم تھا کہ اگر انھوں نے قیصر کی مخالفت نہ کی اور اپنے اصول پر قائم رہے تو پھر وہ اُس کی پیروی کرنے میں ایسی راہ پر لگ جائیں جہاں سے واپس ہونا دشوار ہوگا۔ اور انھیں اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق بہت جلد تصفیہ کرنا بھی ضروری تھا کیونکہ اگر وہ جنگ پر آمادہ ہونا چاہتے تھے تو میدان جنگ میں انھیں جلد سے جلد داخل ہونا چاہیئے تھا۔ ہزیمت اُن کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی مگر اُن کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس لیئے انھوں نے کارروائی کو روکنے اور اجلاسوں کو بار بار ملتوی کرنے کی کوشش کی۔ کیٹو نے یہ اعتراض کیا کہ زمانہ انقلابی تحریکوں کے موافق نہ تھا اور فضول اور طویل بحثوں سے سینیٹ کا وقت ضائع کرتا رہا جس کی وجہ سے تحریک پر رائے نہ لیجا سکتی تھی قیصر نے بحیثیت کانسل کیٹو کو حراست میں لے لینے کا حکم دیا مگر اسکے ساتھ ہی اراکین کی تعداد کثیر اُس کے ساتھ اُٹھ گئی۔ قیصر نے اس ایماندار شخص پر جبر کرنے کا الزام اپنے سر لینا نامناسب خیال کر کے اُسے بری کر دیا مگر سینیٹ کو برخاست کرتے ہوئے اُس نے اراکین کو متنبہ کر دیا کہ چونکہ عملاً یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آپ لوگ میرے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے ہیں اسلیئے آئندہ سے میں بغیر آپ کی مدد کے سب کام کروں گا۔ اور یہ کوئی گیدڑ بھبکی نہ تھی وضع قوانین میں وہ حسب سابق مصروف رہا اور بلا لحاظ سینیٹ کے اپنے قوانین مجوزہ کے مسودے راست مجلس عامہ میں پیش کرتا رہا۔ اس طرح امرا نے اسکی تجاویز پر بحث کرنے اور اُن میں ترمیم کرنے کا موقع کھو دیا۔ مگر اُس کی تجاویز کو نامنظور کرانے کے اب بھی چند ذرائع باقی تھے یعنی یا تو کوئی ٹری بیون

باب ۵

یا کانسل اس تجویز کے نفاذ کو روک سکتا تھا یا کوئی مذہبی رکاوٹ عائد کیجا سکتی تھی
مگر اس میں بھی ایک دقت تھی کہ قیصر خود سردار پجاری بھی تھا۔ علاوہ ازیں
اپنی خلقی کمزوری کی وجہ سے وہ کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکتے تھے اور
نہ اُن کے سرغنے ذی اثر اور فریس تھے۔ کٹیلس سنہ ۶۱ کے موسم سرما میں
مرچکا تھا، لیوکلس بوڑھا ہوگیا تھا اور اپنے عیش وعشرت کی زندگی چھوڑنے
پر آمادہ نہ تھا۔ میٹی لس کیلر کا بھی اسی سال انتقال ہو چکا تھا۔ سینیٹ اور
طبقۂ ایکوائٹ کے درمیان ناراضی تھی جس کی وجہ سے سینیٹ کی قوت
گھٹ گئی تھی اور سینیٹ نے پامپی کو بھی ناراض کر دیا تھا۔ ان دونوں امور
سے سسرو بالکل بے بس ہوگیا تھا اس لیئے اُس نے سال کا بیشتر حصہ
مفصلات میں بحالت مایوسی گزارا گو وہ علمی مشاغل میں مصروف تھا اسلیئے
صرف دو شخص کیٹو اور بیولس قیصر کا کچھ قرار واقعی مقابلہ کر سکتے تھے مگر
یہ دونوں صرف اسی حد تک مخالفت کرنے پر آمادہ تھے جہاں تک کہ دستور مملکت
اجازت دے۔ ان لوگوں کی حمایت میں روما کے امرا کی جماعت تھی مگر انمیں
اکثر لیوکلس کی طرح اپنی دیہاتی تفریح گاہوں میں عیش وعشرت میں مصروف
تھے اور روما کے سیاسی جھگڑوں میں شریک ہونے سے پہلوتہی کرتے تھے
نازک مواقع پر ان لوگوں سے کسی قسم کی امداد کی امید نہ ہوسکتی تھی اور اس "تالاب
کی مچھلیوں کی فوج" (پیسکنارئی اُمی) کو سسرو سے زیادہ کوئی حقیر
نہ سمجھتا تھا۔

وضع قوانین

(۱۰۶۰) قیصر کا پہلا زرعی قانون سال مذکور کے اوائل یعنی غالباً
فروری میں نافذ ہوا مگر اُس کو عمل میں لانے کے لیئے بیس[1] کمشنروں کا انتخاب
کچھ روز کے بعد ہوا۔ جن طریقوں سے یہ قانون منظور کرایا گیا قابل لحاظ ہیں۔

---

[1] اسکے متعلق دو سوالات پیدا ہوتے ہیں یعنی آیا ان بیس اشخاص (دو بیری) کی پانچ پانچ ارکان کی ذیلی کمیٹیاں تھیں یا پانچ ارکان کی ایک اعلیٰ ترکیبی تھی جو کہ بیسوں ارکان پر نگراں تھی مگر یہ سوالات اس موقع پر قابل لحاظ نہیں دیکھو سسرو اڈ ایٹی کس پر ٹائرل کی تحریر۔

باب ۲۵

قیصر یہ معلوم کر کے کہ بُبولس مصالحت پر آمادہ نہیں ہے پامپی اور کراس سے علانیہ امداد کا طالب ہوا۔ چونکہ حکام جمہوریہ اُس کی تائید کے لیئے تیار نہ تھے اس لیئے اب وقت آگیا تھا کہ جس امر کو وہ لوگ پوشیدہ رکھنا چاہتے تھے اُس کا اعلان کر دیں یعنی چند اشخاص کے ہاتھوں جو حاکم (کانسل) نہ تھے آئندہ سے جمہوریہ کی عنان حکومت رہیگی۔ اس لیئے ایک عام مجمع میں قانون مجوزہ پر تقریر کرتے ہوئے اُس نے پامپی اور کراسس کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ لوگ اس قانون کے متعلق اپنی رائے ظاہر کیجئے اور دونوں نے پسندیدگی ظاہر کی۔ قیصر نے عزم بالجزم کر لیا تھا کہ جس طرح ہو یہ قانون نافذ ہو جائے اور اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اُس کے مخالفین اُسے زک دینے کیلئے مسلح سپاہیوں سے بھی کام لیں گے۔ اس لیئے اُس نے پامپی سے مخاطب ہو کے دریافت کیا کہ اس صورت میں وہ قانون کے پیش کرنے والوں کی مدد کرے گا یا نہیں۔ پامپی نے جواب دیا کہ اگر کوئی قانون مجوزہ کے خلاف ہتھیار اُٹھائیگا تو میں اُس کی تائید میں تیغ زنی کروں گا۔ ایک مجمع عام میں کسی شہری کا جو کسی عہدے پر فائز نہ ہو اس قسم کی تقریر کرنے کی نہ تو کوئی نظیر تھی اور نہ کوئی معقول وجہ تھی۔ مگر پامپی کی اس دھمکی سے قیصر کا کام بن گیا کیونکہ ایک فوجی سردار کی مخالفت کرنا آسان کام نہ تھا جس کے ذرا سے اشارے سے ہزارہا نبرد آزما سپاہی جمع ہو جائیں۔ مگر پامپی نے اہل روما کو یہ یاد دلا کر کہ اب بجائے قانون کے تلوار کا زور غالب ہے بدنامی تو اپنے سر لی اور فوری سیاسی نفع قیصر کو ہوا۔ قانون مجوزہ پر شمار آراء میں زیادہ لڑائی بھڑائی نہیں ہوئی، ایک ٹریبیون نے کارروائی کو روک دینا چاہا مگر اُس کی کسی نے پروا نہ کی اور بُبولس کو برخاست شدہ سپاہیوں کے ایک جم غفیر نے اس مقام سے بھگا دیا۔ اُس زمانے میں اس قسم کے مباحثوں میں چند لوگوں کا سر پھوٹ جانا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی گو اصولاً بصورت نقض امن ضرب خفیف بھی خلاف قانون تھی مگر برادران گراکی کے زمانے سے سینیٹ کا طرز عمل کچھ ایسا ہو گیا تھا کہ دستور سلطنت بغیر کبھی کبھی

باب ۵

لڑنے بھڑنے کے چل نہ سکتا تھا۔ علاوہ ازیں کانسل (قیصر) کا پابی سے امداد کا طالب ہوتا سینیٹ کے "آخری حکم" کے مماثل تھا کیونکہ دونوں میں ایک طرح کا خلاف قانون غصب اقتدار مضمر تھا اور دونوں صرف شدید ضرورت کی حالت میں حق بجانب خیال کیئے جاسکتے تھے۔ لہذا اصل سوال یہ تھا کہ ایسی شدید ضرورت پیدا ہوئی تھی یا نہیں؟ اگر اس امر کا احتمال تھا کہ سینیٹ کی طرف سے مسلح اشخاص کے جتھوں سے کام لیا جائیگا تو اس شدید ضرورت کا پیدا ہونا قرین قیاس ہے اور یہ صورت حال ایسی تھی جس کو بلحاظ معاملات زیر بحث سینیٹ پر چھوڑنا مناسب نہ تھا۔ قیصر کی کارروائیوں کا بالکل خلاف قانون ہونا صرف اس قانون کے متعلق اس نے جو جو کیا اسی سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اُن جملہ افعال سے بھی جو اُس سے زمانہ کانسلی میں سرزد ہوئے اُسکا قصد در اصل یہ تھا کہ متعدد تجاویز کو منظور کرا دے جن سے اتحاد ثلاثہ کے مقاصد کی تکمیل کی امید تھی مگر نہ تو سینیٹ بلا چون و چرا ان تجاویز کو منظور کرنے پر تیار تھی اور نہ وہ اپنے قصد سے باز آسکتا تھا اس لیئے انقلاب میں ایک نیئے دور کا آغاز ہوتا ہے یعنی ایک کانسل اپنا سال حکومت سینیٹ کو دھمکانے اور اُس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے میں صرف کرتا ہے[۱]

(۱۰۶) بیولس نے کوشش کی کہ سینیٹ اس جدید قانون کو ناجائز قرار دے مگر اراکین ایک نیا جھگڑا مول لینا نہیں چاہتے تھے۔ کچھ روز کے بعد یہی معاملہ اُن کے سامنے ایک نئی صورت میں پیش ہوا قانون مذکور میں سیٹرنینس کے قانون کے نمونے پر ایک دفعہ تھا جس کی رو سے سینیٹ کے ہر رکن پر لازم کیا گیا تھا کہ ایک تاریخ مقررہ تک اسکی پابندی کا حلف اُٹھائیں۔ کیٹو اور ایک دو اور آدمیوں نے پہلے تو یہ کہا کہ ہم بجائے قسم

---

[۱] ڈائیون کیسیس ۳۸، ۷، پلوٹارک کیٹو خورد ۳۲۔

باب ۶

کھانے کے میٹی لس نیومیڈکس کی طرح جلاوطن ہو جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سسرو نے کیٹو کو یہ سمجھا کر اپنے قصد سے باز رکھا کہ تمہارا ملک تمہاری خدمات سے محروم ہو جائیگا۔ بہرکیف جملہ اراکین نے حلف لے لیا۔ کمشنروں کے تقرر سے بھی قیصر کی چالاکی ظاہر ہے وہ بذات خود مجلس مذکور میں شریک نہیں ہوا مگر پامپی اور کراسس دونوں شریک تھے اور بلاشبہہ اُس کے طرز عمل کا یقین وہی کرتے۔ ہمیں اس امر کا علم نہیں کہ اس قانون کے تحت میں کمشنروں نے کیا کارروائی کی تقسیم اراضی سے کس قسم کے اشخاص مستفید ہوئے اور اس معاملے میں عملاً کیا ہوا اسکا ذکر قیصر کے دوسرے زرعی قانون کے سلسلے میں آئیگا۔

قیصر اپنے دونوں شرکا کو مرہون منت کرتا ہے

(۱۰۶۲) اس اثنا میں دوسرے معاملات بھی زیر بحث تھے جنمیں ملک مصر کا معاملہ بھی تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ قیصر ایک زمانے میں اس ملک پر قبضہ کرکے اُسے پامپی کے مقابلے کا مرکز قرار دینا چاہتا تھا مگر اب اس کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ جس زمانے میں پامپی مشرق میں تھا مصر کے نااہل بادشاہ بطلیموس آلی تیس نے اپنے بادشاہ تسلیم کیئے جانے کی بے حد کوشش کی تھی مگر اس کی رعایا اُس سے سخت متنفر تھی اس لیئے اپنی قوت کو مستحکم کرنے کے لیئے چاہتا تھا کہ بادشاہ تسلیم کرلیا جائے۔ پامپی اُس کی درخواست منظور کرنے پر مائل تھا کیونکہ اُس نے روپیہ دینے کا بھی وعدہ کیا تھا۔ مگر یہ معاملہ طے نہ ہو سکتا تھا اراکین سینیٹ رشوت کے لالچ سے مخالفت کر رہے تھے لیکن قیصر نے بہت جلد اس معاملے کا پامپی کے حسب منشا تصفیہ کرادیا یعنی اُس نے ایک قانون نافذ کرادیا جس کی رو سے آلی تیس بادشاہ تسلیم کرلیا گیا اور اہل روما کا حلیف اور دوست قرار دیا گیا سینیٹ نے بھی مجبوراً اسی مضمون کا ایک حکم صادر کردیا

لہ پلینی (تاریخ ۳۳، ۱۳۶) کا بیان ہے کہ اُس نے پامپی کو یہودیہ کی جنگ میں زرخطیر صرف کرکے مدد دی تھی۔

باب ۱۲

اس امداد کے لیئے مصر کے بدبخت بادشاہ کو ایک رقم کثیر[1] دینی پڑی جسکے فراہم کرنے کے لیئے اُسے روما کے ساہوکاروں کا مرہون منت ہونا پڑا جو اُس کے اور دوسروں کے مصائب کا پیش خیمہ تھا۔ اس طرح سے قیصر نے پامپی کو خوش کردیا اور اب کراسس کی باری تھی۔ کراسس کا صوبۂ ایشیا کے وصول کنندگان محاصل سے تعلق تھا جو اپنے ٹھیکے کی رقم کو کم کرانا چاہتے تھے۔ قیصر نے ایک قانون منظور کرادیا جسکی رو سے ٹھیکے کی رقم کا ایک ثلث معاف کردیا گیا[2] یہ ایک شرمناک معاملہ تھا مگر روما کی مالیات کی تاریخ میں نہ تو یہ اس قسم کا پہلا معاملہ تھا اور نہ سب سے برا۔ قیصر کے اس احسان سے ساہوکار لوگ جو پہلے ہی سے سینیٹ سے بیزار تھے اراکین اتحاد ثلاثہ کے طرفدار ہوگئے اور انقلاب پسند قیصر کے وہ گرویدہ ہوگئے جس کو وہ اب تک شبہے کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ہم بیان کرچکے ہیں کہ قیصر جس کام میں روپیہ لگاتا اُس سے خوب نفع حاصل کرتا۔ اس موقع پر بھی اُس نے اپنی صرف ایک چال سے کراسس کو خوش کردیا، امرا کا زور توڑ دیا۔ طبقۂ ایکوائٹ کو اپنا مرہون منت کرلیا اور لطف یہ ہے کہ اُس کے اس احسان کا مالی بار سلطنت کو اُٹھانا پڑا ۔ کیٹو نے قیصر کی مخالفت کرکے سینیٹ کو عجیب مخمصے میں پھنسادیا تھا کیونکہ اُس کے بال کی کھال کھینچنے اور اصول دستور پر بیجا زور دینے سے سینیٹ کو یہ جرأت ہوئی تھی کہ ساہوکاروں کے ساتھ اس رعایت کے کیئے جانے کی مخالفت کرے جس کا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ قیصر نے اس معاملے کو سینیٹ کے ہاتھوں سے نکال لیا۔ کیٹو کا طرز عمل ایک تصوری سلطنت[3] Ideal State

---

[1] قریب چھ ہزار سکہ ٹیلنٹ (دس لاکھ پونڈ انگریزی سے کچھ زیادہ) سوئی ٹونیس جولیس ۵۲۔

[2] دیکھو فقرہ ۵۴۔ کتاب ہذا کی آخری سطریں (مترجم)

[3] سسرو اٹیکس دوم ۱/۸۔

باب ۹

کے مناسب حال تھا نہ کہ روما کی بوجہ خطا ہائے سلطنت کے کلی سیاسی معاملات کے اُس کی کج بحثیوں سے اس کے مخالفین کو نفع پہنچتا تھا اور بجائے جمہوریہ کو تباہی سے بچانے کے اُس کے عاجلانہ زوال کا باعث ہوا ختم ماہ فروری تک قیصر کو روما میں اس درجہ غلبہ حاصل ہو گیا تھا کہ وہ اتحاد ثلاثہ کے حسب مرضی ہر قسم کے قوانین کو نافذ کرا سکتا تھا۔

عدالتی اصلاحات

(۱۰۶۳) اس اثناء میں جبکہ قیصر اپنے مخالفین کی سرکوبی میں مصروف تھا اور سینیٹ پر ثابت کر رہا تھا کہ اس کے عروج میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی اُس کے معاونین بھی خاموش نہ تھے اور سردار پجاری (قیصر) کی طرح وہ بھی مذہبی رکاوٹوں کی مطلق پروا نہ کرتے تھے۔ ٹری بیون پی وائی میں اور پریٹر کیو فوفیس کا بیٹنس (ٹری بیون سنہ ۶۱) نے ماہ مارچ کے قبل عدالتوں کی کارروائی کے متعلق چند قوانین منظور کرائے قانون فوفیا کا اصل منشا یہ تھا کہ جب جوری اپنا فیصلہ سنائے تو اُس کے تینوں فریق یعنی اراکین سینیٹ، ایکوائٹ اور ٹری بیونی ایراری الگ علیحدہ علیحدہ رائیں دیں۔ اب تک چونکہ تینوں فریق ایک ساتھ اور پوشیدہ طور پر رائیں دیتے تھے اس لیئے ہر فریق کو موقع تھا کہ اگر انصاف کا خون ہو جائے تو دوسرے پر اُس کا الزام رکھیں۔ اس اصلاح کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ تعداد[۲] معلوم ہو سکتی تھی۔ اگر طرز کارروائی کی اصلاح سے کوئی نفع مترتب ہو سکتا تھا تو یہ تغیر مناسب تھا۔ قانون وائی[۳] نیا اہل جوری کے تقررات پر اعتراض کرنے کے متعلق تھا۔ اب تک اعتراض کرنے کا اختیار محدود تھا خصوصاً

---

[۱] جوڈی کیاریا دیکھو آریلی کا آنومیسٹکون اور دو میسنل کا دیباچہ سسرو پروفلاکو ۵۳/۴۰

[۲] ایسکونیس نے کئی مقدمات میں تعداد کا ذکر کیا۔

[۳] آریلی آنومیسٹکون سسرو ان وائینیئس خصوصاً ۲۷ Legem de alternis consibis reiciendis

باب ۴

ایسے ملزموں کے لیئے جو اراکین سینیٹ سے کم درجے کے ہوں۔ جدید قانون میں درجے کا کوئی لحاظ نہ رکھا گیا تھا اور مستغیث اور ملزم دونوں کو اختیار دیا تھا کہ اہل جوری کی پوری فہرست میں جس پر چاہیں اعتراض کریں۔ یہ اصلاح بھی مفید تھی مگر اس سے کارروائی میں تعویق ہونے کا اندیشہ تھا۔ قوانین مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا حقیقی بانی قیصر تھا۔ اس کی سیاسی زندگی سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ روما کے نظام مملکت کے ہر شعبے میں اصلاح ہو۔ جمہوریہ کے از کار رفتہ کل پرزوں سے کام لینے سے اصلاح ناممکن تھی جس کا ثبوت بولس اور کیٹو اپنے افعال سے دے رہے تھے۔ اگر کوئی اصلاح در اصل ہو سکتی تھی اس کی صرف ایک صورت تھی کہ کوئی شخص جرأت کر کے تمام اقتدارات اپنے ہاتھوں میں لے لے اور اس کے بعد بلا لحاظ ضابطہ ان کو عمل میں لائے۔ قیصر نے یہی راہ اختیار کی تھی۔ اسے یہ معلوم تھا یا نہیں کہ اس طرز عمل کا نتیجہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ سلطنت شاہی وجود میں آئے۔ مختلف فیہ ہے۔ کم از کم وہ اس امر کو تسلیم کرنے پر تیار نہ تھا کہ قانون اور رسمی دستور پر عمل کر کے ایک غیر استوار نظام مملکت کو قائم رکھا جائے جس کو برقرار رکھنا اب ناممکن ہو گیا تھا۔

سی اینٹونیس کا مقدمہ

(۱۰۶۴) واٹی نیس کے اس قانون کے نفاذ میں کچھ دیر ہو گئی جس کی وجہ سے ایک مشہور مجرم اس سے مستفید نہ ہو سکا جس کا مقدمہ مارچ میں شروع ہوا۔ یہ شخص سسرو کا سابق شریک عہدہ سی اینٹونیس تھا جو حال ہی میں مقدونیہ کی صوبہ داری سے ذلت و خواری کیساتھ واپس آیا تھا۔ اس کی بدنامی کا باعث یہ تھا کہ اس نے بے ایمانی اور استحصال بالجبر پر اکتفا نہیں کیا جس کے لیئے وہ اس صوبے کی حکومت کے لیئے کوشاں تھا بلکہ جلوس فتح کی ہوس میں اس نے ڈینیوب ندی کے نواح کے ممالک کے جنگجو اقوام سے بھی پرخاش جوئی کی مگر اس معرکے میں اسے یکے بعد دیگرے کئی شکستیں ہوئیں اور سخت نقصان بھی ہوا

باب ۳

جس کی وجہ سے روما کی دھاک اُن بیباک اقوام کے دل سے نکل گئی جو شمالی سرحدات پر اہل روما کو اکثر پریشان کرتی تھیں۔ اُس کے صدر مقام پر سخت شرمناک حرکتیں اور عیاشیاں[1] ہوا کرتی تھیں اور یہی وجہ اُس کی افواج کی ناکارکردگی کی تھی۔ اگر کوئی شخص چاہتا کہ کسی ایسے ملزم پر استغاثہ دائر کرے جس کی سزا یابی یقینی ہو تو اُسے اینٹونیس سے بہتر کوئی شخص مل نہ سکتا۔ اینٹونیس کا گزشتہ چال چلن بھی نہایت بدنما تھا اور روما کی عدالتوں میں اُسکا خاص لحاظ رکھا جاتا تھا۔ کیٹی لین کے معاملے میں اُسنے جو عمل اختیار کیا تھا اُس کی وجہ سے ہر فریق کو اُس سے نفرت ہو گئی تھی خواہ بغاوت اور اُس کے فرو کرنے کے طریقوں کے متعلق اُن کی رائے کچھ ہی ہو۔ جن لوگوں نے اُس پر الزام لگایا اُن میں ممتاز ترین ایم کائی لیس روفس[2] ایک لائق اور قابل نوجوان تھا جس کے تعلقات سسرو سے زمانہ مابعد میں قائم ہو گئے اور دونوں میں مراسلت کا سلسلہ بھی جاری ہو گیا تھا جس سے رُوفس کے کچھ حالات معلوم ہوتے ہیں۔ اس مقدمے کا بانی بلاشبہہ قیصر تھا۔ اینٹونیس کو کوئی وکیل بھی نہیں ملتا تھا۔ بالآخر سسرو اُسکا وکیل بننے پر نہایت جبر و اکراہ سے آمادہ ہوا کیونکہ ایک پرانے شریک عہدہ کو کس مپرسی میں چھوڑ دینا اہل روما کی مروت کے خلاف تھا۔ علاوہ ازیں سسرو کو اس مقدمے سے خود بھی تعلق تھا کیونکہ الزام دراصل میجسٹاس[3] یا

---

[1] کوُن ڈی لیںَ چہارم ۲، ۱۲۳ - ۱۲۴ میں اس مضمون پر کائی لیس کی تقریر سے ایک زبردست جملہ نقل کیا گیا ہے۔

[2] اس عجیب و غریب شخص کے حالات اور خصائل کا تذکرہ جی بُواسیر نے اپنی کتاب Cicer on et ses amis میں کیا ہے۔ دیکھو فائولر سوشیل لائف صفحات ۱۲۷ - ۱۳۲ -

[3] میری رائے ہے کہ ڈائون کیسیس کے اُلجھے ہوئے بیانات میں یہی واقعہ مضمر ہے ۳۸، ۱۰۔ سسرو پرو فلاکو پر د ومیشل نے جو طویل نوٹ لکھا ہے وہ قطعی ہے۔

باب ۲

غداری کا تھا یعنی اُس نے اپنے افعال سے سلطنت روما کی عظمت کو گھٹایا تھا یا نہیں۔ الزام کی تائید میں عدالت میں نہ صرف زمانۂ صوبہ داری مقدونیہ کی اُس کی بداعمالیوں پر زور دیا گیا بلکہ یہ بھی ثابت کیا گیا کہ اُس کی کانسلی شروع سے آخر تک سخت شرمناک تھی کیٹی لین کے ساتھ بے وفائی پر آمادہ کرنے کے لیئے سسرو نے صوبۂ مقدونیہ بطور رشوت اینٹونیس کے سپرد کر دیا تھا اور اب وہ اُس کی طرف سے وکالت کرنے پر مجبور تھا کیونکہ اُس پر مقدمہ چلایا جانا خود سسرو کے افعال کا ایک ناخوشگوار نتیجہ تھا علاوہ بریں ایک کمزور مقدمے میں بحث کرنے میں وہ مجبور تھا کہ وہ عام طور پر زور دے کیونکہ اپنے موکل[1] کی صفائی میں وہ کوئی شہادت پیش نہ کرسکتا تھا اور اسی کی وجہ سے وہ خود بھی مصیبت میں پھنس گیا[2]

کلوڈیس طبقۂ پلی بین میں داخل ہوتا ہے ۱۲۳

(۱۰۶۵) قیصر نے پہلے ہی سے یہ انتظام کرلیا تھا کہ کانسلی کی یک سالہ میعاد ختم ہونے کے بعد وہ کسی صوبے کا حاکم ہو جائے اور اب علاوہ دیگر تجاویز کے ایک دوسرے قانون زرعی کا مسودہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔ سسرو پر بھی اُسکی نگاہ تھی جسے وہ بذات خود پسند تو کرتا تھا مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی شخص اُس کی تدابیر میں مخل ہو سسرو کا اُس زمانے میں مطلق اثر نہ تھا جس کی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سسرو کو وہ کیوں خاموش رکھنا چاہتا تھا۔ اسکے متعلق ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قیصر ایک عرصے تک کے لیئے روما کو خیرباد کہنے کو تھا جس کی وجہ سے وہ کراسس اور پامپی سے علیحدہ ہو جاتا۔ اپنے ان دونوں شرکاء کے خصائل سے وہ خوب واقف تھا۔ پامپی طبعًا حاسد اور خود پسند تھا اور کراسس ناقابل اعتماد۔ اسی وجہ سے وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے غیاب میں سسرو ان دونوں کو ورغلائے۔ یہ محض قیاس ہے مگر سسرو کے ساتھ عناد رکھنے

---

[1] اینٹونیس کو سزا ہوگئی اور کیٹی لین کے دوستوں نے جن میں کائی لیس بھی شامل تھا اپنی فتح کا جشن منایا۔ دیکھو فقرہ ۱۰۴۱ ماقبل۔

[2] دیکھو فقرہ ۱۰۶۷ مابعد۔

باب ۵۳

اور کچھ روز کے بعد اُس کو ذلیل کرنے کی بھی ایک معقول وجہ یہ ہو سکتی ہے۔
کلوڈیس بھی تاک میں لگا ہوا تھا کہ سسرو سے اپنا بدلہ لے گر ٹری بیون کا
اب تک وہ مستحق نہ ہوا تھا کیونکہ قیصر نے بحیثیت سردار پجاری کسی چلی بین
خاندان میں اُس کے متبنیٰ کیئے جانے کی اب تک اجازت نہیں دی تھی۔ اس
معاملے کا ابھی تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ اینٹونیس کا مقدمہ شروع ہو گیا۔ سسرو
پریشان تھا کہ اپنے موکل کی صفائی میں کیا عذر پیش کرے۔ اور بالآخر اُس نے
اُس زمانے کے پریشان کن سیاسی حالات کا ذکر چھیڑ دیا۔ اسکی تقریر کو اسکے
دشمنوں نے اس پیرائے میں پیش کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ارکان اتحاد ثلاثہ
پر حملہ کر رہا ہے۔ قیصر کو یقین ہو گیا کہ وہ مقرر (سسرو) مخالفت سے کبھی باز نہ آئیگا
اس لیئے اسے کوئی ایسا سبق دینا چاہیئے جسے وہ کبھی نہ بھولے۔ اُسی روز
سہ پہر کو کلوڈیس کی باضابطہ تبنیت[۱] ہوئی جس کی رو سے وہ پلی بین
ہو گیا۔ اور یہ رسم جس آگر کی صدارت میں ہوئی وہ پامپی تھا۔ سسرو کیلئے
یہ تنبیہ کافی ہونی چاہیئے تھی مگر وہ زیادہ مخوف نہ ہوا گو اسے یہ کارروائی
ناگوار ضرور ہوئی۔ اپریل اور مئی کے مہینے اُس نے دیہات میں گزارے
اور اپنے دل کو یہ تسلّی دیتا رہا کہ میں علمی مشاغل میں مصروف ہوں۔ یہ بھی صحیح
ہے کہ کلوڈیس اب تک ٹری بیون نہیں ہوا تھا اور افواہ اُڑ رہی تھی کہ وہ
ٹیگرانیس شاہ آرمینیا کے پاس سفیر ہو کر بھیجا جائیگا۔ ممکن ہے کہ یہ افواہ
صحیح ہو۔ جن لوگوں کا اُس سے تعلق تھا سب اُس سے بیزار تھے مگر سسرو

ـــہ سسرو ڈی ڈومو ۱۴۔ سوئی ٹونیس جولیس ۲۰۔

[۱] اس قسم کی تبنیت کو ایڈرو گاٹیو کہتے تھے جو کیمٹیا کیوریاٹا میں ہوئی تھی دیکھو
ڈی ڈومو ۷۷، گائیس یکم ۹۷-۱۰۷ مع پوسٹ کے حواشی کے۔ اس قدیم مجلس کے
۳۰ کیوریوں کی جگہ اب ۳۰ نقیبوں نے لے لی تھی۔ جس شخص نے کلوڈیس کو متبنیٰ کیا تھا
وہ کلوڈیس سے چند سال چھوٹا تھا۔ اس تبنیت پر دو سال کے بعد اعتراض کرتے ہوئے (ڈی ڈومو
۳۴-۳۸) سسرو نے اسکو خلاف قانون اور ناجائز بتایا تھا۔ مگر قیصر اُس زمانے میں گال میں تھا۔

باب ۵

اس خطرے سے آگاہ نہیں ہوا تھا اور اب تک خام خیالی میں مبتلا تھا۔ ارکان اتحاد ثلاثہ کے خلاف جو افواہیں سنتا اُن سے خوش ہوتا اور انھیں ٹائرنٹ (جابر حکام) کہا کرتا۔ اُن کا اتحاد اب مستقل ہوگیا تھا اگرچہ بعض لوگ اُن کی حکومت سے بیزاری کا اظہار کرنے لگے تھے۔ ان میں ایک منچلا نوجوان سی اسکری بونیس کیوریو تھا جس کے باپ نے کلوڈیس کی حمایت کی تھی۔ کلوڈیس کے بارے میں بھی مشہور تھا کہ وہ ارکان اتحاد سے ناراض ہے اور ممکن ہے کہ اُن پر حملہ کر بیٹھے۔ سسرو اس قسم کی خبروں سے بھی خوش ہوتا تھا کہ ارکان اتحاد اب ہر دلعزیز نہیں رہے ہیں اور یہ نہیں سمجھتا تھا کہ انھیں ہر دلعزیزی کی مطلق ضرورت نہیں قیصر کے ہمرکاب سپاہیوں کی ایک مسلح جماعت رہا کرتی تا کہ اس کی تجاویز بلا جنگ وجدال منظور کرلی جائیں اور چونکہ ایک صوبہ اُس کے تفویض ہوچکا تھا اس لیئے اب وہ علانیہ فوج جمع کررہا تھا۔ جب تک کہ تینوں ارکان اتحاد ایک دوسرے کی امداد پر آمادہ رہیں روما میں کوئی ایسی قوت نہ تھی جو اُن کی راہ میں حائل ہوتی اگر کوئی شخص اُن سے ناراض ہوتا تو اُس کی ناراضی کی وہ مطلق پروانہ کرتے۔ سسرو کو دھوکا یوں ہوا کہ وہ سمجھا کہ اتحاد ثلاثہ کا سرغنہ پامپی ہے حالانکہ اسکا سہرا قیصر کے سر تھا۔ پامپی کے مزاج میں تامل تھا اور مشترک طرز عمل کی ذمہ داری وہ اپنے اوپر لینا نہ چاہتا تھا۔ جمہوریہ کو بحالت موجودہ اُس کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا کیونکہ اُس کا مقصد دراصل یہ تھا کہ جمہوریہ کا فرد اعظم ہو۔ اسی لیئے وہ لوگوں کے خیالات کا پاس رکھتا تھا اور کسی خاص طرز عمل پر اپنی رائے کے ظاہر کرنے سے گھبراتا تھا۔ قیصر مدعی اصلاح تھا، اُسے مطلق یہ پروانہ تھی کہ جن لوگوں کو انتظامی خرابیوں سے ذاتی نفع ہے وہ اُس کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ زمانۂ زیر تذکرہ کے مبصرین کو جن میں سسرو بھی شامل تھا اس امر کا غالباً مطلق علم نہ تھا کہ ایک صحیح دماغ اور قصد راسخ رکھنے والے شخص کے

۱۳۴

---

[1] کچھ دن کے بعد یہ شخص قیصر کا ایک نائب ہوگیا۔

باب ۳۵

برسرکار ہو جانے سے صورت حال بالکل متغیر ہو گئی ہے۔ اس شخص (قیصر) کے دور حکومت میں دوسروں کے لیئے صرف دو راہیں تھیں یا تو سر تسلیم خم کریں یا تباہ ہو جائیں ؛

مصلحت کی شادیاں

(۱۰۶۶) قیصر اور اُس کے شرکاء کے اتحاد کے مستقل ہونے کا ثبوت ان شادیوں سے ہوتا ہے جو اُس زمانے میں ہوئیں۔ پامپی اور قیصر دونوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دیا تھا۔ قیصر کی ایک حسین اور نوجوان لڑکی جولیا تھی جس کی منگنی کیوسرویلیس کائی پیو سے ہو چکی تھی یہ نسبت چھوڑ دی گئی اور جولیا کی شادی پامپی سے ہو گئی جس کے ساتھ وہ محبت سے رہنے لگی اور پامپی کو بھی اُس سے بہت اُنس تھا۔ پامپی کے تعلقات اس طرح قیصر سے مستحکم ہو گئے اور ان کا سلسلہ جولیا کی زندگی تک قائم رہا۔ کائی پیو کے آنسو پونچھنے کے لیئے اُس کی شادی پامپی کی بیٹی سے کر دی گئی جس کی نسبت کسی دوسرے سے ہو چکی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کائی پیو کی بہن سرویلیا سے جو ایم بروٹس کی ماں تھی قیصر کی آشنائی تھی۔ قیصر نے کالپرنیا سے شادی کر لی جو ایل کالپرنیس پیسو کائی سونی نس کی بیٹی تھی۔ ارکان اتحاد نے طے کر لیا تھا کہ اس شخص کو اور اسے گیابینیس کو سال آئندہ کا نسل مقرر کرائیں۔ یہ شادیاں ان مدبرین کو ناگوار تھیں جو جمہوریہ کی بقا کے خواہشمند تھے۔ کیٹو نے اس قسم کی شادیوں کے ذریعے سے سلطنت کے معاملات کو بگاڑنے پر بہت کچھ طعن و تشنیع کی مگر اب بکواس کا وقت نہ رہا تھا۔ اور ان باقتدار اشخاص میں آپس میں تفرقہ پڑنے کی بھی کوئی امید نہ تھی ؛

قیصر کے صوبجات

(۱۰۶۷) جو صوبہ قیصر کے تفویض ہونے کو تھا اُس کا انتخاب نہایت احتیاط کے ساتھ عمل میں آیا۔ اُس کی اولوالعزمیوں کو روکنے کے لیئے سینیٹ نے ۵۹ ق م کے کانسلوں کے لیئے اُن کے عہدوں کی میعاد کے اختتام کے بعد نہایت غیر اہم فرائض[1] تجویز کیئے تھے۔ مگر مجلس مذکور کی اس

۱۳۵

[1] Silvae callesque' سوئی ٹونیس جولیس ۱۹۔ الفاظ مذکور سے جنگلوں

باب ۵

تجویز کو بالکل پس پشت ڈال دیا گیا یا اس پر لحاظ نہ ہوا۔ وائی نیس نے ایک قانون نافذ کرا دیا جس کی رو سے گال این روئے آلپ اور الیریکم کا متحد صوبہ اس کے سپرد ہوا۔ مقدم الذکر ایک پرامن ضلع تھا جو بلحاظ دولت و آبادی روز افزوں ترقی پر تھا، سپاہیوں کے بھرتی کرنے کا بھی وہاں اچھا موقع تھا اور وہاں کے لوگوں میں قیصر ہر دلعزیز تھا۔ الیریا میں روما کے مقبوضات کی سیاسی حیثیت کیا تھی اس کا ہمیں علم نہیں۔ مگر عدالتی اضلاع (کان وینٹس) کے وجود سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی قسم کا نظام حکومت ضرور تھا۔ مگر صوبۂ الیریکم ابھی تک باضابطہ طور پر قائم نہیں کیا گیا تھا۔ ہمیں اس امر کا بھی صحیح علم نہیں کہ الیریکم اس موقع پر پہلی مرتبہ گال این روئے الپ سے متحد کر دیا گیا یا اس سے قبل ہی سے صوبۂ مذکور میں شامل تھا۔ قانون مذکور کی رو سے تین لیجن (لشکر) قیصر کے سپرد کیئے گئے اور اسے اپنے نائبوں کے انتخاب کا اختیار دیا گیا۔ اس کا تقرر پانچ سال کے لیئے یکم مارچ سنہ رواں ۵۹ سے ہوا تھا اور اس طور پر ایک سپہ سالاری وجود میں آئی جو آنے والی شہنشاہی کا پیش خیمہ تھی گو بحالت موجودہ وہ پامپی کی سپہ سالاری کے مقابلے میں کچھ نہ تھی جس سے وہ حال میں سبکدوش ہوا تھا۔ مگر قانون وائی نیا کے نافذ ہوتے ہی سینیٹ نے صوبۂ گال آن روئے آلپ اور ایک لیجن بھی اسکے سپرد کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ

بقیۂ حاشیہ صفحۂ گزشتہ۔ اور دیہاتی سڑکوں کی نگرانی سے غالباً مراد ہے۔ مگر یہ فرائض بمقابلہ کانسلوں کے کوبیٹروں کے لیئے زیادہ موزوں تھے۔ دیکھو سسرو پرو مورینا ۱۸۔ مگر یہ بھی عدد درجہ مشکوک ہے۔ دیکھو فہرست Calles -

[1] مارکوارٹ اسٹائس ور والٹنگ۔

[2] یہی تاریخ غالباً قانون وائی نیا کے نفاذ کی ہے جیسا کہ فیر یرو (جلد اول ۲۹۰) کا خیال ہے۔ یہ جائداد میٹی لس کیلر کے انتقال سے خالی ہوئی تھی جسکو اسکی بدکردار بیوی کلوڈیا نے غالباً زہر دے دیا تھا۔

باب ۴

اس تحریک کو گراکس اور پامپی نے پیش کیا تھا اور سینیٹ کے اراکین نے اُسے اس وجہ سے منظور کر لیا تھا کہ اگر وہ نامنظور کرتے تو مجلس عامہ سے منظوری حاصل کر لی جاتی۔ ممکن ہے کہ یہ خیال صحیح ہو مگر یہ اضافہ صرف ایک سال کے لیئے تھا نہ کہ پانچ سال کے لیئے گو اس کی تجدید ہو سکتی تھی۔ اس لیئے یہ تجویز گایس گراکس کے قانون سیمپرونیا[1] کے مطابق تھی اور سینیٹ اپنے اُن اقتدارات سے دست کش نہیں ہوئی تھی جو گراکس نے اُس کے لیئے چھوڑ دیئے تھے۔ قانون وائی نیا بھی مثل قوانین گیبی نین اور مینی لین کے جو پامپی کے حق میں نافذ ہوئے تھے بے ضابطہ تھا کیونکہ اس کی رو سے ایسے امور طے ہوئے تھے جو ازروئے ضابطہ سینیٹ سے متعلق تھے نہ کہ مجلس عامہ سے مگر اس عہد انقلاب میں خلاف ضابطہ کارروائیاں اکثر ہوا کرتی تھیں۔ سینیٹ کا (قیصر کی میعاد حکومت کو) محدود کر دینا کچھ روز کے بعد نہایت اہم ثابت ہوا۔ ایک دوسرے قانون وائی نیا کی رو سے قیصر کو اختیار دیا گیا کہ شہر کومم میں جو گال زیر آلپ میں تھا جدید آبادکاروں کو بسائے اور شہر مذکور کو پرانی لاطینی نوآبادیوں کے نمونے پر لاطینی حقوق عطا کر کے اس کا از سر نو انتظام کرے۔ یہ اختیار اُس نے غالباً اس غرض سے حاصل کیا تھا کہ پو ندی کے اُس پار اُس کے جو قدیم متوسلین آباد تھے اُن کے ساتھ کچھ سلوک کر سکے۔ کومم کا سرکاری نام اب نووَم (دینا) کومم ہو گیا۔ تجاویز مذکورہ میں جو مصالح مضمر تھے اُن کی تائید کر کے پامپی نے قیصر کے لیئے وہ مواقع بہم پہنچائے جن کی وجہ سے قیصر کچھ روز کے بعد اُس کا کامیاب رقیب ہو گیا اور اُس کو یہ موقع مل گیا کہ ایک جاں نثار فوج تیار کرے۔ فنون حرب میں اس فوج کو مشاق بنانے کے لیئے معرکہ آرائیوں کے سلسلے کو چھیڑ دینے میں بھی

[1] سسرو ad form ۱۰۷ یکم de prov cons ۳۶ اور لیگ تاریخ قدیم روما سوم-۲۹-۲۹۱-

باب ۵

زیادہ وقت نہ تھی اور شمال کی جنگجو اقوام سے امدادی افواج کا ملنا بھی دشوار نہ تھا جو اپنے سردار کے حکم پر ہر جگہ جانے اور سرفروشی کے لیئے تیار تھے۔

قیصر کا دوسرا زرعی قانون

(۶۹۵) مواقع مذکورہ کے حصول کے لیئے قیصر کو کوئی زبردست حملہ نہیں دینا پڑا۔ سال زیر تذکرہ کے اوائل میں اُس نے ایک قانون نافذ کرادیا جس کی رو سے پامپی نے سپہ سالاری مشرق کے زمانے میں جس قدر کارروائیاں کی تھیں سب کی توثیق ہوگئی اور اس طور پر پامپی کے ارادوں کی سینیٹ کی طرف سے جو کچھ مخالفت تھی سب ختم ہوگئی۔ یہ کارروائی دل خوش کن ضرور تھی مگر یہ امر واضح نہیں ہے کہ اس سے پامپی کو کیا نفع ہوا سوائے اسکے کہ اُس کا قول پورا ہوگیا۔ اس معاملے سے اگر بدنامی ہوتی تو اُسی کی ہوتی کیونکہ قیصر کے متعلق ابھی تک یہ خیال تھا کہ اتحاد ثلاثہ میں وہ پامپی کا ہمسر نہیں ہے اور یہ کہ وہ ایمانداری کے ساتھ شرائط اتحاد کی تکمیل کر رہا ہے قیصر نے لیوکلس کی مخالفت کو نہایت سختی کے ساتھ دفع کیا جو عامۂ قوم کو ناگوار رہا۔ لیوکلس پر مقدمہ چلانے کی دھمکی دی گئی اور چونکہ وہ لڑنے بھڑنے سے متنفر تھا اسلیئے اُس نے عاجز آکر قیصر سے معافی چاہی اور خانہ نشین ہوگیا قیصر نے پامپی سے ایک دوسرے معاملے میں بھی امداد کرنے کا وعدہ کیا تھا یعنی اُس کے برخاست شدہ سپاہیوں کے لیئے اراضیات بہم پہنچانے کا۔ سال مذکور کے اوائل میں ایک قانون خرید اراضی کے متعلق نافذ ہوا تھا اور اُس کی تعمیل کے لیئے جو کمشنر مقرر ہوئے تھے اُن میں پامپی بھی تھا مگر یا تو اُس قانون کے متعلق عاجلانہ کارروائی نہیں ہو رہی تھی یا وہ اس قدر کارگر ثابت نہیں ہوا تھا جتنی کہ اُس کے نافذ کرانے والوں کو امید تھی یا ابتدا ہی سے اُن کی یہ نیت تھی کہ یہ دیگر تجاویز کا پیش خیمہ ہو۔ اپریل میں ایک دوسرا زرعی قانون پیش ہوا جن میں وہ تجاویز موجود تھیں جن کا سسرو اور دیگر قدامت پسند مدبرین کو اندیشہ تھا یعنی کیمپینیا[1] کی سرکاری اراضی کے حصے بخرے کر کے

[1] یعنی ager Campanus یا کیمپوا کی اراضی اور Campus Stellatus جو ...

باب ۱۴

تقسیم کیے جانے کو تھے جس سے مداخل سلطنت میں تخفیف کثیر ہوتی مگر اس کا خیال صرف انھیں لوگوں کو ہو سکتا تھا جنھیں سلطنت کے مالیات کی کچھ فکر تھی نہ کہ قلاش انبوہ شہر کو۔ اس قانون کے مخالفین کا سرگروہ بلبؔس تھا مگر ان کی سرکوبی کر دی گئی اور قانون نافذ ہو گیا۔ اس قانون میں ایک دفعہ[۱] تھا جس کی رو سے عہدہ ہائے سلطنت کے امیدواروں پر اس امر کا حلف لینا لازم کیا گیا تھا کہ اگر وہ منتخب ہو جائیں تو قیصر کے قوانین کے مطابق جو تقسیم اراضی عمل میں آئی تھی اس کی ترمیم کی کوشش نہ کریں گے۔ جدید قانون[۲] کی رو سے کمشنروں کو اراضی کیمپینیا Ager Campanus میں نو آبادیوں کے قائم کرنے کا اختیار بھی عطا ہوا جس کی رو سے شہر کپشوا کو جو جھگڑے میں پڑا ہوا تھا پھر بحیثیت ایک بلدیہ کے حکومت مقامی حاصل ہو گئی شہر کیمپینی پسٹم[۳] کے ساتھ بھی اسی امر کی کوشش کی گئی مگر یہ نو آبادی مفید ثابت نہ ہوئی۔ مگر یہ امر بدیہی ہے کہ قانون مذکور کے منشاء کی تعمیل کے لئے پوری کوشش ہوئی۔ اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس قانون سے کتنے اشخاص کو نفع ہوا۔[۴]

۱۰۷

قانون زرعی کی وسعت

(۱۰۶۹) قانون مذکور کا متعدد مورخین نے ذکر کیا ہے۔ سسرو نے جو معاصر ہے اس کا ذکر اپنے خطوط میں کیا ہے مگر اس سے مسئلۂ زیر بحث پر

بقیۂ حاشیۂ صفحۂ گزشتہ۔ ضلع میں تھا۔ فقرہ (۱۰۳۱) کا نقشہ ملاحظہ ہو۔ ایٹرویا کی اراضی اس میں شامل نہ تھی۔ سسرو ڈی لیگی اگراریا ۲ ۸۰ میں کہتا ہے کہ کیمپینیا کی اراضی کے کاشتکار Optimi et arat res et mites تھے جن کا بیدخل کرنا سخت ظلم تھا۔

[۱] سسرو ایڈ ایٹی کم دوم ۱۸ / ۲

[۲] دیکھو بیلوخ Campanien صفحہ ۳۰۶

[۳] سسرو فلپک دوم ۱۰۲ بیلوخ صفحات ۳۶۰ - ۳۶۸۔

[۴] سسرو ایڈ ایٹی کم دوم ۱۵ / ۱۶ / ۲۱ - ۱ / ۱۷۔

باب ۳

بہت کم روشنی پڑتی ہے۔ سوئی ٹونیس[1] نے بیان کیا ہے کہ قیصر نے اراضی مذکور کو بیس ہزار شہریوں میں تقسیم کیا تھا جن کے تین بچے زندہ تھے۔ ویلیس[2] کہتا ہے کہ "اراضی طبقۂ پلیب میں تقسیم کی گئی" اور بیس ہزار شہری اُس پر آباد کیئے گئے۔ ایپین[3] جو قیصر کے دونوں قوانین میں امتیاز نہیں کرتا بیان کرتا ہے کہ قیصر کی تجویز یہ تھی کہ اراضی اُن شہریوں میں تقسیم کر دی جائے جن کے تین بچے تھے، اس طرح سے اُس نے بہت سے لوگوں کو خوش کر دیا جن کی تعداد بیس ہزار تھی۔ ڈائون کیسیس[4] کا بیان ہے کہ اراضی اُن لوگوں کو دی گئی جن کے تین یا تین سے زیادہ بچے تھے۔ مورخین مذکور نے صرف غریب شہریوں کا ذکر کیا ہے نہ کہ برخاست شدہ سپاہیوں کا مگر حقیقت یہ ہے کہ قانون مذکور پامپی کی اغراض کو پوری کرنے کے لیئے اور اُس کی تائید سے نافذ ہوا تھا اور اُس کا مقصد یہ تھا کہ اپنے سپاہیوں کیلیئے گزارے کا سامان کر دے۔ پلوٹارک[5] نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جس سے اُس کے اس ارادے کا پتہ چلتا ہے اور سسرو[6] کے ایک خط سے جو چند سال کے بعد لکھا گیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ کیمپینیا کی اراضی کے ایک حصے پر سپاہی آباد کیئے گئے تھے۔ سسرو[7] نے ایک دوسرے موقع پر بیان کیا ہے کہ اراضیِ زیرِ بحث اگر بحساب ۱۰ جوگیرا فی کس تقسیم کی جائے تو پانچہزار آدمیوں سے زیادہ کے لیئے کافی نہ ہوگی۔ ممکن ہے کہ اُس کا اندازہ غلط ہو اور

۱ سوئی ٹونیس جولیس ۲۰۔
۲ ویلیس دوم ۴۴، ۴۔
۳ اپین دوم ۱۰۔
۴ ڈائون ۳۸، ۷، ۳۔
۵ پلوٹارک سسرو ۲۶۔
۶ سسرو اٹیکم ۱۶-۱۰۰۔
۷ ۔ ۔ ۔ سوم ۱۲-۲۔

باب ۵

اس کے علاوہ وہ تجویز مذکور کا سخت مخالف تھا۔ مورخین کی تحریروں سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی جب کوشش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کئی سوال حل طلب ہیں مگر ان کے حل کرنے کے ذرائع ناکافی ہیں۔ صحیح اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں صحیح نتائج کو پہنچنا سخت دشوار ہے۔ بیس ہزار کی تعداد غالباً تخمینی ہے۔ اصل دقت یہ نہیں ہے کہ آبادکاروں کی تعداد کتنی تھی بلکہ یہ کہ وہ کس طبقے سے تھے؟

تغیرِ اراضی میں سپاہیوں اور شہریوں کے حقوق

(۱۰۷۰) پہلا سوال حل طلب حقیت کی دو انواع کے متعلق ہے یعنی فی الواقع فوجی خدمت کو ترجیح دی گئی تھی یا صاحب اولاد ہونے کو۔ کم و بیش چالیس سال سے یہ رواج پڑ گیا تھا کہ لوگوں نے فوجی ملازمت کو ذریعۂ معاش بنا لیا تھا کیونکہ اس میں نفع کے بے شمار مواقع تھے۔ یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ اس زمانے (۵۹ ق م) میں پامپی کے نبرد آزما سپاہیوں میں سے بیشتر تین حلالی بچوں کے باپ تھے۔ اراضی کی تقسیم سنہ مابعد (۵۸ ق م) میں ہونے والی تھی جس کی وجہ سے کچھ فرق ضرور پڑتا مگر بایں ہمہ یہ یقین کرنا دشوار ہے کہ ایسے اشخاص کی تعداد بیس ہزار تھی جو سپاہی بھی تھے اور تین بچوں کے باپ بھی تھے۔ ممکن ہے کہ یہ صحیح ہے مگر اس کی صحت کا کامل ثبوت نہیں۔ علاوہ ازیں فرض کیجئے کہ اگر کسی سپاہی کے صرف ایک یا دو بچے ہوتے اور کسی غریب شہری کے تین چار بچے ہوتے تو ترجیح کسے دی جاتی؟ غالباً سپاہی کو کیونکہ کمیشن پامپی کے زیر اثر تھا مگر یہ بھی قیاس ہی قیاس ہے

۱۲۸

دوسرا سوال یہ ہے کہ زمین کی مانگ تھی یا نہیں اور اگر تھی تو عام طور پر لوگوں کو اس کی آرزو تھی یا نہیں سسرو نے جب ۶۳ق م میں رولس کے زرعی قانون کی مخالفت کی تھی تو اس نے یہ دلیل پیش کی تھی کہ شہری زندگی میں جو لطف ہے اور جو منافع ہیں وہ زراعت کی سخت محنت میں کہاں اور اس دلیل کا[۱] عوام شہر پر بہت اثر ہوا تھا اور اب روما کے مفلس اور قلاش باشندوں کا

---

[۱] سسرو ڈی لیگی اگراریا، دوم ۱۰۔ اس موقع پر اُسے بالخصوص دور افتادہ اراضیات کا

ق م ۵۹ء

اس کا خیال تھا۔ پامپی کے سپاہی ممکن ہے کہ اراضیات پر آباد ہونا پسند کرتے ہوں مگر بغیر غلاموں کی امداد کے اُن کا کام چلنا دشوار تھا اور قانون میں غلاموں اور مویشیوں کے دیئے جانے کا کہیں ذکر نہیں۔ سپاہیوں میں اکثر گزشتہ دو سال سے روما میں مارے مارے پھر رہے تھے اور جو کچھ انھوں نے کمایا تھا غالباً سب ختم ہو گیا تھا۔ یہ لوگ بھی اسی قسم کے تھے جیسے کہ سولا کے آبادکار اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ان نوآبادیوں کو فروغ نصیب نہیں ہوا کیونکہ خانہ جنگی کے بعد یہ بالکل روبانحطاط تھیں اس لیئے جدید آبادکاریہاں بسائے گئے۔ واقعات مذکورۂ بالا سے اگر کوئی معقول نتیجہ نکل سکتا ہے تو وہ حسب ذیل ہے۔ جن اشخاص کو کیمپینیا میں اراضی دی گئیں اگر سب نہیں تو زیادہ تر پامپی کی افواج کے سپاہی تھے۔ چونکہ اراضی زیرتقسیم کا رقبہ محدود تھا اس لیئے یہ ممکن نہ تھا کہ جملہ دعویداروں کی تشفی ہو سکے اور مشتبہ صورتوں میں غالباً اُن لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہوگی جن کے تین بچے تھے۔ زمانۂ مابعد کے مورخین کے غیرصحیح بیانات کی بناپر ہم یہ نہیں تسلیم کر سکتے کہ تجاویز مذکور کی وجہ سے شہر روما بدقماش اشخاص[1] سے پاک ہو گیا بلکہ غالباً دراصل بدقماش اشخاص ہی شہر میں رہ گئے ہوں گے جو غلاموں کی اولاد سے تھے۔

تقسیم اراضی کے متعلق ڈائون کے خیالات

(۱۰۷) قیصر کے دوسرے زرعی قانون کے متعلق جو رائے ظاہر کی گئی اسمیں ڈائون کیسیس کے چند بیانات کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے پہلے زرعی قانون کے اعتدال کا ذکر کرکے جسکی وجہ سے اسپر کوئی حملہ نہیں ہو سکتا تھا ڈائون کہتا ہے[2] کہ شہریوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ تھی اسلیئے انمیں بغاوت کے خیالات پھیل رہے تھے مگر اب وہ محنت و مشقت

بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ۔ ذکر کیا ہے جو ملیریا سے متاثر رہتی ہیں مگر اسکا اصل مدعا یہ ہے کہ شہر میں رہنے سے جو حقوق شہریان روما کو حاصل ہیں اُن پر زور دے۔

[1] سروایڈ اٹھی کم جسمیں اسنے ان ترمیموں کا ذکر کیا ہے جو اسنے سنہ ۶ کے قانون فوفیا میں کی تھیں۔ ڈی لیگی اگراریا دوم ۰ ۷ سے مقابلہ کرو۔

[2] ڈائون ۳۸، یکم ۲، ۳۔

باب ۵ ۹ء

اور زراعت کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اطالیہ کے اکثر حصص جو ویران ہو رہے تھے اب آباد ہونے لگے۔ اس طرح سے نہ صرف اُن لوگوں کے گزارے کا سامان ہو گیا جنھوں نے معرکہ آرائیوں کی صعوبتوں کو برداشت کیا تھا بلکہ دوسروں کے لیئے بھی۔ اور اُس کی وجہ سے نہ تو سلطنت کا خزانہ خالی ہوا نہ امرا پر کوئی بار پڑا بلکہ اُن میں سے اکثر کو مزید اعزاز اور عہدے حاصل ہوئے" اس کے بعد وہ پہلے زرعی قانون کے خریدار اضی کے طریقے کو بیان کرتا ہے۔ مگر اس تجویز کا کارگر ہونا مشتبہ تھا اور اغلب یہ ہے کہ بجائے واقعات کو قلمبند کرنے کے ڈائون اپنے خیالات کو بیان کر رہا ہے۔ مورخ مذکور شہنشاہت کی تیسری صدی میں تھا اس لیئے اسکے خیالات اس سوال کے متعلق زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ قریب ۷۵ سال سے واضعان قوانین اس فکر میں تھے کہ کسی نہ کسی صورت سے افلاس میں کمی ہو اور اطالیہ کے ویران شدہ مواضعات پھر آباد ہو جائیں۔ مگر اس تحریک کو اب تک کامیابی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ملک اطالیہ بڑے بڑے[1] علاقوں میں منقسم رہا اور خوشگوار مقامات میں ہر جگہ امرا کے عشرت کدے تھے۔ یہ امر بھی قرین قیاس نہیں کہ قیصر کے قوانین سے صورت حال میں کوئی خاطر خواہ اصلاح ہوئی۔ واضح رہے کہ بیس ہزار سے مراد صرف مردوں سے ہے جو خاندانوں کے سردار تھے۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ہر شخص کے ایک بیوی اور تین بچے تھے تو کل تعداد ایک لاکھ ہوتی ہے جس میں غلاموں کا شمار نہیں ہے۔ اس تعداد کثیر کا درحقیقت نقل مکان کرنا ایک ایسا واقعہ ہے جسے صرف وہ لوگ یقین کر سکتے ہیں جو یقین کرنا چاہتے ہیں۔ جمہوریۂ روما کی تاریخ زیادہ تر دولتمند طبقوں کی تاریخ ہے۔ غربا کی تاریخ کا کہیں ذکر نہیں اسکا احساس ہمیں ایسے امور پر غور کرنے میں ہوتا ہے جیسے کہ مسائل مذکورۂ بالا۔

---

[1] اطالیہ کی ویرانی سے اس زمانے میں گال این روئے آلپ کے آباد صوبے کو اس قدر اہمیت حاصل ہو گئی تھی۔

باب ۶
بیولس اور کیٹو کی مزاحمت

(۱۰۷۲) دوسرے زرعی قانون کے نفاذ کے بعد اتحاد ثلاثہ کے مقابلے میں تمام اشخاص اور جماعتوں کی بے بسی اظہر من الشمس ہو گئی تھی۔ بیولس نے ہر طرح سے مخالفت کی کوشش کی مگر قیصر نے اسے خاموش ہونے پر مجبور کر دیا۔ عام مخالفت کو اس سختی کے ساتھ دبا دیا گیا تھا کہ جان کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کیٹو قید خانے کو بھیج دیا گیا تھا مگر وہ اپنی مخالفت کے اعلان سے باز نہیں آیا اور قوم سے استدعا کرتا رہا کہ اتحاد ثلاثہ کی جابرانہ حکومت کی مخالفت کریں مگر بدمزگی کو رفع کرنے کے لیئے خود قیصر کے ٹری بیونوں میں سے ایک شخص نے دخل دے کر اسے رہا کرا دیا۔ بیولس نے مذہبی رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی، آسمان سے شگون لینے کی دھمکی دی، خاص تہواروں کا اعلان کیا اور بے ضابطگیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی مگر کچھ پیش نہ گئی۔ بیکار لوگوں کا اُس کی طنزیہ تقریروں کے پڑھنے کے لیئے ہجوم رہا کرتا تھا مگر کسی کی کچھ کرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ بیولس اپنے گھر میں بند تھا، اُس کی کارروائی سے سینٹ کو ایک بہانہ مل گیا کہ خدمت سے سبکدوش ہونے کے بعد اُس کے قوانین کو ناجائز قرار دے۔ مگر اتحاد ثلاثہ کے وجود میں آنے سے یہ طرز کارروائی فرسودہ ہو گیا تھا۔ قیصر ختم سال پر اپنے عہدے سے تو سبکدوش ہو جاتا مگر اُس کا اقتدار زائل ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ بیولس کو ایک کامیابی ضرور ہوئی یعنی اُس کی کوشش سے سالانہ انتخابات کے لیئے بجائے جولائی کے اکتوبر کا مہینہ مقرر ہوا۔ اس التوا سے بیولس کو یہ امید تھی کہ ارکان ثلاثہ کے خلاف میں عام ناراضی بڑھ جائیگی جس کے کچھ آثار اب بھی تھے اور اُس سے سیاسی حالات میں ایک تغیر ہو گا جس کی وجہ سے ارکان ثلاثہ کے نامزد کردہ اشخاص منتخب ہونے نہ پائیں گے۔ قیصر نے اس التوا کی مصلحتاً مخالفت نہ کی کیونکہ اس سے اُسکا کوئی حرج نہ تھا۔ لوگ اپنی ناراضی کا اظہار کرتے تھے اور تھیٹروں میں اگر کسی تماشے میں کوئی الفاظ پانپی یا قیصر کے خلاف ہوتے تو خوب تالیاں بجاتے۔ مگر ان کی مخالفت اسی حد تک محدود تھی۔

۶۹۵

باب ۲

سسرو[1] نے جولائی میں ایک خط میں لکھا ہے کہ طبقۂ ایکوائٹ کے افراد بھی ان بیہودہ مظاہروں میں حصہ لیا کرتے تھے لیکن ارکان ثلاثہ نے کنایۃً انھیں متنبہ کر دیا کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے تو اُن کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ سوال یہ تھا کہ طبقۂ ایکوائٹ (تھیٹروں میں) اپنی مخصوص نشستوں سے دست بردار ہونے کو تیار تھے اور عوام غلے کی مفت تقسیم سے سسرو بیان کرتا ہے کہ نام نہاد عوام پسندوں Populares سے نفرت رکھنا ایک عام شغل ہو گیا تھا مگر اُس کے ساتھ ہی وہ اس امر کا بھی اقبال کرتا ہے کہ کچھ ہو نہ سکتا تھا اور اگر سختی کی سخت مخالفت ہوتی تو قتل عام ضرور ہوتا۔ لیکن ارکان ثلاثہ میں ایک شخص (پامپی) ایسا تھا جسے صرف مطلق العنان حکومت سے تشفی نہ ہو سکتی تھی۔ موجودہ مقاصد کی تکمیل اُس کی نگاہ میں خوشگوار ضرور تھی مگر وہ اپنی ہر دلعزیزی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ اُس کی خواہش یہ تھی کہ لوگ اُس کی مدح سرائی کریں اور بطیب خاطر اُس کے احکام کی تعمیل کریں اور اُسے یہ ناگوار تھا کہ لوگ اُس کے احکام کی تعمیل پر فخر نہیں کرتے۔ اس ممتاز شخص کے زوال کو سسرو بغور دیکھ رہا تھا اور تمام کیفیت اٹی کس کو لکھ رہا تھا۔ سسرو مشرقی شہنشاہوں کے القاب سے پامپی کو یاد کیا کرتا تھا مگر اُسے پامپی کی حماقتوں پر افسوس تھا۔ اس اثنا میں بولس کی تحریریں یکے بعد دیگرے شائع ہو رہی تھیں جن سے پامپی کو سخت رنج ہوا کرتا تھا۔ کلوڈیس کے ارادوں کے متعلق پامپی سسرو کو اطمینان دلایا کرتا تھا۔ کلوڈیس خدمت ٹری بیونی کا امید وار تھا اور بکتا پھرتا تھا کہ ٹری بیون ہونے کے بعد یہ کروں گا وہ کروں گا۔ پامپی کا اطمینان دلانا ممکن ہے کہ اس وقت صدق دل سے رہا ہو مگر در اصل کلوڈیس پامپی کے قابو میں نہ تھا۔ کلوڈیس کی طرف سے سسرو کو جو خطرہ تھا اس کا خیال اس کے دل میں صرف کبھی کبھی آجایا کرتا تھا۔ سسرو بھی ہر دلعزیز ہو رہا تھا اور اپنے کو محفوظ خیال کرتا تھا کیونکہ روما کے بہترین اشخاص

[1] سسرو ایڈ اٹی کم دوم ۱۹، ۲۔

باب ۳۵

اُس کے موید تھے۔ مگر سیاسیات سے اُس کا دل بالکل پھر گیا تھا جمہوریہ کے قریب قریب برباد ہو جانے کا وہ رونا رویا کرتا تھا اور کٹیلس متوفی پر رشک کرتا تھا جو اُس روز بد دیکھنے کے لیئے زندہ نہ رہا۔

ویٹیس کا معاملہ

(۱۰۷۳) سسرو اُس زمانے میں وکالت اور علمی مشاغل میں مصروف تھا۔ لیکن سازشوں نے اُسے چین نہ لینے دیا۔ اگسٹ میں جب وہ فلاکس کے مقدمے میں مشغول تھا اس پر ایک بدنما حملہ ہوا جس کے تفصیلی حالات ہم تک نہیں پہنچے ہیں۔ ایک شخص مسمی ایل ویٹیس نے جس نے بعض لوگوں کے خلاف میں مخبری کی تھی جن پر کیٹی لین کے شریک ہونے کا شبہہ تھا اب یہ کوشش کی کہ نوجوان کیوریو کو ایک سازش میں اغوا کر کے شریک کرے جس کا منشا یہ تھا کہ پامپی کو غلاموں کی ایک جماعت کی مدد سے قتل کر دیا جائے۔ مگر کیوریو نے سارا واقعہ اپنے باپ سے کہدیا جس نے پامپی کو اطلاع دے دی۔ ویٹیس کو بلا کر اُس سے چند سوال کیئے گئے۔ اُس نے اپنے جواب کے ضمن میں متعدد اشخاص پر سازش میں شریک ہونے کا اتہام لگایا جس میں بیولس بھی تھا۔ مگر واقعات سے ظاہر تھا کہ یہ اتہام بالکل لغو ہے اور اس کے دیگر انکشافات بھی قرین قیاس نہ تھے اس لیئے سینیٹ نے اُسے حراست میں دیدیا۔ دوسرے روز قیصر اُسے ایک عام مجمع میں لے آیا جہاں اُسنے مزید انکشافات کیئے جس میں سے بعض اُس کے گزشتہ بیانات کے خلاف تھے۔ اُسنے چند اور اشخاص کا بھی نام لیا جن میں لیوکلس بھی تھا اور سسرو کی طرف بھی

۱۲۱

لہ غالباً پرو فلاکو ۹۶ میں اُسی حملے کی طرف اشارہ ہے۔

لہ ویٹیس کے متعلق دیکھو سسرو اٹیکم دوم ۲۴ پر و سیسٹیو ۱۳۲ ان وائی نیس ۲۴-۲۶ سوٹی ٹونیس جولیس ۲۰ پلوٹارک لیوکلس ۴۲ - اپیئین دوم ۱۲ - ڈائون کیسیس ۳۸، ۹ روایات مذکورہ میں متعدد اختلافات ہیں ڈائون ۲۷، ۱۷ بھی دیکھو۔

باب ۳۶

اشارہ تھا۔ یہ شخص درحقیقت سخت جھوٹا تھا۔ مگر جھوٹ بولنے کا اُسے سلیقہ نہ تھا۔ اس شرمناک کارروائی کی علت غائی غالباً یہ تھی کہ پامپی کو ڈرا دیا جائے جو اُس زمانے میں کچھ پریشان تھا۔ اُس کا رجحان اُس وقت زیادہ تر سسرو کی طرف تھا اور خوف تھا کہ سسرو اُسے آہستہ آہستہ امرا کے جتھے میں کھینچ لے جائیگا۔ مگر اب غرض حاصل ہو گئی تھی کیونکہ پامپی کو یہ یقین کرانا دشوار نہ تھا کہ بوجہ اپنی عظمت کے وہ قتل کیئے جانے کے خطرے میں ہے۔ اب صرف وٹیئیس کو دفع کرنا باقی تھا۔ اس پر مقدمہ چلانے کا بہانہ کیا گیا کیونکہ وہ خنجر لے کر پھرا کرتا تھا اور یہ بھی خبر تھی کہ وہ گواہ سرکار ہو جائیگا اور مقدمے کی کارروائی کا سلسلہ جاری رہیگا۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوا اور اُسنے محبس میں خودکشی کر لی لیکن ہر فریق دوسرے پر یہ اتہام رکھتا تھا کہ اُس نے مخبر مذکور کا کام تمام کر دیا۔ سسرو، لیوکلس، ببولس اور اُن کے دوسرے طرفداروں کو ہم اس الزام سے بری کر سکتے ہیں اور شبہہ اُن کے مخالفین پر زیادہ تر ہوتا ہے۔ مخبر کے ورود اور موت سے جس شخص کو نفع ہوا وہ قیصر تھا۔ سسرو نے چند سال کے بعد اس قتل کا الزام[۱] وٹی نیس پر لگایا مگر یہ وہ زمانہ تھا جبکہ سسرو کو معلوم ہو گیا تھا کہ قیصر کو مشتعل کرنے میں خیریت نہیں۔ وٹیئیس کے قتل کا خواہ کوئی شخص باعث ہو مگر اس واقعے سے روما کے مدبرین کے سیاسی حالات کا پتہ لگتا ہے۔

فلاکس کا مقدمہ

(۱۰۷۴) ایل وَالیریس فلاکس پر صوبۂ ایشیا میں اتحصال بالجبر کرنے کا مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ ایک بیّن مثال اس تعلق کی ہے جو روما کی سیاسیات اور صوبوں کی حکومت کی خرابیوں میں تھا۔ اس مقدمے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ روما کی رعایا کو اپنی شکایات کی سماعت کا سوائے اس کے کوئی موقع نہ تھا کہ جوریوں میں جن جماعتوں کے نمائندے ہوں وہ بذات خود ملزم کو سزا دلانا چاہتے ہوں۔ فلاکس نے سلطنت روما کے

[۱] سسرو ان وٹی نیس ۱۵ (سنہ۔۔۔ تمام) دیکھو فقرہ ۱۱۲۰۔

باب ۳۵

متعدد صوبجات میں خدمات انجام دی تھیں ۶۳ق م میں بحیثیت پریٹر اُس نے آلوبروگی کے سفیروں کو مُلویَن پُل پر گرفتار کیا تھا ۶۲ق م میں وہ ایشیا کا صوبہ دار ہوگیا۔ اس صوبے میں جسے تیس سال تک مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا رہنے کے بعد حال ہی میں امن اور چین نصیب ہوا تھا وہ سخت استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا تھا۔ ممکن تھا کہ اُس پر مقدمہ قائم نہ ہوتا مگر روما کا ایک ساہوکار جو یہاں کاروبار کرتا تھا اُس سے کسی بات پر ناراض ہوگیا اور یہ شخص اس کے خلاف میں شہادت جمع کرکے موقع کا منتظر رہا ۶۱ق م میں بجائے فلاکس کے سسرو کا بھائی کوئنٹس سسرو ایشیا کا صوبہ دار ہوا اس شخص کا مزاج عجیب و غریب تھا اور سسرو اکثر مراسلات کے ذریعے سے اسے مشورہ دیا کرتا تھا۔ سسرو اپنے پیشرو سے بہتر حاکم تھا اور ایسے افعال سے احتراز کرتا تھا جن کا فلاکس مرتکب ہوا تھا۔ استغاثے کی طرف سے دونوں کے طرز حکومت کے اس فرق پر زور دیا مگر ملزم کی طرف سے اس کا کوئی صاف جواب نہ دیا گیا۔ ۵۹ق م کے سیاسی واقعات سے فلاکس کے دشمن کو وار کرنے کا موقع مل گیا اور پامپی کی اجازت سے استغاثہ دائر ہوگیا۔ دراصل یہ بھی قیصر کی ایک چال تھی جو کیٹی لین کے دشمنوں کی سزا دہی میں مصروف تھا۔ اوائل سال میں استغاثہ نمبر پر لے لیا گیا مگر اولاً اس امر کا جھگڑا تھا کہ اصل مستغیث کون ہوگا اور صوبۂ ایشیا میں شہادت کے فراہم کرنے میں بھی دیر لگی ہوگی کیونکہ صوبۂ مذکور کے بڑے بڑے شہروں سے احکام حاصل کرنے میں دیر ہوتی، پھر ان احکام کے پیش کرنے کے لیے وکلا کی ضرورت تھی جو دوسرے گواہوں کے ساتھ روما بھیجے جاتے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کاغذات کا فراہم کرنا بھی ضروری تھا مقدمے کی اصل کارروائی اگست میں شروع ہوئی۔ سسرو اپنے قدیم شریک کی طرف سے وکیل ہوا اور ہارٹینس بھی اس کا معاون ہوگیا۔ سسرو نے

---

۱ سی اُلپولیوس ڈیکیانس۔ دیکھو ڈُوٹینل کا دیباچہ پرو فلاکو ۱۵۔

باب ۲

خوب سمجھ لیا تھا کہ کیٹی لین کے معاملے میں اُس نے جو کارروائی کی تھی اُس کے خلاف ایک رجعتی تحریک پیدا ہوئی تھی جو ان استغاثوں کا باعث تھی اور اس تحریک کو لوگ سیاسی اغراض سے کامیاب بنانے کی فکر میں تھے۔ اینٹونیس کو تو وہ نہ بچا سکا، اسے مُنوکیس تھرمس[1] کے مقدمے میں اُسے کچھ کامیابی ہوئی تھی اور اب فلاکس کو بری کرانے میں اُس نے اپنا پورا زور لگا دیا[2]۔

تقریر برائے فلاکو

(۱۰۷۵) اپنے موکّل کی صفائی میں اُس نے جو تقریر کی تھی اُس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل الزام یعنی استحصال بالجبر کے متعلق وہ کوئی خاطر خواہ جوابدہی نہ کرسکا۔ اس لئے مجبوراً اُس نے فلاکس کی اُن خدمات پر زور دیا جو اُس نے سلطنت کے دوسرے مقامات میں نیکنامی کے ساتھ انجام دی تھیں۔ اُس نے بیان کیا کہ یہ استغاثہ دراصل ایک حملہ ہے روما کے مفاد پر جیساکہ اُسے خود اور اہل جوری کو معلوم ہے اور اہل جوری کی جماعت بندی کے جذبات کو برانگیختہ کرنیکی بھی اُسنے چالاکی سے کوشش کی۔ طرفداری کو مطعون کرنے کے لئے اُسنے اس مقدمے کو کھڑا کرنا ایک نازیبا حرکت قرار دی اور ایشیا کے دوغلے یونانیوں کی شہادت کو بالکل ناقابل اعتبار ٹھہرایا[3]۔ بحیثیت مجموعی یا فرداً فرداً اُن کے شہروں کے احکام اور قرار دادوں کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی کیونکہ مجامع عام ہر چیز کے موافق رائے دے سکتے ہیں اور اُن کے افراد ہر روز دروغ حلفی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دیکھیئے اس کے مقابلے میں روما کی سینٹ کسقدر قابل عظمت اور باوقعت ہے اور روما کے شہریوں کو اپنی عزت کا اور فرض منصبی کا کسقدر

[1] سسرو پرو فلاکو ۸۔ ۹۔ یہ تقریریں ضائع ہو چکی ہیں۔

[2] پرو فلاکو ۱۵۔ ۱۹ میں ایک قابل لحاظ عبارت ہے جس میں یونانی Conti one کے متعلق اہل روما کے خیالات کو بیان کیا گیا ہے۔ مقابلہ کرو پرو سیسٹو ۱۲۵۔ ۱۲۷۔

[3] پرو فلاکو ۹۔ ۱۲۔

باب ۲۰

خیال ہے۔ علاوہ ازیں ان لوگوں کو روما سے تنفر ہے اور روما کے باشندوں کو تباہ کرنے کے لیئے ہر طرح سے تیار رہتے ہیں" حساب کی بہیوں اور دیگر تحریری شہادت کے متعلق اُس نے بیان کیا کہ جن اندراجات کی بنا پر اُسپر مقدمہ قائم کیا گیا ہے سب جعلی ہیں۔ بعض مخصوص الزامات کے متعلق جنکو اس طور پر ٹال دینا ناممکن تھا اُس نے جو جوابدہی کی ہے نہایت کمزور ہے۔ مثلاً فلاکس نے ایک بحری محصول[۱] بحری قزاقوں کی سرکوبی کے بہانے سے وصول کیا تھا مگر سرکاری بہی کھاتوں میں اس کا کہیں اندراج نہ تھا۔ ایک دوسرا الزام بھی تھا جس کے متعلق اُس کا جواب کچھ ٹھیک تھا۔ یہودیوں[۲] کی منتشر جماعتیں یروشلم کے معبد کو سالانہ خراج روانہ کرتی تھیں۔ اس رقم کی برآمد سونے کی شکل میں ہوتی تھی مگر فلاکس نے ایشیا سے سونے کی برآمد کو ممنوع کر دیا تھا۔ مگر یہ سونا موجود تھا۔ اس لیئے اس معاملے پر جس سے اُسکے موکل نے نفع نہیں اُٹھایا تھا سسرو نے بہت زور دیا اور بیان کیا کہ یہ مسئلہ روما کے یہودیوں کو خوش کرنے کے لیئے چھیڑا گیا تھا جن میں سے بہت سے عدالت میں موجود تھے۔ اس کی تقریر سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روما کے یہودی ایکساتھ رہتے اور عام مجمعوں میں اکثر شور و شغب کرتے۔ شہریان روما کی شکایتوں کی بنا پر بھی بعض الزامات تھے۔ ان الزامات کا بھی سسرو سے جو کچھ ہو سکا جواب دیا۔ یہ غالباً بدمعاشوں کا آپس میں لڑنے جانے کا معاملہ تھا اور اس نہج میں فلاکس اپنے مخالفین سے بدتر نہ تھا۔ مگر جملہ مخصوص اور عام الزامات کا جواب اُس کی تقریر کے اس حصّے میں ہے جس میں اُس نے جوری[۳] کو مخاطب کر کے انھیں جتا دیا کہ اُنھیں کیٹی لین کے ہمنواؤں کی اس کوشش کو کارگر نہ ہونے دینا چاہیئے اور ایک ایسے شخص کو سزا دے کر حب وطن کو سرد نہ کرنا چاہیئے جسنے

---

[۱] پرو فلاکو ۲۷-۳۳-
[۲] ،، ،، ۶۶-۶۹-
[۳] ،، ،، ۹۴-۹۹-

باب ۵

حامیان امن و امان اور صاحب جائداد اشخاص کے حقوق کی حفاظت کی تھی لطف یہ ہے کہ یہ تقریر اُس شخص کی تھی کہ جس نے بے ایمان ویریس کو سزا دلا کر روما کے وکلاء میں تفرز اولیت حاصل کیا تھا؛

تقریر کے نتائج

(۱۰۷۶) سسرو کی اس زبردست اور دلچسپ تقریر کی بدولت فلاکس بری ہوگیا۔ اس کی برأت سے صوبۂ ایشیا کے بیکس باشندوں کی امیدوں کا خون ہوگیا۔ سسرو کی اس کامیابی سے یہ ثابت ہوگیا کہ اس کا اثر اب بھی بہت کچھ ہے اور جب تک کہ اُس کے ساتھ زبردستی نہ کی جائے وہ ان کوششوں سے باز نہ آئیگا جو وہ طبقہ ہائے امرا و ایکوائٹ کے اتحاد کو دوبارہ قائم کرنے کے لیئے کر رہا تھا۔ اُس کا یہ طرز عمل قیصر کے منصوبوں میں حارج تھا جو عنقریب ایک مدت دراز کے لیئے صوبہ داری پر جا رہا تھا۔ قرین قیاس ہے کہ اس مقدمے میں سسرو کو جو کامیابی ہوئی اُسی کے سبب سے قیصر نے یہ عزم بالجزم کر لیا کہ کسی نہ کسی صورت سے اُسے روما سے دور کردے۔ اس سے قبل سسرو کو زرعی کمیشن کی رکنیت پر مقرر کرنے کی تحریک ہوئی تھی، پھر قیصر نے اپنی ماتحتی میں اُسے صوبۂ گال میں لیگیٹ مقرر کرنا چاہا اور بالآخر اُسے اعزازی لیگیٹ کا عہدہ[۱] دینا چاہا تا کہ وہ اپنی سہولت کے لحاظ سے سفر کرسکے۔ مگر اسنے ان سب عہدوں سے انکار کر دیا۔ روما سے اُس کا چلا جانا ضروری تھا مگر خاموشی سے روانہ ہونے پر وہ تیار نہ تھا اس لیئے قیصر کو مجبوراً وہ طرز عمل اختیار کرنا پڑا جس سے اب تک وہ محترز تھا یعنی اُس نے کلوڈیس کو سسرو کی علانیہ مخالفت کی اجازت دے دی لیکن وہ (سسرو) اپنی حالیہ کامیابی سے پھولا نہ سماتا تھا اور اس خیال خام میں تھا کہ اُس کے دوست جنھوں نے اُس کی معاونت کی تھی اب بھی اُس کی معاونت کریں گے۔ اس لیئے وہ اپنے دشمنوں کی دھمکیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا رہا اور اپنے مقام پر جما رہا؛

---

[۱] Labera legatio - فقرہ ۲۴+ مترجم۔

باب ۱۲
قانون
انسداد
استحصال
بالجبر

(۷۰۱) قیصر کا قانون انسداد استحصال بالجبر Lex Julia repetundarum[1] اوائل سال میں نافذ ہوا تھا مگر اس کا تذکرہ ہمنے اسلئے ابتک نہیں کیا تھا کہ ہم اُس کو دیگر قوانین سے علیحدہ رکھنا چاہتے تھے جو طاقتور جماعتوں کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیئے نافذ کیئے گئے تھے۔ اس قانون کے نفاذ سے غالباً اصل غرض یہ تھی کہ صوبجات کے نظم و نسق میں حقیقی اصلاح ہو جائے چونکہ اسی موضوع کے متعدد قوانین اس کے قبل نافذ ہو چکے تھے لہذا قانون ہائے ماقبل کے بہت سے دفعات اس قانون میں شامل کرلیئے گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی تعریفات جامع و مانع کردی گئی تھیں اور سزائیں سخت تر کردی گئی تھیں۔ قانون مذکور کی رو سے صوبہ داروں کے اختیارات محدود کردیئے گئے تھے خصوصاً اعلان جنگ کا اختیار اُنسے بالکل لے لیا گیا جس کے نتائج اکثر خراب ہوا کرتے تھے جیساکہ اینٹونیس کے معاملے میں ہوا تھا۔ وکیلوں کو تقریر کے لیئے جو وقت دیا جاتا تھا اُس کو کم کرکے دوران مقدمات کو بھی گھٹا دیا گیا۔ سرکاری حسابات میں جعل کے انسداد کے لیئے یہ تدبیر کی گئی کہ حسابات کی جو ایک نقل روما کے خزانے میں رکھی جاتی تھی اس کے علاوہ دو اور نقلوں کی تیاری کا حکم دیا گیا جو صوبے کے دو شہروں میں بحفاظت رکھی جاتیں[2] قانون مذکور کے دوسرے دفعات کی رو سے اُن کاغذات کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا جو صوبجات سے مقدمات کے لیئے بھیجے جاتے تھے۔ الزام دہندگان اپنے مقدمے کے لیئے مواد جمع کرنے میں جو کارروائی کرتے تھے اور جو صوبجات کے بدنصیب باشندوں پر ایک مزید بار تھا اس پر بھی بہت سی قیود عائد کردی گئیں مثلاً اُن کے مددگاروں (کومائٹ) کی تعداد محدود

[1] دیکھو اوریلی کا اونومیسٹکون سوم۔ کوئینٹل کا دیباچہ پرد فلاکو ۲۷ ۔ ۴۰ ۔
[2] دیکھو سسرو پرو رابیریو ۸۔ ۹۔ اِن پیسونیم ۵۰۔ ۹۰۔
[3] پرو فلاکو ۱۳۔ ۱۵

باب ۳

کردی گئی۔ یہ قانون جو بحیثیت مجموعی بہت اچھا تھا اور جس کی بعد میں سسرو نے بھی تعریف کی تھی عرصے تک نافذ رہا، زمانۂ مابعد میں اُس کی تعبیر کا سلسلہ جاری رہا اور جسٹینین کے زمانے تک مقننین اُس کی تشریحیں کرتے رہے مگر اس قانون سے استحصال بالجبر کا انسداد نہیں ہوا۔ اس قانون میں سقم یہ تھا کہ اُس کا اطلاق صرف اراکین سینیٹ پر تھا اور ساہوکار، جو کم از کم نصف خرابیوں کے بانی تھے اب بھی صاف بچ گئے۔[1]

اتحاد ثلاثہ کا اقتدار

(۱۰۷۸) قیصر کی کانسلی کا مجموعی نتیجہ یہ ہوا کہ امرائے سینیٹ کا زور گھٹ گیا۔ اُن کی قوت کے انحطاط کا سلسلہ عرصے سے جاری تھا گو کبھی کبھی وہ زور پکڑ جاتے تھے اور سولا کے زمانے تک میں تو اُن کی بن آئی تھی مگر اب تک دستور سلطنت میں اس قدر جان باقی تھی کہ عوام پسندوں کا کوئی سرغنہ عاملانہ حکام کا ایک ایسا سلسلہ قائم نہ کر سکتا تھا جو کسی عالی دماغ پیشوا کی سرکردگی میں ایک ہی طرز عمل پر کاربند رہیں۔ فی الجملہ خدمت سرکاری سے سبکدوش ہونے سے اقتدارات کا بھی خاتمہ ہو جایا کرتا تھا مگر نظام جمہوریہ کے اس حصن حصین کو قیصر کے قائم کردہ اتحاد نے توڑ دیا تھا۔ نام نہاد حکام ثلاثہ کا غیر سرکاری اقتدار اس نوعیت کا تھا کہ اگر وہ اس سے سبکدوش ہو جاتے تو سخت نقض امن کا اندیشہ تھا اور ممکن ہے کہ شرکائے اتحاد خود بھی خطرے میں پڑ جاتے تو اُن کے لیئے باضابطہ طور پر اقتدارات سے مستعفی ہونے کی ضرورت نہ تھی اور غصب اقتدارات خواہ کیسا ہی ضروری ہو لیکن اگر وہ جاری نہ رہے تو طوائف الملوکی کے پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جمہوریۂ روما کی زندگی کے باقی ماندہ ایام اسی لیت و لعل میں گزرے۔ ارکان ثلاثہ کی اس وقت یہ فکر تھی کہ بڑے بڑے عہدہ ہائے سلطنت پر انھیں کے نامزد کردہ اشخاص مقرر ہوں۔ خدمات کانسلی و ٹری بیونی کی طرف اُن کی توجہ زیادہ تھی کیونکہ اگر عہدہ ہائے مذکور اُن کے قبضے میں آ جائے تو گویہ سلطنت روما اُنکی مٹھی میں

[1] اس قانون کے متعلق دیکھو ڈائجسٹ Digest جو ۵۳۳ء میں شائع ہوگا

۱۲۵ب

آجاتی ۔ اُن کی تجاویز کے مطابق گیبی نیس اور پیسو کانسل مقرر ہوئے اور ٹریبیونوں کی تعداد غالب بھی اُن کے موافق تھی جن میں کلوڈیس بھی تھا ۔ کلوڈیس کو اب تک یہ زعم تھا کہ میں کسی کے زیر اثر نہیں ہوں اور ممکن ہے کہ یہ ایک حد تک صحیح ہو مگر سسرو کا یہ خیال کہ وہ اتحاد ثلاثہ کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیگا محض لغو تھا یا کم از کم خلاف قیاس تو ضرور تھا وہ جانتا تھا کہ کلوڈیس کا انتخاب اُس کی محبوب جمہوریہ کے حق میں مفید نہ ہوگا مگر اُسے یہ ہرگز یقین نہ تھا کہ اب خود اس کی جان کے لالے پڑ گئے ہیں کیونکہ پامپی اور قیصر کے یقین دلانے اور ہر طرف سے امداد کے وعدوں سے اُسے یہ غلط خیال ہو گیا تھا کہ میں محفوظ ہوں لیکن وہ اس جد و جہد کے لیئے تیار تھا جس کو وہ ناگزیر خیال کرتا تھا ۔ اُسے اندیشہ تھا کہ مجھ پر مقدمہ چلایا جائیگا اور اس صورت میں اُسے یقین کامل تھا کہ میں کامیاب ہوں گا ۔ لوگوں نے اُس سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہارے ساتھ جبر سے کام لیا گیا تو اس صورت میں بھی مدد کریں گے ۔ گیبی نیس اور پیسو کا برتاؤ اُس کے ساتھ اچھا تھا اور نئے پریٹروں میں سے کئی پر اُسے اعتماد تھا ۔ اپنے بھائی کو جو ایشیا میں تھا اُس نے یہی لکھا تھا مگر ارکان اتحاد ثلاثہ نے حال ہی میں اپنی ایک کارروائی سے ثابت کر دیا تھا کہ وہ مخالفین کے ساتھ زیادہ رعایت نہیں کرنا چاہتے ۔ ایک نوجوان شخص مسمی سی ۔ کیٹو نے حماقت سے گیبی نیس پر اُس کے انتخاب کے موقع پر رشوت ستانی کی علت میں مقدمہ چلانا چاہا ۔ پریٹروں نے [illegible] [illegible] مزاحم [illegible] کے نام کے اندراج سے انکار کر کے اس کا [illegible] [illegible] نے [illegible] ہو کر ایک مجمع عام میں اس نا[illegible] [illegible] حاکم مطلق العنان [illegible] تھا کہ اس نے ان کا [illegible] [illegible] کے لیئے صرف دو [illegible]

باب ۱۲ کلوڈیس سے امرا کی قوت توڑنے کا کام لیا جاتا ہے

یا تو ارکان مذکور کے آگے سر تسلیم خم کریں یا تباہ ہو جائیں۔

(۱۰۷۹) حسب معمول اوائل سال میں تمام اہم کارروائیاں ختم ہو چکی تھیں اور اکتوبر میں انتخابات کے ہونے کی وجہ سے اب وقت بہت کم رہ گیا تھا جو زیادہ تر کمیل تماشوں میں صرف ہو گیا قیصر غالباً اس وقت اپنی فوج کو تیار کرنے میں مصروف تھا۔ مگر نتائج سے ظاہر ہوگا کہ شمال کی طرف اس کے چلے جانے کے بعد سیاسیات کا کیا رنگ ہوگا اس کا اس نے کس قدر صحیح اندازہ لگایا تھا اور اپنے مستقر واقع گال سے روما کے حالات سے واقف رہنے کا اس نے کیسا اچھا انتظام کیا تھا۔ اس کی تدابیر کا اہم ترین جزو یہ تھا کہ کیٹو اور سسرو کو روما سے علحدہ کر دیا جائے کیونکہ پامپی اور کراسس بلا فوجی امداد کے ان دونوں میں سے جو کسیطرح قابو میں نہ آسکتے تھے عہدہ برآ نہ ہوسکتے تھے اور قیصر یہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے شرکا کے لیئے افواج مہیا کرے۔ اس لیئے ۵۹ ؁ کے باقی ماندہ مہینے کلوڈیس کی تدابیر کی تکمیل میں صرف ہوئے۔ قیصر سال آیندہ میں جو سیاسی تماشا کرنا چاہتا تھا اُس میں بڑا حصہ کلوڈیس ہی کا تھا۔ ۱۰ دسمبر کو کلوڈیس اپنی خدمت پر فائز ہوا اور اس اثناء میں اُس کی تدابیر مکمل ہو چکی تھیں۔ اسے ہر طرح کی آزادی دی گئی تھی اور جدید کانسل بھی اس کی امداد پر آمادہ تھے جس کے لیے اُنھوں نے اپنا معاوضہ وصول کر لیا تھا۔ سینیٹ نے جو صوبے اُن کے تعویض کیئے تھے اُن کے حسب مرضی نہ تھے اس لیئے کلوڈیس نے اس انتظام کو تہ و بالا کر کے مجلس عامہ کی رائے سے صوبہ مقدونیہ پیسو کو دلا دیا اور شام گیبی نیس کو۔ اب یہ معاملہ بالکل پختہ ہو گیا اور یہ امر یقینی ہو گیا کہ قیصر اپنی کانسلی کے اختتام کے بعد بھی اپنے معاونین کے ذریعے سے اپنے انقلابی طرز عمل کو کم از کم ایک سال تک جاری رکھ سکیگا۔

(۱۰۸۰) خدمت ٹری بیونی پر فائز ہوتے ہی کلوڈیس نے اپنا نظام عمل پیش کر دیا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ امرائے سینیٹ کی قوت کو اسقدر

باب ۵

آجاتی ۔ اُن کی تجاویز کے مطابق گیبی نیس اور پیسو کانسل مقرر ہوئے اور ٹری بیونوں کی تعداد غالب بھی اُن کے موافق تھی جن میں کلوڈیس بھی تھا۔ کلوڈیس کو اب تک یہ زعم تھا کہ میں کسی کے زیر اثر نہیں ہوں اور ممکن ہے کہ یہ ایک حد تک صحیح ہو مگر سسرو کا یہ خیال کہ وہ اتحاد ثلاثہ کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیگا محض لغو تھا یا کم از کم خلاف قیاس تو ضرور تھا وہ جانتا تھا کہ کلوڈیس کا انتخاب اُس کی محبوب جمہوریہ کے حق میں مفید نہ ہوگا مگر اُسے یہ ہرگز یقین نہ تھا کہ اب خود اس کی جان کے لالے پڑ گئے ہیں کیونکہ پامپی اور قیصر کے یقین دلانے اور ہر طرف سے امداد کے وعدوں سے اُسے یہ غلط خیال ہو گیا تھا کہ میں محفوظ ہوں لیکن وہ اس جد و جہد کے لیئے تیار رہتا جس کو وہ ناگزیر خیال کرتا تھا۔ اُسے اندیشہ تھا کہ مجھ پر مقدمہ چلایا جائیگا اور اس صورت میں اُسے یقین کامل تھا کہ میں کامیاب رہوں گا۔ لوگوں نے اُس سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہارے ساتھ جبر سے کام لیا گیا تو اس صورت میں بھی مدد کریں گے۔ گیبی نیس اور پیسو کا برتاؤ اُس کے ساتھ اچھا تھا اور نئے پریٹروں میں سے کئی پر اُسے اعتماد تھا ۔ اپنے بھائی کو جو ایشیا میں تھا اُس نے یہی لکھا تھا[1] مگر ارکان اتحاد ثلاثہ نے حال ہی میں اپنی ایک کارروائی سے ثابت کر دیا تھا کہ وہ مخالفین کے ساتھ زیادہ رعایت نہیں کرنا چاہتے۔ ایک نوجوان شخص مسمی سی۔ کیٹو نے حماقت سے گیبی نیس پر اُس کے انتخاب کے موقع پر رشوت ستانی کی علت میں مقدمہ چلانا چاہا۔ پریٹروں نے حسب الحکم الزام دہندہ کے نام کے اندراج سے انکار کر کے اس کا وار چلنے نہ دیا جس پر اس نوجوان نے خفا ہو کر ایک مجمع عام میں اس ناانصافی کے خلاف میں تقریر کی اور پامپی کو "غیر سرکاری حاکم مطلق العنان کہا" چند بدمعاش جو ارکان ثلاثہ کے بندۂ حکم تھے قریب تھا کہ اُس نوجوان کا کام تمام کر دیں۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اب اہل روما کے لیئے صرف دو صورتیں رہ گئی تھیں

[1] ad Q. frat. ۱۶-۱۵،۲،۱

یا تو ارکان مذکور کے آگے سر تسلیم خم کریں یا تباہ ہو جائیں؟

(۱۰۷۹) حسب معمول اوائل سال میں تمام اہم کارروائیاں ختم ہو چکی تھیں اور اکتوبر میں انتخابات کے ہونے کی وجہ سے اب وقت بہت کم رہ گیا تھا جو زیادہ تر کھیل تماشوں میں صرف ہو گیا قیصر غالباً اس وقت اپنی فوج کو تیار کرنے میں مصروف تھا۔ مگر نتائج سے ظاہر ہو گا کہ شمال کی طرف اس کے چلے جانے کے بعد سیاسیات کا کیا رنگ ہو گا اس کا اس نے کس قدر صحیح اندازہ لگایا تھا اور اپنے مستقر واقع گال سے روما کے حالات سے واقف رہنے کا اس نے کیسا اچھا انتظام کیا تھا۔ اس کی تدابیر کا اہم ترین جزو یہ تھا کہ کیٹو اور سسرو کو روما سے علیحدہ کر دیا جائے کیونکہ پامپی اور کراسس بلا فوجی امداد کے ان دونوں میں سے جو کسی طرح قابو میں نہ آسکتے تھے عہدہ برآ نہ ہو سکتے تھے اور قیصر یہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے شرکا کے لیئے افواج مہیا کرے۔ اس لیئے ۵۹ ق م کے باقی ماندہ مہینے کلوڈیس کی تدابیر کی تکمیل میں صرف ہوئے۔ قیصر سال آئندہ میں جو سیاسی تماشا کرنا چاہتا تھا اس میں بڑا حصہ کلوڈیس ہی کا تھا۔ ۱۰ دسمبر کو کلوڈیس اپنی خدمت پر فائز ہوا اور اس اثناء میں اس کی تدابیر مکمل ہو چکی تھیں۔ اسے ہر طرح کی آزادی دی گئی تھی اور جدید کانسل بھی اس کی امداد پر آمادہ تھے جس کے لیئے انھوں نے اپنا معاوضہ وصول کر لیا تھا۔ سینٹ نے جو صوبے ان کے تفویض کیئے تھے ان کے حسب مرضی نہ تھے اس لیئے کلوڈیس نے اس انتظام کو تہ و بالا کر کے مجلس عامہ کی رائے سے صوبہ مقدونیہ پیسو کو دلا دیا اور شام گبینیس کو۔ اب یہ معاملہ بالکل پختہ ہو گیا اور یہ امر یقینی ہو گیا کہ قیصر اپنی کانسلی کے اختتام کے بعد بھی اپنے معاونین کے ذریعے سے اپنے انقلابی طرز عمل کو کم از کم ایک سال تک جاری رکھ سکیگا؟

(۱۰۸۰) خدمت ٹری بیونی پر فائز ہوتے ہی کلوڈیس نے اپنا نظام عمل پیش کر دیا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ امرائے سینٹ کی قوت کو اسقدر

باب ۱۲
کلوڈیس سے امرا کی قوت توڑنے کا کام لیا جاتا ہے

باب ۱۵

توڑ دیا جائے کہ وہ اُس کی تجاویز کی پُر اثر مخالفت نہ کر سکیں۔ شہریان روما کو سلطنت کی طرف سے جو غلّہ دیا جاتا تھا اُس کی برائے نام قیمت[1] لیجاتی تھی اُس کو بھی کلوڈیس نے غلّے کا ایک جدید قانون نافذ کر کے معاف کرا دیا اور جس سے انبوہ شہر اُس کے ساتھ ہو گئی۔ انبوہ شہر کی سیاسی قوت اُس کے منتظم ہونے سے بہت کچھ بڑھ سکتی تھی۔ اس لیئے اُس نے ایک دوسرا قانون جاری کرایا جس کی رو سے شہریوں کی وہ نام نہاد مجالس (کالیجیا) زندہ کی گئیں جن کو سینیٹ نے ۶۴ء ق م میں بند کر دیا تھا کیونکہ اُن کے وجود سے نقض امن کا اندیشہ تھا۔ اس طرح روما کے قلاشوں کی باقاعدہ جماعتیں بن گئیں جن میں سے ہر ایک کے سردار مقرر تھے۔ یہ گویا ایک قسم کی شہری فوج تھی جو اپنے سرغنوں کے حسب ایمار اسئے دینے یا مخالفین کا سر توڑنے کے لیئے ہر وقت تیار رہتی تھی۔ سر انبوہوں کی کارروائیوں کو روکنے کے لیئے اکثر مذہبی رکاوٹیں ڈالی جاتی تھیں قیصر نے حال ہی میں اُن کا سدّ باب کیا تھا۔ کلوڈیس نے مجالس کی کارروائیوں کو حسب مرضی روک دینے کے اس اقتدار کو موقوف کر دیا اور اس طرح سے سینیٹ کے ہاتھوں سے ایک ایسا ہتھیار لے لیا جو اُس کے اراکین کو بہت عزیز تھا۔ جنتری میں جو دن نحس نہیں بتائے گئے تھے اُنمیں مجالس واضع قوانین کی کارروائی ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ ان موقعوں پر آسمان سے شگون لینے کی بھی ممانعت کر دی گئی اور اس حد تک ٹری بیونوں کا حق مداخلت (انٹرسیسیو) بھی بقول سسرو ساقط ہو گیا۔ اب صرف سینیٹ کی رکنیت کا مسئلہ باقی رہ گیا تھا۔ ہر سال بیس کوئسٹروں کے انتخاب سے سینیٹ میں جدید اراکین کے داخلے کا انتظام پہلے ہی ہو چکا تھا جس کی رو سے سنسروں کا اپنی مرضی سے اراکین کے مقرر کرنے کا حق باقی نہ رہا تھا۔ مگر نااہل اراکین کو وہ اب بھی سینیٹ سے خارج کر سکتے تھے گو سنسروں کے

[1] غلاموں کے بتعداد کثیر آزاد کیئے جانے کے متعلق دیکھو ڈاؤن ۲۹، ۲۴۔

قسائل سے ارکین کا اخراج اب شاذ و نادر تھا اور عہدہ سنسر کی اہمیت بھی اب بہت کم ہو گئی تھی۔ مگر امرا اس اقتدار کی قدر کرتے تھے جس سے وہ مناسب مواقع پر کام لے سکتے تھے۔ واضح رہے کہ قیصر ایک مدت مدید کے لیئے روما سے روانہ ہونے کو تھا، ممکن تھا کہ اُس کے غیاب میں سنسروں کے اس اختیار سے کام لیکر اسکے بعض شرکا کو سینیٹ سے خارج کر دیا جاتا سینیٹ کے وجود کا خاتمہ کر دینا تو بالکل خلاف مصلحت تھا کیونکہ سلطنت روما کی وسعت کے لحاظ سے اُس کی اکیلی مجلس شورسائے کا وجود ضروری تھا مگر یہ امر قرین مصلحت ضرور تھا کہ وہ کسی خاص فریق کے پنجے میں نہ آ جائے۔ اس لیئے کلوڈیس نے غالباً قیصر کے زیر ہدایت سنسروں کو ممانعت کر دی کہ بوقت ترمیم فہرست ارکین کسی رکن کا نام فہرست سے اُسوقت تک خارج نہ کریں جب تک کہ اُس کی اہلیت کے متعلق کوئی معترض علانیہ اعتراض نہ کرے اور دونوں سنسر اُس کی نااہلیت کے متعلق متفق ہوں۔ یہ شرائط ایسی تھیں کہ ان کی تکمیل شاذ و نادر ہی ہو سکتی تھی۔ خدمت سنسری پر ایک زمانے میں ایماندار اشخاص فائز ہوا کرتے تھے جن کے زیر دست معاون ہوتے مگر اب اُس کی رہی سہی اہمیت بھی جاتی رہی۔ مگر فی الوقت بہت سے ارکین خوش ہوئے ہوں گے کہ سنسروں کے اختیارات زائل ہو گئے" کیونکہ اسی وجہ سے اُن کی اور خصوصاً کلوڈیس کی رکنیت کے متعلق اب کوئی اندیشہ باقی نہ رہا۔

(۱۰۸) یہ چاروں قوانین نئے سال (۵۸ ق م) کے شروع ہوتے ہی نافذ ہو گئے جب کہ گیبی نیس اور پیسو اپنی خدمات پر فائز ہوئے۔ مخالفین کو سر اُٹھانے کا موقع نہ تھا کیونکہ دونوں کانسل ارکان اتحاد ثلاثہ کے بندۂ حلم تھے اور قیصر مع اپنی فوج کے ہر ایک کارروائی کو بنظر غائر دیکھ رہا تھا اس لیئے بزور شمشیر مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کرنے کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی۔ شہر روما میں کلوڈیس اور اُس کے جتھوں کا دور دورہ تھا کیونکہ اُسنے اپنے مجوزہ قانون کے قبل ہی انبوہ شہر کی جماعتوں (کالیجیا) کو زندہ کر دیا تھا۔

باب ۵

سسرو نے یہ کوشش کی کہ اپنے ایک دوست ایل نی نیئس کو اڈرائس کو جو ٹری ہیون تھا اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ کلوڈیس کے قوانین کے نفاذ کو روک دے مگر کلوڈیس کو قیود دستوری کی کب پروا تھی۔ کلوڈیس نے نی نیئس سے یہ وعدہ کر لیا کہ اگر اُس کے قوانین نافذ ہو جائیں تو وہ سسرو کو پریشان نہ کریگا۔ نی نیئس نے اس وعدے کو کافی خیال کیا اور مخالفت سے باز رہا۔ کلوڈیس علانیہ کہا کرتا تھا کہ ارکان اتحاد اُس کے پشت وپناہ ہیں اور جب قوانین مذکورۂ بالا نافذ ہو گئے تو اس کی ہمت اور بھی بڑھ گئی۔ قانون غلّہ کے انتظامات کا انصرام اُس نے ایک شخص مسمی سکسٹس کلوڈیس کے کر دیا جو اُس کے متوسلین میں تھا اور غالباً اُس کا عزیز بھی تھا۔ بذل ونوال کا تباہ کن سلسلہ جاری رہا اور مفلس وقلاش عوام شہر کا نظام ملی اس قدر مکمل ہو گیا تھا کہ سابق میں اُس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ سسرو نے روما میں واپس آنے کے بعد جو تقریریں کی ہیں اُنمیں اُسنے بار بار بیان کیا ہے کہ جن بدمعاشوں کے بھروسے پر کلوڈیس نے اسقدر زور باندھا تھا اُن میں غلاموں کی تعداد کثیر تھی اور اس واقعے میں کوئی شک نہیں گو سسرو نے کچھ مبالغہ ضرور کیا ہے۔ کلوڈیس کے قدم اب خوب جم گئے تھے اور اب اُس نے کیٹو اور سسرو کو دفع کرنیکی تدبیریں شروع کیں جن کے متعلق پیشتر ہی سے تصفیہ ہو چکا تھا۔ اُن کے دفعیے کے متعلق اُس نے جو تدبیر سوچی تھی نہایت فریبانہ تھی یعنی اس نے تین تجاویز پیش کیں جن میں سے ایک کی رو سے پیسو مقدونیہ کا صوبہ دار مقرر کیا گیا اور گیبی نیس شام کا، دونوں کو صوبہ جات مذکور کی حکومت کے متعلق غیر معمولی اختیارات عطا کیے گئے۔ اِن صوبوں میں جو آزاد بستیاں تھیں، وہ بھی اُن کے زیر نگرانی کر دی گئیں۔ اعلان جنگ وغیرہ کے اختیارات بھی اُنھیں عطا کیے گئے اور اس کے علاوہ خزانۂ سلطنت سے اُنھیں غیر معمولی تنخواہیں منظور کی گئیں یعنی بالمختصر اُن کے لیئے نفع عظیم اور حصول شہرت کا دروازہ کھل گیا۔ چونکہ اس تجویز سے معاملے کی

باب ۲۵

تکمیل ہوتی تھی اس لیئے کانسل اُس کی تائید پر مجبور تھے گو اس کے بعض دفعات قیصر کے قانون انسداد استحصال بالجبر کے منافی تھے جو حال ہی میں نافذ ہوا تھا۔ کلوڈیس نے انھیں متنبہ کر دیا تھا کہ ہر سہ تجاویز مذکور یا تو ایک ساتھ نافذ ہوں گی یا کالعدم ہو جائیں گی اسلیئے دونوں حریص کانسل دوسری دونوں تجاویز کی تائید پر مجبور تھے خواہ یہ تجاویز اُن کے حسب مرضی ہوں یا نہوں؛

سسرو پر حملہ

(۲ ۸ ۱۰) سسرو کو جس قانون کے ذریعے سے روما سے جلاوطن کیا گیا اُس میں اُس کا ذکر تک نہ تھا یعنی ایک قانون نافذ کیا گیا جس کی رو سے وہ تمام اشخاص قانون کی حفاظت سے خارج قرار دیئے گئے جنھوں نے زمانۂ گزشتہ میں روما کے کسی شہری کو بغیر سزا یابی قتل کر دیا ہو یا آیندہ قتل کریں۔ ہر شخص جانتا تھا کہ روئے سخن کس کی طرف ہے گو بظاہر یہ قانون بھی عوام پسندوں کی جماعت کے طرز عمل کے مطابق اور گائیس گراکس کے اسی مضمون کے قانون کے سلسلے میں تھا جسکی رو سے ہر ملزم عامۂ قوم سے مرافعہ کر سکتا تھا اور جسکی تصدیق پیرانہ سال رابیریئس کے مقدمے میں ہو چکی تھی۔ اس خطرے کے خوف سے سسرو سخت ہراساں ہو گیا اور اُس کی قوت فیصلہ معطل ہو گئی۔ ایک زمانہ تو وہ تھا کہ اس نے دعوے کیا تھا کہ کیٹی لین کی جماعت کے اشخاص شہری Cives نہ تھے بلکہ دشمنان قوم Hostes جو روما کے قوانین سے نفع نہیں اٹھا سکتے مگر اب اس مجوزہ قانون کو کالعدم کرنے کے لیئے وہ حد درجے کی عاجزی اور فروتنی پر آمادہ ہو گیا۔ اس طرز عمل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُسے اپنی قابلیت پر اس قدر اعتماد نہ تھا کہ وہ کسی ایسی عدالت سے جو اُسکے موافق نہ ہو اپنے سابقہ دعوے کو تسلیم کرا سکیگا۔ جس عدالت کے اجلاس میں اُس کا معاملہ پیش ہوگا وہ اُس کے ہرگز موافق نہ ہو سکتی تھی اگر یہ قانون نافذ ہو جاتا اور کلوڈیس اُس پر مجلس عامہ میں مقدمہ چلاتا۔ سسرو نے پھٹے پرانے کپڑے پہن کر جیسا کہ روما میں اہل معاملہ کیا کرتے تھے

باب ۴۲

امداد کے لیئے ہر دروازے کو کھٹکھٹایا مگر کوئی اُس کا حامی نہوا۔ کراسس اُس سے خوش نہ تھا اور پامپی سے بھی اُسے مایوسی ہوئی کیونکہ یہ ممتاز شخص اپنے سر ذمّہ داری لینے سے ہمیشہ گھبراتا تھا۔ سسرو سے ملنے سے وہ گریز کرتا رہا اور بالآخر یہ حیلہ کر دیا کہ چونکہ جدید کانسلوں نے اپنا جائزہ لے لیا ہے اس لیئے بغیر اُن کی ہدایت کے میں کسی طرح سے مداخلت نہیں کرسکتا۔ کلوڈیس نے اس معاملے میں قیصر سے بھی استمداد کیا جس نے اپنی سابقہ رائے کو دُہرایا اور کہا کہ میں سازشیوں کے قتل کو خلاف قانون خیال کرتا ہوں مگر اس معاملے کو اب رفع دفع کرنا مناسب ہوگا۔ کلوڈیس کو خوب معلوم تھا کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ سسرو کو کانسلوں سے بھی کوئی امید نہیں ہوسکتی تھی۔ گیبی نیس نے تو اُسے صاف دُھتکار دیا اسکے بعد وہ پیسو سے امداد کا سائل ہوا۔ سسرو[1] کا بیان ہے کہ پیسو نے اُس کی ذمّہ داری اپنے ہم عہدہ گیبی نیس کے سر رکھی جو بیحد مقروض تھا اور ایک زرخیز صوبے سے دست بردار نہ ہوسکتا تھا۔ اُس نے یہ بھی کہا "تم کو خود تجربے سے معلوم ہے کہ کانسلوں کو صوبے کے معاملے میں اپنے ہم عہدہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ ہم کانسلوں سے تمھیں حمایت کی امید رکھنی فضول ہے یہاں بالکل نفسی نفسی کا معاملہ ہے" یعنی بالمختصر یہ لوگ اپنے سمجھوتے پر عمل کرنے کو تیار تھے اور سسرو کو اُن سے کوئی امید نہ ہوسکتی تھی۔

سسرو کے مؤیداُسے دھوکا دیتے ہیں

(۱۰۸۴) ناظرین پر واضح ہوگیا ہوگا کہ قیصر نے کس صفائی سے سسرو پر وار کیا گویہ خود سسرو کی ہٹ اور ضد کا نتیجہ تھا کہ اس پر یہ مصیبت آئی۔ حسب سابق بظاہر یہ کام اُس کے متوسلین اور شرکا کا تھا اور بدنامی بھی انھیں کے سر رہی گو نفع اُسی کا ہوا حالانکہ وہ بالکل درپردہ تھا۔ اُسے یہ دھمکی دینے کی بھی ضرورت نہیں پڑی کہ اگر کوئی مقابلے پہ آمادہ ہو تو میں اپنی فوج لے کر روما پر دھاوا کردوں گا بلکہ یہ دھمکی کلوڈیس نے دی مگر قیصر کی

---

[1] سسرو۔ ان پسونیم ۱۲۔ گران الفاظ کے لفظی معنی نہ لینا چاہیئے۔

باب ۳۵

فوج کی موجودگی کا اثر ضرور ہوا کیونکہ اُس سے سسرو کے کثیر التعداد دوستوں کو یقین ہو گیا کہ کلوڈیس اور اُس کے جتھوں کے انسداد کے لئے تمام ملک اطالیہ کے دولتمند اشخاص (مع اُن کے غلاموں کے) کو جمع کرنا ممکنات سے نہ تھا اور جب بزور شمشیر اپنا کام نہ نکال سکتے تھے تو کوئی دوسرا چارۂ کار بھی نہ تھا۔ اس لئے جب سسرو نے اپنے مؤیدین سے مشورہ کیا جن میں کیٹو بھی شامل تھا تو ان میں سے اکثر نے یہی مناسب خیال کیا کہ وہ فرار ہو جائے۔ کیٹو کی راستبازی پر اس مشورے کے دینے سے کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ اُس وقت وہ ایک عجیب مخمصے میں پھنسا ہوا تھا جس کا ذکر متعاقب آئیگا۔ اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے کے لئے وہ ایک عرصے کے لئے روما کو خیرباد کہنے والا تھا اور ایسے وقت میں جبکہ وہ آئندہ جدوجہد میں بذات خود شریک نہیں ہو سکتا تھا اسکا سسرو کو مشورہ دینا کہ روما میں خواہ کچھ ہی ہو جمے رہو اس مسئلے کا ایک ایسا حل تھا جس کو یہ زبردست اسٹائک ہرگز پسند نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوتا کہ وہ اپنے دوست کو مصیبت میں چھوڑ کر خود بھاگ جاتا اور خود سسرو نے بھی جب اُس زمانے کے معاملات پر غور کیا تو اُس نے کیٹو کو بری الذمہ قرار دیا۔ مگر وہ ان بے ہمت اشخاص کا ضرور شاکی تھا جنھوں نے اُسے فرار ہونے کا مشورہ دیا تھا اور ہارٹنسیئس وغیرہ کا بھی جن کی پہلو تہی کو وہ حسد پر محمول کرتا تھا۔ روما میں بعض لوگ ایسے بھی تھے جن کا سسرو نے اپنی تقریروں میں تحقیر کے ساتھ ذکر کیا تھا یا ان کا مضحکہ کیا تھا یا اُن پر ایسے حملے کئے تھے جن کا جواب نہ دیسکتے تھے کیونکہ سسرو کی زبان میں لگام نہ تھی۔ فلسفۂ رواقی کا بھی اُس نے مذاق اُڑایا تھا مگر

۱؎ پلوٹارک۔ کیٹو خورد ۳۔ ڈائون کیسیس ۳۸، ۱۷ میرے خیال میں سسرو ایڈ آٹیکم سوم ۲/۱۵ اور Ad fam ۴/۱۵ - ۱۲ کی عبارتیں حوالجات مذکورۂ بالا کے خلاف نہیں۔ مگر دیکھو اسٹراخان ڈیوڈسن سسرو صفحہ ۲۲۴۔

باب ۱۵

کیٹو نے اُسے بُرا نہ مانا تھا۔ مگر روما کے سب لوگ کیٹو نہ تھے اور اکثر لوگ خوش تھے کہ اب وہ سسرو کے طعن و تشنیع سے محفوظ رہیں گے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سسرو کو ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر فرار ہو جانا پڑا جو اُسے عزیز تھیں اور اپنے دشمنوں اور جھوٹے دوستوں کے آگے رونا اور گڑگڑانا سب بے سود ثابت ہوا۔

کیٹو کا دفعیہ

(۱۰۸۴) کیٹو کے دفعیے کی تدبیر بھی خوب نکالی گئی تھی خاندان لاگڈ کے انحطاط سے اسکی سلطنت۔ سلطنت روما کی زد میں آگئی جس کا قبضہ صوبۂ سیرینیکا پر تھا جو ایک زمانے میں خاندان بطلیموسی کے زیر حکومت تھا دنی الظلیع آلی ٹیس نے روپیہ خرچ کرکے روما سے اپنی حکومت کو تسلیم کرالیا تھا اور اب اپنے قرضخواہوں کا روپیہ ادا کرنے کے لیئے اپنی بدبخت رعایا سے زبردستی رقمیں وصول کررہا تھا۔ اسکا ایک بھائی جزیرۂ قبرس پر حکمراں تھا جو مصر کے باہر خاندان لاگڈ کا تنہا مقبوضہ رہ گیا تھا۔ یہ ایک مرنج و مرنجاں بادشاہ تھا مگر کلوڈیس کو اُس سے عناد تھا کیونکہ چند سال قبل جب وہ بحری قزاقوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگیا تھا تو اس بادشاہ نے اُس کا فدیہ ادا کرنے سے انکار کردیا تھا جس کا خمیازہ اب اُسے بھگتنا پڑا۔ کلوڈیس نے اوّلاً ایک قانون نافذ کرایا جس کی روسے اس جزیرے کا الحاق سلطنت روما کے ساتھ عمل میں آیا۔ اس کے بعد اُس نے اس امر پر اصرار کیا کہ ایک متدیّن کمشنر کا تقرر کیا جائے جس کو الحاق کے عمل میں لانے کیلیئے وسیع اختیارات عطا کیئے جائیں اور جو اس امر کی پوری نگرانی رکھ سکے کہ جو رقوم یا املاک سلطنت کی ملکیت ہیں اُن میں خورد بُرد نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد اُس نے یہ تجویز پیش کی کہ اس کام کے لیئے کیٹو سے بہتر کوئی شخص نہیں ہوسکتا۔ کیٹو نے اپنی معذوری ظاہر کی مگر کلوڈیس نے اُسکے انکار کی مطلق سماعت نہ کی۔ درحقیقت یہ رواقی فلسفی ایک عجیب مخمصے میں پھنس گیا تھا کیونکہ اپنے فلسفے کے اُصول[1] کے لحاظ سے ایک ایسے فریضے کے

[1] اس کا اسٹائک فلسفہ قدیم اور ٹھیٹ قسم کا تھا نہ کہ اُس متبدل قسم کا جو روما کے

انجام دینے سے پہلوتہی نہیں کرسکتا تھا جسے سلطنت نے اُس کے تفویض کیا تھا | باب
مجلس عامہ کلوڈیس کے پنجے میں تھی اور اُس کے طرفداروں سے بھری ہوئی
تھی مگر اس کے اقتدار سے انکار کردینے کے معنی یہ ہوتے کہ وہ اپنی جمہوری مدبر
کی حیثیت پر قائم رہنا نہیں چاہتا۔ ممکن ہے کہ مجلس عامہ اہل روما کی خواہشوں
کی حقیقی مظہر نہ ہو مگر اس کے علاوہ کوئی دوسری مجلس نہ تھی۔ بہرکیف کلوڈیس
نے کیٹو کو اس کی مرضی کے خلاف جانے پر مجبور کیا گو کیٹو دبنے والا آدمی
نہ تھا۔ کیٹو کو عرصہ دراز تک مشغول رکھنے کے لیے بائی زین ٹیم (قسطنطنیہ) کے
آزاد شہر کے چند مناقشات کا تصفیہ بھی اُس کے سپرد کردیا گیا جو چند جلاوطن اشخاص
کی دادرسی کے متعلق تھے۔ سازوسامان کے متعلق بھی اُس کے ساتھ بہت بخل
کیا گیا مگر اس کام کے لیئے اُسے وقت کافی دیا گیا تھا۔ اس طرح اسے عرصہ دراز
تک مشغول رکھنے کا پورا انتظام کردیا گیا۔ علاوہ ازیں اُس کے لیئے اب
بڑے بڑے سپہ سالاروں کا مقابلہ دشوارتر ہو گیا جن کی میعاد حکومت طویل
اور رقبۂ زیر اثر وسیع ہوا کرتا تھا اور جن کے خلاف میں وہ ہمیشہ صدائے احتجاج
بلند کیا کرتا تھا۔ اس طور پر یہ ایماندار شخص ایک عرصے کے لیئے روما سے
دور کردیا گیا۔

(۱۰۸۵) اراکین سینیٹ وطبقۂ ایکوائٹ نے کانسلوں سے کلوڈیس | سسرو کا فرار ہونا
کی کارروائیوں کو روکنے کی درخواست کی مگر اُن کے وفود کو جواب ناصواب
ملا اور کلوڈیس کے جتھوں کے زیر حمایت جلسے ہوتے رہے مگر ان امور کے
ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ امن پسند جماعت کو کامیابی ہوسکتی تھی
تو صرف بزور شمشیر قطعی فتح حاصل کرنے سے مگر تلوار سے مقابلہ کرنے کی اُن میں
تاب نہ تھی گو خواہش ضرور تھی۔ سسرو نے اب سمجھ لیا کہ اب اُس کے بچاؤ کی
کوئی صورت نہیں۔ اُس نے کیپی ٹول کے مندر میں منروا دیوی کا ایک مجسمہ
اپنے ناشکرگزار ملک کے واحد نجات دہندہ کی جلاوطنی کی یادگار میں رکھوا دیا

بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ۔ تمدن کے حسب حال تھا۔ دیکھو فقرہ ۱۰۵۹ کتاب ہذا

باب ۳

[illegible] کے وسط میں ایک روز روما سے چل دیا۔ اُسی روز کلوڈیس نے اپنے قوانین کو نافذ کرا دیا اور قیصر نے بھی میدان صاف دیکھ کر اپنے صوبۂ گال کا رخ کیا جہاں اُس کا جانا بہت ضروری تھا؛

(۱۰۸۶) سسرو کے فرار ہو جانے سے کلوڈیس کے لیئے راستہ صاف ہو گیا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ کلوڈیس کے قانون کا اطلاق سابقہ کارروائیوں پر بھی تھا۔ اُس نے سسرو پر اُسی قانون کی رو سے مقدمہ قائم کر دیا اور جواب دہی کے لیئے موجود نہ ہونے کو ثبوت جرم قرار دیا۔ اُس نے غالباً یہی طرز عمل اختیار کیا تھا اور اُس کے بعد مجلس عامہ کی قرارداد کو فوراً واجب التعمیل قرار دیا کہ مجرم (سسرو) فرار ہو کر اپنے جرم کی پاداش کو پہنچ گیا تھا اور قانون کی حفاظت سے خارج ہو گیا تھا، اگر کوئی شخص اُسے پناہ دے تو قابل مواخذہ ہوگا اور اُسے دستر کو مار ڈالنا کوئی جرم نہیں۔ یہ قرارداد قدیم نظائر کے مطابق تھی[1]۔ جلاوطنی کے متعلق یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطالیہ کی سرحدات سے ۴۰۰ میل دور رہے اور یہ حکم بھی زیادہ سخت نہ تھا۔ اُس کی جائداد کا ضبط کر لیا جانا بھی کوئی نئی بات نہیں تھی کیونکہ عامۂ قوم کی عدالتوں سے اسی قسم کی سزائیں ملتی تھیں۔ کلوڈیس کا ظلم یہ نہیں تھا کہ اُس نے قوانین مذکورۂ بالا کو نافذ کرایا بلکہ یہ کہ اُس نے قوانین کے نفاذ میں ناجائز ذرائع سے کام لیا اور جو حکم سسرو کے متعلق اُسنے حاصل کیا اُس کی نہایت سختی کے ساتھ تعمیل کرائی۔ کلوڈیس نے سسرو کے ایک مکان کو جو کوہ پیلاٹین پر تھا کھود کے پھینک دیا اور اُس کی زمین کو آزادی کے مندر کے لیئے وقف کر دیا اور سسرو کی بیوی ٹیرن شیا کے خلاف میں قانونی کارروائی کرنے کی بھی دھمکی دیتا رہا۔ مزید برآں اُس نے ایک قانون اس مضمون کا بھی نافذ کرا دیا کہ اگر کوئی شخص سسرو کو واپس بلانے کے لیئے تحریک کرے گا تو

---

[1] دیکھو لیوی ۲۵، ۴، ۹، ۲۶، ۳، ۱۲، عامہ قوم کی عدالتوں کے (Indiciumpopuli) طریقۂ کارروائی کے لیئے کلوڈیس نے سسرو پر مستقل عدالت میں غداری کا (Maiestas) الزام نہیں لگایا تھا کیونکہ اہل جوری اعلیٰ طبقات سے تھے جو غالباً برأت کی رائے دیتے۔

باب

قابل سزا ہوگا۔ جلا وطنی کی حدود کا مطلب زیادہ صاف نہیں، غالباً مسافت[1] میں کچھ کمی کر دی گئی تھی۔ لیکن یہ مسافت خواہ کچھ ہی ہو مگر سسرو نہ صرف اطالیہ سے خارج کر دیا گیا بلکہ سسلی اور میلٹیا سے بھی اس لیئے وہ ایسے مقامات میں پناہ نہ لے سکتا تھا جہاں کے باشندے اُس کے ممنون احسان تھے۔ سسلی کا صوبہ دار اُس کا دوست تھا مگر با ایں ہمہ اُس نے سسرو کو جزیرۂ مذکورہ میں قدم نہ رکھنے دیا۔ روما کے اکثر جلا وطن مسالیہ چلے جاتے تھے سسرو وہاں بھی غالباً اس لیئے نہ گیا کہ وہاں ویریس موجود تھا۔ اس لیئے اُس نے برنڈو سیم کا رخ کیا، راستے میں لوگ اُس کے ساتھ محبت سے پیش آئے اور بحیرۂ ایڈریاٹک کو اس نے اپریل کے اواخر میں عبور کیا اہل علم کے لیئے یونان اور خصوصاً ایتھنز سے بہتر کون مقام ہوسکتا تھا مگر "ہر زمیں کہ روم آسمان پیدا است" یہاں بھی کیٹی لینا کے بہت سے ہمنوا جلا وطنی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس لیئے ڈائی راکیم سے اُس نے مشرق کا رُخ کیا اور بالآخر مئی کے اواخر میں تھیسالونیکا پہنچا جہاں سے اُسے پناہ ملی۔ اس مقام پر سے نے ایس پلانکس[2] نے جو صوبہ دار مقدونیہ کا کوئیسٹر تھا نہایت گرمجوشی کے ساتھ اُس کا استقبال کیا مگر سسرو سخت مایوس ہوگیا اور زمانۂ جلا وطنی کے خطوط سے حد درجہ کی مایوسی ٹپکتی ہے۔ ان خطوں میں روما سے فرار ہونے پر اُس نے اظہار تاسف کیا ہے۔ اور ان لوگوں پر ملامت کرتا ہے جنھوں نے فرار ہونے کا اُسے مشورہ دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ روما میں وہ سیاسی مشاغل میں منہمک رہا کرتا تھا اور وکلائے روما کا سرخیل تھا مگر اب نہ صرف مصائب و آلام میں مبتلا ہوگیا تھا بلکہ ایک غیر ملک میں کس مپرسی میں پڑ گیا تھا جہاں اُسے اپنی قابلیت سے کام لینے کا کوئی موقع نہ تھا۔ اس کا

---

[1] پلوٹارک کہتا ہے کہ یہ حد اطالیہ یا روما سے ۵۰۰ میل تھی جسے کم کرکے ۴۰۰ میل کر دیا گیا جس کا شمار غالباً اطالیہ کی حدود سے ہوتا۔ دیکھو سسرو ایڈ اٹیکم سوم ۷، ۷ پر ٹائریل کا حاشیہ۔

[2] سسرو پرو پلانکیو ۹۵-۱۰۰۔

باب ۳

مزاج اس قسم کا تھا کہ عروج و اقبال کے زمانے میں خود پسندی و خود ستائی کیطرف مائل تھا مگر زوال نے اس کی ہمتوں کو سرد کر دیا وہ خود اپنی ذات پر لعنت ملامت کرنے لگا۔ اُس کا قصد تھا کہ ایشیٔ زِی کس چلا جائے جہاں وہ خطرے سے محفوظ رہتا مگر پلانکس نے اس امر کا انتظام کر دیا کہ تھیسالونیکا میں کوئی اُسے چھیڑنے نہ پائے اس لیئے وہیں رہ گیا۔ اب ہم اس کو چھوڑ کر کیٹو کا ذکر کریں گے جس کی کارروائیوں کو اسی موقع پر بیان کرنا زیادہ مناسب ہوگا کو وہ روما کو دو سال کے بعد واپس آیا۔

کیٹو اور بروٹس جزیرۂ قبرس میں

(۱۰۸۷) کیٹو کی خواہش تھی کہ قبرس کو سلطنت روما میں بلا کسی جنگ کے ملحق کرے کیونکہ کلوڈیس نے کوئی فوج اُس کے ساتھ نہیں کی تھی۔ اس لیئے وہ کچھ روز تک روڈز میں مقیم رہا اور ایک نائب کو بدنصیب بطلیموس کے پاس روانہ کیا کہ بلا چون وچرا حکومت سے دست بردار ہو جائے۔ پافوس میں اُفرودیٹی کا ایک مندر تھا جس کے سردار پجاری کی خدمت نہایت باوقعت خیال کی جاتی تھی۔ حکومت سے سبکدوش ہونے کے بعد بطلیموس کیلیئے یہی خدمت تجویز کی گئی تھی مگر کسی وجہ سے اُس نے زہر کھا لیا اس لیئے سوائے قبضہ کر لینے کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کیٹو اس کے بعد بائی زن ٹیم چلا گیا جہاں کے معاملات اُسے طے کرنے تھے۔ اپنے بھانجے مارکس بروٹس کو قبرس کے خزائن شاہی پر قبضہ کرنے کے لیئے روانہ کیا تاکہ اُس کے پہنچنے تک جملہ کارروائی مکمل ہو جائے۔ بروٹس کی تعلیم و تربیت کیٹو کے زیر نگرانی ہوئی تھی اور اُس زمانے کے فلسفہ اور ادبیات میں اُسی نے عبور حاصل کیا تھا۔ اُس زمانے کے اصول کے لحاظ سے وہ ایک بااُصول نوجوان تھا۔ مگر روما کے امرا کی خصوصیات اُس میں کوٹ کوٹ کر بھری تھیں جن کا خیال تھا کہ مفتوح اقوام کا وجود صرف اس لیئے ہے کہ اہل روما کی جیبیں گرم رہیں۔ وہ ایماندار ضرور تھا ایسے موقع پر جہاں ایماندار ہونا ایک فرض تھا، کم از کم سلطنت روما کی املاک میں اُس نے خیانت نہیں کی مگر خانگی ذرائع سے بہت کچھ آمدنی ہو سکتی تھی۔ ایک جدید صوبے میں سب سے پہلے قدم رکھنا جس سے اب تک روما کا کوئی حاکم

باب ۵۵

تمتع نہیں ہوا تھا بے شمار منافع کا باعث تھا اور اس میں شک نہیں کہ مختلف طریقوں سے بروٹس نے اپنی دولت میں اضافۂ کثیر ضرور کیا۔ اہل قبرس سے اُس نے لین دین کے پُرمنفعت معاملات کا سلسلہ شروع کر دیا اور چند سال تک مالک مشرقی میں مقیم رہ کر تباہ کن شرح سود پر وہاں لوگوں کو روپیہ قرض دیتا رہا جس کے نتائج کم از کم قبرس میں اندوہناک ہوئے۔ اُس کے ایماندار ماموں (کیٹو) نے اپنے فرائض کو حسب معمول بخوبی انجام دیا۔ جزیرۂ مذکور صوبۂ سلیشیا کا ایک حصہ[1] ہو گیا اور جو روپیہ وصول کیا گیا اُس کی تعداد سات ہزار سکۂ ٹیلینٹ (پندرہ لاکھ پونڈ انگریزی) بیان کی جاتی ہے۔ اس رقم کے روما تک بحفاظت پہنچائے جانے کے لئے کیٹو نے پورا انتظام کیا اور اپنے حسابات کی دو نقلیں تیار کرائیں۔ سفر میں بہت کم روپیہ ضائع ہوا مگر سوءِ اتفاق سے حسابات کی دونوں نقلیں ضائع ہو گئیں اس لئے اب دوسروں کو لعنت ملامت کرنے اور اپنے کمال ایمانداری پر ناز کرنے کا اُس کے لئے موقع نہ رہا جس سے اس ناگوار فرض کے ادا کرنے میں اُسے تقویت رہا کرتی تھی۔ روما کو وہ ۵۶ء تک واپس نہ آسکا۔[2]

---

[1] مارکوارٹ آشٹائٹس ور والٹنگ یکم ۳۸۲-۳۸۳۔

[2] دیکھو فقرہ ۱۱۲۲ کتاب ہذا۔

باب ۴۵

باب پنجاہ و چہارم

قیصر گال میں ۵۸ تا ۵۶ ق م لیوکا کی مجلس شوریٰ

معاملات روما ۵۸ تا ۵۵ ق م

(۱۰۸۸) محاربات قرطاجنہ کے سلسلے میں اہل روما نے ہسپانیہ پر ضرورت کے لحاظ سے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد آلپ اور پیرنیز کے سلسلہ ہائے کوہی کے درمیان جو ملک تھا اُس پر بھی اس لیئے قبضہ کر لیا کہ ہسپانیہ پر ان کا قبضہ برقرار رہے۔ صوبۂ گال آن روئے آلپ (ناربونیز گال) بذات خود ایک زرخیز اور خوشگوار خطۂ ملک تھا جس کا الحاق روما کے لیئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اہل روما یہاں بہ تعداد کثیر آباد ہو گئے تھے اور بہت سے تجارت اور ساہوکاری میں مشغول تھے۔ روما کی سرحدات دیسی اقوام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور لڑائیوں کی وجہ سے برابر بڑھتی گئیں یہاں تک کہ رون ندی کی وادی جنیوا کی جھیل تک اس صوبے میں شامل ہو گئی۔ جمہوریہ کے مقبوضات کو بغیر اپنے سپاہیوں کی جانوں کو تلف کرنے اور بلا زر کثیر صرف کرنے کے محفوظ رکھنے کے لیئے اہل روما نے چند منتخب قبائل کو اپنا حلیف بنا لیا تھا اور دیگر ممالک کی طرح گال میں بھی روما کے سفیر روما کی افواج کے پیش رو تھے۔ مگر اس طرز عمل میں ایک قباحت بھی تھی یعنی اس کی وجہ سے سلطنت روما ایسے قبائل کے باہمی مناقشات میں پھنس جاتی تھی جو اُس کے قابو میں نہ تھے اور دوستوں کے ساتھ دشمن بھی پیدا ہو جایا کرتے۔ اسی طرز عمل کی وجہ سے سلطنت روما کو نہ صرف

باب ۶

رومانیوں کے ایک تہیئے کی حمایت میں ان کے دوسرے قبائل سے لڑنا پڑا بلکہ اسی کے سلسلے میں جرمنوں سے بھی سابقہ پڑگیا۔جب تک کہ سلطنت روما کی ذاتی قوت کافی و وافی تھی سرحدی مشکلات کا تصفیہ الحاق سے ہو جاتا کرتا تھا مگر اس کی قوت اب اپنی حد کو پہنچ چکی تھی اور چند ہی سال میں اس کی مشرقی اور مغربی سرحدات کا قطعی تصفیہ اہم واقعات سے ہونے کو تھا یعنی کراسس کو فرات کے پار سخت ہزیمت ہوئی تھی اور قیصر نے رائن کے پار زیادہ ٹھہرنا پسند نہیں کیا؛

گال

(۱۰۸۹) لفظ گال کا اطلاق اس ملک پر ہوتا تھا جو رائن اور آلپس اور پیرینیز کے درمیان واقع ہے۔اُس کے جغرافیائی خط و خال کی جس خصوصیت سے ہمیں یہاں سروکار ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جو حصص اُسکی خشکی کی سرحدوں سے دور ہیں وہاں بھی پہنچنا مطلق دشوار نہیں۔جو حملہ آور اس ملک میں مشرق یا جنوب سے داخل ہوں وہ بآسانی مغرب کے زرخیز میدانوں میں ان ندیوں (گارُون، لوآر، سین، ماس) کے ذریعے سے پہنچ سکتے ہیں جن کا بہاؤ مغرب کی طرف ہے۔زمانۂ قدیم میں اقوام کی نقل و حرکت بھی انھیں ندیوں کے بہاؤ کے لحاظ سے عمل میں آئی ہوگی۔قیصر کے زمانے تک یہ ندیاں شاہراہ تجارت ہوگئی تھیں اور گال کی جو ندیاں جہازرانی کے لائق تھیں اُن پر کشتیاں چلتی تھیں۔مگر ہمیں صرف دو ندیوں سے سروکار ہے جن کی راہ سے حملہ آور گال میں داخل ہو سکتے تھے اور داخل ہوئے اور انھیں کے ذریعے سے اُس سطح مرتفع پر پہنچے جہاں سے دوسری ندیاں نکلتی تھیں جن کا بہاؤ مغرب کی طرف تھا۔جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں دو قومیں مختلف اسمات سے گال میں داخل ہو رہی تھیں۔رون ندی کے کنارے کنارے اہل روما آرہے تھے اور اس اہم موقع پر پہنچ گئے تھے جہاں یہ ندی ساآون ندی سے ملتی ہے جس کے ذریعے سے شمال کا راستہ کھل جاتا ہے۔غالباً اس وقت تک موقع مذکور کی اہمیت کا کافی احساس نہیں ہوا تھا مگر چند ہی سال کے بعد اسی مقام پر لوگوڈونم کا مشہور شہر آباد ہونے والا تھا جو گال میں اہل روما

باب ۲

مستقر ہوگیا تھا اور زمانۂ مابعد میں اپنے موجودہ نام لائی آن سے مشہور ہوا۔ اسی اثناء میں جرمنی قبائل شمال سے داخل ہو رہے تھے۔ ندیوں سے حملہ آوروں کی راہ میں رکاوٹ نہیں تھی اور رائن بھی اس کلیے سے مستثنیٰ نہ تھی۔ جرمن اس ندی کو عبور کر کے یورشیں کر رہے تھے اور اُن میں سے بعض شمالی گال میں آباد بھی ہو رہے تھے جہاں نشیبی اراضیات کے وسیع قطعات موجود تھے مگر اُنکی ایک جماعت مشرقی گال میں رائن کے کنارے کنارے داخل ہو رہی تھی اور اُن کی یہ نقل و حرکت اہم ترتھی۔ گزشتہ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں اور اہل روما میں تصادم ہونا ناگزیر تھا۔ گال کی ریاستوں کی باہمی نااتفاقیوں اور مناقشات سے جرمن اہل روما سے بہت جلد دست بگریبان ہو گئے مگر اس جدوجہد کی اصل غایت یعنی یہ کہ ملک گال آئندہ چار صدیوں تک کس قوت کے تابع رہیگا فریقین کی نگاہوں سے پوشیدہ تھی۔ اگر اس کا تصفیہ روما کے حق میں ہوتا تو ضرورت اس امر کی تھی کہ خود روما کی حکومت کو قابل کار بنایا جا تا کیونکہ اُس کے ناکارہ ہونے کے لیئے اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہ تھی۔ قیصر کے غیاب میں اس کی حالت اور بھی ابتر ہوگئی تھی یہانتک کہ زمانۂ سابق میں جو کچھ اُس نے کیا تھا وہ بھی اب نہ کر سکتی تھی اور قیصر کے فتوحات گال سے جن مسائل کا تصفیہ ضروری ہوگیا تھا ان کا انصرام تو اس سے بالکل ناممکن تھا۔ ممکن تھا کہ ایک زبردست مدبر اور سپہ سالار اس ملک کو فتح کر لیتا مگر پھر اس کی حفاظت اور انتظامات کی ذمہ داری کون اپنے سر لیتا۔ اس مسئلے کے تصفیے کے لیئے ایک مستقل فوج کی ضرورت تھی مگر مستقل فوج کے لیئے ایک مستقل سپہ سالار کا ہونا بھی لابدی تھا۔ اس لیے گو بحالت موجودہ صرف صوبۂ گال کی آئندہ حکومت کا مسئلہ زیر بحث تھا مگر اسکے ساتھ روما کی آئندہ حکمران قوت کا مسئلہ بھی وابستہ تھا۔ قیصر کی شہنشاہی فوج روبہ انحطاط جمہوریہ کے زوال کا باعث ہوئی اور یہ وہی فوج تھی جس کو اُس نے ملک گال کی تسخیر کے لیے تیار کیا تھا اور بزور آزمائی کے قابل بنایا تھا؛

جرمن اور ہیلویٹی ای

(۱۰۹۰) مگر مسائل مذکور اُس زمانے کے لوگوں کی نگاہوں سے مخفی تھے

باب ۴

یہاں تک کہ خود قیصر کو بھی جسے غالباً فتوحات کی ضرور امید ہوگی شاید ہی یہ خیال آیا ہو کہ اسے اپنے صوبے کی حفاظت کے لیئے نہایت سخت جد وجہد کرنی پڑے گی اور یکے بعد دیگرے ایسے واقعات پیش آئیں گے جو بتدریج اس کو سلطنت روما کی سیادت پر پہنچا دیں گے۔ گال کے متعلق بعض واقعات روما میں بھی معلوم تھے۔ قبیلۂ اڈوئی (یا ہیڈوئی) جو روما کا حلیف تھا اپنے دشمنوں سے مغلوب ہو کر امداد طلب کر رہا تھا۔ ان کا ملک لوآر اور ساؤن ندیوں کے درمیان تھا اور اُن کے مغرب میں آرورنی کا بڑا قبیلہ تھا جو گزشتہ شکستوں کی وجہ سے روما کا مخالف تھا۔ مشرق میں بھی ایک زبردست قبیلہ مسمی بہ سیکوانی تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس قبیلے نے اڈوئی کے مقابلے میں امداد دینے کے لیئے جرمنوں کو بلایا تھا۔ اڈوئی کو آرورنی سیکوانی اور سوئیبیا کے جرمنوں کی متحد افواج کے مقابلے میں ہزیمت ہوئی حکومت روما نے اپنے حلفا کی کوئی مدد نہیں کی بلکہ صرف ایک بیکار سفارت روانہ کی اور صوبے کے حاکم کو حکم دیا کہ جہاں تک ہو سکے حلیف قبائل کی حفاظت کرے مگر اس صوبے میں روما کی جو فوج تھی اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ حکم کالعدم تھا۔ شمالی سرحد کی طرف سے حملہ آوروں کے لیئے کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ مگر حکام روما نے اس امر کی مطلق پروا نہ کی جس کی وجہ سے سلطنت روما کی سطوت و جبروت بالکل زائل ہو گئی۔ قبیلۂ اڈوئی میں بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جو روما سے اپنے تعلقات منقطع کرانا چاہتے تھے کیونکہ اُس سے کوئی نفع نہ تھا اور نقصان بہت تھا۔ روما کے مقبوضات میں جو جو قبائل آباد تھے وہ بھی بے چین ہو رہے تھے۔ آلوبروگی نے بغاوت کر دی

---

[1] اس عمدہ موقع کی اہمیت کو ای۔ ڈیمولین نے اپنی کتاب Le Francais d. aujourdhui صفحہ ۲۴۳ میں تسلیم کیا ہے۔ روما کے جو لوگ گال سے واقف تھے ان کو بھی اس کا علم ضرور ہوگا۔

[2] دیکھو فقرہ ۱۵۵ کتاب ہذا۔

باب ۲

اور گو پائیٹ پی ٹنس نے ۱۶۱ء میں اس بغاوت کو فرو کر دیا مگر یہ لوگ روما سے خوش نہ تھے۔ روما کے مقبوضات کے بچ جانے کا سبب یہ ہوا کہ گالیوں اور اُن کے جرمن حلفا میں نا اتفاقی ہوگئی۔ جرمنوں نے فتح حاصل کرنے کے بعد رائن ندی کے بائیں کنارے پر ایک وسیع خطۂ ملک پر قبضہ کر لیا اور وہاں دوامًا آباد ہونے کی فکر میں تھے۔ ان کا بادشاہ ائیریووسٹ جو گال کے رئیسوں کا سردار ہونے کا دعوےٰ کرتا تھا بجائے اپنی فتوحات سے دست بردار ہونے کے مزید فتوحات پر مائل نظر آتا تھا۔ اس خطۂ ملک میں حکومت روما کی حالت بہت مخدوش نظر آتی تھی اور اس کے علاوہ ایک خبر مشہور ہو رہی تھی جس سے اور پریشانی ہوگئی یعنی اقوام کی ایک عظیم الشان نقل و حرکت ہونے والی تھی جیسا کہ زمانۂ قدیم میں اکثر ہوا کرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہیلوی ٹی ای کی پوری قوم قصد کر رہی تھی کہ گال میں سے گزر کر مغرب کی اراضیات پر قبضہ حاصل کرے کیونکہ اُن کے موجودہ ملک (سوئٹزرلینڈ کا مغربی حصہ) میں ان کے لیے کافی گنجائش نہ تھی اور ان کے شمال و مشرق کے جرمن ہمسائے بھی انھیں پریشان کر رہے تھے[1]۔

گال کی اقوام

(۱۰۹) قیصر[2] ہیلوی ٹی ای کا شمار گالیوں میں کرتا ہے اور

---

[1] قیصر کا یہ بیان کہ ہیلوٹی ای آرگیٹورکس کے اغوا سے گال کو فتح کرنا چاہتے تھے مشتبہ ہے مگر خاموش بیٹھے ہوئے اُن کو اس ملک میں گھسنے دینا بھی خارج از بحث تھا کیونکہ ان کے عدو دوسرے مختلف قبائل میں روما کے خلاف جو جماعتیں تھیں انھیں تقویت ہوجاتی یعنی نقل و حرکت کا نام ہی کافی تھا کیونکہ اہل روما بھی جنگ سمبری کو نہیں بھولے تھے۔

[2] مسٹر ٹی۔ رائس ہومس نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انھوں نے بیہودہ تحقیقات اور خیالات کے مجموعۂ کثیر کا خاتمہ کر دیا ہے جس سے طلبہ کی پریشانیوں میں کمی ہوگئی ہیں بھی اس قابلانہ اور واضح کن کتاب کا بہت ممنون ہوں میں نے بعض امور کے متعلق ویی ڈی مار دسان کی کتاب جغرافیہ گال رومائی سے مدد لی ہے یہ بھی ایک اچھی کتاب ہے۔

بیان کرتا ہے کہ صحیح معنی میں گالی وہ قوم تھی جو خود کو کیلٹائی کہتی تھی۔ مگر گال کی آبادی میں بہت سے ایسے عناصر موجود تھے جن کو زمانۂ حال کے علمائے انسانیات بوجہ مواد کی کمی اور ناقابلِ اطمینان ہونے کی تمیز نہیں کر سکتے۔ قیصر کے زمانے میں لفظ گالیہ کے کئی معانی تھے۔ اولاً گالیہ بمعنی اطالیہ تھا جسے گال ابن روئے آلپ کہتے تھے اور جہاں کے گالی اہلِ روما کا لباس (ٹوگا) پہنتے تھے اور روما کا تمدن اختیار کر چکے تھے۔ اس کے بعد روما کا صوبہ گال آین روئے آلپ تھا جہاں کے گال اب تک پاجامے (براکاٹے) پہنتے تھے[1] اور رفتہ رفتہ روما کا تمدن اختیار کر رہے تھے۔ ان کے علاوہ آزاد قبائل کی کثیر التعداد آبادی تھی جو "لمبے بالوں والے گال"[2] کہے جاتے تھے۔ ان کی قیصر نے تین تقسیمیں کی ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ پیری نیز اور گارون ندی کے درمیان ایکوی ٹانی آباد تھے۔ گارون سے سین اور مارن تک کیلٹائی کی آبادی تھی اور ان کے پرے شمال اور شمال مشرق میں بلجی تھے۔ یہ تینوں جماعتیں ایک دوسرے سے بلحاظ رسم و رواج اور قوانین علیحدہ تھیں۔ قیصر کی تحریروں، دیگر مورخین کے بیانات اور زمانۂ حال کے علمائے آثارِ قدیمہ کے انکشافات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکوی ٹانی ہسپانیہ کے آئی بیریوں اور ممکن ہے کہ اہلِ لیگیوریا سے مشابہ تھے۔ کیلٹائی غالباً ایک مخلوط النسل قوم تھی جو کیلٹی فاتحین اور ایک مفتوح قوم کے امتزاج سے پیدا ہوئی تھی جس نے اُن کی زبان کو قبول کر لیا تھا۔ بلجی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں بعض جرمن بھی تھے مگر بحیثیت مجموعی یہ قوم بھی کیلٹی تھی۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ رائن کے قریب کے بعض قبائل جرمنی تھے یا نہیں۔ اغلب یہ ہے کہ وہ پستہ قد اور ہلکے رنگ والی قوم جس کی کیلٹی گال میں خاصی آبادی تھی اور ایکوی ٹانیا میں تعداد غالب تھی قیصر کے زمانے میں زیادہ پیش پیش نہ تھی اور وہ سب غالباً

---

[1] یہ لوگ براکاٹا کہے جاتے تھے بمقابلہ متقدم الذکر کے جو ٹوگاٹا کے نام سے مشہور تھے۔
[2] یہ لوگ کوماٹا کہے جاتے تھے۔

باب ۵

ہم نسل بھی نہ تھے مسٹر رائس ہوس کا یہ قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ "جب قیصر گال میں داخل ہوا تو جن اقوام کو وہ بیلجی، ایکوی ٹانی اور کیلٹی کے نام سے یاد کرتا ہے سب مخلوط النسل تھیں"۔[1]

گالیوں کے خصائل اور رسم و رواج

(۱۰۹۲) گالیوں یا کلٹیوں کے چند مخصوص خصائل تھے جو اہل روما نے ان میں ہر جگہ پائے تھے خواہ وہ ایشیائے کوچک میں آباد ہوں یا اطالیہ میں یا مغربی گال میں - یہ لوگ تیز فہم، باتونی اور یاوہ گو ہوتے تھے، آسانی سے جوش میں آجاتے مگر ان کا جوش بھی آسانی سے ٹھنڈا ہو جاتا - مگر ان میں وہ صبر و تحمل نہ تھا جو اتحاد و ضبط قومی کے لیئے ضروری ہے - تمام قوم قبائل اور گوتروں میں منقسم تھی اور زبردست جماعتیں کم زور جماعتوں کو اپنے قابو میں لائی جاتی تھیں انفرادی جذبات کے قوی ہونے کی وجہ سے کوئی قبیلہ قومی معاملات میں ایثار پر آمادہ نہ ہو سکتا تھا اور بہ صورت ناکامی سرگروہوں پر غداری کا الزام لگایا جاتا - ان کی شخصی بہادری کی تعریف کی جاتی تھی مگر یہ بہادری صرف پرجوش حملوں میں ظاہر ہوتی تھی اور اگر ان کا مقابلہ کر کے ان کی پیش قدمی کو روک دیا جاتا تو پھر ان کا جوش سرد ہو جاتا - اہل روما عرصہ دراز سے ان کے مزاج سے خوب واقف تھے اور ایسی لڑائیوں میں بھی جن میں فن حرب کو کوئی دخل نہیں اور صرف قتل عام مقصود ہو یہ لوگ اہل جرمنی کے مدمقابل نہ تھے جن میں اب تک تہذیب کی خو بو نہ تھی - گالیوں میں تہذیب کچھ پھیل رہی تھی خصوصاً ان قبائل میں جو روما کی سرحد پر آباد تھے مگر تہذیب کے نتائج کا مستحسن ہونا مشتبہ تھا - سکّے عرصہ دراز سے مروّج تھے مگر روپیہ صرف چند اشخاص کے ہاتھوں میں تھا - امیر لوگ اپنے

---

[1] واضح رہے کہ ڈائون کیسیس (غالباً قدیم مصنفین کی متابعت میں) جرمنوں کو کیلٹائی کے نام سے یاد کرتا ہے - اپنی کتاب (۲۹، ۴۹) میں وہ کہتا ہے کہ رائن ندی کے دونوں کناروں کے باشندوں کے لیئے یہی نام مستعمل تھا - کیلٹوں اور جرمنوں میں تفریق قیصر کے زمانے سے ہوئی ہے کیلٹائی اور ٹیوٹانی میں جو فرق ڈائیو ڈورس (پنجم ۳۲) نے کیا ہے وہ کسی قدیم تفریق تقسیم کی یادگار ہے مگر اس سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا کیونکہ جغرافیائی حالات نہایت مشکوک ہیں -

باب ۱۴

قرضداروں اور ملازمین کو جمع کرکے ایک جگہ رہتے مگر ان آبادیوں کی وجہ سے فساد ہوا کرتے۔ بعض قبائل میں زمانۂ قدیم میں شاہی حکومت[1] کا رواج تھا مگر اسکے بعد نظام امرائی قائم ہوگیا جس کے تحت میں تمام اقتدارات امرا کے ہاتھوں میں آگئے جنھیں قیصر نائٹ کہتا ہے گو اکثر قبائل میں ہر سال ایک حاکم اعلیٰ منتخب ہوتا تھا جس کے وسیع اختیارات ہوتے تھے۔ پجاریوں کا اثر بھی بہت تھا جنھیں ڈُرُوِاڈ کہتے تھے مگر ہمیں ٹھیک معلوم نہیں کہ ڈرواڈوں کے مذہب کو ان دیوتاؤں سے کیا تعلق تھا جن کو اہل روما اپنے دیوتاؤں کے مماثل خیال کرتے تھے۔ یہ البتہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب میں علاوہ رسوم کے عقاید بھی بھی تھے اور تناسخ و ابدیت ارواح ان کا مشہور ترین عقیدہ تھا۔ ڈرواڈوں کا سردار اس مذہبی جماعت کا سرگروہ تھا اور اس کا ایک پُرشوکت جلسہ ہر سال وسطی گال کے کسی مقدس مقام میں ہوتا تھا۔ مذہب ہی ایک ایسا اثر تھا جو بصورت مساعدت ایام اتحاد قومی کا باعث ہو سکتا۔ مگر زمانہ اس مذہب کے خلاف تھا۔ اہل روما اس کے رموز کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس کی انسانی قربانیوں سے اُن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ اس مذہب کی اصل کا حال ہمیں مطلق معلوم نہیں، قیصر کا خیال تھا کہ وہ برطانیہ سے آیا تھا اور یہ ممکن ہے کہ یہ مذہب بالکل کیلٹی نہ ہو۔ بہرکیف گالیوں کے قبائل میں تمام اقتدارات امراء اور ڈرواڈوں کے ہاتھوں میں تھے اور عوام کی جماعت کی کچھ ہستی نہ تھی اور نہ کوئی عزت۔ ان کے رسم و رواج کے متعلق ہمارے جو معلومات ہیں ان سے ہم یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ ان میں سیاسی یکجہتی یا فوجی قوت کا نمونہ ہو سکتا تھا مختلف طبقات میں بیّن امتیازات تھے اور اس کے ساتھ ان میں خودپسندی بھی تھی اور زیورات کا شوق بھی تھا۔ گالی امرا ہر ملک میں ایک زریں طوق پہنتے تھے ہم بیان کرچکے ہیں کہ سونے کے جمع کرنے کا انہیں شوق تھا جو بمقدار غیر محدود ملک میں دستیاب ہوتا تھا۔ یہ سونا رفتہ رفتہ قیصر کے ہاتھوں میں پہنچ گیا اور روما

[1] فقرہ (۲۸۱) دیکھو جس میں ۲۱۸ ق م میں دو بھائیوں کا ذکر ہے جو رقیب تھے۔

سیاسیات پر اس کا بہت کچھ اثر پڑا۔

(۱۰۹۳) شمالی سرحد پر جو خطرات رونما ہو رہے تھے اُن کے دفع کرنے کے لئے قیصر بخوبی تیار نہ تھا۔ کوہ آلپ کے پرے اُس کا صرف ایک لیجن (لشکر) تھا اور باقی تین اکیویلیا میں موسم سرما گزار رہے تھے۔ مگر اُس کے ذرائع بہت وسیع تھے جن سے وہ حسب ضرورت مستفید ہوتا رہا۔ اولاً گال این روئے آلپ اطالیہ کا واحد ترقی کن[1] اور آباد ضلع تھا کیونکہ یہاں بڑے بڑے زرعی علاقوں اور چراگاہوں کے وجود سے زراعت تباہ نہیں ہوئی تھی۔ اہل روما یہاں بتعداد کثیر آباد تھے اور مفتوح گالی قبائل کے باقی ماندہ اشخاص سے ملتے جاتے تھے۔ یہ ضلع اب ایک صوبہ ہو گیا تھا مگر ماوراء البحر بدنصیب صوبجات کے باشندوں کی طرح اس صوبے کے لوگ حکام کے استحصال بالجبر کو برداشت نہ کر سکتے تھے کیسی ہر دلعزیز صوبہ دار کے تحت میں اس صوبے کی خاصی اہمیت تھی اور قیصر ایسا شخص نہ تھا جو ہر دلعزیز ہونے کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے دیتا۔ لیجنوں کے لئے سپاہیوں کے بھرتی کرنے کا بھی کہیں ایسا موقع نہ تھا کیونکہ قیصر یہاں اپنی افواج میں ایسے لوگوں کو شریک کر سکتا تھا جو چند روز کی فوجی ملازمت کے بعد بہترین سپاہی بن جاتے تھے۔ ہلکے ہتھیار والے سپاہی وہ بھی مثل دیگر سپہ سالاروں کے سلطنت کے دور افتادہ صوبجات سے حاصل کرتا تھا۔ مثلاً تسخیر گالیہ میں اُسنے کریٹ کے تیر اندازوں، جزائر بالی آرک کے گوپھن پھینکنے والوں اور ہسپانیہ اور نیومیڈیا کے سواروں سے کام لیا تھا۔ رفتہ رفتہ اُس نے گال کے دیسی باشندوں کی امدادی افواج سے کام لینا شروع کر دیا اور چند سال کے بعد سالے کے لئے اُسے جرمنی اجیر سپاہی بھی مل گئے جو بہت کار آمد ثابت ہوئے۔ مگر واضح رہے کہ شروع ہی سے جس چیز نے اُس کی فوج کو نبرد آزما بنا دیا وہ خود

حاشیہ: باعث قیصر کے ذرائع

---

[1] یہ ترقی صرف زراعت تک محدود نہ تھی بلکہ شہر بھی آباد تھے فیریو (ص ۳۴۲) نے اس زمانہ کی اطالوی صنعتوں کے جو مبالغہ آمیز حالات بیان کیے ہیں اس میں اُس نے مثالیں اسی ضلع کی دی ہیں جس کا قانوناً اطالیہ میں شمار تک نہ تھا۔

باب

اُس کی اخلاقی قوت تھی۔ فن حرب میں بھی اسے کافی تجربہ[1] حاصل تھا۔ نفسیات کی عملی واقفیت میں جو سپہ سالاری کا اصل گر ہے اس کا اب تک کوئی ہمسر پیدا نہیں ہوا۔ اُس نے کارہائے نمایاں کیئے ہیں جو وہم وگمان میں نہیں آسکتے، اس کا راز یہ ہے کہ وہ نہ صرف اپنے سپاہیوں کے بلکہ اپنے دشمنوں کے جذبات کا بھی صحت کے ساتھ اندازہ کرسکتا تھا۔ جنگ گال کے جو حالات اُس نے خود لکھے ہیں اُس سے اس کے ممتاز خصائل کا پتہ چلتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے سپاہیوں کو اُس پر اس قدر اعتماد کیوں تھا اور وہ اُس پر اپنی جانیں نثار کرنے کو کیوں تیار رہتے۔ اولاً وہ کسی بات سے گھبراتا نہ تھا اور اپنے جذبات کو بخوبی قابو میں رکھتا تھا جس کی وجہ سے سپاہیوں کا اُس پر اعتماد کلی تھا اور وہ ہراساں ہونے سے روک سکتا تھا اور خطرات سے محفوظ رکھ سکتا تھا۔ اس کی بے مبالغہ تحریرات[2] کے ہر صفحے سے اُس کی یہ خصلت آشکارا ہوتی ہے۔ ثانیاً اُس کی فیاضی بھی قابل قدر تھی۔ یہ فیاضی وہ نہ تھی جو سپاہیوں کو بے پایاں انعامات کا حریص بنا دیتی ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے افسروں اور سپاہیوں کی قابلیت کا اعتراف کرنے کو تیار رہتا تھا۔ اُس کے سپاہیوں کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ نکتہ چینی میں اُسے کس قدر دستگاہ ہے اور وہ کتنا سخت آدمی ہے۔ مگر جب ایسا سخت آدمی ستائش پر آجائے اور الزام دہی سے باز رہے تو اُس کی تعریف نہایت قابل قدر ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت اُس کی کتاب میں بخوبی نمایاں ہے جس میں اُس نے سپاہیانہ طریقے سے اپنے افسروں اور سپاہیوں کی کارگزاریوں کا سادگی کے ساتھ ذکر کیا ہے اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے بہادر سپاہیوں سنتوریوں اور افسروں میں کس قدر جوش تھا۔

---

[1] مثلی لیون کی ابتدائی ملازمت کے علاوہ اسے ہسپانیہ میں بھی جنگ کا تجربہ ہوا تھا مگر اسکی بڑے سپہ سالاروں میں اس کا شمار نہ تھا۔

[2] مثال کے طور پر ان عبارتوں کو دیکھو جو سیکس ٹینس باکولس سے متعلق ہیں۔

اہمیت

یہ کیفیت تھی پستہ قد اہل روما کی اس فوج کی جو آٹھ سال تک کامیابی کے ساتھ کثیر التعداد اور طویل القامت گالیوں سے لڑتی رہی۔

فوجی ساز وسامان

(۱۰۹۴) لیجن کے سپاہیوں کے ہتھیار گالیوں کے ہتیاروں سے بلا شبہ بہتر تھے پیلم (بھاری نیزہ) اور گھس جانے والی تلوار عملاً کاٹنے والی تلوار سے بہتر ثابت ہوئے تھے جیسے کہ زمانۂ قدیم میں اہل مقدونیہ کے بھالوں سے۔ اہل روما کو دشمنوں پر اس امر میں بھی برتری حاصل تھی کہ فن عمارت اور صنائع میں بھی وہ تفوق رکھتے تھے۔ اہل حرفہ (فابری) ہر لشکر کے ساتھ رہتے تھے اور ہر سپاہی کے پاس ایک کلہاڑی اور ایک ٹوکرا ہوتا تھا۔ کوچ کی حالت میں سپاہیوں کو ایک بہت بوجھ لے جانا پڑتا۔ اس سے فائدہ یہ تھا کہ شام کو جب قیام ہوتا تو چھاؤنی کے چاروں طرف خندق کھود کر باڑھیں لگا دی جاتیں جس سے فوج شب کو محفوظ رہتی۔ حملے یا فوجی مقامات کی حفاظت میں جو قلعہ شکن آلات حرب استعمال کیئے جاتے تھے اور رائن اور دوسری ندیوں کے پل اور ساحل بحر اقیانوس پر جہازوں کے بنانے میں جو کمال دکھایا گیا یہ سب امور ایسے تھے جن کی معرکہ آرائیوں کے اس سلسلے میں خاص اہمیت تھی۔ مگر قیصر خوب سمجھتا تھا کہ ان چیزوں کی اہمیت صرف ان کے عملی فائدے تک محدود نہیں ہے کیونکہ گالیوں اور جرمنوں کو ان چیزوں سے سخت اچنبھا ہوتا تھا اور وہ اہل روما سے ہراساں ہو جایا کرتے جو اس قسم کی کراتیں کر سکتے تھے۔ اس خیال کا اس زمانے کے توپ خانے پر بھی اطلاق ہو سکتا ہے یعنی بیلسٹا (پتھر اور دوسری بھاری چیزوں کے پھینکنے کا آلۂ حرب) اور کیٹاپلٹا (تیروں اور برچھیوں کے پھینکنے کا آلۂ حرب) جس کا استعمال اہل روما نے یونانیوں سے سیکھا تھا۔ ان مختصر تفصیلی حالات سے معلوم ہوگا کہ ایک مختصر فوج کو ایک بہادر اور کثیر التعداد دشمن پر غالب کرانے کے لیئے کیا کیا تدبیریں عمل میں لائی گئی تھیں۔ معاشی نقطۂ نظر کو بھی فروگزاشت نہ کرنا چاہیئے۔ روما کے سپاہی بھی اتنا ہی کھاتے تھے جتنا کہ گالی حالانکہ ان کی فوجی قدر و قیمت گالیوں سے کئی درجہ زیادہ تھی۔ ایک نیم مہذب ملک میں جہاں ذرائع آمد و رفت

باب ۵

اچھی حالت میں دہوں رسد کی طرف سے ہمیشہ بے اطمینانی رہتی ہے اس لیئے سپہ سالار اس فکر میں رہتا ہے کہ کم سے کم تعداد سے زیادہ سے کام نکالے اور چونکہ کار آزمودہ سپاہیوں کی جانیں قیمتی تھیں اس لیئے بے ضرورت انھیں ضائع کرنا بھی مناسب نہ تھا۔ امور مذکورۂ بالا کی طرف قیصر ہر وقت ہمہ تن متوجہ رہا کرتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ جس ملک میں یہ معرکہ آرائیاں ہوئیں اس سے اہل روما ساعی ذرائع سے بھی واقف نہ تھے اور نقشوں کا تو وجود تک نہ تھا ہم نہیں جانتے کہ قیصر نے معرکہ آرائیوں کی تدابیر کو سوچنے اور سرعت کے ساتھ اپنی افواج کو منتقل کرنے کے لیئے کافی جغرافیائی معلومات کس طور پر حاصل کیں اغلب یہ ہے کہ خود اُس میں اور اُس کے افسروں میں ملک کی حالت دریافت کرنے اور پیمائش کرنے کی کافی قابلیت رہی ہوگی۔ اُس نے بعض معلومات روما کے اُن تجار سے حاصل کی ہوگی جو گال کے شہروں میں تجارت کرتے تھے مگر فوجی اغراض کے لیئے یہ معلومات کافی نہ ہو سکتی تھیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ اسکے پاس ترجمانوں کی ایک معتدبہ تعداد تھی۔ بعض بعض مقامات پر ذکر آیا ہے کہ کسی خاص شخص نے ترجمانی کا کام کیا مگر اسیران جنگ سے قابل اعتماد اطلاعیں حاصل ہوتی رہتی تھیں۔ نہ صرف گالیوں ہی سے بلکہ پہلی معرکہ آرائی میں اُس نے ایک جرمنی قیدی سے ایک اہم امر دریافت کرلیا تھا[1]۔

ممالک شمالی میں صورت حالات

(۵۹ ۱۰) سنہ کے موسم بہار ہی سے روما میں یہ خبریں مشہور ہو رہی تھیں کہ قبیلۂ ایڈوئی مصائب میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جرمن صوبۂ گال میں آباد ہو رہے ہیں اور ہیلویٹی ای ترک وطن کا قصد کر رہے ہیں۔ اہل روما کو کم و بیش اس امر کا احساس تھا کہ حالت نازک ہو رہی ہے مگر سال مابعد تک خطرات مذکورہ کے دفعیہ کی کوئی سبیل نہیں کی گئی جبکہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں قیصر نے شمال کی سپہ سالاری حاصل کرلی اور ان ذمہ داریوں کو اپنے سر لے لیا جو سینیٹ کسی فرد واحد اور خصوصاً قیصر کے سپرد کرنا نہیں چاہتی تھی۔ سپاہیوں کی بھرتی اُسنے فوراً

---

[1] قیصر جنگ گال یکم ۵۰۔

باب ۱۹

شروع کردی اور جرمنوں کے فوری مقابلے سے وہ باز رہا خصوصًا اسلیئے کہ ایریووسٹ کی یہ خواہش تھی کہ اپنی فتوحات پر بے چون وچرا قابض رہے اور اہل روما بھی جنھیں جنگ سمبری کے خطرات یاد تھے جرمنی حملہ آوروں سے گھبرا اُٹھے تھے اس لیئے سینیٹ نے اس جرمنی بادشاہ کو اہل روما کا دوست قرار دیا اور اسطرح یہ ناگزیر جنگ چند روز کے لیئے ملتوی ہوگئی۔ ہیلوی ٹی ای اس اثناء میں ترک وطن کی تیاریوں میں اپنے ایک سربرآوردہ امیر مسمی آرگی ٹورکس کے اغوا سے سرگرم تھے۔ اس شخص نے گال کو ہیلوی ٹی ای کے قبضے میں لانے کا زبردست منصوبہ[۳] باندھا تھا اور اُس کے شریک دہ اور اشخاص تھے جنکا قصد تھا کہ اس کے ساتھ ہی اپنی ریاستوں (ایڈوئی اور سیکوانی) میں اختیارات شاہی حاصل کرلیں۔ مگر ہیلوی ٹی ای کو یہ تدبیر سخت ناپسند تھی اور اُنھوں نے اس غاصب کو اپنے کیفرکردار کو پہنچانا چاہا مگر وہ کسی طرح مرگیا لیکن اس واقعے سے ہیلوی ٹی ای اپنے قصد سے باز نہ آئے۔[۴] مارچ ۵۸ء؁ میں یہ خبر پہنچی کہ اُنھوں نے نقل وحرکت شروع کردی تھی جس کی وجہ سے قیصر کو بھی جنبش کرنی پڑی ورنہ ذراسی تعویق سے اُس کا جانا محض بے سود ہوتا۔ روما کی سیاسیات سے اب وہ کچھ روز کے لیئے الگ ہوسکتا تھا کیونکہ کلوڈیس امرا کی جماعت کو کمزور کرتا جاتا تھا اور بحیثیت کانسل اُس نے جو کارروائیاں کی تھیں اُن کو

---

[۱] پلینی نے اپنی تاریخ (دوم ۰۷۱) میں چند ہندوستانیوں کا عجیب وغریب قصہ بیان کیا ہے جنھیں طوفانی ہوائیں جرمنی تک بہالائی تھیں اور جنھیں ایریووسٹ نے بطور تحفہ میٹی لس کیلر کے پاس ۶۰ء؁ میں بھیج دیا تھا

[۲] کسی مورخ نے اس کارروائی کا سنہ نہیں بتایا ہے اور غالبًا قیصر نے گال میں پہنچ کر یہ تحریک کی۔ ایریووسٹ ۵۹ء؁ میں ایڈوئی سے برسرجنگ نہ تھا اس لیئے کوئی وجہ نہیں کہ اہل روما سے دونوں سے دوستی کیوں نہ ہوتی۔

[۳] دیکھو حاشیہ فقرہ ۱۰۹۰۔

[۴] قیصر (جنگ گال یکم ۵) اس واقعے کا ذکر بلا کسی اظہار تعجب کرتا ہے میں فیریرو دوم ۱۴۳ سے اتفاق نہیں کرسکتا

باب ۲

تا رو آ ثابت کرنے کے خیال میں جو کوشش ہوئی تھی وہ محض نزاع لفظی کی حد تک رہ گئی تھی۔ اس لیئے وہ بعجلت ممکنہ روانہ ہوگیا اور آٹھویں روز رون کے سواحل پر پہنچ کر اس نے حکم دیا کہ جتنے سپاہی خود صوبے میں بھرتی ہوسکتے ہیں بھرتی کیئے جائیں اس کے ساتھ صرف ایک لیجن تھا مگر اس کی امداد سے جو کچھ انتظام ہوسکتا تھا اس نے کردیا۔[1]

قیصر ہیلوی ٹی ای کی پیشقدمی کو روکتا ہے

(۱۰۹۶) ہیلوی ٹی ای کو اولاً یہ مرحلہ طے کرنا تھا کہ وہ اپنے ملک سے کس طرح نکل سکتے ہیں۔ بشمول اُن قبائل کے جن کو انھوں نے شریک کرلیا تھا اُن کی مجموعی تعداد مع زن و بچہ ۳۶۸۰۰۰ نفوس کی تھی۔ انھوں نے اپنے قصبات اور قریوں کو جلا ڈالا اور تین مہینے کے لیئے غلہ اپنے ساتھ لے لیا۔ جائداد منقولہ اور غلہ اور عورتوں کو لے جانے کے لیئے انھوں نے بمقدی بمقدی گاڑیاں بنالی تھیں۔[2] جینیوا سے جہاں سے یہ لوگ روانہ ہوئے دو راستے تھے۔ رون ندی کے شمالی یا داہنے کنارے پر ایک تنگ اور دشوار گزار راستہ تھا جو ندی اور کوہ ژورا کی ڈھالواں چٹانوں کے درمیان سے سیکوانی کے ملک کو جاتا تھا۔ ایک آسان تر راستہ بائیں کنارے سے آلوبروگی کے ملک کو جاتا تھا جو اہل روما سے سخت ناراض تھے اور غالباً ان تارکان وطن کے سفر میں مانع نہ ہوتے۔ جینیوا پر ایک پل تھا جس پر سے ہیلوی ٹی ای جو داہنے کنارے پر تھے رون کو عبور کرکے آسان تر راستہ اختیار کرنے والے تھے۔ قیصر جینیوا میں ٹھیک وقت پر پہنچ گیا اور اس نے پل کو توڑ دیا۔ مگر چونکہ شمالی راستہ گاڑیوں کے لیئے موزوں نہ تھا اس لیئے انھوں نے قیصر کے پاس سفیر بھیجے اور اس امر کا یقین دلاکر کہ ہم روما کی رعایا کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچائیں گے صوبۂ گال میں سے گزرنے کی اجازت چاہی۔ قیصر نے مہلت حاصل کرنے کی غرض سے ٹھیک جواب نہ دیا

[1] سوئی ٹونیس جولیس ۲۳ اسکی روانگی کے بعد اُس پر اور اس کے چند ماتحتین پر مقدمہ چلانے کی تحریک ہوئی مگر ٹری بیونوں نے اُس کو چلنے نہ دیا۔
[2] دیکھو فقرہ ۱۰۹۰ کا حاشیہ مگر یہ معلوم نہیں کہ یہ کب روانہ ہوئے۔

باب ۲۳

اور اس اثناء میں اُس نے اُن تمام مقامات کو مستحکم کرا دیا جہاں سے ندی کو عبور کرسکتے تھے اور مقام کارزار پر جو لیجن تھا اُس کو تقویت پہنچانے کے لیئے جدید بھرتی کیئے ہوئے سپاہیوں کو بہ عجلت بلا لیا اور جب ہیلوی ٹی ای کے سفیر وقت مقررہ پر جواب کے لیئے آئے تو اُس نے اُن کی درخواست منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اُنھیں متنبہ کر دیا کہ ندی کو زبردستی عبور کرنے سے اُنھیں باز رہنا چاہیئے۔ مگر باوجود اس کے انھوں نے ندی کو عبور کرنے کی کوشش کی اور پسپا کر دیئے گئے۔ اب وہ دشوار گزار راستے کو اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے اور دوسری خرابی یہ ہوئی کہ اُن کا یہ فعل اعلان جنگ کے مساوی تھا جس سے قیصر کو اُن پر فوج کشی کا بہانہ مل گیا جس کا وہ منتظر تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ جب تک کہ وہ اس کی زد میں ہیں اُنکا قلع قمع کر دے۔ ورنہ مغرب میں آباد ہو جانے کے بعد وہ اہل روما کو ہمیشہ پریشان کرتے رہتے اس لیئے اپنے بہترین نائب (لیگیٹ) کو نگراں کار مقرر کر کے وہ گال این روئے آلپ کو اپنی اصل فوج واپس لانے کی غرض سے واپس چلا آیا۔[۱]

قیصر ہیلوی ٹی ای کا تعاقب کرتا ہے

(۱۰۹۷) سینیٹ کے تغافل سے روما کا اثر گال میں قریب قریب زائل ہو چکا تھا اُس کی ایک بیّن مثال یہ ہے کہ ہیلوی ٹی ای کو شمالی راستے سے سفر کرنے کی بہ آسانی اجازت مل گئی۔ سیکوانی اُن کی موجودگی کو مثل دوسروں کے ناپسند کرتے تھے اور اُنھوں نے ڈمنورکس کی کوششوں سے جو ایڈوئی قبیلے کی اہل روما کے خلاف جماعت کا سرغنہ تھا ہیلوی ٹی ای کو گزرنے کی بہ مشکل اجازت دی۔ یہ شخص آرگی ٹورکس متوفی کا داماد اور اس کے منصوبوں میں شریک تھا۔ ایڈوئی میں کئی جماعتیں تھیں جو ایک دوسرے کی مخالف تھیں اور ڈِی وِی ٹیاکس کی جو اہل روما کا طرفدار تھا اپنے بھائی ڈمنورکس کے مقابلے میں کچھ نہ چلتی تھی مگر ہیلوی ٹی ای کو گزرنے کی اجازت مل گئی اور اُنکا قافلہ آہستہ آہستہ سفر کرتا رہا۔ قیصر کو کافی موقع مل گیا کہ وہ آلپ سے گزر کر اپنے

---

[۱] سنہ ۶۱ میں یہ شخص ایک وفد کے ساتھ روما گیا تھا دیکھو سسرو (Divinatione) یکم ۹۰
[۲] کاروان مذکور بے انتہا طویل تھا جس سے قیصر نے نفع اُٹھایا۔

باب ۵

تینوں لیجنوں کو اکویلیا میں فوجی کام کے لیے تیار رکھے۔ ان کے علاوہ اسنے دو لیجن اور اپنی ذمہ داری پر بھرتی کر کے تیار کر لیئے اور پانچوں لیجنوں کو ہمرکاب لے کر آلپ پر سے گزر کر رون کے کنارے دشمنوں کے مقابلے کے لیئے پہنچ گیا مگر اس سفر میں بھی جو تین مہینوں میں تمام ہوا پہاڑ کے دروں میں اس پر کوہستانی قبائل نے حملہ کر دیا اور بغیر لڑنے کے وہ آگے نہ بڑھ سکا۔ ہیلوی ٹی ای ابھی تک آر (ساآون) کو عبور کر کے ایڈوئی کے ملک ہی میں تھے اور اُنکی جماعت کا ایک ربع ابھی اُس ندی کے مشرقی جانب تھا۔ مگر ان کی جماعت کا بڑا حصہ ایڈوئی کی زمینوں کو پامال کر رہا تھا اس لیئے ایڈوئی نے امداد کے لیئے ایک وفد قیصر کے پاس بھیجا۔ قیصر کے ہمرکاب اب چھ لیجن تھے۔ سواروں کا رسالہ اُس نے اسی صوبے میں بھرتی کیا تھا جس میں ایڈوئی کی بھی ایک جماعت ڈمنورکس کی سرکردگی میں تھی قیصر نے فورًا وار کر دیا اور راتوں رات دھاوا کر کے وہ ہیلوی ٹی ای کے میسرے پر بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہو گیا جن میں سے اُس نے بہت سے قتل کر ڈالے اور باقی ماندہ کو تتر بتر کر دیا۔ اس کے بعد ندی کو عبور کر کے وہ اصل جماعت کے تعاقب میں سرگرم ہو گیا۔ ہیلوی ٹی ای نے اب اس کے پاس ایک سفارت بھیجی اور ظاہر کیا کہ اگر ہمیں اراضیات دیدی جائیں تو ہم خاموشی کیساتھ آباد ہو جائیں گے۔ قیصر[1] کا بیان ہے کہ ان کا لہجہ تند تھا اس لیئے اُس نے اُن کی دھمکیوں کی کوئی پروانہ کی۔ اُنھوں نے بھی اپنا سفر جاری رکھا مگر قیصر بھی ان کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ اس کے سوار اُن کے تعاقب میں مصروف تھے مگر ایک خفیف سی جھڑپ میں سواروں کو ہزیمت ہوئی اور ایڈوئی کے سوار بھاگنے والوں میں سب سے آگے تھے۔ قیصر کی رسد بھی گھٹتی جاتی تھی کیونکہ ندی سے آگے بڑھ جانے سے آمد و رفت کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا تھا۔ رسد کے لیئے اسکا دار و مدار

---

[1] قیصر نے اپنی تحریروں میں واقعات اس طریقے پر لکھے ہیں کہ اس پر کوئی حرف نہ آسکے اور اُس کے اس رجحان کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اس معرکہ آرائی میں بھی قریب قریب وہی فوجی تدابیر اختیار کی گئی تھیں جن سے میریس نے ٹیوٹن اقوام کے خلاف میں کام لیا تھا۔

باب ۴

اپنے حلفا پر تھا مگر ایڈ وئی نے بجائے غلہ فراہم کرنے کے لاطائل عذرات کرنے شروع کر دیئے۔ اس لیئے اُس نے قبیلۂ مذکور کے سربرآوردہ امراء کو بشمول وَرگوبریٹ یا حاکم اعلیٰ طلب کیا اور اُن سے صاف کہدیا کہ اُن کا یہ طرز عمل ٹھیک نہیں۔ ملاقاتوں کے دوران میں اُسے یہ بھی معلوم ہوا کہ حکام قبیلہ کو وفاداری سے روگرداں کرنے کے لیئے بعض لوگ پوشیدہ طور پر کوشش کر رہے ہیں اور اس غداری کا بانی ڈمنورکس ہے جس کی چالوں سے ایڈوئی کا رسالہ بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ چونکہ یہ شخص ڈی وی ٹیاکس کا بھائی تھا اس لیئے اُس کے لحاظ سے اُس کی جاں بخشی کی مگر سخت تنبیہ کے بعد اس پر نگرانی قائم کر دی۔ ہیلوی ٹی ای بھی اب لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ رسد کے نہ ہونے کی وجہ سے قیصر بھی ان کے تعاقب سے باز آیا تاکہ ایڈوئی کے شہر بیراکٹی میں پہنچ کر وہاں کے غلے کے ذخیروں سے مستفید ہو۔ یہ سُن کر دشمنوں نے اُس پر حملہ کر دیا جبکہ وہ کوچ کر رہا تھا مگر سخت جنگ کے بعد انھیں شکست ہوئی۔ قبیلۂ ہیلوی ٹی ای کے باقی ماندہ افراد جن کی مجموعی تعداد ۱۳۰۰۰۰ [1] تھی کسی نہ کسی طرح سے لنگونی کے ملک میں پہنچ گئے مگر قیصر نے اس قبیلے کو متنبہ [2] کر دیا کہ حملہ آوروں کی کوئی مدد نہ کریں جو آخر کار اطاعت قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ قیصر نے ان کی اطاعت گزینی کو منظور کر لیا مگر انمیں سے چھ ہزار آدمیوں نے بھاگ کر جرمنی جانے کی کوشش کی جن کو گرفتار کرا کے اُس نے قتل کر دیا۔ تارکان وطن میں سے بیشتر اپنے اصلی وطن کو واپس کر دیئے گئے جہاں

---

[1] یہ تعداد محض قیاسی ہے۔

[2] قیصر دیکم (۲۶) نے تسلیم کیا ہے کہ وہ تین روز تک زخمیوں کی تیمارداری اور مردوں کو دفن کرنے کے لیئے تعاقب سے باز رہا مگر اس کی فوج بمقابلہ دشمنوں کے جو اپنے سامان سے مجبور تھی جلد تر نقل و حرکت کر سکتی تھی۔ اُس نے اپنی کتاب میں لنگونی کو روما کا دوست بیان کیا ہے اور ڈائون ۳۸، ۳۳، ۶ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ روما کے حلیف تھے۔ یہ دونوں روایتیں یکساں ہیں اور فیریرو (دوم ۱۵) نے جو واقعات بیان کیئے ہیں اس روایت کے خلاف ہیں۔

باب

آباد رہکر یہ کام اُن کے سپرد کیا گیا کہ جرمنوں کو روما کے صوبۂ گال میں داخل ہونے سے روکیں۔ قبیلۂ بوائی ای کی ایک جماعت جو ان کے ساتھ آئی تھی اسکو ایڈوئی کی درخواست پر گال میں رہنے دیا گیا اور ایڈوئی نے انھیں زمینیں دے دیں۔ ان میں سے جو وطن واپس ہوئے ان کی تعداد ۱۱۰۰۰۰ قیصر بیان کرتا ہے کہ یہ تعداد اس کو قبیلۂ مذکور کے کاغذات سے معلوم ہوئی جو یونانی حروف میں لکھے ہوئے تھے[1] اور ہیلوی ٹی ای کے لشکر میں دستیاب ہوئے تھے۔ ۳۶۸۰۰۰ اشخاص میں سے جو جنیوا میں سفر پر روانہ ہونے کی غرض سے جمع ہوئے ۹۲۰۰۰ اشخاص ہتھیار اُٹھانے کے قابل تھے اور کسی وحشی قوم میں چار اشخاص میں سے ایک شخص کا لڑنے کے قابل ہونا محل تعجب نہیں۔ اثنائے سفر میں جو لوگ اپنی موت سے مرے ہوں گے ان کی تعداد کثیر رہی ہوگی اور اُن لوگوں کی تعداد کا بھی اندازہ کرنے کی ضرورت نہیں جو لڑائی میں کام آئے۔ ہیلوی ٹی ای کی طرف سے جو خطرہ تھا وہ دفع ہوگیا۔ یہ ایک قابل یادگار واقعہ تھا کیونکہ اس کی وجہ سے سلطنت روما کے جو تعلقات کیلٹی قبائل سے تھے وہ بالکل متبدل ہوگئے یعنی عرصۂ دراز تک لیت و لعل میں مصروف رہنے کے بعد اہل روما کو دنیا کے اس حصّے میں پھر تفوق حاصل ہونے کو تھا اور کم از کم ایک ایسا پرو کانسل اس صوبے میں آگیا تھا جو حملہ آوروں کو گال سے خارج کرنا چاہتا تھا اور کر سکتا تھا۔

اہل روما اور جرمنوں کا مقابلہ

(۱۰۹۸) قیصر کی فتوحات کی خبریں بسرعت تمام قبائل میں پہنچ گئیں اور ہیلوی ٹی ای کی پسپائی پر اظہار تشکر و امتنان کے لیئے گال کے اکثر حصص سے ذی اثر اشخاص کے وفود آنے لگے۔ ان لوگوں نے تخلیے میں اُس سے اپنے ملک کا دردناک قصہ بیان کیا کہ خود اُن کی باہمی رقابتوں سے جرمن اجیر سپاہی اُن کے ملک میں آئے اور رفتہ رفتہ اُن کے آقا بن گئے اور اُن کی واپسی کی اب کوئی صورت

[1] اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسالیہ سے جنوبی گال میں تمدن کے کچھ اثرات پہنچ چکے تھے۔ دیکھو قیصر گال ششم ۱۴، ۳

باب ۸

نہ تھی۔ ایریووسٹ کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے جو گالیوں کی اراضی پر آباد ہو گئے تھے اور رائن کے پرے سے ۲۴۰۰۰ اشخاص کی ایک نئی جماعت کے آنے کی خبر تھی۔ چونکہ جرمنوں کے اس ٹڈی دل کے روکنے کی کوئی صورت نہ تھی اس لیئے اُنھوں نے قیصر سے درخواست کی کہ اُن کو جرمنوں سے بچائے ورنہ وہ بھی ہیلوی ٹی ای کی طرح ترک وطن کرکے نئے مساکن تلاش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اُن کی درخواست کو قیصر نے اُسی پیرایئے میں بیان کیا ہے مگر یہ بھی واضح رہے کہ نائبین مذکور مختلف سلطنتوں کے اُن اشخاص کے بھیجے ہوئے تھے جو روما کے طرفدار تھے اور قیصر نے اپنی تحریر[1] میں اُن کی درخواست پر زیادہ زور اس لیئے دیا ہے کہ روما میں اُس کے جو سیاسی مخالفین تھے اُن کی نکتہ چینی کے مقابلے میں اپنی پیش قدمی کو جائز قرار دے۔ اس نے اس معاملے میں جو تصفیہ کیا وہ گالیوں کی درخواست کی بنا پر نہ تھا بلکہ روما کی سطوت و جبروت کو قائم رکھنے اور صوبۂ گال اور اطالیہ کو محفوظ رکھنے کے لیئے تھا کیونکہ ہیلوی ٹی ای کی نقل و حرکت کو روکنا محض بے سود ہوتا اگر جرمنوں کے ٹڈی دل کے لیئے راستہ کھلا چھوڑ دیا جاتا جو رائن کے سواحل سے چلے آرہے تھے اور جو بہت جلد اطالیہ کی سرحد پر پہنچ جاتے۔ اس صورت میں پھر وہی کرنا پڑتا جو میریس نے کیا تھا اس لیئے قیصر نے ایریووسٹ کے پاس سفیر بھیجے اور ایک مجلس شورائے منعقد کیئے جانے کی تجویز پیش کی۔ سلسلۂ گفت و شنید کو تفصیلاً بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ دونوں سرداروں کی اغراض اس قسم کی تھیں کہ اُن میں مصالحت ناممکن تھی اور ایریووسٹ باتوں میں نہ آسکتا تھا کیونکہ اہل روما کی دوستی کی اُسے کوئی پروانہ تھی جب تک کہ وہ اُس کے اُن حقوق کو تسلیم نہ کریں جو اُس نے بزور شمشیر حاصل کرلیئے تھے اور گال میں اُسے خراج وصول کرنے دیں اور اُن اراضیات کو اُس کے قبضے میں رہنے دیں جن پر اُس کا قبضہ تھا۔ قیصر نے یہ شرط پیش کی کہ آئندہ سے جرمنوں کی کوئی نئی جماعت گال میں آکر آباد نہ ہو اور وہ آئندہ سے اَیڈوئی کے معاملات میں مزاحم نہ ہو اور جن لوگوں کو اُس نے بطور کفیل

---

[1] غالباً ۵۱ سنہ میں۔

باب

لے لیا تھا انھیں آزاد کر دے۔ ظاہر ہے کہ اس گفت و شنید کا نتیجہ کچھ نہ ہو سکتا تھا۔
اسی اثناء میں یہ بھی معلوم ہوا کہ سُوئِ بِی کا ایک ٹڈی دل رائن کے کنارے آکر
اس کو عبور کرنے کا قصد کر رہا تھا۔ اب قیصر کو فوری تصفیہ کرنا ضروری ہو گیا ورنہ ان
لوگوں کے آجانے سے اریووسٹ کو مزید تقویت ہو جاتی۔ اس لئے فوری تصفیہ
کر کے اس نے ثابت کر دیا کہ وہ جرمنوں اور گالیوں کو خوب سمجھتا ہے اور ضروری
رسد کا سامان کر کے وہ ڈوبس کے کنارے کنارے روانہ ہو گیا جو ساارن
کی ایک شاخ ہے تاکہ اریووسٹ سے فوراً نبٹ لے۔

قیصر کی فوج میں ہراس

(۱۰۹۹) کسی نقشے سے جس میں اس ملک کے طبعی خط و خال دکھائے گئے
ہیں واضح ہو گا کہ اہل روما اور جرمنوں کی مڈبھیڑ کا مقام صرف وہ درہ ہو سکتا ہے
جو ژورا اور واس ژے کے درمیان ہے۔ اریووسٹ کے قبضے میں السیس
کا ملک تھا جو اسٹراس برگ کے قریب ہے۔ قیصر سیکوانی کے مُلک میں تھا
جن کے صدر مقام ویسان ٹیو (بسان سون) پر قبضہ کرنا نہایت ضروری تھا۔
اس نے دھاوا کر کے اس مقام پر بروقت قبضہ کر لیا اور اس طرح اپنی آئندہ پیشقدمی
کے لیئے ایک مضبوط مرکز حاصل کر لیا۔ اسی مقام پر اُس نے سامان حرب کا مخزن
بھی بنا لیا اور رسد کے انتظامات کی تکمیل کی۔ مگر ان انتظامات سے جو تاخیر ہوئی اُسکی
وجہ سے قریب تھا کہ اُس کی تمام تدابیر خاک میں مل جائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ باشندگان شہر مذکور
اور تجارت پیشہ لوگوں کے دلوں میں ابھی تک جرمنوں کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ
تین سال قبل اریووسٹ بلائے ناگہاں کی طرح ان کے سروں پر نازل ہوا تھا اور
سخت دار و گیر کی تھی۔ گالیوں نے اب جرمنوں کے قد و قامت، طاقت، بہادری
اور خوں خواری کے متعلق مبالغہ آمیز داستانیں بیان کرنی شروع کر دیں دوسرے
سپہ سالاروں کی طرح قیصر کی فوج میں بھی بہت سے اعلیٰ خاندان نوجوان تھے
جو برائے نام افسر تھے مگر در اصل نہ تو انتظامی (غیر فوجی) خدمات کی قابلیت رکھتے تھے
نہ فن حرب میں انھیں کوئی دخل تھا۔ بلکہ فوجی کارروائیوں سے واقفیت
حاصل کرتے تھے اور اپنے ذی اثر مربیوں کی سفارش سے فوج میں لیلیے گئے تھے۔

سلہ موکرگھر نما کے سلسلے میں گالیا کا نقشہ دیکھو۔

باب ۵

گالیوں کی بکواس سے یہ لوگ خوف زدہ ہو گئے کیونکہ سختیوں کی برداشت کرنے اور خطرے میں پڑنے کی انھیں آرزو نہ تھی۔ رفتہ رفتہ تمام فوج اس خوف وہراس سے متاثر ہو گئی۔ فوج کی حالت کو قیصر نے ایک مشہور و معروف فقرے میں بیان کیا ہے جس میں چند حقارت آمیز جملوں میں اس نے بیان کیا ہے کہ کس طرح بعض لوگ رخصت لینے کے لیئے بہانے کر رہے تھے، بعض دریدہ آہ وزاری میں مصروف تھے، بعضوں کی صورتیں بالکل اتر گئی تھیں اور بعض آخری وصیت کر رہے تھے۔ اس عام ہراس سے متاثر ہو کر سنتوری بھی ہمت ہار گئے جن پر تمام فوج کا دارومدار تھا اور جنگلوں میں گذرنے میں جو مشکلیں پڑنے والی تھیں اور رسد کی کمیابی کے خوف سے اُن کے بھی چھکے چھوٹ گئے۔ قیصر کو معلوم ہوا کہ اُس کے سپاہی کوچ کرنے پر آمادہ نہیں اور درحقیقت بحالت موجودہ وہ کسی دشمن کا مقابلہ نہ کرسکتے تھے۔ اس نے اپنے افسروں کو بشمول سنتوریوں کے جمع کیا اور انھیں خوب ڈانٹا اور کہا "تم لوگ اپنے کام سے کام رکھو۔ اگر ایریو وسٹ بلا جنگ وجدال ہماری شرائط کو تسلیم نہ کرے تو ہم ان جرمنوں کو وہی سبق دیں گے جو سمبری کو میریس سے ملا تھا۔ میری فوج میں سوائے میرے کسی دوسرے کا حکم نہ چلیگا۔ تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اور خوف یا بدگمانی کا کوئی موقع نہیں۔ جو صورت حال میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے اس لیئے اپنی تدابیر کا اعلان کر کے میں آج ہی رات کو کوچ کا حکم دیدوں گا۔ دسواں لیجن تو احکام کی تعمیل ضرور کرے گا، اس کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ تم میں سے کون روما کا سپاہی کہلانے کے لائق ہے"[1]

جرمنوں کی ہزیمت

(۱۰۰) اس تقریر سے سپاہیوں کی جو ہمت افزائی ہوئی اُس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اُس نے حسب وعدہ کوچ کر دیا اور فوج کو مشغول رکھا۔ دو آبے کو طے کر کے وہ اُس ضلع میں داخل ہوا جسکی ڈھال

---

[1] قیصر جنگ گال یکم ۳۹ قیصر نے جو تصویر کھینچی ہے اُس میں شبہہ کرنے کی وجہ نہیں ہے اور ڈائون (۳۸، ۳۵) کی مختصر روایت بھی اس سے متناقض نہیں ہے۔ روما کے اُس زمانے کے افسروں کے متعلق دو متضاد آرا کے لیئے دیکھو فریرو دوم ۲۳، ۵، ۹۷، ۹۔

رائن اور اُس کی شاخ ڈرال کی طرف ہے۔ جرمن ابھی تک اسی نواح میں تھے۔ دونوں سرداروں میں پھر ملاقات ہوئی مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا کیونکہ اُن میں سے کوئی اپنے دعاوی سے باز آنے کو تیار نہ تھا۔ قیصر کا بیان ہے کہ عرصے کے فضول مباحثات کے بعد جرمنوں نے دھوکے سے اس کے بدستے پر حملہ کر دیا اور قیصر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے بعد ایک واقعہ ہوا جو بعید از قیاس نہیں۔ ایریووسٹ نے قیصر کو پھر گفت و شنید کے لیئے بُلایا۔ قیصر نے اس کام کے لیئے دو آدمیوں کو روانہ کیا جن کے ساتھ بدسلوکی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کیونکہ وہ صرف اُسکا پیام سننے کی غرض سے گئے تھے۔ مگر اس بادشاہ نے حالت غیظ میں اُنھیں گرفتار کر کے جاسوسی کے الزام میں اُنھیں قید کر دیا۔ اس کے بعد اپنے ڈیرے ڈنڈے اُٹھا کر قیصر کی چھاؤنی کے پاس سے گزر گیا تاکہ اُس کے ذرائع رسد کو منقطع کر دے۔ قیصر اُس کو لڑنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا اس لیئے دشمن کے ساتھ ساتھ وہ بھی چلا گیا اور سلسلۂ رسد کو منقطع نہ ہونے دیا۔ اس کے بعد دونوں فریق بہت سی چالیں چلے یہاں تک کہ قیصر کو قیدیوں سے معلوم ہو گیا کہ جرمن لڑنے سے اس لیئے گریز کر رہے تھے کہ جو مبارک دن اُن کی کاہنہ[1] نے لڑائی کے لیئے بتایا تھا ابھی تک نہ آیا تھا۔ یہ حالات معلوم کر کے قیصر نے فوراً اُن کی چھاؤنی پر دھاوا کر دیا اور اس کے سلسلے میں جو جنگ ہوئی اُس میں اہل روما کو اُن کی مستقل مزاجی اور فن حرب کی واقفیت کی وجہ سے فتح حاصل ہوئی۔ جرمنوں کی اس ہزیمت کے تفصیلی حالات[2] صحت کے ساتھ معلوم نہیں۔ ایریووسٹ بچ کر رائن کے پار بھاگ گیا مگر اُس کی فوج کے بے شمار آدمی مارے گئے۔ قیصر کے دونوں سفیر اُسکے اقبال سے پھر زندہ مل گئے۔ اہل روما کی فتح کی خبر سُن کر سوئی بی جرمنی کے جنگلوں کو لوٹ گئے۔ مگر اثنائے واپسی میں

---

[1] ٹیسی ٹس جرمانیکا ۸۔

[2] ڈائون ۳۸، ۴۹۔ حسب معمول اپنے طریقے پر اس جنگ کا ذکر کرتا ہے جو اسی طرز پر لکھی ہوئی ہیں جیسے کہ وہ تقریریں جو اُس نے اپنی تاریخ میں لکھ کر داخل کر دی ہیں قیصر کے بیان پر شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

باب ۵

ایک دوسرے جرمنی قبیلے نے جو اُن کو دفع کرنا چاہتے تھے ان پر حملہ کرکے اُنکی پا
کے ایک حصّے کو تہ تیغ کردیا؛

قیصر کی واپسی

(۱۰۱) معرکہ آرائیوں کا موسم ابھی ختم نہیں ہوا تھا مگر قیصر کے سپرد ایک صوبے کے انتظامی معاملات بھی تھے جس کی وسعت بحیرۂ ایڈریاٹک کے سواحل سے ہسپانیہ کی سرحد تک تھی ۔اس لیئے اُس نے اپنی فوج کو لابینس کے زیرکمان سیکوانی کے ملک میں موسم سرما بسر کرنے کے لیئے چھوڑ دیا اور خود سال مذکور میں کوہ آلپ کو چوتھی مرتبہ طے کرکے صوبۂ گال این روئے آلپ کو واپس گیا تاکہ وہاں کے انتظامی اور عدالتی معاملات کا تصفیہ کرے؛

قبیلۂ بیلجی کی بغاوت

(۱۰۲) چونکہ اب شمال میں معرکہ آرائیوں کا سلسلہ ختم ہوچکا تھا اسلیئے قیصر کی لیجنوں کا اُن کے ملک میں موسم سرما بسر کرنا آزاد گالیوں کو شاق گزرنے لگا جن کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہونے لگا کہ لیجنوں کے سپاہی سلطنت روما کی حدود کے اندر کیوں نہیں واپس بلائے گئے کیونکہ اس سے اندیشہ ہوتا تھا کہ دوسرے حملہ آوروں کو دفع کرکے قیصر خود فاتح کی حیثیت سے قیام کرنا چاہتا تھا۔ گالی جس طرح ہیلوی ٹی ای اور جرمنوں کا اپنے ملک میں رہنا ناپسند کرتے تھے اسی طرح اہل روما کو بھی ناپسندیدہ خیال کرتے تھے روما کی حکومت سے کم ازکم ان کی باہمی رقابتوں اور مناقشات پر ایک قسم کی روک پڑجاتی اور گالی قبائل کے بعض عناصر کو اپنے ملک کا سلطنت روما کا ایک صوبہ بن جانا سخت ناگوار تھا۔ قیصر کو جو اس وقت گال این روئے آلپ میں مقدمات کے تصفیے اور ملاقاتوں میں مصروف تھا اور جس کا دھیان روما کے سیاسیات میں لگا ہوا تھا غالباً اس خبر کے سننے سے تعجب نہ ہوا ہوگا کہ بیلجی قبائل بوقت واحد بغاوت کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں ۔ اس افواہ کی تصدیق لابینس کے مراسلات سے بھی ہوگئی اس لیئے اُس نے دو اور لیجن تیار کرکے اُنھیں صوبۂ گال بعیدہ کو روانہ کردیا اور موسم کے شروع ہونے پر خود بھی روانہ ہوگیا۔ سرحدی قبائل سے دریافت کرنے پر اُسے معلوم ہوگیا کہ بغاوت کا ہونا لابدی ہے اس لیئے رسد کا انتظام کرکے اُس نے پیش قدمی کی ٹھان لی اور سیدھا بیلجی کے ملک میں

پہنچ گیا۔ اس بغاوت کی تحریک سے جو صورت حال وقوع میں آئی قریب وہی تھی جس سے اہل روما نے نفع اٹھایا تھا جبکہ گال آن روئے آلپ میں انہوں نے پہلی بار قدم رکھا۔ دو زبردست قبیلوں میں باہمی نزاع تھی جس کی وجہ سے ان میں سے ایک یعنی رئمی نے اپنے ہمسائے اور رقیب سوئی سیونی کے مقابلے میں تقویت حاصل کرنے کے لیئے اہل روما سے امداد کی درخواست کی قبیلۂ موخر الذکر کو اس قدر رسوخ حاصل نہ تھا جتنا کہ آردنی کو مگر قبیلۂ رئمی بمقابلہ ایڈوئی کے روما کے ساتھ اپنی وفاداری پر برابر قائم رہا۔ ان کا ملک ماس اُو اس اور مارن ندیوں کے درمیان تھا اور آئی نی کے بہاؤ کا بیشتر حصہ اسی میں شامل تھا اس لیئے بیلجی گال کی معرکہ آرائیوں کے لیئے اُن کا ملک مرکز بنایا جا سکتا تھا۔ رئمی سے جنھوں نے روما کی حمایت اور اتحاد کو منظور کر لیا تھا قیصر کو معلوم ہو گیا کہ قوم بیلجی کے تمام قبائل اس سے لڑنے کو تیار رہیں۔ بیلجیوں کے اتحاد میں بہت سے ایسے قبائل بھی شامل تھے جو اب تک جرمن کہے جاتے تھے روایات[1] میں بیان کیا گیا ہے کہ جرمن فاتحین کی ایک جماعت اُس ملک میں آئی تھی اور اکثر بیلجی فاتحین مذکور کی اولاد ہونے کا دعوے رکھتے تھے مگر یہ لوگ کیلٹیوں کی تعداد غالب میں مخلوط ہو گئے تھے اور ایک کیلٹی زبان بولتے تھے اور جرمنی زبان بولنے والے صرف چند قبائل تھے جو آرڈین کے کوہستانی جنگلوں میں رائن اور ماس ندیوں کے درمیان آباد تھے۔ قیصر کو بتایا گیا کہ تین لاکھ آدمی اُس کے مقابلے کے لیئے آئیں گے مگر قابل بیکار اشخاص کی مجموعی تعداد اس سے زیادہ رہی ہو گی کیونکہ صرف تین بڑے قبائل بلوواکی اور سوئی سیونی جو مغرب میں تھے اور نروی ای جو شمال میں تھا ایک لاکھ ساٹھ ہزار سرباز جنگ کیلئے بھیجنے والے تھے۔ بیلجیوں کو دعوے تھا کہ گالیوں میں وہ سب سے زیادہ بہادر ہیں اور انہیں کی وجہ سے سمبریوں اور ٹیوٹن لوگوں کا سیلاب دفع ہوا تھا جو تمام ملک گال پر چھا گئے تھے۔ مگر سپہ سالاری کے متعلق ان میں نزاعوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا

---

[1] قیصر جنگ گال دوم ۴۔

باسیٹ

گو بحالت موجودہ سوئی سیونی کا بادشاہ گالبا سپہ سالار تھا قیصر کے ہمرکاب آٹھ لیجن تھے جن میں بشمول سواروں اور ہلکے ہتھیار والے سپاہیوں کے چالیس سے پچاس ہزار تک سپاہی ہوں گے۔ ایڈوئی کی ایک زبردست امدادی فوج بھی اُس کے ساتھ تھی جس کو اس نے مشرق کی طرف بڑھ کر بیلو واکی کے ملک پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا تاکہ اس قبیلے کے جنگجو بیلجیوں کی متحد فوج سے علیحدہ ہو جائیں جو شمال کی طرف اس کے مقابلے کے لئے چلی آ رہی تھی۔ مگر انتظامی خرابیوں کی وجہ سے بیلجیوں کی شخصی بہادری محض بیکار رہی چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد اُن کی فوج میں یکجہتی باقی نہ رہی اور سب بے ترتیبی کیساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔ قیصر کے رسالے نے تعاقب کر کے بہت سوں کو قتل کر دیا اور اُن کے بڑے بڑے شہر یکے بعد دیگرے اُس کے قبضہ میں آ گئے قبائل سوئی سونی بیلوواکی اور آمبیانی نے اطاعت قبول کر لی اور قیصر نے اُن کے ساتھ بہت نرمی کی بیلو واکی کے ساتھ اُس نے رعایت کر کے بہت نفع اٹھایا۔ ڈی ری ٹیاکس نے ایڈوئی کی طرف سے اس قبیلے کے لئے رعایت کی درخواست کی تھی قیصر نے اس ایک رعایت سے گال میں ایڈوئی کے اثر کو بڑھا دیا اور خود قبیلۂ ایڈوئی میں روما کے جو طرفدار تھے انھیں قوی تر کر دیا۔ ان فتوحات کی جو آسانی سے حاصل ہوئی تھیں فوجی اہمیت بہت زیادہ تھی کیونکہ قیصر نے بیلجیوں کے مشرقی اور شمالی قبائل اور آرمی موریکا کے سرحدی قبائل کے درمیان اپنے قدم خوب جما لئے تھے اور ہر وقت ان میں سے ہر ایک سے فرداً فرداً نپٹ سکتا تھا۔ یہ عاجلانہ فتح مکمل نہ تھی مگر قیصر کے قدم جم گئے تھے۔ واضح رہے کہ ساما روبریوا (آمیان) کا جو قبیلۂ آمبیانی کا صدر مقام تھا کچھ سدن کے بعد قیصر کے بڑے فوجی ذخائر میں شمار ہونے لگا۔

قبیلۂ نروی ای سے جنگ

(۳۔ ۱۱) مگر اس معرکہ آرائی کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ آمیانی کے شمال و مشرق میں قبائل اٹری باٹی اور ویرو ماندوئی آباد تھے جو زبردست قبیلۂ نروی ای کے زیر اثر تھے جن کا ملک اُن کی آبادی کے اُدھر تھا قبائل مذکور کی آبادی شیلٹ سے ماس تک پھیلی ہوئی تھی یعنی ان اضلاع میں جنھیں اب

باب
ہینول اور برا بانٹ کہتے ہیں اور اس خطے کے وسط میں سابس یا سامبری ندی بہتی تھی۔ نروی ای ایک غیر متمدن اور طاقتور قبیلہ تھا جو تمدن کے لوازمات سے گریز کرتا تھا اور کسی غیر تاجر کو اپنے ملک میں نہ آنے دیتا تھا۔ انکا دعوے تھا کہ بیلجیوں میں ہم سب سے بہادر ہیں اور روما کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنا ناپسند کرتے تھے۔ قیصر ان کی تلاش میں نکلا کیونکہ اُسے معلوم ہوگیا تھا کہ اُنھوں نے اپنی عورتوں اور ناقابل جنگ مردوں کو ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا تھا اور خود اس کے انتظار میں سامبری ندی کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ قیصر کی بے پروائی سے قریب تھا کہ اسے سخت شکست ہو۔ دشمن نے اس کی اصل فوج پر جو چھ لیجنوں پر مشتمل تھی یکایک حملہ کردیا جبکہ اس کے سپاہی خیمہ گاہ کو درست کرنے میں مصروف تھے اور رسد کا سامان دو لیجنوں کیساتھ پیچھے آرہا تھا۔ فریقین میں ایک خوں ریز جنگ ہوئی جس میں بجائے شکست کے قیصر کو قطعی فتح ہوئی۔ قیصر فراخ دلی سے اس فتح کو اپنے افسروں اور سپاہیوں کے استقلال اور فراست پر محمول کرتا ہے۔ نروی ای آخری وقت تک نہایت بہادری سے لڑتے رہے اور اُن کے قبیلے کے بہترین اشخاص جنگ میں کام آئے۔ قبیلے کے باقی ماندہ اشخاص کی اطاعت قیصر نے قبول کرلی اور اُن کو اپنے زیر حمایت کرلیا۔ اس اظہار ترحم سے یہ بھی امید تھی کہ دوسرے قبیلے برضا و رغبت اطاعت قبول کرلیں گے۔ اس کے علاوہ اس طرز عمل میں ایک مصلحت اور بھی مضمر تھی۔ یعنی سلطنت روما کے جن دشمنوں نے اطاعت قبول کرلی تھی (dediticii) اگر انھیں کوئی چھیڑتا[1] تو اُس کی سزادہی کے لیئے کافی بہانہ تھا۔ قیصر ایسا شخص نہ تھا جو بے ضرورت اس طرز عمل کی خلاف ورزی کرتا جس کو سلطنت روما نے خارجی معاملات میں ہمیشہ مدنظر رکھا تھا اور جس کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سینیٹ اور فورم میں اُس کے مخالفین کو نکتہ چینی کا موقع مل جاتا۔

ایڈواٹوکی
(۱۱۰۴) نروی ای کے مشرق میں قبیلۂ ایڈواٹوکی آباد تھا جو قدیم

---

[1] قیصر گال دوم ۲۸،۳-۳۲،۲-

باب ۶

بیلجیوں کی نسل سے نہ تھا بلکہ ان چھ ہزار آدمیوں کی جماعت کی اولاد سے تھا جسے اقوام سمبری اور ٹیوٹن نے اپنے اس مال واسباب کی حفاظت کے لیئے پیچھے چھوڑ دیا تھا جسے وہ اپنے آئندہ سفروں میں اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتے تھے۔ اس واقعے کو پچاس برس گزر چکے تھے اور اس اثناء میں اقوام مذکور کی اس پس افتادہ جماعت نے اپنی قوت کو خوب مستحکم کرلیا تھا اور اُن کا شمار زبردست قبائل میں ہوتا تھا۔ انھوں نے نروی ای سے شرکت کا وعدہ کیا تھا مگر ان کی فوج جنگ کچھ دیر بعد پہنچی اور اپنے حلیفوں کی ہزیمت کا حال سُن کر واپس آگئی۔ اہل روما کا انھوں نے کھلے میدان میں مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ اپنے سب سے بڑے قلعے میں محروس ہوگئے۔ اہل روما کو صنعت وحرفت اور فن تعمیر میں کمال تھا جس کی وجہ سے مغرب کے شہروں نے اطاعت قبول کرلی تھی۔ یہی کمال اس موقع پر بھی انکی کامیابی کا باعث ہوا۔ اہل قبیلہ ان کے قلعہ شکن آلات کو دیکھ کر متحیر رہ گئے اور حملہ ہونے سے قبل ہی انھوں نے ہتھیار ڈال دیا۔ لیکن انھوں نے اپنے تمام ہتھیار حوالے نہیں کیئے بلکہ اس خیال سے کہ اہل روما اب غافل ہیں دھوکے سے رات کو حملہ کردیا مگر سخت خوں ریزی کے ساتھ پسپا کردیئے گئے اور حمایت سے بھی محروم ہوگئے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا۔ دوسرے روز قیصر نے تمام اہل قبیلہ کو بردہ فروشوں کے ہاتھ بیچ ڈالا جو شکار کی تلاش میں فوج کے ساتھ ساتھ تھے بیان کیا جاتا ہے کہ اس موقع پر ۵۳۰۰۰ اشخاص کے گلوں میں طوق غلامی پڑگیا۔[1]

آری موریکا

(۵۰۱۱) سال مذکور کی معرکہ آرائیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ قیصر کو اب اپنی ذات پر پورا اعتماد ہوگیا تھا اور اُس کا قصد مصمم تھا کہ گال کی فتح کو تکمیل پر پہنچادے نروی ای پر فتح حاصل کرنے کے بعد اس نے نوجوان پی کراسس کو صرف ایک لیجن کے ساتھ مغرب بعیدہ کے قبائل کو مطیع کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اس خطۂ ملک کو اُس زمانے میں آری موریکا کہتے تھے اور زمانہ حال کے اضلاع نارمنڈی و بریٹنی پر مشتمل تھا۔ اس طور پر اس نے اپنی حالیہ فتوحات سے فوری نفع اٹھایا۔

---

[1] قیصر گال دوم ۲۹ اور فقرہ ۷۰۵ کتاب ۱۷۔

باب ۹

ساحلی قبائل میں سے دینی ٹی اور چھ اور قبیلوں نے مصلحت وقت یہی خیال کیا کہ اطاعت قبول کرلیں۔ اس برائے نام اطاعت گزینی سے بھی قیصر کو نفع تھا کیونکہ سلطنت روما کے قدیم اصول پر اس کے بعد حقیقی فتح کی کارروائی ہوسکتی تھی اور اگر یہ لوگ مخالفت کرتے تو اُن کا یہ فعل قانوناً بغاوت قرار دیا جاتا[1] قیصر نے اپنی ساتوں لیجنوں کے سرمائی مقامات جس طریقے سے لوآرندی کے کنارے سے کنارے مقرر کیئے اس سے اُس کے ارادے صاف ظاہر ہوتے ہیں۔ لیجنوں کی اس ترتیب سے اولاً یہ اہم ندی اُس کے زیر اثر ہوگئی، جہازوں کے بنانے میں آسانی ہوگئی اور سمندر کی طرف بڑھنے کا موقع مل گیا جو بڑے ساحلی قبیلے دینی ٹی کے ساحل کے قریب تھا۔ ثانیاً دینی ٹی اور اُن کے ہمسایہ قبائل وسطی گال کے غیر مفتوح قبائل سے بالکل علحدہ ہوگئے۔ سَروِیُس سلپی کیئس گالبا کے زیر کمان ایک لیجن مع چند سواروں کے ایک دوسری سمت میں ایک خاص مہم پر روانہ کیا گیا۔ چونکہ روما کے مقبوضات کو شمال کی طرف وسعت ہوتی جاتی تھی اس لیئے ضروری تھا کہ کوہ آلپ کا کوئی ایسا درہ آمدورفت کے لیئے کھول دیا جاتا جس سے اطالیہ کی آمدورفت میں مسافت کم ہو جاتی کیونکہ جس درے (کوہ ژی نیوور سے) سے آمدورفت کا سلسلہ جاری تھا وہ بہت جنوب میں تھا۔ تاجروں نے ایک دوسرے درے کے ذریعے سے آلپ کو طے کرنا شروع کیا تھا جسے اب بڑا سینیٹ برنارڈ کہتے ہیں مگر کوہستانی قبائل اُن پر تباہ کن محصول لگایا کرتے تھے اور رہزن بھی اُنھیں پریشان کرتے تھے۔ اس قسم کی شکایتیں سُن کر قیصر کی خواہش تھی کہ اس درے کے ذریعے سے ایک پُرامن راستہ کھول دے۔ مگر گالبا کو اس مہم میں ناکامی ہوئی کیونکہ اس کے ساتھ کافی فوج نہ تھی۔ اُس کا قصد تھا کہ بالائی روان کے کنارے موسم سرما میں مقیم رہے مگر اس کے قدم نہ جم سکے۔ اس لیئے وہ لڑتا بھڑتا ہوا آلوبروگی کے ملک میں پہنچ گیا اور درۂ مذکور کو فتح کرنے کا خیال آئندہ موسم بہار تک ملتوی رہا۔

[1] قیصر گال سوم ۱-۲ (اطاعت قبول کرنے کے بعد بغاوت) Vebellio focta Noet aeditionem

باب ۴ قیصر الیریکم میں

(۱۱۰۶) فوجی نقطۂ نظر سے ۵۷ء کی کارگزاریاں سال ماسبق سے کچھ کم نہ تھیں اور یہ کارروائیاں صرف مقبوضات سابق اور حلفا کی حفاظت تک محدود نہ تھیں بلکہ اُس کے ضمن میں ایک جدید اور وسیع ملک سلطنت روما میں ملحق کرلیا گیا تھا جس کے متعلق اہل روما کا علم محض سماعی تھا قیصر کے مراسلات کے ذریعے سے جو خبریں روما میں معلوم ہوئی تھیں اُن کا بہت اثر ہوا اور سینیٹ نے پندرہ روز کی غیر معمولی مدت تک جشن شکرانہ منانے کا حکم دیا۔ اس اثناء میں جبکہ روما کے عوام خوشی منانے میں مصروف تھے اور قیصر کے حوالی موالی اس کے اثر کو روما میں تازہ رکھنے کی فکر میں تھے وہ خود موسم سرما میں بے حد مصروف تھا۔ لوآر سے وہ بہ عجلت صوبۂ گال این روئے آلپ میں صوبہ داری کے فرائض انجام دینے کے لیئے واپس ہوا اور اسی اثناء میں الیریکم میں دورہ کرنے کا بھی اُسنے وقت نکال لیا کیونکہ وہ اس ملک کو بذات خود دیکھنا چاہتا تھا اور وہاں کے قبائل سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ اس صوبے میں سپاہیوں کے بھرتی کرنے کا اُس نے خود ذکر نہیں کیا ہے مگر قرین قیاس نہیں ہے کہ اُس نے ایسی جنگ جو قوم سے امدادی افواج حاصل کرنے میں دریغ کیا ہو۔ الیریکم سے وہ گال این روئے آلپ میں واپس آیا ہوگا تاکہ روما کی سیاسیات کی کچھ خبریں اسے مل جائیں اور وہیں اُسے غالباً یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ شمال میں اس کی موجودگی کی سخت ضرورت ہے۔

ڈینی ٹی کی بغاوت

(۱۱۰۷) جس زمانے میں کہ روما کے لیجن اپنے سرمائی مقامات میں خاموشی کے ساتھ مقیم تھے آرمی موریکا کے قبائل کو بے سوچے سمجھے ہوئے اطاعت قبول کرلینے پر افسوس ضرور ہوا ہوگا۔ مغرب میں آخری چھاؤنی لوآر کے دہانے کے قریب پی کراسس کے زیر کمان تھی جس نے گزشتہ دونوں معرکہ آرائیوں میں دادِ شجاعت دی تھی چونکہ آس پاس کے ملک میں رسد ملنے میں دقت ہو رہی تھی اس لیئے اُسنے چند افسروں کو اشیائے خوردنی کے لیئے ساحلی قبائل کے پاس روانہ کیا جنھوں نے روما کے تفوق کو تسلیم کرلیا تھا۔ ڈینی ٹی نے جن کے قبضے میں بڑی بڑی بندرگاہیں اور ساحل برٹینی کے زیادہ تر جہاز تھے اور جنھیں گال اور برطانیہ کے مابین کی تجارت میں منافعۂ کثیر تھا کراسس کے سفیروں کو گرفتار کرلینے میں پیش قدمی کی

باب ۵

اور دوسرے قبائل نے ان کی پیروی کی۔ قبائل نے البتہ آمادگی ظاہر کی کہ وہ افسران مذکور کو اپنے اُن اشخاص سے بدل سکتے ہیں جو اہل روما کے اسیر تھے لیکن انھوں نے روما کے تفوق کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیئے متحد ہو کر لڑنے پر آمادہ ہوگئے۔ اس باغیانہ تحریک کی اطلاع جب قیصر کو ہوئی تو اس نے نہایت جامع احکام صادر کیئے۔ اس نے حکم دیا کہ جہازوں کا ایک بیڑہ لوآر ندی پر بنایا جائے اور موسم گرما تک بحری جنگ کے لیئے تیار ہوجائے۔ نئی ملاز صوبۂ میں بھرتی کیئے جائیں اور انھیں کام سکھایا جائے اور ملّاح اور جہاز کے کپتان بھی ملازم کر لیئے جائیں۔ احکام مذکور کی ۵۶ق م کے ابتدائی مہینوں میں تعمیل ہوئی مگر قیصر بذات خود ان کارروائیوں کی نگرانی نہ کرسکتا تھا اس لیئے وہ اطالیہ میں ایک نہایت ہی اہم کام میں مصروف تھا۔ اگر ہم سلسلۂ واقعات کو منقطع کر کے روما میں جو واقعات ہو رہے تھے ان پر ایک نظر ڈالیں تو سلطنت روما کی عام تاریخ سے جنگ گال کو جو تعلق تھا وہ واضح تر ہوجائے گا۔[1]

کلوڈیس کا دور دورہ

(۸۔۱۱) قیصر کی روانگی کے بعد ہی روما میں پھر ابتری پھیل گئی اور متغ اور متلون مزاج پامپی نے قیام امن کی مطلق فکر نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کلوڈیس نے اس کی مخالفت شروع کردی اور اپنے نفع کے کام کرنے لگا۔ اس وقت شہر روما گویا اس کے بالکل زیرنگین تھا اور جو شخص اسے سب سے زیادہ روپیہ دے اُسی کا ہو رہتا تھا یہاں تک کہ نوجوان ٹیگرانیس بھی جسے پامپی آرمینیا سے بطور یرغمال لایا تھا کلوڈیس کی سازش سے بھاگ گیا۔ کلوڈیس نے اس معاملے میں ضرور اپنی مٹھی گرم کی ہوگی اور اسی کے سلسلے میں روما میں ایک لڑائی ہوئی جس میں کلوڈیس کے جتھوں کو کامیابی ہوئی اور باعظمت پامپی دروازے بند کر کے اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد کلوڈیس کا نسل گیبی نیس سے لڑ بیٹھا مگر اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ روما کی گلیوں میں پھر بلوے ہوئے اور فریقین نے ایکدوسرے کی

[1] غالباً تار بونیز گال میں مگر اس نے توضیح نہیں کی ہے۔ قیصر گال سوم ۹۔

املاک کو دیوتاؤں کی نذر کرنے کی کوشش کی۔ ان مناقشات سے امرا کی جماعت نے پھر ہمت پکڑی اور چند مظاہرے کیئے جو بے سود ثابت ہوئے کیونکہ باوجود سخت مخالفت کے کلوڈیس اپنے قوانین نافذ کراتا رہا اور جو لوگ اُس کی جیب گرم کرتے اُن کی کاربراری کراتا رہا۔ پامپی نے ممالک مشرق کے معاملات کا جو تصفیہ کیا تھا اُس کا بھی اُس نے لحاظ نہ رکھا اور گلاٹیا میں اُس نے جو انتظامات کیئے تھے اُس کو کلوڈیس نے تہ و بالا کردیا۔ لیکن بایں ہمہ اگر پامپی ذرا سی جاں فشانی پر آمادہ ہوجاتا تو اس طوائف الملوکی کو دفع کرسکتا تھا۔ کراسس[1] کا کہیں ذکر نہیں آتا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ اُس کے اور پامپی کے درمیان کبھی صفائی نہ تھی اور قیصر جو دونوں کے درمیان ثالث بالخیر تھا اُس وقت بہت دور تھا۔ کراسس اور پامپی کے تعلقات ایک دوسرے کے ساتھ اس قدر گہرے نہ تھے جتنے کہ قیصر کے ان دونوں کے ساتھ فرداً فرداً تھے اور یہی وجہ تھی کہ یہ دونوں اُس کے غیاب میں محض وجود معطل تھے۔ کسی نے خوب[2] کہا ہے کہ یہ اتحاد ایک ایسا اتحاد تھا جس کے شرکا میں کبھی یکجہتی نہ تھی۔ قیصر کی روانگی کے دو ہی مہینے کے بعد دستوری حکومت اور غاصبوں کی قوت دونوں کالعدم ہوگئی تھیں جس سے سسرو کے دوستوں کو یہ جرأت ہوئی کہ اُس کو واپس بلانے کی فکر کریں۔ اُس کا بھائی کوئنٹس حال ہی میں ایشیا کی صوبہ داری سے واپس آیا تھا۔ بدمزاجی کی وجہ سے زمانۂ حکومت میں وہ ہر دل عزیز نہ ہوسکا مگر دولت جمع کرنے کی اُس نے کوشش نہ کی تھی۔ اُس پر مقدمہ چلانے کا بھی لوگوں کو خیال تھا اور اپنے بھائی کی طرح وہ بھی مالی مشکلات میں مبتلا تھا۔ لیکن چونکہ اب کلوڈیس اور ارکان اتحاد ثلاثہ میں اَن بَن ہوگئی تھی اس لیئے کوئنٹس اور ایٹی کس سسرو کی واپسی کی فکر کرنے لگے۔ ایک ہمدرد ٹری بیون نے یکم جون کو اس مسئلے کو سینٹ میں پیش کیا اور سسرو کو واپس بلانے کی تحریک منظور ہوگئی مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا۔

[1] غالباً وہ درپردہ کلوڈیس کی ہمت افزائی کرتا تھا۔
[2] مائرہیل سسرو کی خط و کتابت دوم ۳۴۔

باب ۵

واپسی بھی جو کلوڈیس کی گستاخیوں سے بیزار ہو گیا تھا اس تجویز کو مناسب خیال کرتا تھا۔ مگر حسب عادت وہ لیت ولعل میں رہ گیا اور قیصر سے مراسلت کرتا رہا۔ اکتوبر میں آٹھ ٹری بیونوں نے اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس کے متعلق ایک تجویز بھی پیش کی لیکن اس میں ناکامی ہوئی کیونکہ کلوڈیس نے کارروائی کو روک دیا۔ جلاوطن سسرو اس اثناء میں تھیسالونیکا میں بحالت امید وبیم خون جگر کھا رہا تھا۔ سال آئندہ (سـ۵۸ـہ) کے انتخابات کے بخوبی گزر جانے کے بعد پھر کچھ امید ہو گئی کیونکہ اشخاص منتخب شدہ میں سے اکثر اس کے موافق تھے۔ منتخب شدہ کانسلوں میں سے ایک پی کا تیلیس لینٹولس اس کا دوست تھا اور دوسرا کیو کائی کیلیس میٹی لس نیپوس پہلے اس کا دشمن تھا مگر اب اس کا سخت مخالف نہ تھا اور بالآخر اس نے سسرو کی واپسی کی تائید کی۔ جدید پریٹر اور ٹری بیون بھی اکثر اس کے موافق تھے گو ٹری بیونوں میں سے دو کلوڈیس کے طرفدار تھے۔ سسرو کے مؤیدین میں سے دو نہایت سرگرم تھے۔ ان میں سے ایک پی سیس ٹیس قیصر کو ہموار کرنے کے لئے گال[1] چلا گیا اور دوسرا ٹی آنیس میلو ایک بہادر اور شوریدہ سر آدمی تھا جو کلوڈیس سے لڑنے مرنے کو تیار تھا۔[2]

بلوے۔ سسرو کی واپسی

(۱۰۹) کلوڈیس بذات خود ٹری بیون منتخب نہ ہوا اور اس خدمت کیلئے اس کا امیدوار ہونا بھی مشتبہ ہے۔ بہرکیف اب ارکان اتحاد ثلاثہ سے اسکا کوئی تعلق نہ تھا۔ اپنے عہدے کی میعاد کے اختتام پر اس نے قیصر اور اسکے قوانین پر ایک سخت حملہ کیا جسکا منشا یہ تھا کہ قوانین مذکور کے نفاذ میں چونکہ مذہب کی خلاف ورزی ہوئی ہے لہٰذا وہ قابل تسلیم نہیں۔ مگر سسرو کی روایت[3] پر اس معاملے کے تفصیلی واقعات پر ہم یقین نہیں کر سکتے۔ سسرو کی واپسی کے متعلق مختلف افراد کے افعال یا ان کے خیالات کو جو بیان کئے گئے ہیں یا جن کے متعلق قیاس کیا گیا ہے باریکی کے ساتھ بیان کرنیکا نتیجہ صرف یہی ہو گا کہ اصلی واقعات پس پردہ پڑ جائیں گے۔ اسکے متعلق پہلی اہم کارروائی

---

[1] سسرو پرو سیسٹیو ۱۔ یہ ایک عجیب وغریب فقرہ ہے۔

[2] سسرو ڈی ڈومو ۴۰

باب ۱۲ | پبلیوس کے مئے (؟) کانسل لینٹولس نے اس معاملے کو سینیٹ میں یکم جنوری ۵۷ ق م
کو پیش کیا۔ اس کے ہم عہدہ میٹلس نے پرانی نزاعوں کو نسیاً منسیاً کر دینے پر
آمادہ ہو گیا اور تمام اراکین متفق الرائے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سسرو کو واپس
بلا لیا جائے اور بعض لوگوں کی یہ رائے تھی کہ کلوڈیس کی تمام کارروائیاں
خلاف قانون تھیں لہذا ان کو کالعدم خیال کرنا چاہیئے اور سسرو کو واپس بلا لینے
کے سوائے کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر اس رائے پر عمل
کیا جاتا تو کلوڈیس کی دوسری کارروائیاں بھی قابل اعتراض ہو جاتیں اور
ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی جو اس کی ان کارروائیوں کو بجا خیال کرتے تھے
پامپی نے اس لیئے جملہ حالات کا لحاظ کر کے یہی مناسب خیال کیا کہ ایک جدید
قانون وضع کر کے سسرو کو واپس بلایا جائے اور یہی رائے بالآخر تسلیم کی گئی۔ مگر
جب متعدد مباحثات کے بعد اس مضمون کا ایک حکم نافذ ہوا اور ایک ٹری بیون
نے جنوری کے اواخر میں اس کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا تو لوگوں
کو یہ معلوم ہوا کہ کلوڈیس کی قوت ابھی زائل نہیں ہوئی ہے۔ اس کے مسلح جتھوں
نے مجلس عامہ کو جبراً منتشر کر دیا اور اس کے بعد جو لڑائی ہوئی[1] اس کی وجہ سے
فورم میں خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ کوئنٹس سسرو بھی زخمی ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ
قیصر جو اپنی زبردست قوت سے خاموشی کے ساتھ دباؤ ڈال سکتا تھا روما سے
دور تھا۔ کلوڈیس سے اشخاص کے بدمعاشوں کے جتھے اپنے سے کمزور جماعتوں کو نیچا
دکھا سکتے تھے مگر زبردست جتھوں کے مقابلے میں عاجز تھے۔ اس کے بعد
پھر ایک بلوہ ہوا جس میں ٹری بیون سیسٹیس مرتے مرتے بچا۔ میلو نے
کلوڈیس پر نقض امن (وِس) کا مقدمہ چلانا چاہا مگر پریٹروں اور ٹری بیونوں میں ابھی
اس کے بہت سے دوست تھے جنھوں نے اس کارروائی کو روک دیا۔ اس طوائف الملوکی
کے زمانے میں چونکہ قانونی چارہ جوئی سرسبز نہ ہو سکتی تھی اسلیئے میلو اور سیسٹیس
کو سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ برقنداز نوکر رکھ لیں جو تلواروں سے

[1] سسرو پرو سیسٹیو ۷۵۔۷۸

باب ۸

مسلح تھے اور زیادہ تر پہلوان غلام تھے اور اس طرح عامۃ قوم میں رسوخ پیدا کریں۔ کئی مہینوں تک سڑکوں پر لڑائی بھڑائی کا سلسلہ جاری رہا اور کوئی کام نہ ہو سکا گر میلو کے قدم جمتے جاتے تھے۔ بزور شمشیر مقابلہ کرنے میں خرچ بہت زیادہ تھا مگر میلو کو اپنے ہمنواؤں سے بمقابلہ کلوڈیس کے زیادہ مدد ملتی تھی۔ پامپی نے بھی اب جنبش شروع کردی تھی اور اطالیہ تک اس کا اثر اب بھی قائم تھا گو شہر کے بلووں سے گھبراتا تھا اور روما سے اکثر غائب رہا کرتا۔ کیپوا کی نئی نو آبادی اس کے زیر نگرانی تھی اور وہاں کی مقامی سینیٹ کو سسرو کے واپس بلانے کے متعلق ایک قرارداد منظور کرنے پر اس نے آمادہ کیا۔ اب بالکل واضح ہو گیا تھا کہ سسرو کو واپس بلا لینے میں اب کچھ ہی دیر ہے۔ کراسس کو اس کی واپسی پر خواہ کچھ ہی اعتراض رہا ہو مگر مرور ایام کی وجہ سے مخالفت میں بہت تخفیف ہو گئی تھی اور خود اس کا بیٹا سسرو کا سرگرم مداح تھا۔ قیصر بھی بذات خود سسرو کو پسند کرتا تھا گو اسے اپنی مصالح کا ضرور خیال تھا۔ اس لئے وہ بھی سسرو کو واپس بلا لینے پر راضی ہو گیا بشرطیکہ وہ آئندہ اپنی پریشان کن مخالفت سے باز رہے۔ اس کیلئے ضمانت کی بھی ضرورت تھی اور کوئنٹس سسرو نے غالباً اپنے بھائی کے آئندہ طرز عمل کے متعلق ضرور ذمہ داری کی ہوگی۔ اس کے بعد پھر کارروائی شروع ہوئی۔ سینیٹ نے اولاً جون میں ایک حکم نافذ کیا کہ بیرونجات میں تمام اشخاص جلا وطن سسرو کے ساتھ شفقت و مروت سے پیش آئیں اور دوسرے حکم میں اطالیہ کے تمام شہریوں سے استدعا کی گئی کہ شمار آراء کے دن مجلس عامہ میں حاضر رہیں۔ کلوڈیس اور اس کے مؤیدین کی مخالفت بزور شمشیر ختم کردی گئی اور بالآخر یہ تجویز بالاتفاق منظور ہو گئی کہ کانسل لینٹولس کو حکم دیا جائے کہ وہ ایک قانون مجلس سنتوریہ میں پیش کرے۔ صرف کلوڈیس نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ سینیٹ میں ایک قرارداد یہ بھی ہوئی کہ اگر بلا وجہ معقول کوئی شخص مجلس مذکور کے اجلاس کے انعقاد میں باعث حرج ہوگا تو اس کا یہ فعل اس کو قوم کا دشمن بنا دے گا۔ صورت حال بالکل متغیر ہو گئی تھی۔ سسرو روما میں ہر دلعزیز تھا اور اطالیہ کی بلدیات کے باشندے اس کے طرفدار تھے۔ دور اور نزدیک ہر طرف سے معزز رائے دہندگان بہ تعداد کثیر موجود ہو گئے اور ۴ اگست کو اس کی واپسی کی تجویز

باب
سسرو کی شاندار واپسی

بصورت قانون نافذ ہوگئی؛

(۱۰ ۱۱) سسرو کو جلاوطنی میں پندرہ مہینے گزر چکے تھے۔ نومبر ۵۸ء کے آخر میں اُس نے تھیسالونیکا کو چھوڑ دینا مناسب خیال کیا۔ جدید صوبہ دار کی فوج مقدونیہ میں آرہی تھی اور پیسو کے آنے کی بھی جلد امید تھی مگر وہ ہسی زِی کس نہیں گیا کیونکہ اُسے اطمینان تھا کہ قانون سے خارج کر دیئے جانے سے اسے جان کا خطرہ نہ تھا اور اُس کے علاوہ وہ روما کے قریب رہنا چاہتا تھا تاکہ اپنے دوستوں سے بہ آسانی مراسلت کر سکے۔ اس لیئے وہ ڈائی رائیم واپس آگیا جہاں وہ ۴۰۰ میل کے حد کے اندر تھا مگر کسی نے اُس سے پرخاش جوئی نہیں کی۔ اس مقام پر نہ صرف اسے خط جلد تر مل جاتے تھے بلکہ اُن مسافروں[1] سے جو اس بندرگاہ سے ہوکر یونان اور مشرقی ممالک کو جاتے تھے اُسے روما کی خبریں مل جاتی تھیں۔ چونکہ اب زمانہ اسکے موافق ہوتا جاتا تھا اس لیئے وہ راہی اطالیہ ہوا اور ۵ اگست ۵۷ء کو برنڈوسیم میں جہاز سے اُترا۔ ۸ اگست کو اُسے معلوم ہوا کہ اس کی واپسی کا قانون نافذ ہوگیا ہے اور وہ فوراً روما کو روانہ ہوگیا۔ تمام راستے میں لوگ جوق جوق آکر خوش آمدید کہتے اور مبارکباد کے لیئے وفد آتے۔ برنڈوسیم کی دیکھا دیکھی اطالیہ کے تمام شہروں نے گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا۔ اس کا یہ سفر ایک قسم کا فاتحانہ جلوس تھا اور اس نے جو حالات خود لکھے ہیں اُن میں گو کچھ مبالغہ ہے مگر ایک حد تک صحیح ضرور ہیں کیونکہ روما میں وہ ۴ ستمبر کو پہنچا۔ اس کی جلاوطنی انبوہ شہر کی آراء کے مطابق عمل میں آئی تھی جو کلوڈیس کے بدمعاشوں کے دباؤ میں تھے مگر واپسی عامۂ قوم کی حقیقی خواہش سے ہوئی تھی۔ اس کی واپسی پر روما میں بھی خوشیاں منائی گئیں جکا اُسنے اکثر ذکر کیا ہے۔ سوائے کلوڈیس اور اُس کے ہمنواؤں کے ہر شخص سسرو کا دوست بن گیا تھا اور کراسس بھی بلحاظ اپنے قدیم عناد کے اُس سے ملنے آیا۔ اس عظیم الشان استقبال سے سسرو کو صرف اپنی خلقی خودپسندی کی وجہ سے اطمینان نہیں ہوا بلکہ بمقابلہ عوری انبساط کے اُس مقام میں واپس آنا جہاں اُسے عروج حاصل ہوا تھا

---

[1] کٹیلیس ۲۶/۵/۸ Durrachium Adviae ta bevnam .

باب ۶

اور اپنے محبوب شہر میں بحیثیت ایک مدبر کے پھر رسوخ حاصل کرنا جو دنیا کا مرکز تھا اُس کی نگاہوں میں زیادہ گراں قدر تھا۔ اس کا خود بیان ہے کہ واپسی کے بعد اوّلاً اُس نے تقریریں کیں اور سینیٹ اور عامۂ قوم کا شکریہ[1] ادا کیا اور انھیں بتایا کہ وہ بے انتہا تعریف کے اس وجہ سے مستحق ہیں کہ انھوں نے یہ محسوس کر لیا کہ بغیر میرے ان کا کام نہیں چل سکتا۔ مگر اسے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے اس کی واپسی کے لیئے سعی بلیغ کی تھی وہ بھی اُس کی واپسی سے زیادہ خوش نہیں تھے کیونکہ اس کی لیاقت اور قابلیت کے مقابلے میں اُن کا رنگ نہ جم سکتا تھا۔ سیاسی حالت میں اس قدر تغیر نہیں ہوا تھا جتنا کہ بادی النظر میں معلوم ہوتا تھا۔ سسرو کی واپسی میں جو سرگرمی ظاہر کی گئی تھی اس سے امرا کی جماعت کو اپنے اقتدارات کے دوبارہ حاصل کرنے کی امید ہوئی ہوگی اور چونکہ کلوڈیس اور ارکان ثلاثہ میں ان بن ہو گئی تھی اور باوجود اُس کی مخالفت کے سسرو واپس بلا لیا گیا تھا اس لیئے اُن کے دلوں میں یہ خیال ضرور آیا ہوگا کہ اب ہماری کامیابی کا وقت آگیا ہے۔ لرغفرا اِت کے رائے دہندگان بہت جلد اپنے وطنوں کو واپس ہو جاتے اور عامۂ قوم کی جگہ پھر انبوہ شہر یعنی کلوڈیس کے جتھوں کو صرف میلو کے جتھے شرارت سے روک سکتے تھے۔ اصلی قوت اب بھی ارکان اتحاد ثلاثہ کے ہاتھوں میں تھی بشرطیکہ وہ متحد رہیں۔ اس وقت روما کے سیاسیات میں پامپی کو زیادہ رسوخ تھا اور بہت جلد ایک واقعہ ایسا پیش آگیا جس سے اُس کے رسوخ کو تسلیم کر لیا گیا۔

پامپی اور غلّے کی فراہمی

(۱۱۱۱) ۵۷ ق م میں فصلیں اچھی نہیں ہوئی تھیں اور جس زمانے میں سسرو جلاوطنی سے واپس آیا شہر کے لیئے غلّے کے فراہم کرنے میں دقت ہو رہی تھی جس کی وجہ سے عوام بلوہ کرنے لگے تھے اور کلوڈیس کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ یہ قحط

---

[1] دیکھو ایڈ ایٹی کم ۴، ۱۱۔ (Post Neditu na) تقریریں۔ ان تقریروں کے اصل ہونے کے متعلق شبہہ کیا جاتا ہے۔ مگر جس عبارت میں وہ یہ دعویٰ کرتا ہے (Adquirites, 18) کہ غلّے کی افراط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا بھی اُس کی واپسی کو پسند کرتا ہے وہ کم از کم ایسی نہیں جسے کوئی جعل بنانے والا لکھ سکے۔

باب ۵

ایک قہر الٰہی ہے جو سسرو کی واپسی کے سبب سے نازل ہوا ہے۔ مگر اس کے متعلق بالعموم یہ خیال تھا کہ فراہمی غلہ کا پورا انتظام کسی زبردست آدمی کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے اور چونکہ پامپی کو بحری قزاقوں کے انسداد میں فوری کامیابی حاصل ہوئی تھی اس لیئے لوگوں کا رجحان اُسی کی طرف تھا سینٹ نے اس معاملے کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور ۷ ستمبر کو سسرو نے تحریک پیش کی کہ فراہمی غلہ کے لیئے پامپی کو اقتدارات کامل عطا کیئے جائیں۔ اس تحریک کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک غیر معمولی عہدہ وجود میں آگیا۔ فراہمی غلہ (Cura annonae) کا کام پانچ سال کے لیئے مع اختیارات پروکانسلی تمام سلطنت میں پامپی کے سپرد کیا گیا اور اُس کے پندرہ نائب مقرر کیئے گئے جس کی وجہ سے وہ دوسری مرتبہ سواحل بحیرۂ روم کا حاکم ہو گیا۔ اس عہدے پر فائز ہونے سے اُس کی انتظامی قابلیت کا پھر سکہ جم گیا۔ اُس کے نائبین (لیگیٹ) میں دونوں سسرو تھے اور کوئنٹس کچھ دنوں تک پامپی کی ماتحتی میں سارڈینیا میں کام کرتا رہا مشکلات کا اگرچہ خاتمہ نہیں ہوا مگر فراہمی غلہ کا انتظام ہو گیا جس کی وجہ سے انبوہ شہر کے منہ بند ہو گئے۔ پامپی کی کامیابی کو دیکھ کر کلوڈیس نے یہ کہنا شروع کیا کہ پامپی غلے کی گرانی کو دفع کرنے کیلیئے بااختیار نہیں کیا گیا تھا بلکہ اُس کو یہ سر اختیار کرنے کیلیئے غلہ روک لیا گیا تھا۔ مگر پامپی کا عروج صرف کلوڈیس ہی کو ناگوار نہ تھا جمہوری امراء بھی ان غیر معمولی اختیارات سے بیزار تھے۔ ان کا یہ خیال بالکل صحیح تھا کہ ان تدابیر سے جمہوریہ کی خیریت نہیں اور انہیں پامپی سے ذاتی حسد بھی تھا۔ علاوہ ازیں ان میں اور پامپی میں حقیقی صفائی بھی نہیں ہوئی تھی۔ ایک تجویز یہ بھی پیش[1] ہوئی تھی کہ خزانہ سلطنت اس کے زیر نگرانی کر دیا جائے ایک فوج اور جہازوں کا بیڑہ اس کے سپرد کیا جائے اور اس کا اقتدار سلطنت کے ہر صوبے میں وہاں کے صوبہ دار سے بالاتر ہو۔ یہ گویا شہنشاہیت کو علانیہ وجود میں لانا تھا اور گو اس تدبیر پر عمل نہیں ہوا مگر اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ پامپی کو ان اقتدارات کے لینے میں کوئی عذر نہ تھا سسرو کے تعلقات گو پامپی سے گہرے ہوتے جاتے تھے اور اُسے امید تھی کہ اگر پامپی امراء سے متحد ہو جائے تو جمہوریہ کو

[1] سسرو اٹیکس کو خط چہارم ۱/ ۶۔

باب ۶

بچا لینا اب بھی ممکن ہے مگر اس کی کوششوں کا کوئی[1] نتیجہ نہ ہوا۔ بہترین اشخاص یعنی روما کے اعلیٰ خاندانوں کے افراد نہ تو پامپی کے دست نگر ہونا چاہتے تھے نہ یہ پسند کرتے تھے کہ ایک نیا آدمی یعنی سسرو ان کا رہبر ہو اور انھیں یہ نہیں معلوم تھا کہ قیصر کے پنجے میں آنے سے اگر وہ بچ سکتے ہیں تو پامپی سے متحد ہو کر۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قیصر ایک دور دراز مقام پر تھا اور پامپی کے تکبر اور علیحدگی پسندی سے وہ بیزار تھے سسرو بھی بحالت موجودہ بیچ بچاؤ کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا تھا۔ چونکہ اس کی آرزوؤں کے پورے ہونے میں عرصہ دراز لگ گیا تھا اس لیئے اس کے دل میں ایک زہر آلود مادہ جمع ہو گیا تھا جس کو نکالنے کی وہ فکر میں تھا۔ واپسی سے قریب دو سال بعد تک اسکی تقریریں سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں جن میں اس نے ان لوگوں کے خلاف میں اپنے دل کا بخار نکالا ہے جو اس کی جلا وطنی کے باعث ہوئے تھے۔ یہ صحیح ہے کہ روما کے رسم و رواج کے لحاظ سے یہ بات کچھ معیوب[2] نہ تھی مگر اس کے سامعین سب و شتم کے اس لاانتہائی سلسلے سے گھبرا اٹھے ہوں گے اور روما میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو اس نے وقتاً فوقتاً نشانۂ ملامت بنایا تھا اور جو اس کی تقریروں کو نگاہ قبول سے نہ دیکھتے ہوں گے۔ سسرو کو بہت جلد یہ معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے اس کے پر کتر دیئے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کے پر جلد بڑھ جائیں۔ زمانۂ جلاوطنی ہی میں اس کے دل میں یہ خیال آنے لگا تھا کہ وہ خود غرض طبقۂ امرا کی حمایت کیوں کر رہا ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ اسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کا حب وطن اس امر کا متقاضی تھا کہ ہر طرح سے جمہوریہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ افسوس ہے کہ حامیان جمہوریہ نے جن کا کوئی زبردست رہبر نہ تھا اس شخص (سسرو) کی پیروی نہ کی جس نے ان کے لئے اتنے مصائب برداشت کیئے تھے۔ مگر دل میں وہ ان کے اب تک ساتھ تھا اور ان کا ساتھ اس نے بغیر سخت پس و پیش کے نہ چھوڑا۔[2]

سسرو کا مکان

(۱۱۱۲) سسرو کو واپس بلانے کے قانون کا منشاء یہ بھی تھا کہ اس کے تمام

---

[1] دیکھو وہ عبارت جو ایلس نے کیٹیلس (۲۰۲۹) میں اپنے حاشیے میں نقل کیا ہے۔

[2] سسرو اٹیکم چہارم ۲، ۵۔

باب ۳

سابقہ حقوق بحال کر دیئے جائیں مگر کوہ پلاٹین پر اُس کا جو مکان تھا اُس کا جھگڑا ابتک باقی تھا۔ کلوڈیس نے اس مکان کو گرا کر اُس کی زمین "دیوتاؤں کی نذر" کر دی تھی اور اُس پر آزادی کا ایک مجسمہ بنوا کر رکھ دیا تھا اور آس پاس کی عمارتوں کی بھی کچھ ترمیم کر دی تھی جس سے اُسے امید تھی کہ سسرو اس زمین سے ہمیشہ کے لیئے محروم ہو جائے گا کیونکہ مذہب اور سہولت دونوں کے لحاظ سے زمین کی واپسی مشکل تھی لیکن سسرو اپنے مکان کے لیئے لڑتا رہا اور اُس کا یہ عذر تھا کہ "دیوتاؤں کی نذر کرنے" کا فعل خلاف قانون تھا۔ ستمبر کے اواخر میں اُس نے اپنا معاملہ پجاریوں کی عدالت میں پیش کیا جنھوں نے تصفیہ کیا کہ اگر کلوڈیس اس زمین کو دیوتاؤں کی نذر کرنے کے لیئے باضابطہ مقرر نہیں ہوا تھا تو اُس کا یہ فعل کالعدم تھا اور زمین واپس ہو جانی چاہیئے۔ اسکے بعد سینیٹ نے زمین کی واپسی اور کلوڈیس کی ترمیمات کو مٹا دینے کا حکم دے دیا۔ کلوڈیس اور ایک ٹری بیون جس نے اُس کی طرف سے کارروائی کو روک دینا چاہا تھا دھمکا دیئے گئے کیونکہ غالباً میلو کے بدمعاشوں نے کلوڈیس کو خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ کانسلوں کو حکم دیدیا گیا کہ حکم بحالی کی تعمیل کرائیں اور جو معاوضہ نقصانات کے صلے میں سسرو کو واجب الادا تھا اسکی تشخیص کریں۔ یہاں تک تو سب کچھ سسرو کے حسب مرضی ہوا مگر اسکے شہر کے مکان اور دیہات کے دو مکانوں کی جو قیمتیں لگائی گئیں اُس سے اُسے سخت مایوسی ہوئی۔ تشخیص کرنے والوں کے اس کمینہ پن کو اُسنے اس امر پر محمول کیا کہ وہ لوگ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ پھر اپنی سابقہ حالت پر آ جائے۔ اسکے علاوہ وہ اس زمانے میں سب عادت مالی مشکلات میں مبتلا تھا اور شہر میں اُسکے مکان کے بننے میں بھی بہت کشت و خون ہوا۔ کلوڈیس نے حملہ کر کے مزدوروں کو بھگا دیا اور کوہ پلاٹین کے ڈھال پر روز خون خرابا ہوتا رہا اور مکانوں پر حملے ہوتے تھے یہاں تک کہ کوئنٹس سسرو کے مکان میں ایک روز آگ لگا دی گئی۔ قانون کی پابندی اور امن و امان کی روما میں اب یہ حالت تھی کہ امن پسند شہری جن میں سسرو بھی شامل تھا سڑکوں پر گذر نہ سکتے تھے اور بہتری کی بھی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اسی اثناء میں ۵۶ ق م کے انتخابات عمل میں آئے۔ امراء نے اس ابتری سے

سلہ قیصر جو سردار پجاری تھا اُس وقت روما میں موجود نہ تھا۔

بابـ۵

نفع اٹھا کر دونوں خدمات کانسلی اپنے قبضے میں کرلیں اور منتخب شدہ پریٹر بھی زیادہ تر انھیں کے تھے۔ اصل جدوجہد ایڈیلوں کے انتخاب کے متعلق ہوئی۔ میلو نے کلوڈیس پر تعض کا مقدمہ چلانے کی دھمکی دی تھی اس لیئے اس مقدمے سے بچنے کے لیئے کلوڈیس اس عہدے کا خواستگار ہوا لیکن اگر انتخاب سے قبل مقدمہ نمبر پر لے لیا جاتا تو کلوڈیس امیدواری سے ممنوع ہو جاتا۔ اس کے متعلق بہت سی سازشیں ہوئیں جس میں کلوڈیس کو کامیابی ہوئی کیونکہ موجودہ کانسل میٹلی لس نیپوس اُس کا عزیز تھا اور اس کی امداد سے کسی عذر قانونی سے یہ مقدمہ نمبر پر نہیں لیا گیا اور کلوڈیس ۵۶ؔ شہ کے لیئے ایڈیل منتخب ہوگیا مگر میلو کی مخالفت کی وجہ سے انتخاب سال اوّل کے اواخر میں ہوا سینیٹ میں میلو کے زبردست معاون تھے مگر جس اجلاس میں اس معاملے پر بحث ہوئی وہ کلوڈیس کے پیروؤں کے ازدحام اور اُن کی دھمکی دینے سے ختم کر دیا گیا اور مقدمہ چلانے کا خیال ترک کر دیا گیا۔ اس طرح کلوڈیس کو اپنی شورش جاری رکھنے کے لیئے ایک سال اور مل گیا۔ اگر اسے کوئی خوف ہو سکتا تھا تو میلو کے سربازوں سے جس کی وجہ سے لوگوں کو یہ خیال ہو گیا کہ اگر ان دونوں کا جھگڑا ختم ہو سکتا تھا تو صرف ان میں سے ایک کے مرنے سے سسرو کو بھی یہ خوب معلوم تھا مگر وہ مایوس نہ تھا۔[۱]

مصر کے معاملات

(۱۳)(۱) بطلیموس آلیتیس[۲] کا معاملہ اس سال (۵۷ؔ شہ) کے واقعات میں قابل لحاظ تھا۔ یہ شخص جو شہنا نواز کے لقب سے مشہور تھا روما کے بعض اشخاص کا مقروض تھا اور اُن کا روپیہ ادا کرنے کے لیئے اُس نے رعایا پر سخت مظالم کیئے جس سے عاجز آکر اُنھوں نے بغاوت کر دی اور یہ بدبخت بادشاہ سکندریہ سے فرار ہو کر اہل روما سے اس امر کا خواستگار ہوا کہ حلیف ہونے کی وجہ سے اُسے تخت پر بحال کرا دیں۔ اہل سکندریہ نے اُس کی بڑی بیٹی کو تخت پر بٹھا دیا تھا۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ بادشاہ روما پہنچ گیا ہے تو اُنھوں نے سَو آدمیوں کا ایک وفد سینیٹ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لیئے

۱؎ سسرو ایڈ کونٹس فراٹر دوم ۱،۲۱۔ ڈائون ۳۹، ۷۔

۲؎ اسٹرابو ۱۷، ۱، ۱۱۔ ڈائون ۳۹، ۱۲۔ ۱۶۔ سسرو نے ۵۶ؔ ۵۵ؔ شہ کے اپنے خطوط میں اس معاملے کا اکثر ذکر کیا ہے۔

باب ۴۵

رواد کیا کہ آلیتیس بحال نہ کیا جائے۔ مصر کے معاملات سے کئی مہینوں تک روما میں ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بطلیموس وفد کے ورود کے قبل روما میں پہنچ گیا تھا۔ پامپی نے جو اس معاملے کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتا تھا اُس کے موافق تھا اور اُس کو اپنا مہمان بھی بنا لیا۔ اگر اہل سکندریہ کی درخواست منظور کر لی جاتی تو کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی مگر پامپی مصر میں اپنے قدم جمانا چاہتا تھا جیسے کہ چند سال قبل قیصر کی خواہش تھی۔ بطلیموس قرضدار تھا مگر وہ اپنے ساتھ نقد روپیہ لایا تھا تاکہ روما کے مدبرین کو اپنا ہمدرد بنائے اور اپنی کاربراری کیلئے لوگوں کو نوکر رکھے۔ اہل سکندریہ کے وفد کے اکثر ایلچی روما نہ پہنچ سکے اور افواہ تھی کہ بادشاہ کے ملازمین نے راستے میں اُن کو زہر دے دیا تھا۔ ستمبر میں سینیٹ نے حکم دیا کہ لینٹولس اسپنتھر جو بحیثیت پروکانسل سلیسیا کا صوبہ دار مقرر کیا گیا تھا آلیتیس کی بحالی کا انتظام کرے۔ ہر شخص کو معلوم تھا کہ آلیتیس نے یہ حکم رشوت دیکر حاصل کیا ہے۔ اسوقت تین جماعتیں تھیں جو علانیہ ایک دوسرے کے مقابلے میں مصروف تھیں۔ اصول پرست جماعت جسکا سرغنہ کیٹو کے غیاب میں ایم فاؤنیس تھا عدم مداخلت کی حامی تھی مگر اس مسئلے کے چھیڑنے سے انھیں کوئی نفع نہیں ہوا۔ اعتدال پسند جماعت کی رائے تھی کہ اس معاملے کو لینٹولس کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جائے۔ سسرو کی بھی یہی رائے تھی اور پامپی بھی بظاہر اس رائے کا موید تھا۔ مگر پامپی کی اصل خواہش یہ تھی کہ اسے خود تصفیے کے لیئے مقرر کیا جائے اور بادشاہ کا صدر تماشہ سینیٹ کے طرفداروں کی قوت کو مضبوط کرنے کے لیئے روپیہ جمع کر رہا تھا۔ جنوری ۵۶ق م میں معاملات اسی الجھاؤ کی حالت میں تھے جبکہ لینٹولس سلیسیا کو روانہ ہوا اور آلیتیس افیسس میں جا کر اپنے موقع کا منتظر رہا۔ سال نو کے شروع ہوتے ہی ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا جس سے معاملات اور بھی پیچیدہ ہو گئے اور پامپی کے دشمنوں کو اس کی تدابیر میں مخل ہونے کا ایک اور موقع مل گیا۔ سائبلی کتابوں سے استخارہ کیا گیا جس میں ایک عبارت نکلی کہ مصر کے معاملات میں مداخلت کی جا سکتی ہے مگر انبوہ کثیر سے

جس میں اب قبرس بھی شامل تھا۔ جسکا الحاق کیٹو نے کیا تھا۔

باب ۳

کام نہ لیا جائے۔ لوگوں کو خیال تھا کہ بغیر فوج کے پامپی جانا پسند نہ کرے گا اور سینیٹ اسے فوج کی کمان دینا نہیں چاہتی تھی۔ جنوری کے مباحثات کے دوران میں کئی نئی تجاویز پیش ہوئیں مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تفصیلی حالات پر نظر ثانی ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اصل مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ یہ مہم پامپی کے سپرد کیجائے یا نہیں۔ سینیٹ نے رائے دی تھی کہ بحالی بالکل نامنظور کر دی جائے مگر گزشتہ کے موسم بہار میں یہ کارروائی روک دی گئی۔ مئی میں سسرو نے لینٹولس اسپنتھر کو لکھا تھا[۵۵] کہ پامپی نے یہ تحریک پیش کی ہے "کہ لینٹولس مصر کو ایک فوج کے ساتھ روانہ کیا جائے مگر بادشاہ کو بغیر فوج کے بحال کردے۔ کیونکہ اس کے خلاف میں کوئی حکم نہیں ہے"۔ مگر ایک ایسی کارروائی کو عمل میں لانے کی ذمہ داری جس کے حق بجانب ہونے کا اندازہ اس کے نتائج سے ہوتا بالکلیہ لینٹولس پر تھی اور وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈالنا کب پسند کر سکتا تھا۔ مصر کے معاملہ کے مباحثات موجودہ کوئی ماحصل نہ ہوا سوائے اس کے کہ روما میں ایک ہل چل مچ گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پامپی کے اغراض کے حصول میں کراسس کا حسد بھی حائل تھا۔

سسرو کے مصائب

(۱۱۴) ۵۶ق م کے اوائل میں روما میں سخت ابتری تھی۔ لینٹولس کو سلیسیا سے واپس بلانے کی ایک تحریک پیش ہوئی مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوا۔ فروری میں کلوڈیس نے مجلس قبائل میں میلو پر غداری کا مقدمہ چلایا اور گو اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوا مگر میلو کی طرف سے پامپی کی موجودگی کی وجہ سے ایک شرمناک واقعہ ہوا۔ فریقین نے ایک دوسرے پر آوازے کسنے شروع کیئے اور گالی گلوج کی نوبت آگئی۔ کلوڈیس سوالات کرتا تھا اور اس کے پیرو جو اپنے کام میں خوب مشاق تھے ایسے جواب دیتے تھے جن سے پامپی کی تذلیل و تحقیر مقصود تھی۔ پامپی کے قدیم دشمن گائیس کیٹو نے بھی اس پر سینیٹ میں حملہ کیا اور بلوے کی تیاریاں ہونے لگیں جس سے پامپی کی جان کے لالے پڑ گئے۔ مشہور تھا کہ کراسس اور چند دیگر اشخاص

---

[۵۴] مثلاً یہ کہ پامپی صرف دو نقیب (لکٹر) لے کر جائے اور بادشاہ کو بحال کردے۔

[۵۵] سسرو (ad fam) یکم، ۲، ۶

باب ۴

روپے سے ڈیس کی مدد کر رہے ہیں۔ پامپی کا رجحان میلو کی طرف اب زیادہ تھا اور اس نے پیسلیے نم اُمدگالی اضلاع سے اپنے موئیدوں کو طلب کیا اور اس طرح اس نے اور میلو نے اس سیلاب کا مقابلہ کیا۔ بدنصیب سسرو کے برے دن آگئے تھے۔ سینیٹ میں جو امرا تھے کلوڈیس اور اس کے بدمعاشوں کے ذریعے سے پامپی کا زور توڑنے کی فکر میں تھے اور اس سے سسرو کی پریشانیاں اور بھی بڑھ گئیں مگر اس اثناء میں وہ عدالتی کام میں مصروف ہوگیا۔ فروری میں وہ ایل کیا لپرنیس بیشیا کا وکیل ہوا جس پر ایمبی ٹس (رشوت دہی) کا الزام تھا اور مارچ میں اس نے پی سیتیس ٹیلیس کی صفائی میں ایک زبردست تقریر کی جس نے اس کی واپسی کے لیے اپنی جان لڑادی تھی۔ اس شخص پر نقض امن کا الزام تھا مگر یہ مقدمہ اس پر دراصل اس لیے کھڑا کیا گیا تھا کہ وہ کلوڈیس کا حریف تھا۔ سیکس ٹیس صاف چھوٹ گیا مگر اس تین ماہ کے عرصے میں سسرو بذات خود سخت پریشان تھا طبقہ امرا Optimates سے اس کے جو تعلقات تھے وہ کمزور ہوتے جاتے تھے اور ان پر اب اسے اعتماد نہ تھا۔ اپنی واپسی کے بعد ہی سے اسے اقرار کرنا پڑا کہ نیک لوگ (یعنی جمہوریت پسند) اب کالعدم ہوگئے تھے اور اس کے لیے اب یہ بھی ممکن نہ تھا کہ بطور خود ایک آزادانہ طرز عمل اختیار کرے کیونکہ بغیر مسلح آدمیوں کے جتھوں کے اس قسم کی کارروائی کرنا اپنی حماقت کا اظہار کرنا تھا۔ اب وہ زمانہ باقی نہ رہا تھا جب اہم معاملات میں پیش پیش رہا کرتا تھا۔ اسی زمانے میں اس نے اٹی کس کو لکھا کہ "میں عمل جراحی سے اب عاجز آگیا ہوں اور خوراک میں پرہیز کر رہا ہوں"۔ باوجود انتہائی احتیاط کے وہ تمام جماعتوں کو خوش نہ رکھ سکتا تھا اس لیے اب ضروری تھا کہ وہ کسی فریق کا طرفدار ہو جائے اور جتنا کہ اس میں اور جمہوریت پسند امرا میں بُعد ہوتا جاتا تھا اتنا ہی اس میں اور ارکان اتحاد ثلاثہ میں ارتباط بڑھتا جاتا تھا۔ گویہ ارتباط اس کے خلاف مزاج تھا۔

لہ سسرو ایڈ اٹی کم چہارم ۲،۳
(۲) " " " ۳،۴

باب

اتحاد مذکور کے ابتدائی زمانے میں اُس نے ارکان کے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کر دیا تھا مگر اب تینوں ارکان میں اس قدر موافقت نہ تھی اس لئے انکی طرف سے زیادہ خطرہ نہ ہو سکتا تھا۔ پامپی کے رسوخ پن اور دیر آشنائی کا وہ شاکی تھا مگر تاہم چونکہ وہ پامپی کو اتحاد ثلاثہ کا رکن اعظم خیال کرتا تھا اس لیے پامپی سے خلا ملا ہو جانا اس کے لئے باعث مسرت تھا خصوصاً اس لئے کہ اب کراسس کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ایٹی کس ایک زمانہ شناس آدمی تھا اس نے سسرو سے کہدیا کہ تمھارا رجحان اب اتحاد ثلاثہ کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ چونکہ وہ مصالح کے لحاظ سے ایک آزادانہ طرز عمل اختیار کرنا چاہتا تھا اس لئے اس رجحان کے دبانے کی کوشش کرتا تھا مگر اس میں اُسے کامیابی نہ ہوئی جسکا ثبوت ایک مسئلے کے معرض بحث میں آجانے سے ہو گیا جس میں اُس نے آزادانہ طرز عمل اختیار کرنے کی کوشش کی[۵۱]

کیمپینیا کی اراضی

(۵ ۱۱۱) ۱۰ دسمبر ۵۷ کو ایک جدید ٹری بیون پی رُوٹی لیس لُوپس نے کیمپینیا کی اراضی کا مسئلہ سینٹ میں پیش کیا۔ بظاہر اس اراضی کے متعلق کچھ شکایات تھیں اور غالباً پامپی کے سپاہیوں کو اراضی عطا کرنے میں بھی ویسی ہی ناکامی ہوئی تھی جیسا کہ سولا کے سپاہیوں کو اراضیات کے دینے میں عطیات مذکور سے سلطنت کو اُن رقوم سے ہاتھ دھونا پڑا جو سابق میں اجارے کے ذریعے سے وصول ہوتی تھیں اور جن پر سلطنت کے خزانے کا دار و مدار تھا۔ گو ممالک مشرقی سے جو آمدنی ہوتی تھی وہ بڑھ گئی تھی مگر اخراجات بھی بہت بڑھ گئے تھے کیونکہ فراہمی غلّہ کے لیئے۔ صوبہ داران مقدونیہ و شام و گال کو رقوم کثیر عطا کی گئی تھیں۔ کیمپینیا کے انتظامات میں خواہ کچھ بھی خرابی ہو مگر سسرو کو خوشی ہوئی

---

۵۱ سسرو ایڈ کوئنٹس فراٹرد دوم ۱ ۱

۵۲ انتظامات میں کچھ خرابی ضرور تھی جسکا ثبوت نوجوان کیوریو کی ایک تجویز سے بھی ہوتا ہے جو اسنے ۵۰ ق م میں پیش کی تھی اور جسکی تفصیل معلوم نہیں۔ دیکھو (Adfaim) ہشتم ۱۱ ۴ اور سسرو ایڈ ایٹی کس ہفتم ۷ ۶

۵۳ ممکن ہے کہ سلطنت کی اراضی کے تقسیم کرنے کا کوئی نتیجہ نہ ہوا اور خانگی اراضی کے خرید کرنے کے سلسلے کو جاری رکھنے کا مسئلہ زیر بحث رہا ہو۔

باب ۵

کیلیوس نے اپنی تقریر میں انھیں دلیلوں کو دُہرایا جو اُس نے خود سات سال قبل روئس کے مسودۂ قانون کے خلاف میں پیش کی تھیں قیصر نے علائے اراضی مذکورہ کے قانون کے نفاذ میں سخت غلطی کی تھی اور سسرو کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی تھی۔ سسرو اس قدر سادہ لوح تھا کہ اس نے خیال کیا کہ اُس کے خیالات کا کچھ اثر تھا۔ لیوپس نے اثنائے تقریر میں قیصر پر کئی چوٹیں کیں اور پامپی سے مداخلت کی استدعا کی۔ مگر پامپی فراہمی غلہ کے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہاں موجود نہ تھا اس لیئے منتخب شدہ کانسلوں میں سے ایک مسمی نے الیس کارنیلیس لینٹولس مارکیلی نس نے اس مسئلے پر پامپی کے غیاب میں بحث کرنے کے خلاف میں صدائے احتجاج بلند کی۔ اس مسئلے پر ۵ اپریل کو پھر بحث ہوئی اور اس کے قبل ہی ایک رقم خطیر (قریب ۳½ لاکھ پونڈ انگریزی) غلے کے خرید کرنے کے لیئے پامپی کے سپرد ہوئی۔ سینیٹ کے اراکین میں بہت جوش تھا کیونکہ خزانہ خالی ہو رہا تھا اور غلہ بہت گراں ہو گیا تھا۔ سسرو نے بھی اس پرجوش مباحثے میں شرکت کی اور خریدی اراضی کے طرز عمل میں تغیر کرنے کا مشورہ دیا۔ اس اجلاس میں کوئی فیصلہ نہ ہوا اور یہ طے پایا کہ مسئلۂ مذکور پر جملہ اراکین کی موجودگی میں ۱۵ مئی کو پھر بحث ہو۔ سسرو کا بیان ہے کہ پامپی موجود تھا مگر اُس نے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ بالکل ساکت رہا۔ اس کے بعد وہ فراہمی غلہ کیلیئے روما سے افریقہ اور سارڈینیا کی طرف چلا گیا۔ مگر ۱۵ مئی سے قبل بہت سے اہم واقعات ہو گئے۔ پامپی سارڈینیا سے قیصر سے ملاقات کرنے کے لیئے چلا گیا جس کی وجہ سے سیاسی حالت میں ایک فوری اور غیر مترقبہ تغیر ہو گیا۔[۱]

اتحاد ثلاثہ کی تجدید لیوکا کی مجلس شوریٰ

(۱۱۱۶) ۵۶ ق م کے موسم سرما میں الیریکم اور گال این روئے آلپ کے انتظامی معاملات کو طے کرنے اور سال آئندہ کی معرکہ آرائیوں کے لیئے جہازوں کا بیڑہ تیار کرنے کے لیئے ہدایات بھیج دینے کے بعد قیصر کو موقع ملا کہ روما کے سیاسیات کی طرف بخوبی متوجہ ہو۔ اُس زمانے کی سیاسی تحریکوں سے

---

[۱] سسرو ایڈ کوئنٹس فراٹر۔ دوم ۵-۱۔

باب ۳

وہ پورے طور پر باخبر تھا اور اپنے دونوں شریکوں کی موجودہ حالت کو اُن سے بہتر سمجھتا تھا۔ کراسس بیکاری سے گھبرا اُٹھا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی کارِ نمایاں کے سرانجام میں مصروف ہو خصوصاً اس لیئے کہ اُس کے بیٹے نے گال میں جو نام آوری حاصل کی تھی اس کی وجہ سے خود اس میں جوش سپہ گری پیدا ہو گیا تھا۔ سسرو یا پامپی سے وہ خوش نہ تھا اور فراہمی غلہ کی خدمت پامپی کے سپرد ہو جانے سے اُس کی آتش حسد مشتعل ہو گئی تھی۔ پامپی بھی پریشان اور بےچین تھا اور چونکہ اُسے اپنی کمزوریوں کا احساس نہ تھا اس لیئے وہ شاکی تھا کہ میری قابلیت اور خدمات کا کوئی اعتراف نہیں کرتا۔ ہردل عزیز رہنے کا اُسے خبط تھا اور اُس کو اپنا حق خیال کرتا تھا۔ اسے غیر معمولی اقتدارات دیئے گئے تھے مگر اس پر بھی وہ خوش نہیں ہوا اور اس کی ہردل عزیزی اب بالکل زائل ہو گئی تھی۔ اس اثناء میں امرائے جمہوری کی قوت اور ہمت بڑھ رہی تھی۔ کیٹو قبرس سے واپس آگیا تھا یا واپس آنے کو تھا۔ قیصر کو اُسی زمانے میں معلوم ہوا کہ سسرو اُس کے قانون زرعی کے منشا کو کالعدم کرنے میں مصروف تھا۔ یہ گویا ارکان اتحاد ثلاثہ کی قوت کی جڑ کاٹنی تھی اور اُس کا کچھ دن کے بعد سسرو نے اقرار بھی کیا۔ قیصر نے چشم زدن میں سسرو کی اس چال کی اہمیت اور اُس کے خطرناک نتائج کو تاڑ لیا۔ اس کی خبر اسے مارچ ہی میں مل گئی تھی جب وہ کراسس سے مشورہ کرنے کے لیئے راونیا گیا ہوا تھا۔ روما میں قیصر کو واپس بلانے کے منصوبے ہو رہے تھے حالانکہ انتظاماً سابق کے لحاظ سے اس کی سپہ سالاری مارچ ۴۹ء میں ختم ہوتی تھی۔ مگر اسے خوب معلوم تھا کہ اوّلاً گال کی پوری فتح کے لیئے صرف دو اور معرکہ آرائیاں کافی نہ تھیں۔ ثانیاً اگر اسکے وہ دشمن جو کہ روما میں تھے اس پر حملہ کریں تو اُسے خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی اور اُس کے شرکاء سے کوئی مدد نہ ملے گی اور ثالثاً اگر اُسے خانہ جنگی پر مجبور کیا جاتا تو ابھی وہ اس کے لیئے تیار نہ تھا۔ اس لیئے وہ کراسس کو اپنے ساتھ لیوکا[1]

---

[1] سوئی ٹونیس (جولیس ۲۴) کا بیان ہے کہ لیوکا قیصر کے صوبے میں تھا مجھے اس کے متعلق شبہہ ہے مگر یہ امر نہایت مشکوک ہے۔ میری رائے میں یہ خیال صحیح ہے کہ

باب ۵

واقع شمالی ایٹروریا میں لے گیا اور وہیں پامپی سمندر کی راہ سے سارڈینیا سے پہنچ گیا اور اسے کوہ ایپی نائن کو طے کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اپریل سنہ ۵۶ق م میں چند روز کے لئے یہ سنسان دیہاتی قصبہ سلطنت روما کا مرکز ہوگیا۔ اس ملاقات کی خبریں دور دور پھیل گئیں۔ اتحاد ثلاثہ کے احیاء اور اس کے کارگر بنادینے سے مستقبل قریبہ میں اصل مرکز اقتدار کے متعلق جو شبہات تھے سب رفع ہو گئے۔ جن لوگوں کو اپنے ذاتی نفع کا خیال تھا سب بعجلت لیوکا میں پہنچ گئے۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ وہاں ۲۰۰ اراکین سینیٹ جمع تھے۔ ان میں کئی حکام تھے اور دو صوبہ دار تھے جو سارڈینیا اور ہسپانیہ جارہے تھے اور ان حکام کے ہم کاب ۱۲۰ لکٹر (نقیب) تھے قیصر کے صاف اور سلجھے ہوئے خیالات اور اس کی فراست، ہمدردانہ طرز عمل اور ذاتی وجاہت کی بدولت تینوں اصل اراکین اتحاد کے درمیان تمام معاملات بخوبی طے ہوگئے اور ان تینوں نے نام نہاد جمہوریہ کے تمام اعزازات اور عہدوں کو باہم تقسیم کرلیا۔ سال مابعد کے اوائل میں سسرو بیان کرتا ہے[1] کہ افواہ تھی کہ پامپی کی ایک خانگی یادداشت کی کتاب میں متعدد سالہائے آیندہ کے کانسلوں کے نام درج تھے۔ مگر اس مشہور مجلس شوریٰ کی اصل غایت یہ تھی کہ شرکائے اتحاد اپنے حصوں کے متعلق تصفیہ کرلیں۔

مجلس شوریٰ کے نتائج

(۷ ۱۱۱) اولاً یہ ضروری تھا کہ پامپی اور کراسس میں مصالحت ہوجائے۔ قیصر کے حسن سعی سے اتحاد منافی حسد اور دیگر اسباب رنجش پر غالب آگیا۔ روما میں سب کام بگڑتے جاتے تھے مگر لیوکا میں سب مشکلات آسان ہوگئیں اور مشترک طرز عمل کا

بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ۔ کہ اُس زمانے میں اس سمت میں مگرا ندی اطالیۂ خاص کی سرحد تھی۔ اگر لیوکا صوبے میں شامل تھا تو غالباً سولا نے اس کو شامل کردیا ہوگا۔ اس شہر کو غالباً سہولت کے خیال سے منتخب کیا گیا تھا۔ قیصر اس قسم کا آدمی نہ تھا کہ چند روز کیلئے اپنے صوبے کی سرحد سے چند میل آگے بڑھنے سے ڈرتا اور کوئی اُسے روکنے والا بھی نہ تھا۔ نسین (Landeskunde) جلد ۲ دوم ۷ ۲۸ ـ ۲۸۸ کا خیال ہے کہ لیوکا صوبے میں شامل تھا۔ دیکھو فقرات ۱۲۱۹ - ۷ ۱۲۱ کتاب ہذا۔

[1] سسرو ایڈ اٹیکم چہارم ۸ ب ۷ ۲۔

باب ۸

ایک جامع خاکہ تیار کیا گیا جس کے ذریعے سے قیصر کے دونوں غلط راہ پر چلنے والے شرکا (کراسس و پامپی) کی اغراض کے حصول کے سامان پیدا ہو گئے۔ ارکان ثلاثہ کی مجلس شوریٰ میں سینیٹ یا مجلس عامہ یا ہر سال منتخب ہونے والے حکام کے وجود سے کوئی زحمت پیدا نہ ہو سکتی تھی اور جمہوریہ کے اعضائے مذکور کا اب صرف یہ فرض رہ گیا تھا کہ ایک زبردست قوت محرکہ کے اشارے پر چلیں اور یہ قوت اتحاد ثلاثہ کے احیاء سے لیوکا میں موجود تھی۔ پامپی اور کراسس دونوں کی خواہش تھی کہ انھیں کسی اہم صوبے کی صوبہ داری اور ایک زمانہ دراز کے لیے سپہ سالاری مل جائے اور اس کے ساتھ ایک زبردست فوج ان کے زیر کمان ہو۔ دعاوی مذکور کو فوراً تسلیم کر لیا گیا اور غالباً تفصیلی امور بھی طے ہو گئے کیونکہ سینیٹ اور مجلس عامہ کی منظوری میں کوئی دقت نہ تھی اور قرعے سے تصفیے کے متعلق بھی کوئی مناسب انتظام ہو سکتا تھا۔ آئندہ کے لیے حسب ذیل انتظامات کیے گئے۔ پامپی اور کراسس دوسری مرتبہ ۵۵ق م کے لیے کانسل منتخب ہوں جس سے اولاً ایل ڈومی ٹیس آہینو باربس خدمت کانسلی سے محروم رہے اور ثانیاً جن صوبہ جات کو انھوں نے اپنے لیے تجویز کیا تھا اُن کی حکومت حاصل کر لینا آسان ہو جائے۔ پامپی کے لیے ہسپانیہ کے دونوں صوبے تجویز کیے گئے تھے اور غالباً یہ بھی طے ہو چکا تھا کہ اگر وہ روما میں رہنا ضروری خیال کرے تو اپنی طرف سے نائب صوبہ دار بھی مقرر کر سکتا ہے۔ مگر اسس کے سپرد صوبۂ شام ہوا اور اسے یہ بھی موقع دیا گیا کہ پارتھیوں سے جنگ کر کے نام و نمود حاصل کرے۔ پارتھیوں سے پرخاش جوئی کی کوئی وجہ نہیں تھی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کی قوت بڑھ رہی تھی اور علاوہ ازیں لیوکا میں حق و باطل کی کسی کو زیادہ پروا نہ تھی۔ دونوں سپہ سالاروں کے ساتھ حسب ضرورت افواج تھیں اور پامپی کا تقرر کم از کم پانچ سال کی میعاد کے لیے تھا۔ قیصر کی سپہ سالاری میں پانچ سال کی توسیع کی گئی یعنی مارچ ۵۴ق م سے مارچ ۴۹ق م تک۔ پلوٹارک کا بیان ہے کہ ارکان ثلاثہ پُرزور کارروائی کرنے والے تھے۔ یہ بیان غالباً صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ روما کے یہ تینوں حقیقی حکام دستور جمہوری کی رکاوٹوں کو اپنا سدّ راہ ہونا پسند نہ کرتے تھے۔

جدید انتظامات۔ سسرو کی تخریب

(۸ ۱۱۱) ارکان ثلاثہ نے اپنی اغراض کے حصول کے لیے جو طرز عمل قرار دیا تھا

باب ۶

اُس کا بھی تصفیہ ہو چکا تھا اور اس تصفیہ پر بھی قیصر کی فراست کی مہر ثبت ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر نے اپنے دوستوں کو پامپی اور کراسس کی کانسلی کے لیئے تائید کرنے کے لیئے لکھنے اور اپنے سپاہیوں کو روما جانے اور رائے دینے کی غرض سے رخصت دینے کا وعدہ کیا۔ سپاہیوں کو رخصت دینے کا معاملہ کچھ صاف نہیں کیونکہ وہ ایسے اشخاص کو رخصت نہ دے سکتا تھا جو صدہا میل دور شمالی گال میں تھے اور جن کی موسم گرما میں میدان جنگ میں اور موسم سرما میں چھاؤنیوں کی حفاظت کے لیئے ضرورت تھی۔ اس لیئے رائے دینے کے لیئے بہت سے سپاہیوں کے آنے کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ اگر سپاہی زیادہ تعداد میں آئے تھے تو وہ گال این روئے آلپ کے نوآموز سپاہی ہوں گے جو ابھی تک میدان جنگ کو نہیں بھیجے گئے تھے۔ لیکن یہ امر مشتبہ ہے کہ رائے دہندہ سپاہیوں کو بھیجنے کے وعدے کا کیا نتیجہ ہوا۔ البتہ ہمیں اتنا معلوم ہے کہ انتخابات قصدا[۵۱] کاٹوؤں کے ذریعے سے ختم سال تک ملتوی کر دیئے گئے۔ اس التوا سے مقصد غالباً یہ ہوگا کہ رخصت یاب سپاہی انتخاب میں شریک ہو سکیں مگر سال مذکور میں انتخاب کا نہ ہونا بھی یقینی ہے۔ شرکائے اتحاد کے لیئے پریشان کن مخالفین کی زبانیں بند کرنا یا اُن کو دبا دینا ضروری تھا۔ ان میں کیٹو نہ تو دبنے والا تھا اور نہ لالچ میں آنے والا اس لیئے اُسے ہر طرح پریشان کرنا لازمی تھا۔ کلوڈیس پامپی کو پریشان کیا کرتا تھا مگر صرف اس لیئے کہ کراسس اس کا حامی تھا۔ مگر کلوڈیس کا سلوک پامپی کے ساتھ بالکل بدل گیا اور یہ بھی غالباً اتحاد ثلاثہ کے احیاء کا نتیجہ تھا۔ سسرو کے متعلق اسباب و نتائج میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اسکی واپسی کے بعد پامپی اور اُس کے درمیان بہت خلا ملا تھا اور جب اس نے قیصر کے قانون زرعی پر حملہ کیا تو پامپی بالکل ساکت رہا تھا۔ مگر پامپی کے ساتھ قیصر نے وہ مراعات ملحوظ رکھا تھا

[۵۱] جن سپاہیوں کا ڈائون (۳۹، ۳۱) نے ذکر کیا ہے کہ وہ ۵۵ق م کے اوائل کے انتخاب میں شریک تھے غالباً نوجوان پی کراسس کے زیر کمان تھے۔ میری رائے میں ان سپاہیوں کی تعداد کو زیادہ خیال کرنیکی کوئی وجہ نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انکی تلواریں کارگر ثابت ہوئیں نہ کہ انکی رائیں۔

[۵۲] لینگ تاریخ روما سوم ۳۲۸۔

باب ۹

جن سے ناعاقبت اندیش جمہوریت پسند اُسے محروم کرنا چاہتے تھے۔ اس لیئے اب اگر سسرو کی کچھ روک تھام نہ ہوتی تو دوسرے بھی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے۔ ڈومی ٹیس پہلے ہی سے اس فکر میں تھے کہ قیصر کو گال سے محروم کردے۔ اگر کنیئو پولس اور دیگر اشخاص اُس کی تائید پر آمادہ ہو جاتے تو پھر کیا ہوتا؟ اس لیئے پھر ایک دفعہ پامپی نے سسرو کا ساتھ چھوڑ دیا[1] اور اس کو خاموش رکھنے کا وعدہ کیا۔ لیوکا سے واپسی میں اُس نے کوئنٹس سسرو سے صاف کہہ دیا کہ میں نے تمھارے بھائی کی طرف سے ضمانت کی ہے کہ وہ اتحاد ثلاثہ کی مخالفت نہ کرے گا اور اگر تم نے اپنے بھائی کو متنبہ نہ کیا کہ اُس کو اپنا طرز عمل بدل دینا چاہیئے تو اُس کی حماقت کا خمیازہ تمھیں کو اُٹھانا پڑے گا۔ کوئنٹس نے یہ پیام سسرو کو فوراً پہنچا دیا اور اس دھمکی کا فوراً اثر ہوا۔ سسرو کو یاد دلایا گیا کہ تمھاری واپسی قیصر کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ہوئی ہے اور اس شرط پر کہ تم اسکی کارروائیوں پر کسی قسم کی نکتہ چینی نہ کرو۔ سسرو کلوڈیس کی طرف سے بھی غافل نہ تھا جس نے اب بھی اُس کو پریشان کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی صورت سے سسرو پھر جلا وطن ہو جائے۔ سسرو کو مجبوراً سر تسلیم خم کرنا پڑا اور کیمپینیا کی اراضی پر جو مباحثہ ۱۵ مئی کو ہونے والا تھا پھر کبھی نہ ہوا[2]۔

سسرو۔ گال کی طرف داری

(۱۱۱۹) اپنے آزادانہ طرز عمل کو ترک کر دینے کے بعد سسرو کو معلوم ہو گیا کہ اب اُس پر ارکان ثلاثہ کی بندگی فرض ہو گئی ہے۔ امرا خوش تھے کہ وہ[3] ارکان مذکور سے چھیڑ کر رہا ہے مگر انھیں اس سے کوئی اُنس نہ تھا اور اُس کو حملوں سے بچانے کے لیئے وہ خود خطرے میں نہ پڑنا چاہتے تھے۔ اس لیئے سسرو کو اس جماعت سے قطع تعلق کرنے جس سے اُس کے اغراض متحد تھے اور پامپی کی متابعت کرنے کے لیئے کافی ووافی وجوہ مل گئے۔ پامپی اب قیصر کی عیب جوئی سے باز آگیا تھا اور لیوکا میں جو تدبیریں سوچی گئی تھیں انھیں عمل میں لانے میں مصروف تھا۔ سسرو جو

[1] سسرو (Adfam) یکم ۹-۸-۱۲
[2] سسرو ایڈ کوئنٹس فراٹر دوم ۲-۶ - اس عبارت میں سکوت زیادہ ہے۔
[3] سسرو Adfam یکم ۹-۱۰- ایڈ اٹی کم چہارم ۵

باب ۵

ہوا اپنے پرانے رفیقوں سے برگشتہ خاطر ہو رہا تھا رفتہ رفتہ بجائے خاموشی کیساتھ ارکان ثلاثہ کے تفوق کو تسلیم کر لینے کے اب اُن کی علانیہ تائید کرتا تھا۔ مگر اپنے خطوط میں وہ اپنے شبہوں کا اظہار کرتا ہے اور سیاسی معاملات میں اپنی بے بسی پر ماتم کرتا ہے۔ مگر عزلت گزیں ہو کر وہ سیاسیات سے علیحدہ نہیں ہوتا تھا اس لیئے وہ اسی ڈھرے پر رہا اور ۵۶ سنہ کے اواخر میں اُس کے گلے میں طوق غلامی پورے طور سے پڑ گیا۔ اُس کے خیالات کے اس تغیر کا باعث قیصر تھا جس نے اپنے خطوط اور پیاموں سے اس ذکی الحس شخص کو یہ یقین دلا دیا کہ اُس کی پوری قدر کی جاتی ہے اور اُس کی اطاعت قبول کرنے پر پردہ ڈالدیا۔ پرانی دوستیاں پھر تازہ ہوگئیں اور سسرو کو جو رومامیں زیادہ خوش نہ تھا یہ فخر ہو گیا کہ اُس کی درخواستوں اور سفارشی خطوط پر گال کا سپہ سالار (قیصر) خاص لحاظ کرتا ہے۔ قیصر اس کی تحریروں اور معمولی نظموں کو بھی پڑھا کرتا تھا جس سے وہ بہت خوش تھا۔ اسی سلسلے میں یہ بیان کرنا بھی مناسب ہوگا گو یہ قبل از وقت ہے کہ قیصر اپنی ماتحتی میں سسرو کے بھائی کو ایک اہم فوجی خدمت پر مقرر کر رہا تھا۔ لیوکا کی مجلس شوریٰ کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ اولوالعزم افراد کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ قابل افسروں کے لیئے گال میں بیش قرار مواقع موجود ہیں۔ قیصر نے لوگوں کی وہاں خوب خاطر مدارات کی اور بہت سے مدبر امداد دینے کے وعدے پر بیش قیمت رقوم وہاں سے لے کر واپس ہوئے۔ قیصر کے اسٹاف کے ارکان سے اثنائے گفتگو میں لوگوں کو معلوم ہوا ہوگا کہ قیصر نے اپنے مراسلات میں اپنی عظیم الشان فتوحات کے بیان کرنے میں مبالغے سے کام نہیں لیا تھا اور اُن کے دلوں میں یہ خیال ضرور گزرا ہوگا کہ نام و نمود حاصل کرنے اور مال غنیمت میں شریک ہونے کا ایسا موقع بہت کم آتا ہے۔ یہ خبر بہت جلد شایع ہوگئی اور اعلیٰ خاندانوں کے اکثر نوجوان آمادہ ہوگئے کہ پرو کانسل قیصر کے زیر کمان ایک دو معرکہ آرائیوں میں شریک ہوں

[1] سسرو اور قیصر کے تعلقات پر جی۔ بوائسئیر نے قابلیت کے ساتھ اپنی کتاب "سسرو اور اُس کے دوست" میں بحث کی ہے۔

باعث جو خوش قسمت مشہور تھا اور خدمات کا کافی معاوضہ دیا کرتا تھا۔ قیصر کی ماتحتی میں جن لوگوں کو فوجی خدمات کے انجام دینے کا شوق ہوا ان میں کوئنٹس سسرو بھی تھا۔ ۵۴ء میں قیصر اُسے بطور اپنے نائب (لیگیٹ) کے لے گیا اور اُس نے جیسا کہ آگے چلکر ذکر آئیگا گال میں بہت نام حاصل کیا۔ سسرو اپنے بھائی کی اس عزت افزائی سے بہت خوش ہوا۔

سسرو کے مزید حالات۔ کائی لیس کا مقدمہ

(۱۱۲۰) اب ہم بیان کریں گے کہ سسرو کی لیوکا کی مجلس شوریٰ کے منعقد ہونیکے قبل کیا حالت تھی۔ اوائل سال زیر تذکرہ میں سسرو پی سیس ٹیس کے مقدمے کے دوران میں قیصر کے نائب پی وائی نیس سے بھڑ گیا۔ یہ شخص استغاثے کیطرف سے گواہ تھا اور سسرو نے روما کی عدالتوں کے رواج کے مطابق ایک خاص تقریر میں اس سے سوالات (Interrogatio) اس غرض سے کئے کہ اس کی شہادت مشتبہ ہو جائے اور سوالات مذکور کے ذریعے سے اس نے نہایت سختی کے ساتھ اُس کے ذاتی عیوب کو آشکارا کرادیا۔ سسرو کی یہ تقریر بمقابلہ اسکی تقریروں کے گالی گلوچ سے بھری ہوئی ہے البتہ اُس نے وائی نیس اور قیصر کے افعال میں امتیاز کرنیکی کوشش کی ہے۔ وائی نیس کو ناقابل اعتبار قرار دینے کے لئے سسرو نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ گو صرف نائب تھا مگر ایسے افعال اس سے سرزد ہوئے تھے جس کے لئے اُس کا آقا بھی معاف نہیں کیا جاسکتا تھا۔ سسرو کو ناز تھا کہ اُس نے اس شخص کی خوب مرمت کی تھی اور اسے ہمیشہ کے لئے خاموش کر لیا تھا۔ مگر وائی نیس نے بھی اس پر ایک وار کیا جو خالی نہ گیا اُس نے کہا کہ قیصر کے عروج نے سسرو کو مجبور کر دیا تھا کہ سیس ٹیس کی حمایت میں تقریر کرنے میں اُس پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے۔ کلوڈیس سے بھی چھیڑ چھاڑ جاری تھی جس کے سلسلے میں خلاف فطرت واقعات کے ظہور میں آنے اور نجومیوں (Haruspices) کی رپورٹ کی وجہ سے جو سینیٹ میں پیش ہوئیں نوک جھونک کا سلسلہ جاری رہا۔ نجومیوں نے مذہبی رسوم کی جن خلاف ورزیوں کی شکایت کی تھی ان میں سے بعض ایسی تھیں جس سے کلوڈیس اور سسرو ایک دوسرے کو متہم

لہ سسرو نے اپنے بھائی کی طرف سے جو درخواست پیش کی تھی اور اُس کا جو حشر ہوا اسکے متعلق دیکھو ایڈ کوئنٹس فراٹر دوم ۱۰ (۱۲) ۵۷۴۔

باب ۱۲

کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو غلیظ گالیاں دے رہے تھے۔ سسرو کو کلوڈیس سے ایم کائی لیس رُوفس کے مقدمے میں بدلہ لینے کا موقع مل گیا جس پر کلوڈیس کے ایما سے نقض امن (vis) کا الزام لگایا گیا تھا۔ کائی لیس[1] ایک زمانے میں کلوڈیس کی بہن کلوڈیا کا عاشق تھا اس لیئے بھائی بہن دونوں اُس کے دشمن ہو گئے تھے۔ کراسس اور سسرو نے اُس کی صفائی میں تقریریں کیں جس کی وجہ سے وہ بری ہو گیا۔ سسرو نے اپنی تقریر میں کلوڈیس اور کلوڈیا کی خوب قلعی کھولی مگر اس کے علاوہ اس تقریر میں چند امور اور بھی قابل لحاظ ہیں۔ ملزم کیٹی لین کے ہمنواؤں میں تھا اور جوانی کے زمانے میں وہ اسقدر عیاش تھا کہ روما کے اہل روما باوجود اپنی اخلاقی خرابیوں کے اس کی حرکات کو نازیبا خیال کرتے تھے۔ سسرو نے کیٹی لین کی شرکت کے الزام سے اُسے نہایت خوبی اور ہوشیاری سے بچایا ہے اور اسکی زمانۂ جوانی کی بے اعتدالیوں پر پردہ ڈالنے میں اُس نے اپنا کمال دکھادیا ہے۔ کائی لیس پر ایک یہ الزام تھا کہ وہ زہر خورانی کے بعض مقدمات خصوصاً فلسفی ڈائون کے قتل[2] میں بھی شریک تھا جو سکندریہ کے وفد کا صدر تھا۔ کائی لیس کے مقدمے میں سسرو نے جو تقریر کی اُس کی ٹھیک تاریخ معلوم نہیں مگر اغلب ہے کہ یہ تقریر اوائل سال میں ہوئی۔ واقعات مذکورۂ بالا سے واضح ہوگا کہ روما میں اُس زمانے میں بہت ہلچل تھی کیونکہ مقدمات مذکورہ کی سماعت[3] کے دوران میں بدمعاشوں کے جتھے اپنے کام میں مشغول تھے اور فراہمی غلہ کے متعلق جو پریشانی تھی ابھی تک رفع نہیں ہوئی تھی۔

کانسلوں کے صوبجات پر مباحثہ

(۱۲۱) موسم گرما میں قدرے سکون ہو گیا۔ پامپی کے انتظامات کی تکمیل کی وجہ سے غلہ وافر ہو گیا تھا اور کلوڈیس کو بھی غالباً متنبہ کردیا گیا تھا کہ اپنی حرکتوں سے

---

[1] میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ سسرو کی تقریر De haruspicum vespovso پر بعد میں نظرثانی ہوئی ہے مگر میں اس کو جعلی نہیں خیال کرتا گو وہ اعلیٰ درجے کی نہیں ہے۔

[2] کائی لیس کے متعلق دیکھو بوا سیر (سسرو اور اُس کے دوست) اور ٹائرل سسرو کی مراسلت۔ دیباچہ جلد سوم۔

[3] سسرو پر و کائی لیو ۲۳، ۵۴ و مابعد۔

باز آئے۔ احیا شدہ اتحاد ثلاثہ کی قوت محرکہ سے پھر کام بخوبی چلنے لگا۔ لوکا کا معاہدہ | بابچہ
ابھی تک صیغۂ راز میں تھا۔ سینیٹ کی رائے سے قیصر کو روپیہ دیا گیا تاکہ وہ ان سپاہیوں
کی تنخواہیں دیدے جنھیں اُس نے اپنی ذمہ داری پر بھرتی کیا تھا اور دس نائبوں
(Legate) کے تقرر کی بھی اُسے اجازت دی گئی جو خلاف معمول تھی۔ سسرو نے طوعاً وکرہاً
ان تجاویز کی تائید کی اور اسی طرح سینیٹ نے بھی اُنھیں منظور کرلیا۔ جون میں ایک
مباحثہ ہوا کہ سنہ ۵۵ کے کانسلوں کو سنہ ۵۴ میں کونسے صوبے سپرد کیئے جائیں۔ اصولاً
کانسلان مذکور کا انتخاب سال حال (سنہ ۵۶) کے موسم گرما میں ہوتا اور گائیس گراکس
کے قانون سیمپرونیا کے لحاظ سے (جس پر اکثر عمل نہ ہوتا تھا) اُن کے آئندہ صوبوں
کا تعین انتخاب سے قبل ہوجانا چاہیئے تھا۔ مگر ابھی تک کسی کو یہ نہ معلوم تھا کہ پامپی
اور کراسس بھی امیدوار ہیں۔ پیسو اور گابی نیس کو مقدونیہ اور شام سے بلانا
ضروری تھا۔ پیسو نے اپنے صوبے کا انتظام اس قدر خراب رکھا تھا کہ اندرونی
بےچینی اور وحشی حملہ آوروں کی دار و گیر کی وجہ سے روما کے مفاد معرض خطر میں
پڑ گئے تھے۔ گابی نیس روپیہ جمع کرنے میں اس قدر منہمک تھا کہ اُس نے روما کے
وصول کنندگان محاصل کے حقوق کا مطلق لحاظ نہ رکھا۔ سِروِلیس الیساریکس
نے ان دونوں صوبہ داریوں کو جدید کانسلوں کے لیئے تجویز کیا۔ اپنے دونوں دشمنوں
(پیسو و گابی نیس) کو ضرر پہنچانے کے لیئے سسرو[1][2] نے اس تجویز کی تائید کی مگر
اس کے ساتھ یہ تحریک بھی پیش کی کہ پریٹر صوبہ دار بناکر بھیج دیئے جائیں تاکہ پیسو
اور گابی نیس بجائے جنوری سنہ ۴۹ کے ایک سال قبل واپس بلا لیئے جائیں۔
موجودہ کانسل تجویز اوّل الذکر کے موافق تھے کیونکہ اُس کے ذریعے سے قیصر
گال سے علیحدہ کیا جاسکتا تھا اور اُس کی خطرناک ترقی رُک سکتی تھی۔ مگر قیصر کے
قبضے میں دونوں صوبجات گال تھے۔ گال این روئے آلپ جو مجلس عامّہ نے
اُس کے تفویض کیا تھا مارچ سنہ ۴۹ سے قبل اس سے نہیں لیا جاسکتا تھا کیونکہ

---

[1] سسرو (Adfam) یکم ۷، ۱۰
[2] دیکھو اس کی تقریر (De provinciis cusulavlbass)

باب ۱۳ قانون وا ٹی نی کے منسوخ کیئے جانے کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن صوبۂ بعیدہ جس سے اسکو راست تعلق تھا ہر سال شروع جنوری میں سینٹ کی رائے سے اُس کے تفویض ہوتا تھا۔ قانوناً اس صوبے سے اُسے محروم کر دینا ممکن تھا مگر یہ فعل خود سینٹ کے طرز عمل کے خلاف ہوتا جس نے قیصر کی پیش قدمی اور اُس کی فتوحات کا اعتراف کر کے غیر معمولی جشن شکرانہ منانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے علاوہ تجویز مذکور کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا کہ گالیوں کے مقابلے میں ایک جدید سپہ سالار بھیجا جاتا جسکے دست قدرت میں گال این روئے آلپ کے ذرائع نہ تھے۔ مزید براں گالی ایک ایسے دشمن تھے جن کی طرف سے سو سال سے خطرہ تھا اور اب اُن کو ہمیشہ کے لیئے مطیع کرنے کا موقع تھا۔ کیا اس موقع پر مناسب تھا کہ اس سپہ سالار کو واپس بلا لیا جائے جس نے اس مدت مدید کی جد و جہد کو روما کے موافق ختم کرانے کا تہیہ کر لیا تھا اور اپنی قابلیت کا ثبوت دیا تھا؟ بعض متزلزل مقرّروں پر اعتراضات مذکور کا ضرور اثر ہوا اور اُنھوں نے ایک درمیانی راہ تجویز کی یعنی یا تو شام یا مقدونیہ دیا جائے یا گال قریبہ یا گال بعیدہ۔ مگر یہ امر بالکل واضح تھا کہ قیصر کو اُس کے اہم فریضے کے انجام دینے کے لیئے ضروری تھا کہ دونوں صوبجات گال اُس کے زیر نگیں ہوں ورنہ ایک صوبہ کا اُس کے تحت میں ہونا محض فضول تھا اور سسرو اس قسم کے سمجھوتے کی تائید کرنے سے انکار کرنے میں حق بجانب تھا۔ لیکن اُس نے یہ محسوس کر لیا کہ اُسے قیصر کی تائید کرنے کے وجوہ کو توضیح کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے جس فقرے میں اُس نے قیصر کیساتھ مصالحت کو حق بجانب قرار دیا ہے فصاحت و بلاغت سے مملو ہے مگر اصل واقعہ یہ تھا کہ اب وہ قیصر کا بندۂ حکم تھا۔ قیصر اُس کا دوست ہو گیا تھا مگر یہ دوستی دوسرے قسم کی تھی یعنی اب وہ سسرو کا آقا تھا۔ سسرو کو مجمع عام[1] میں اس تبدیل خیالات کا اظہار کرنا پڑا اور اُسے اپنی یہ ذلت سخت ناگوار تھی۔ اُس زمانے کے خطوط میں وہ یا تو قیصر کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر آہ و زاری

[1] بحیثیت مجموعی میرا خیال ہے کہ اڈیا اٹی کم چہارم ۵، ۱ میں جس تقریر کی نقل کا حوالہ ہے وہ یہی تقریر ہے۔

باب ۵

کرتا ہے یا امرا کی بدعہدی اور حسد کا رونا روتا ہے جس کی وجہ سے اُسکی یہ گت بنی تھی۔ صوبجات کے مباحثے کے بعد کسی قطعی فیصلے کا ہونا مشتبہ ہے مگر آگے چلکر معلوم ہوتا ہے کہ بنیسو بطرف کر دیا گیا گال کے دونوں صوبجات قیصر کے تحت میں رہ گئے اور گابی نیس شام میں ایک سال کے لیئے اور رہنے دیا گیا غالباً اس وجہ سے کہ یہ صوبہ کراسس کے لیئے تجویز کیا گیا تھا۔[1]

کیٹو اور سسرو

(۱۲۲) سنہ ۵۶ کے موسم بہار میں کیٹو مشرق میں اپنے فرائض کو انجام دے کر واپس آگیا تھا حسب عادت اپنی خدمات پر بیجا فخر تھا گو یہ صحیح تھا کہ جو رقم اُس نے خزانۂ سلطنت میں لوگوں کو دکھا دکھا کر داخل کی تھی وہ نہایت کثیر تھی۔ وہ ہر شخص پر ثابت کرنا چاہتا تھا کہ ایمان داری کے کیا معنی ہیں تاکہ اُنھیں معلوم ہو جائے کہ دوسرے حکام اپنے فرائض کے انجام دینے میں کس قدر بے ایمانی کرتے ہیں۔ مگر روما کی تمدنی حالت اب ایسی نہ تھی کہ لوگ کسی عمدہ مثال کی پیروی کریں۔ کلوڈیس اُسس کو اُس کی گم گشتہ حساب کی بہیوں اور دیگر امور کے متعلق پریشان کرنے لگا اور سسرو سے بھی بہت جلد چھڑ گئی۔ سسرو اور کلوڈیس کے درمیان چھیڑ چلی جاتی تھی اور اسی قسم کی ایک نزاع کے اثناء میں سسرو نے کہا کہ کلوڈیس کی ٹری بیونی بالکل خلاف قانون تھی اس لیئے اُس کے افعال کا جواز تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ سسرو اپنے اس فضول دعوے کو اکثر دُہرایا کرتا تھا اور لوگ اُسکو سنتے سنتے عاجز آ گئے تھے مگر کیٹو کے لیئے جو عرصۂ دراز کے بعد روما کو واپس آیا تھا یہ ایک نئی بات تھی۔ اُس کے دل میں یہ خیال گزرا کہ جو کام میرے سپرد ہوا تھا وہ بھی کلوڈیس ہی کے ایک قانون کی بدولت تھا۔ یہ ناپسندیدہ کام اُس کی مرضی کے خلاف ضرور تھا مگر جس خوبی سے اُس نے یہ کام انجام دیا تھا اُس پر اُسے بہت ناز تھا۔ کیٹو فلسفۂ رواقیین کا پابند تھا مگر تاہم اُسے ناگوار تھا کہ تین سال قبل کلوڈیس کے متبنّی ہونے کے متعلق جو شبہات تھے اُن کی وجہ سے اُس کی کارروائیوں کی توثیق معرض التوا میں پڑ جائے

---

[1] کیٹو۔ دیکھو پلوٹارک کیٹو خرد ۳۹، ۴۰ ڈائون ۳۹، ۲۲، ۲۳ سسرو (de prov· cous) ۴۵ اور فقرہ ۱۰۸۷ تا قبل۔

باب حشتم

یا اُن کی مطلق توثیق نہ ہو۔ اپنا فرض اُس نے ادا کر دیا تھا اور اُسے کسی قسم کا شبہہ نہ تھا اس لیئے اُس نے کلوڈیس کی طرفداری کی اور کہا کہ گو اُس کا طرز عمل مضر ہو مگر اُس کے قوانین کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ سسرو یہ دیکھ کر خفا ہو گیا اور عرصے تک ان دونو ممتاز اشخاص میں صفائی نہ ہوئی کیونکہ ان کا تعلق اب ایک ہی سیاسی جماعت سے نہ تھا۔ امرائے جمہوری کی جماعت سے سسرو علیحدہ ہوتے ہی کیٹو واپس آگیا جس کی وجہ سے اُنھیں بہت تقویت ہو گئی اور اُنھوں نے اُس کی بہت نازبرداری کی اس لیئے کہ وہ اُن کی طرفداری میں ہمیشہ ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا اور دھکّے کھاتا تھا۔ متعدد اعزازت اسے پیش کیئے گئے جو اسے پسند نہ تھے۔ عہدۂ پریٹری کا بھی وہ امیدوار تھا جس میں اُسکی تائید کی گئی جو اُس کے لیے بمقابلہ اعزازات کے زیادہ مفید تھا۔ پریٹری پر منتخب ہونے میں بھی کوئی دقت نہ تھی اور یہ غالباً عمر کی کمی تھی۔ اگر انتخاب ختم سال پر ہوتا تو وہ عمر مقررہ پر انتخابات کے ختم ہونیکے بعد پہنچتا اور وہ ایسا شخص نہیں تھا کہ قواعد سے مستثنیٰ ہونے کی کوشش کرتا۔ مگر جیسے کہ لیوکا کی مجلس شوریٰ کے نتائج سے لاعلم ہونے کی وجہ سے کانسلوں میں صوبجات کی تقسیم پر ایک فضول مباحثہ ہوا تھا اسی طرح جمہوریت پسندوں کے سرغنوں کو یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ ارکان اتحاد ثلاثہ سال رواں میں انتخابات نہ ہونے دیں گے۔ موجودہ کانسل لینٹولس مارسیلی نس اور ایل مارکیس فلیپس طبقۂ امرا سے تھے۔ اگر انہیں سے کوئی بھی کمیٹیا کا صدر ہوتا تو وہ اختیارات صدارت سے ارکان ثلاثہ کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کا کام لیتا۔ اس حالت میں اور خصوصاً اس لیئے کہ پامپی اور کراسس دونوں سے لوگ بیزار تھے اور مسلح اشخاص کے جتھے ایک دوسرے کی گھات میں تھے ممکن تھا کہ ارکان ثلاثہ کو اپنے منصوبوں میں کامیابی نہ ہوتی اور ان میں سے دو جو روما میں موجود تھے یہ نہیں چاہتے تھے کہ خانہ جنگی چھیڑ کر اپنا کام نکالیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پامپی اور کراسس نے اپنے ماتحتین کے ذریعے سے ۵۶ھ میں کانسلوں اور پریٹروں کا انتخاب نہ ہونے دیا اور ۵۵ھ کے آغاز میں انٹرریگنم (حکام کی علیحدگی اور انتخاب کے درمیان کا وقفہ) سے ہوا۔ کیٹو البتہ اس اثناء میں ۳۹ سال کی عمر کو پہنچ کر خدمت کا مستحق ہو گیا۔

بالبس کا مقدمہ

(۳۲۳ ۱۱) سال کے اواخر میں روما میں کچھ اہم واقعات نہیں ہوئے۔

باب ۵

سسرو اپنی جدید سیاسی حیثیت پر قانع ہوتا جاتا تھا گو ارکان ثلاثہ کے جوے کا بار اُس کی گردن پر تھا اور اپنے سابق کے بدعہد اور بے وفا شرکاء کو چھوڑ دینے کا اسے زیادہ افسوس نہ تھا۔ اسی زمانے میں ایک مقدمہ ہوا جس میں وہ پیش پیش تھا یعنی ایل کارنیلیس بالبس کا ذکر کر چکا ہوں جسے پامپی نے حقوق شہریت دلا دیئے تھے۔ روما میں اُسے بہت رسوخ حاصل ہو گیا تھا۔ قیصر نے اُس کی قابلیت کو پہچان لیا تھا اور اُس سے عرصے سے راز کے کام لیا کرتا تھا۔ زمانۂ حال کے اکثر نازک معاملات اُسی کے ذریعے سے طے ہوتے تھے۔ مگر جتنا کہ اُس کا وجود اُس کے مُربیوں کے لیئے مفید ہوتا جاتا تھا اتنا ہی اُن کے مخالفین کی آنکھوں میں وہ کھٹکنے لگا تھا اور اب اُن کا معتمد علیہ ہونے کی وجہ سے اس پا اقبال ہسپانی پر حملہ کیا گیا یعنی قانون پاپیا ۶۵ ق م کے تحت میں مقدمہ[1] چلایا گیا کہ اُس نے حقوق شہریت روما کو غصب کر لیا تھا۔ پامپی کراسس اور سسرو نے اُس کی طرف سے وکالت کی اور رہا ہونے کے بعد اُس کا رسوخ اور بھی بڑھ گیا۔ اس مقدمے میں حقوق شہریت کے متعلق اُصول و عملدرآمد قانون دستوری پر باریک بحثیں ہوئیں۔ مگر سسرو کا موکل اپنے حق پر تھا اور غالباً اُس کا اثر ہوا ہوگا۔[2]

انتخابات

(۴ ۲ ۱۱) اب اس باب کے اختتام پر ہم انتخاب کا ذکر کریں گے۔ انتخابات میں رکاوٹ کے سلسلے کا جاری رہنا بظاہر ایک قطعی تجویز کا جزو تھا اور یہ افواہ پھیل گئی کہ پامپی اور کراسس بار دیگر کانسلی کے دعویدار تھے۔ کانسل مارسیلی نس نے انسے صاف صاف پوچھا کہ آخرکار آپ لوگوں کے کیا ارادے ہیں۔ پامپی نے جواب دینے سے گریز کیا اور کراسس نے ریاکاری سے کام لیا۔ مگر جب جنوری ۵۵ ق م میں ایک انٹر ریکس (حاکم درمیانی) کی صدارت میں انتخابات ہونے لگے تو معلوم ہو گیا کہ پامپی اور کراسس کسی رقیب کا پیدا ہونا پسند نہیں کرتے۔ البتہ صرف ایل ڈومیشیس اپنے برادر نسبتی کیٹو کے ہمت بڑھانے سے امیدواری پر اڑا رہا۔

---

[1] ریڈ کا دیباچہ پرو بالبو ڈاؤن ۳۹، ۳۰-۳۲
[2] سسرو ایڈ کوئنٹس فراٹرم ہلوٹارک پامپی ۵۱ کیٹو خورد ۴۲

لیکن مسلح سپاہیوں کی ایک چھپی ہوئی جماعت نے اُس کو اور اُس کے پیروؤں کو بھگا دیا اور پامپی اور کراسس حسب تصفیہ سابق کانسل منتخب ہو گئے۔ پریٹروں کے انتخابات کے کچھ دن بعد مگر فروری سے پہلے نہ ہوئے۔ کیٹو بھی اس خدمت کا امیدوار تھا مگر ارکان ثلاثہ نے عزم بالجزم کر لیا تھا کہ وہ کبھی منتخب نہ ہونے پائے اور واٹی نس منتخب کرا دیا جائے۔ سینیٹ میں ایک تحریک پیش ہوئی کہ پریٹروں پر اُن کے انتخاب کے ساٹھ روز بعد تک خلاف ورزی قوانین کی پاداش میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے مگر جدید کانسلوں نے اس تحریک پر رائے نہیں لی اور اپنے رویے سے ثابت کر دیا کہ وہ کسی شخص یا کسی قانون کی پروا نہیں کرتے اور بطور خود حکومت کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے بدمعاشوں اور قیصر کے روپے نے اسکی تکمیل کر دی۔ اس شرمناک منظر کو چھوڑ کر اب ہم گال میں قیصر کی کارروائیوں کی طرف متوجہ ہوں گے ؎

باب ۵۵

باب پنجاہ و پنجم

قیصر گال میں سنہ ۵۶ تا ۵۵ ق م

صفحہ ۱۹۱

(۱۱۲۵) لیوکا کی مجلس شوریٰ کے اختتام پر جبکہ اتحاد ثلاثہ پھر کارگر ہوگیا اور روما کے سیاسیات کا رخ حسب مرضی پھیر دینے کے متعلق تمام تجاویز پختہ ہوگئیں تو قیصر فی الفور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہاں جاکر اس نے دیکھا کہ لوآر ندی کے جہاز بنانے کے کارخانوں میں جہازوں کا ایک بیڑا تیار ہوگیا ہے اور مقامی ساخت کے جہاز بھی قبائل پکٹونی اور سانٹونی سے حاصل کئے گئے جو جنوب کے ساحل پر آباد تھے۔ اُس کا قصد تھا کہ وینی ٹی اور دوسرے باغیوں کو ذلیل کرے اور اُن کو سزا دے تاکہ اہل گال کو یقین کامل ہو جائے کہ روما کی اطاعت قبول کرنے کے بعد بغاوت کرنا اور روما کے سفیر پر ہاتھ ڈالنا ایک خطرناک کام ہے لیکن تھا کہ جب وہ وینی ٹی کی سرکوبی میں مصروف رہے تو بغاوت دیگر حصص میں پھیل جائے اس لئے جبکہ وہ اُس سال کی اصل معرکہ آرائیوں میں مصروف تھا اُس نے اپنے نائبوں میں سے کچھ لوگوں کو افواج کے دستوں کے ساتھ روانہ کیا تاکہ وہ دوسرے مقامات میں اُس کا اثر قائم کریں۔ اپنے معتمد علیہ لابی ای نس کو اس نے سواروں کے ایک دستے کے ساتھ مشرق کیطرف روانہ کیا تاکہ وہ قبیلۂ ریمی کو جاکر دیکھے اور اس امر کی نگرانی کرتا رہے کہ مفتوحہ قوم بیلجی اپنی وفاداری پر قائم رہے اسکے بعد اسے حکم تھا کہ ٹری ویری کے ملک میں جائے اور جرمنوں کی طرف بھی متوجہ رہے اور انھیں رائن کو عبور نہ کرنے دے کیونکہ خبر تھی کہ بیلجیوں نے اُن کی ایک جماعت کو اپنی امداد کے لیئے بلایا تھا۔ ایک دوسرا دستہ جس میں سوار اور پیدل دونوں شامل تھے جنوب و جنوب مغرب کی طرف

باب ۵

بی کراسس کے زیرکمان روانہ کیا گیا جس کی روانگی کا مقصد یہ تھا کہ ایکوی ٹانیا کے قبائل وسطی گال کے قبائل سے متحد نہ ہونے پائیں۔ اغلب ہے کہ قیصر کو ناربونینز گال کے زرخیز صوبے کی حفاظت کا خیال تھا جس میں کوئی فوج مقیم نہ تھی۔ ایک تیسری زبردست فوج جس میں تین لیجن شامل تھے۔ کیو ٹیٹیوریس سابی نس کے زیرکمان آرمی موریکا کے شمالی قبائل کے مقابلے میں روانہ کی گئی جو موجودہ صوبجات برٹنی و نارمنڈی کے سواحل پر آباد تھے۔ اس فوج کی روانگی سے دشمن کو دھوکا دینا اور دوسری طرف متوجہ کرنا مقصود تھا تاکہ قیصر آزادی کے ساتھ وینی ٹی کی سرکوبی کر سکے۔ بحری افواج یکجا کر کے ایک نوجوان افسر ڈیسی مس جونیس بروٹس کے زیرکمان کر دی گئیں لیکن طوفانوں کی وجہ سے یہ بیڑا لوار کے دہانے پر پڑا رہا۔ مگر قیصر

صفحہ ۱۱۲

انتظار کا متحمل نہ تھا اس لیئے وہ وینی ٹی کے ملک میں گھس گیا اور خشکی کی طرف سے حملہ شروع کر دیا ؛

وینی ٹی کی جنگ

(۱۱۲۶) چونکہ معرکہ آرائی کا سلسلہ اس سال (۵۶ ق م) بہت دیر میں شروع ہوا تھا اور پیش قدمی بہت آہستگی کے ساتھ ہو رہی تھی اس لیئے ہر لمحہ قیمتی تھا۔ وینی ٹی کے مستحکم مقامات راس ہائے زمین تھیں جن کو قلعے کے طور پر محفوظ کر لیا گیا تھا۔ انھیں مقامات میں تمام اہل قبیلہ نے پناہ لی تھی اور کھلے ہوئے ملک کو رسد سے بالکل خالی کر دیا تھا اگر روما کے انجینیر بند بنا کر کسی قلعے پر پہنچنے کا ذریعہ پیدا کر لیتے تو دیسی لوگ جہازوں پر بیٹھ کر کسی دوسرے مقام پر چلے جاتے۔ ندیوں کے دہانوں سے تمام ملک چھلنی بنا ہوا تھا اور انھیں کے وجود سے خشکی سے نقل و حرکت ناممکن تھی۔ بالخصوص پیش قدمی کا دارمدار بیڑے پر تھا اور بیڑے کا ہواؤں پر۔ دیسی ملاحوں کو یہ فوقیت حاصل تھی کہ وہ مقامی سمندروں، پایاب مقامات لنگرگاہوں وغیرہ اور بحر اوقیانوس کے جوار بھاٹے سے واقف تھے۔ قیصر کے جہازوں کے کپتانوں نے بھی غور و فکر سے اس مضمون میں دخل حاصل کر لیا تھا مگر اس ضلع کے باشندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جس میں سے اب بھی فرانس کو بہترین ملاح ملتے ہیں۔ فریقین کے بیڑوں کے جہاز کی ساخت میں بھی فرق تھا۔ بروٹس کے بیڑے میں چند گالی جہاز تھے جن کی ساخت کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے اور اسے خود بھی ان جہازوں پر زیادہ اعتماد نہ تھا۔ اس کے بیڑے میں

باب ۵

زیادہ تر وہ جہاز تھے جو حال ہی میں بحیرۂ روم کے جہازوں کے کارخانوں کے نمونے پر بنے تھے۔ یہ جہاز گیلی (Galley) تھے جو زیادہ تر بلیّوں سے چلائے جاتے اور نقل وحرکت کے لیئے ان کا دارمدار بالکل بلیّوں پر تھا۔ نئی دھجہاز کا وسطی حصہ کا وزن کم رکھنے کے لیئے گیلیوں کا ڈھانچہ جہاں تک ہوسکے نہایت ہلکا رکھا جاتا تھا اور تختے بھی پتلے ہوتے تھے۔ جہازوں کی استواری کو قائم رکھنے کے لیئے گہرا بناتے تھے اور مضبوطی کے لیئے اس کا پیندا (کیل) گہرا رکھا جاتا۔ اُس کی وجہ سے پایاب پانی اور سواحل اور چٹانوں میں ان جہازوں کو چلانا دشوار تھا کیونکہ سمندر میں انکے لیے زیادہ جگہ کی ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ سمندر کے لیئے یہ جہاز موزوں نہ تھے کیونکہ ان میں گنجائش کی کمی تھی اور ان کے اگلے حصے پست تھے جس کی وجہ سے وہ تلاطم انگیز سمندروں میں نہ جاسکتے تھے۔ علاوہ ازیں بحیرۂ روم کے ملّاح ابھی تک بحر اوقیانوس کی لہروں کا تجربہ نہ رکھتے تھے۔ وینی ٹی کے جہاز بالکل دوسری قسم کے تھے یعنی بہت بڑے اور شاہ بلوط کی مضبوط لکڑی کے بنے ہوئے تھے اور سمندر کے لائق تھے۔ نہ صرف ان میں گنجائش بہت زیادہ تھی بلکہ اُن کے اگلے اور پچھلے حصے بہت اونچے تھے جس کی وجہ سے نہ صرف طوفان خیز سمندر میں ان پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا بلکہ ان اونچے حصوں سے پتھر اور برچھیاں وغیرہ بھی پھینک سکتے تھے۔ ان کے پیندے چپٹے تھے جس کی وجہ سے وہ پانی میں بیٹھ جاتے تھے اور جب ہوا چلتی تو پھر چلنے لگتے۔ اہل روما کے جہازوں کے آگے نکلے ہوئے اگلے حصے بھی ان جہازوں کے مضبوط بازوؤں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکتے تھے۔ مگر ان وحشیوں کا دارمدار بالکل ان جہازوں پر تھا اور اگر ان کا بیڑا دشمن کے قبضے میں آجاتا یا تباہ ہوجاتا تو ان کے لڑنے والے نوجوان بھی انھیں کے ساتھ ڈوب جاتے اور بغیر اس بیڑے کی مدد کے ان کے مستحکم مقامات بھی دشمن کے قبضے میں آجاتے۔

صفحہ ۳۰۷ بحری جنگ

(۱۲۷) قیصر[1] کے سیدھے سادے تذکرے کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ بحری معرکہ آرائی روما کی افواج کے کارناموں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ فوجی ٹری بیونوں اور صدتوریوں کے لیئے اپنے سمندروں میں جہازوں کی کمان کرنا کوئی

[1] قیصر جنگ گال سوم ۱۲-۱۶

باب ۴۳

نئی بات نہ تھی مگر ایک بحری قبیلے کے بیڑے کا میدان کے سمندر میں جو براد قیانوس کا ایک جزو تھا باوجود سخت دقتوں کے لڑنے پر مجبور کرنا کار دیگر تھا کیونکہ اگر روما کے بیڑے کو ذرا سا بھی نقصان پہنچتا تو اُن کی بہادری محض بیکار ثابت ہوتی اور جو فوج خشکی پر تھی اپنے اُن ساتھیوں کو مدد نہ پہنچا سکتی جو جہازوں میں تھے اور گال اگر بغاوت پر آمادہ ہو جاتے تو خشکی کی فوج کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ مگر قیصر اور اُس کے افسروں کے دلوں میں کسی قسم کا ہراس نہ تھا اور امیر البحر جہازوں میں وینی ٹی کے ساحل کی طرف دشمن کو تلاش کر کے اُس سے لڑنے کے لیئے روانہ ہو گیا۔ وینی ٹی بھی لڑنے کے لیئے بیتاب تھے۔ یہ جنگ ساحل کے قریب ہوئی اور قیصر اور اُس کی فوج کے سپاہی لڑائی کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے لیکن بہت جلد معلوم ہو گیا کہ دشمن کے جہازوں کو ٹکر مارنا بے سود ہے اور برچھیوں وغیرہ کے پھینکنے میں بھی اسی فریق کو نفع تھا جس کے جہاز اونچے تھے اس لیئے اگر کامیابی کی کوئی صورت ہو سکتی تھی تو یہ تھی کہ دشمن کے جہازوں کو ناقابل حرکت کر دیا جائے اور پھر ان پر سپاہی چڑھ جائیں۔ ایک آلہ بھی ایجاد کیا گیا جس میں ایک لمبا ڈنڈا تھا جس کے سرے پر ایک تیز چاقو تھا جس میں کانٹا لگا ہوا تھا۔ اس قسم کے آلات سے اہل روما نے ان تسموں کو کاٹ دیا جن پر وینی ٹی کے چمڑے کے بنے ہوئے بھاری بادبانوں کی ڈنڈیوں کا سہارا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈنڈیاں اور بادبان سب کٹ کر گر گئے اور جہاز لکڑیوں کے لٹھوں کی طرح غیر متحرک ہو گئے اور اہل روما کی جماعتوں نے ان میں گھس کر یکے بعد دیگرے سب پر قبضہ کر لیا اور کچھ دیر کے بعد جن جہازوں کے بادبان ٹھیک تھے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد ہوا بند ہو گئی اور اہل روما کو اپنے دشمنوں کا کام تمام کر دینے کا موقع مل گیا۔ شاید ہی کوئی دشمن صحیح و سلامت بھاگ نکلا ہو اور اس ایک جنگ سے لڑائی کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ سب کچھ قیصر کے اقبال کا نتیجہ تھا ورنہ اگر ہوا بجائے رُک جانے کے تیزی کے ساتھ چلنے لگتی تو جنگ کا نتیجہ کچھ اور ہی ہوتا۔

مزید کامیابیاں

(۱۱۲۸) وینی ٹی کے فوراً اطاعت قبول کر لینے پر قیصر نے اپنے ارادوں کو پورا کیا۔ قبیلۂ مذکور کی سینیٹ یا مجلس قبیلہ کے تمام ارکان قتل کر دیئے گئے اور باقی تمام لوگ غلام بنا کر فروخت کر دیئے گئے۔ اس اثناء میں سابی نَس کو بھی کچھ کم کامیابی نہیں ہوئی۔ باغی قبائل نے بڑا زور باندھا تھا اور نہایت احتیاط کی ضرورت تھی مگر ایک

باب ۹

گالی جاسوس کے ذریعے سے قبائل کو غلط اطلاع ملی جس سے انھیں دھوکا ہوگیا اور انھوں نے اہل روما کی چھاؤنی پر حملہ کر دیا جنھوں نے چھاؤنی سے نکل کر باغیوں پر دونوں جانب سے حملہ کر دیا اور باغیوں کو سخت شکست دی جس میں انکے بہت آدمی کام آئے۔ اس ہزیمت سے اُن کی ہمت ٹوٹ گئی اور عدم اتحاد کی وجہ سے انھوں نے فوراً اطاعت قبول کر لی۔ کراسس کو بھی جنوب و مغرب میں اچھی طرح کامیابی ہوئی تھی۔ اُس کی فوج صرف ۱۲ کوہرٹ پر مشتمل تھی مگر سوار بھی اُس کے ساتھ کافی تعداد میں تھے۔ گالیوں کی امدادی افواج بھی اُس نے بھرتی کر لیں مگر ان پر چنداں اعتماد نہ ہو سکتا تھا اس لیئے اُس نے روما کے نبرد آزما سپاہیوں کو بھی جو اس صوبے کے شہروں میں (ناربو، کارکاسو، ٹولوسا) میں آباد ہو گئے فوج میں شریک کر لیا تاکہ ان کی شرکت سے اس کی مختلف العناصر فوج کو تقویت ہو۔ رسد کے نازک مسئلے کے متعلق بھی حد درجہ احتیاط کرنا پڑتی تھی اور شکست سے بچنا بھی سخت ضروری تھا کیونکہ

صفحہ ۱۹۴

ایکوی ٹانیا میں اہل روما کو کبھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی اور اگر انھیں ایک دفعہ بھی شکست ہوتی تو اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر طرف بغاوت پھیل جاتی۔ وہاں کے باشندوں نے ہسپانیہ سے امداد طلب کی جہاں بہت سے جنگجو اشخاص تھے جنھوں نے سرٹوریس کی ماتحتی میں روما کے فوجی طریقوں سے کچھ واقفیت حاصل کی تھی۔ لیکن کراسس کے ذرائع آمد و رفت منقطع کرنے میں انھیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور جب انھوں نے ایک باقاعدہ چھاؤنی بنانے کی کوشش کی تو ان کا ضبط فوجی ایسا نہ تھا کہ اسکی خاطر خواہ حفاظت کر سکیں۔ اہل روما نے اُن کی چھاؤنی کے اگلے حصے پر پُر زور حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ پچھلے حصے کی حفاظت سے غافل ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن کی فوج منتشر ہو گئی اور روما کے سواروں نے انھیں قتل کر دیا۔ اس کے بعد ایکوی ٹانیا کے تمام قبائل نے روما کے تفوق کو تسلیم کر لیا۔

موری نی اور می ناپی ای

(۱۱۲۹) قیصر نے بذاتِ خود ساحلی قبائل موری نی اور می ناپی ای پر یورش کی جو شمال کی طرف سوم اور رائن ندیوں کے درمیان آباد تھے مگر اُسے خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی کیونکہ ان لوگوں نے جنگلوں میں جا کر پناہ لی اور حملہ آوروں کو پریشان کرتے رہے اور شکست کھانے پر بھی وہ اطاعت قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ لڑائی کا موسم بھی ختم ہو چکا تھا

باشیہ

اور موسم کی خرابی کی وجہ سے لیجنوں کو واپس لے جانا ضروری تھا۔ اس سلسلہ اس معرکہ آرائی کا نتیجہ صرف یہ ہوا کہ قبائل مذکور کی اراضیات اور اُن کی آبادیاں ویران کر دی گئیں فوج سیبن اور لکوارکے درمیان کے ملک میں موسم سرما بسر کرنے کے لئے بھیج دی گئی جہاں اُن کی موجودگی سے حال کے فتح کئے ہوئے قبائل کو شورش کا موقع نہ ملتا۔ بیلجیوں کے خلاف لابی لنس کی کارروائیوں کا کچھ ذکر نہیں جس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کوئی اہم واقعہ ایسا نہیں ہوا جس سے اُسے اپنے فرائض کے انجام دینے میں دقت ہوتی۔ مگر رائن کے اس پار مشکلات کے سلسلے کا پھر آغاز ہو رہا تھا۔ اس کی خبر قیصر کو اس وقت ملی جبکہ وہ موسم سرما (۵۶-۵۵ء) میں گال این روئے آلپ میں تھا جس کی وجہ سے اُسے وقت معین سے قبل گال کو واپس آنا پڑا۔

سوئی بی اور دوسری جرمن اقوام

(۱۳۰) گال میں سکون تھا مگر جرمنی میں بعض واقعات ایسے پیش آرہے تھے جن کا اثر رائن لینڈ تک نمایاں تھا۔ سوئی بی کا جن کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے بڑا زبردست جتھا تھا اور بیان کیا جاتا تھا کہ جرمنی میں اُن کا کوئی مدمقابل نہیں۔ جنگجو اور کثیر الاولاد ہونے کے سبب سے انھیں ہمیشہ مزید اراضیات کی ضرورت رہا کرتی تھی جسے وہ بزور شمشیر حاصل کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا تھا کہ اُن کے ایک سو اضلاع (Pagi) تھے اور وہ ہر سال ایک لاکھ آدمی میدان جنگ میں بھیجتے تھے۔ جو لوگ کہ ایک سال فوجی خدمات انجام دیں وہ دوسرے سال غلے کی پیداوار میں مصروف رہتے اور دوسرے لوگ اُن کی جگہ فوج میں بھرتی کئے جاتے۔ اُن کی اراضیات مشترک تھیں اور زراعت میں زیادہ مشاق نہ تھے۔ گوشت اور دودھ وہ اپنے جانوروں کے مندوں اور شکار سے حاصل کرتے تھے اور شکار میں بہت مشاق تھے۔ اپنی سادہ طرز زندگی، جسمانی قوت اور باوجود کمی ملبوسات کے سردی برداشت کرنے کی وجہ سے جرمنوں سے اُن کے تمام ہمسائے خائف تھے اور اسی طرح تمام جرمن سوئی بیوں سے ڈرتے تھے۔ اس زمانے میں وہ شمال و مغرب کی طرف بڑھ رہے تھے اور دو کمزور قبائل یوسی پی ٹی اور ٹینک ٹیری کو انھوں نے اُن کی اراضیات سے

صفحہ ۱۹۵

نکال دیا تھا۔ چونکہ ان قبائل کے لئے کوئی اور راہ نہ تھی اس لئے انھوں نے نئے مساکن کی تلاش میں جہاں وہ سوئی بی سے محفوظ رہ سکیں نشیبی رائن کی طرف رخ کیا۔ زمانہ قدیم کو میں مختلف قبائل کی ہیئت کذائی حسب ذیل تھی۔ سوئی بی تھوریگیا کے جنگل سے نواح میں

باب ۵

آباد تھے اور اُن کے مغرب میں ایک زبردست قبیلہ اُوبی آئی رائن کے داہنے کنارے پر آباد تھا جس کو وہ بے دخل نہ کر سکتے تھے مگر تاہم انھوں نے اُس کو اپنا باجگزار اور دست نگر بنا لیا۔ نشیبی رائن کے کنارے سوگمبری آباد تھے اور اُن کے ملک کے شمال میں وہ ضلع تھا جس میں یوسی پی ٹی اور ٹینک ٹیری اُس وقت خیمہ زن تھے اور چاہتے تھے کہ رائن کو عبور کر کے گال میں چلے جائیں اور وہاں آباد ہو جائیں۔ مگر سوئی بی ای اُن کی راہ میں حائل تھے جن کی آبادی دور تک مشرق کی طرف چلی گئی تھی یہاں تک کہ جرمنی میں بھی رائن کے اُس پار کچھ ملک اُن کے قبضے میں تھا۔ اس دور افتادہ مقبوضے سے وہ دیگر قبائل کی نقل و حرکت کی خبریں سُن کر دست کش ہو گئے اور اپنا پورا زور ندی کی سرحد کی حفاظت میں لگا دیا۔ مگر چالاک جرمنوں نے پیچھے ہٹ کر انھیں دھوکا دیا اور انھوں نے پھر اس خطے پر قبضہ کر لیا۔ لیکن دشمن یکایک پھر آموجود ہوئے اور اس جماعت کو جو اپنی اصل جماعت سے علیحدہ ہو گئی تھی تہ تیغ کر دیا اور انھیں کی کشتیوں میں رائن کو عبور کیا۔ مینا پی ای کو مغرب کی طرف ہٹنا پڑا اور خانہ بدوش جرمنوں نے اُن کے مکانوں پر قبضہ کر کے اُن کے غلے پر بقیہ موسم سرما گزار دیا۔

ایک نازک معاملہ

(۱۳۱۱) قیصر خوب جانتا تھا کہ گالی اس خطرے کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے اور متلون مزاج ہونے کی وجہ سے اُن پر اعتماد بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ سلطنت روما سے انھیں وابستہ کرنے کا صرف یہی ذریعہ تھا کہ اُن پر ثابت کر دیا جائے کہ اہل روما جرمنوں کو اُن کے ملک سے نکال سکتے تھے۔ جب وہ میدان کارزار میں ۵۵ ق م کے اوائل میں واپس آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ بعض قبائل حملہ آوروں سے نامہ و پیام کر رہے تھے جنھوں نے نقل و حرکت شروع کر دی تھی اور اب یوروںی اور کونڈارسی کے ملک میں (جنوبی مشرقی بلجیم اور اس کے نواح) میں تھے۔ یہ قبائل ٹریویری کے زیر اثر تھے جن پر قیصر کو شبہ تھا۔ اس لیے جب وہ اپنی فوج کو مجتمع کر رہا تھا اس نے گال کے سرداروں کی ایک مجلس منعقد کی اور انھیں اطمینان دلایا گو اُسے خود اطمینان نہ تھا اور انھیں حکم دیا کہ آیندہ معرکہ آرائی کیلئے سواروں کے رسالے روانہ کریں۔ تمام تیاریوں کے مکمل ہو جانے کے بعد وہ جرمنوں کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ اس معرکہ آرائی کی جغرافیائی تفصیلات واضح نہیں ہیں

باب ۶ | اگر فوجی کارروائیوں کا خلاصہ غالباً حسب ذیل ہے۔ جرمنوں کی ایک سفارت دوستی کے اظہار کے لیئے آئی اور گال میں آباد ہونے کی اجازت چاہی۔ انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم آباد ہونے کے لیئے لڑنے پر مجبور ہونا نہیں چاہتے مگر لڑنے سے گریز کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کیونکہ ہمیں اگر خوف ہے تو سوئی بی کا۔ بہرکیف وہ آباد ہونے کی غرض سے آئے تھے مگر قیصر نے صاف انکار کر دیا اور حکم دیا کہ وہ لوگ گال سے فوراً چلے جائیں لیکن اس کے ساتھ ہی اُس نے یہ بھی کہا کہ "میرے پاس یوبی ای سے سفارت آئی ہے جو سوئی بی کے مقابلے میں ہماری حمایت کے طالب ہیں، اگر تم رائن کو عبور کر کے ان کے ملک میں چلے جاؤ تو میں انتظام کر دوں گا کہ وہ لوگ تمھیں زمینیں دے دیں" جرمنوں نے اس تجویز پر غور کرنے کے لیئے دو روز کی مہلت چاہی اور یہ شرط پیش کی کہ قیصر اپنے موجودہ قیام گاہ سے آگے نہ بڑھے۔ لیکن قیصر کو شبہہ ہوا کہ یہ مہلت[1] صرف اس لیئے مانگی گئی تھی کہ ان کے سواروں کا ایک دستہ جو لوٹ مار کے لیئے گیا تھا واپس آجائے۔ اس لیئے اُس نے اس شرط کو منظور کرنے سے انکار کر دیا اور آگے بڑھتا گیا۔ سفیر اُس کے پاس پھر آئے اور یوبی ای سے جواب ملنے کے لیئے تین روز کی مہلت چاہی اور بیان کیا کہ اگر یہ جواب باصواب ہوگا تو اسی کے موافق عمل کریں گے۔ قیصر سے انھوں نے یہ بھی درخواست کی کہ اپنے رسالے کو جو آگے بڑھ گیا تھا اس اثناء میں حملہ کرنے سے باز رکھے۔ قیصر کو شبہہ تھا کہ اس میں بھی کوئی چال ہے مگر اُس نے اس شرط کو منظور کر لیا اور اُن کے حسب مرضی احکام جاری کر دیئے[2]۔

صفحہ ۱۶۸

(۱۱۳۲) اس کے کچھ دن بعد ہی گالیوں کا رسالہ اُفتاں و خیزاں دشمن کے خوف سے بھاگا ہوا آیا۔ ان کی پانچ ہزار کی تعداد میں سے ۷۴ اشخاص ضائع ہوئے تھے۔ واقعہ یہ تھا کہ غلط فہمی سے یا جیسا کہ قیصر کا بیان ہے دغابازی سے آٹھ سو جرمنی سواروں نے اُن پر بحالت بے خبری حملہ کر کے انھیں بھگا دیا۔ قیصر کے لیئے اس واقعے کی اہمیت یہ تھی کہ اُس سے اُس کے گالی حلفا کی ہمتیں پست ہو گئیں۔ دوسرے روز صبح کو جرمنوں کے تمام سردار بظاہر اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے لیئے آئے مگر قیصر کا خیال ہے کہ وہ

[1] قیصر کا ہی بیان ہے جو غالباً صحیح نہیں ہے۔ جنگ گال چہارم ۹۔
[2] قیصر جنگ گال چہارم ۱۳

حاشیہ

کوئی دوسری چال چلنا چاہتے تھے۔ اُس نے ان دھوکےباز وحشیوں کی بُری گت بنائی یعنی ان سب سرداروں کو گرفتار کرکے کوچ کا حکم دے دیا اور جرمنوں کی اصل جماعت پر بحالت بےخبری جا دھمکا جنھیں اس خطرے کا مطلق علم نہ تھا اور جن کے سردار اُس کے اسیر ہوچکے تھے۔ قیصر کی روایت کے مطابق ان لوگوں کی تعداد مع زن و بچے ۴۳۰۰۰۰ تھی۔ جو لوگ پہلے حملے کے قتل عام سے بچ گئے انھیں یا تو انھیں سواروں نے قتل کردیا یا ایک ایسے مقام[۱] میں جا چھپے جہاں دو ندیوں کا سنگم ہے اور انھیں ندیوں میں ڈوب مرے روما کا ایک سپاہی بھی کام نہیں آیا اور صرف چند زخمی ہوئے جن سرداروں کو اُس نے قید کرلیا تھا اُن سے قیصر نے کہہ دیا کہ اب آپ لوگ بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں مگر گالیوں سے جن کی زمینیں انھوں نے لوٹ لی تھیں انھیں رحم کی امید نہ ہوسکتی تھی اس لئے انھوں نے جواب دیا کہ آپ ہی کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں قیصر نے انھیں غلام نہ بنایا۔ اس قصّے کو یہاں بیان کرنا ضروری تھا گو جرمنوں نے اس قصے کی کوئی روایت بیان نہیں کی ہے جس سے اُس کا مقابلہ ہوسکے۔ البتہ اُس سے اہل روما کا نقطۂ نظر معلوم ہوتا ہے اور اس امر کی بھی توضیح ہوتی ہے کہ مختلف درجہ ہائے تمدن کی اقوام کو جن کے خیالات معاہدات کی نوعیت اور قول کی پابندی کے متعلق مختلف ہوتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے نامہ و پیام کرنے میں ترجمانوں کے مرہون منت ہوتے ہیں، شرائط صلح کے طے کرنے میں کس قدر دقت ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے۔ اس امر کو بھی نظرانداز نہ کرنا چاہئے کہ رومانی سپاہ سخت خطرے میں تھی اور اُنکی حفاظت کی ذمہ داری قیصر کے سر تھی۔ اس لئے اُسے تصفیہ کرنے میں عجلت کرنی پڑی اور غالباً اُسی وقت سے اُس نے طے کرلیا ہوگا کہ اگر کوئی جرمن گال میں آباد ہوسکتا ہے تو صرف مرنے کے بعد اُسے یہ موقع ملیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس

---

[۱] قیصر گال چہارم ۱۵، کے اصل الفاظ یہ ہیں ad confluentem Mosae et Rheni
اس زمانے میں عام خیال یہ ہے کہ یہاں Mosa ہم معنی ہے Mosella. کے یا اصل عبارت میں Mosellae کا لفظ ہونا چاہئے اس مضمون کے متعلق جملہ تحریرات کو مسٹر رائس ہومز نے یکجا کرکے اُن کی تنقید کی ہے۔ قیصر نے اپنے تذکرے میں سخت غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

باشندے

فتح کی خبر کا روما میں یکساں اثر نہ ہوا۔ سینیٹ نے اس فتح کی خوشی میں قیصر کے اعزاز کو دو بالا کر دیا مگر اس کے ساتھ ہی ایک تحریک یہ بھی پیش ہوئی گو وہ منظور نہ ہوئی کہ قیصر کی معرکہ آرائیوں اور گال کے معاملات کے متعلق کیفیت پیش کرنے کے لیے ایک کمیشن روانہ کیا جائے۔ کیٹو نے بالاعلان کہا کہ حق تو یہ ہوگا کہ قیصر کو وحشیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ ہم تسلیم نہیں کر سکتے کہ اس کا یہ قول انسانی ہمدردی پر مبنی تھا بلکہ بر خلاف اسکے حسد یا سیاسی مخالفت پر مبنی ہوگا۔ مگر اس مخالفت کا کوئی نتیجہ نہ ہوا کیونکہ ایک ایسے شہر میں جہاں جلب منفعت کے لیئے لوگ غلاموں سے مسلح پہلوانوں کا کام لیتے تھے اور جہاں سیاسی اختلافات کا تصفیہ بزور شمشیر ہوتا تھا وحشیوں کے ایک گروہ کا قتل کر دیا جانا کوئی بڑی بات نہ تھی ؛

رائن کا پل

(۳۳۲ ا) یہ خبریں مشہور ہو رہی تھیں مگر قیصر اپنے کام میں مصروف تھا۔ اُسنے قصد مصمم کر لیا تھا کہ گال میں جرمنوں کی مداخلت بیجا کا انسداد کر دے۔ اس لیئے جرمنوں کے دل میں ہراس پیدا کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ وہ رائن کو عبور کر کے جرمنی میں وارد ہو۔ اربی ای نے بھی اُسے جرمنی میں آنے کی دعوت دی اور ندی کو عبور کرنے کے لیئے بہت سی کشتیاں پیش کیں۔ مگر اُس نے یہ مناسب خیال کیا کہ ندی پر پل بنا دے تاکہ اپنی سہولت کے لحاظ سے اُسے عبور کر سکے اور اُس کی سطوت و جبروت کا جرمنوں کے دلوں میں اثر ہو جائے۔ اُس کا مشہور ڈھانچے کا پل جو لکڑی کے کھمبوں، نکلوں زنجیروں اور ستونوں وغیرہ کا بنا ہوا تھا اُس کی جاں نثار فوج نے دس روز میں تیار کر دیا۔ اس مدت میں وہ وقت بھی شامل تھا جو لکڑی کے کاٹنے میں صرف ہوا اور پل پر سے تمام فوج رائن کو عبور کر گئی۔ یوسی پی ٹی اور ٹینک ٹیری کے سواروں کی ایک جماعت کو جب اپنے قبیلے کے قتل عام کا علم ہوا تو انھوں نے سگمبری کے ملک میں پناہ لی۔ ان لوگوں کو پناہ دینے کے جرم میں قیصر نے سگمبری کے ملک میں پہنچ کر اُسے تاخت و تاراج کر دیا۔ سوئی بی کو اُس نے اُن کے جنگلوں میں تلاش نہیں کیا کیونکہ اُس وقت وہ دوسرے کاموں میں مصروف تھا۔ مختلف قبائل سے اُس کے پاس وفد آئے تھے، اوبی ای کی اُس نے ہمت بڑھا دی تھی اور دوسرے امور کی طرف بھی اُسے متوجہ ہونا تھا۔ اس لیئے جب جرمنی کی طرف سے حملے کا خطرہ جاتا رہا تو پھر وہ گال کو

باب ۶ برطانیہ

بس ہو گیا اور گال کو توڑ دیا۔

(۱۱۳۴) فوجی کارروائیوں کا موسم ابھی ختم نہیں ہوا تھا اس لیئے قیصر نے اس موقع کو برطانیہ کی سیر کے لیئے غنیمت جانا۔ اس جزیرے کے متعلق معلومات کا حاصل کرنا دشوار تھا کیونکہ جو تاجر برطانیہ میں تجارت کرتے تھے انکی بھی رسائی صرف بندرگاہوں تک ہوتی تھی۔ گالیوں اور برطانیوں میں کچھ تعلق ضرور تھا اور بوقت ضرورت ایک دوسرے کی فوجی امداد بھی کرتے تھے۔ گال پر پورے طور پر قبضہ کرنے کے لیئے برطانیہ کے متعلق بھی معلومات کا حاصل کرنا ضروری تھا اور چونکہ جس مسئلہ (تسخیر گال) کی طرف قیصر اُس وقت متوجہ تھا اُس کا یہ (برطانیہ) بھی ایک جزو تھا لہٰذا اس کا بھی تصفیہ لازمی تھا۔ اپنی فوج کے ساتھ وہ موریني کے ملک میں گیا جہاں سے جزیرہ مذکور کا قریب ترین راستہ تھا اور وہاں مقامی جہازوں کو بیگار میں پکڑ لیا اور سال گزشتہ کے بیڑے کو حکم دیا کہ اس سے شمالی ساحل کے ایک مقام پر ملے۔ ایک گیلی (جہاز) میں ایک افسر لنگرگاہوں کا پتہ چلانے کے لیئے روانہ کیا گیا مگر اُسے کچھ کامیابی نہ ہوئی لیکن اس اثنا میں قیصر کے ارادوں کے متعلق خبریں تاجروں کے ذریعے سے مشہور ہو گئیں اور برطانیہ کے چند قبائل نے اطاعت قبول کرنے کا پیام دیا غالباً اس امید سے کہ وہ اپنے قصد سے باز آئے۔ وہ اُن سے اخلاق سے ملا اور اُنکے ساتھ ایک معتمد علیہ گالی سردار کو روانہ کیا کہ اُس کے آنے کا اعلان کرے اور برطانیہ کو روما کی حمایت میں لینے کا انتظام کرے۔ روانگی سے قبل موریني کا بھی ایک وفد آیا جنھوں نے روما کے تفوق کو تسلیم کر لیا تھا۔ قیصر نے اپنے ساتھ صرف دو لیجن لیئے اور باقی کو سابی نس ال آرن کیولیس کوٹا کے ساتھ موریني اور مناپی ای کو مغلوب کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ قیصر کو سمندر کے عبور کرنے اور لنگر ڈالنے میں بہت دقتیں پیش آئیں، جنگ کا نتیجہ قطعی نہ ہوا، برطانیوں نے بظاہر اطاعت قبول کر لی، ایک طوفان آیا جسکی وجہ سے روما کے بیڑے کو سخت نقصان پہنچا اور واپسی کے لیئے جہازوں کی مرمت کرنی پڑی اس کے بعد وہاں کے باشندوں سے پھر جنگ ہوئی اور اُنھوں نے زبان سے پھر اطاعت کر لی۔ یہ واقعات پڑھنے میں نہایت دلچسپ ہیں اور ان کے متعلق بے شمار مباحثات پیدا ہو گئے ہیں مگر ان سے ہمیں یہاں سروکار نہیں۔ صرف یہ بیان کرنا کافی ہو گا کہ

صفحہ ۱۹۸

قیصر گال کو اُس وقت واپس آگیا جب کہ اس سمندر میں رات اور دن برابر ہونے کے زمانے میں طوفان پیدا ہوتے ہیں۔ برطانیہ کے قبائل میں سے صرف دو نے حسب وعدہ کفیل روانہ کیئے اور شورہ پشت مورینی کے خلاف میں مزید فوجی کارروائی کی ضرورت تھی قبل اس کے کہ وہ اپنے لیجنوں کو بیلجی کی سرزمین میں موسم سرما بسر کرنے کے لیئے روانہ کر سکتا۔ قیصر نے برطانیہ کے کسی حصّے کو فتح نہیں کیا مگر اس دورافتادہ جزیرے پر اُسکی یورش اور اُسکی فتوحات کی خبروں کا روما میں بہت اثر ہوا۔ سینیٹ کو بیس روز تک شکرانہ ادا کرنے کا حکم دینا پڑا اور برطانیہ میں نام آوری اور نفع حاصل کرنے کے مواقع کا روما میں بالعموم چرچا ہونے لگا اور مبالغہ آمیز بیانات نے اولوالعزم اور حریص اشخاص کو مجبور کیا کہ قیصر کو خوش رکھنے کی کوشش کریں مگر برطانیہ پر دوبارہ حملہ کرنے کی قیصر نے ٹھان لی تھی۔ اُسے معلوم ہوگیا تھا کہ دوسری مہم میں باربرداری کے ذرائع میں اُسے کیا اصلاحات کرنی چاہییں اور اس غرض سے مخازن کے افسروں کو اس نے ہدایات دے دی تھیں۔ ہسپانیہ سے رستے منگائے گئے اور لیجنوں کو موسم سرما میں جہاز تیار کرنے کا حکم دے کر قیصر خود گال این روئے آلپ اور الیریکم میں اپنے فرائض انجام دینے کے لیئے واپس گیا؛

گال میں جدید مشکلات

(۱۱۳۵) اس موسم سرما میں قیصر کو اپنے وسیع صوبے کی مشرقی سرحد پر صرف خفیف سی مشکل کا سامنا ہوا مگر شورہ پشت سرحدی قبائل کی چند یورشوں کا کچھ اثر نہ ہو سکتا تھا اور صرف جنگ کی تیاری کا حکم دینے سے ان کی ہمتیں سرد ہوگئیں۔ سنہ ۵۴ ق م کے موسم بہار میں جب وہ اپنی فوج میں پہنچا تو اُس کو اپنے افسروں اور سپاہیوں کی سرگرمی سے بہت خوشی ہوئی جنھوں نے ۶۰۰ باربرداری کے نئے طرز کے جہاز تیار کر لیئے تھے جو پست اور چوڑے تھے اور بلّیوں سے چلائے جاتے تھے۔ چند جنگی گیالیاں بھی اس موسم سرما میں بنی تھیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ بعض جہازوں کے ساتھ کشتیاں بھی تھیں اور مختلف قسم کا سامان بلّیاں بھی ہزاروں بنائی گئی ہوں گی۔ باقی ماندہ پُرانے جہازوں کی بھی مرمّت ہوگئی بعض غیر سرکاری اشخاص نے بھی جن میں بردہ فروش وغیرہ شامل تھے چند جہاز

صفحہ ۱۹۹

باب ۵

اس بحری مہم کے ساتھ جانے کے لیئے تیار کیئے تھے۔ جہازوں کا اجتماع بندگاہ اِیٹی یَس میں ہونے کو تھا جو غالبًا ویسان قریب راس گرِس نِی ہے۔ باوجود سخت مشکلات کے اس عظیم الشان بیڑے کو ایک ایسے ملک میں تیار کرنا جس کی تسخیر ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی اور جس کے حالات بہت کم معلوم تھے ثابت کرتا ہے کہ روما کے سپاہی ہر فن مولا تھے کیونکہ جہازوں کے بنانے کے علاوہ یہی لوگ ان بھاری باربرداری کے جہازوں کو کھیتے تھے اور انھیں آبنائے ڈُوور کے پار لے گئے۔ فی الحقیقت قیصر کو اپنے آدمیوں کو چست و چالاک رکھنے کا گُر خوب معلوم تھا اور اُن سے کام بھی خوب لیتا تھا۔ لیکن جس زمانے میں کہ جہاز مجتمع ہو رہے تھے دوسرے امور بھی اُس کے پیش نظر تھے کیونکہ گال میں پھر بےچینی کے آثار نمایاں تھے۔ قبیلۂ ٹری ویری بالخصوص شورش پر آمادہ تھا۔ قیصر نے جو مجالس شوریٰ منعقد کی تھیں اُن میں اس قبیلے کا کوئی سردار شریک نہیں ہوا تھا، اُس کی ہدایتوں کی یہ لوگ خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ بھی مشہور تھا کہ وہ رائن کے پرے کے جرمنوں سے سازش کر رہے ہیں۔ اسلیئے ممکن نہ تھا کہ بلا اس خطرے کو دفع کرنے کے قیصر برطانیہ کی طرف متوجہ ہوتا علاوہ ازیں قبیلۂ مذکور کی زبردست قوت اور جرمنوں سے اُن کے تعلقات کے لحاظ سے بھی مناسب نہ تھا کہ اس شورش کو بغاوت کی حد تک بڑھنے دیا جائے۔ اس لیئے اُسنے چار لیجنوں اور آٹھ سو سواروں کو اپنے ہمرکاب لے کر فورًا کوچ کر دیا اور اُن کے ملک میں پہنچ گیا۔ وہاں جا کر اُسے معلوم ہو گیا کہ دو حریف سردار قبیلے کی سیادت کے لیئے کوشاں ہیں۔ ان میں سے ایک سردار مسمی سِنگِٹے ٹُورِکس نے روما کے ساتھ اپنی وفاداری کا اعلان کیا اور دوسرا انڈوٹیوماریس 'قومی جماعت' کا سرغنہ تھا۔ قیصر کی موجودگی سے مقدم الذکر سردار کو اس قدر تقویت ہوئی کہ موخرالذکر سردار نے بھی اطاعت قبول کر لی اور اہل روما سے اپنی مخالفت کے متعلق یہ حیلہ کیا کہ میں اس طرزِ عمل کو اس وجہ سے اختیار کرنے پر مجبور ہوا ہوں کہ عوام قابو سے نکل کر بغاوت پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ قیصر نے اس عذرِ لنگ کو قبول کر لیا اور انڈوٹیوماریس سے نیک چلنی کے لیئے کفیل لے لیئے۔ مگر اہل قبیلہ میں سنگٹے ٹورکس کی قوت کو مستحکم کرنے میں اپنا پورا زور لگا دینے سے قیصر نے اُس کے رقیب کو سخت رنجیدہ کر دیا اور

باغی ڈمنورکس

اور اُس کے غیظ و غضب سے جو در پردہ بڑھتا گیا آیندہ چلکر سخت مشکلات پیدا ہوئیں۔ یہ

(۱۱۳۶) بے چینی صرف قبیلۂ ٹریویری تک محدود نہ تھی قیصر کے دورے سے گالی سرداروں[1] کی سابقہ حیثیت باقی نہ تھی کیونکہ وہ ایک زبردست شخص کے پنجے میں آگئے تھے اور اب حسب سابق بغیر کسی روک ٹوک کے لڑبھڑکر تباہ نہ ہوسکتے تھے۔ صفحہ ۲۰۰ اہل قبائل کو سواروں کی امدادی فوج مہیا کرنی پڑتی تھی اور رومائی فوج کے بھوکے سپاہی گالیوں کی گاڑھی محنت کی پیداوار کو کھاجایا کرتے تھے۔ قیصر کو اکثر سرداروں کی وفاداری میں شبہہ تھا اس لیئے اُس نے قصد کیا کہ ان سرداروں کو اپنے ساتھ بطور کفیل برطانیہ کو لایا جائے تاکہ گال میں نقض امن کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ سب سے زیادہ اندیشہ اُسے ایڈوئی سردار ڈمنورکس سے تھا جس نے اس سے قبل اُسے بہت پریشان کیا تھا اور اب بھی شورش پیدا کرنے کے منصوبے گانٹھ رہا تھا جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ اُس کے عذرات کی کچھ سماعت نہیں ہوتی تو اُس نے دوسرے سرداروں کو ورغلانا چاہا کہ جہاز میں بیٹھنے سے انکار کر دیں۔ قیصر کو ان ریشہ دوانیوں کی خبر تھی اور وہ اس فکر میں تھا کہ بغیر کسی قسم کی سختی کرنے کے اس سردار کو اپنے قابو میں رکھے۔ کچھ عرصے کے بعد جبکہ ہوا کا رخ موافق ہوگیا فوج کو جہازوں میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ ہر شخص

---

[1] یہ بالکل صحیح ہے کہ قیصر خود بیان کرتا ہے کہ اس نے بعض اشخاص کو اُن کے قبائل کا[2] سردار (Rex) تسلیم کرلیا تھا اور اُس کے مربی ہونے سے انھیں نقصان پہنچا۔ دیکھو چہارم ۱۲، پنجم ۲۵، ۵۴ مگر اس سے اُس کے عام طرز عمل میں کسی تغیر کا پتہ نہیں چلتا۔ اس کا اصل مقصد قبائل کو شورش سے باز رکھنا تھا اور ہر قبیلے کے ساتھ اُس نے جو سلوک کیا وہ اُس کے حالات کے لحاظ سے تھا۔ ڈمنورکس (پنجم ۶) کا یہ بیان کہ قیصر نے اُسے ایڈوئی کی سرداری (Regnum) پیش کی تھی محض جھوٹ ہے۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اُس نے اس وقت روما کے طرفدار سردار کو ٹریویری کا سردار (Rex) مقرر نہیں کیا۔ ہفتم (۳۱) میں قیصر نے بیان کیا ہے کہ ورسنگوٹرکس کو جو روما کے خلاف تھا اُسکے قبیلے نے بادشاہ کا خطاب دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قبائل کے بادشاہوں کا سلسلہ ابھی تک گال میں باقی تھا۔ دیکھو فقرہ ۹۲، کتاب ہذا۔

[2] Principes سے بالعموم مراد امرا سے ہے۔

باب ۳

اسی کام میں مصروف تھا اور ڈمنورکس کو موقع مل گیا کہ اپنے ایڈوی سواروں کو ساتھ لیکر بھاگ نکلے اور اپنے وطن کا رخ کرے۔ قیصر نے فوج کی روانگی کو رکوا دیا اور اُسکے تعاقب میں ایک جماعت کو روانہ کیا کہ یا تو اُسے زندہ گرفتار کر لائیں یا اُس کا کام تمام کر دیں۔ ڈمنورکس نے مقابلہ کیا اور مارا گیا مگر اس کے سپاہی قیصر کے پاس واپس آگئے اس طرح گالیوں کی آزادی کے اس سرگرم حامی کا خاتمہ ہوا۔

برطانیہ پر دوسرا حملہ

(۷ ۱۱۲) سال ماسبق کی مہم کے مقابلے میں برطانیہ پر دوسرا حملہ ہوا اور بہت اعلے پیمانے پر تھا۔ قیصر نے لابی نس کو تین لیجنوں اور دو ہزار سواروں کے ساتھ گال میں چھوڑ دیا تاکہ واپسی میں لنگرانداز ہونے میں گالیوں کی مخالفت سے کوئی دقت نہ ہو۔ قیصر کے بیڑے میں آٹھ سو جہاز تھے جنھیں دیکھ کر برطانیہ کے دلوں پر ایسی ہیبت چھا گئی کہ انھوں نے خشکی پر اُترنے میں بالکل مزاحمت نہ کی پہلی مہم کے اکثر واقعات دوبارہ پیش آئے مثلاً افواج کے خشکی پر اترنے اور معرکہ آرائی کے شروع ہونے کے بعد بیڑے کو طوفان سے سخت نقصان پہنچا اور اُن کی مرمت میں محنت اور وقت صرف کرنا پڑا۔ اہل روما کو کھلے میدان میں لڑنے اور برطانیوں کے مسلح مقامات پر دھاوا کرنے میں ہمیشہ کامیابی ہوئی مگر چونکہ برطانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک بہ آسانی نقل وحرکت کر سکتے تھے اس لیئے ان فتوحات کا کوئی قطعی نتیجہ نہ ہوا۔ مگر اس دفعہ قیصر اس جزیرے میں غالباً دو تین ماہ تک مقیم رہ سکا اور ٹیمز ندی کے پار پہنچ گیا۔ مشرقی اضلاع کے کئی قبائل نے اطاعت قبول کر لی۔ برطانیہ میں بھی گال کے بعض قبائل میں حریف سردار تھے اور باہمی شکر رنجیاں بھی تھیں۔ چند قبائل کسیبی ویلانس کی صدارت میں متحد ہو گئے مگر یہ ایک اتحاد محض عارضی تھا اور حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لیئے وجود میں آیا تھا۔ قیصر نے دسیوں کی باہمی نزاعوں سے پورا نفع اٹھایا مگر کسیبی ویلانس سرگرم اور باخبر تھا اور اہل روما کو اپنے جہازوں تک واپس پہنچنے میں سخت دقت ہوئی کینٹ کے بعض حصوں میں بغاوت اور بحری مرکز پر حملہ ہو گیا۔ مگر اندرون ملک کی طرف کوچ کرنے کے قبل قیصر نے اس مقام کو خوب مستحکم کر دیا تھا اور محافظ فوج نے دشمن کو مار کر بھگا دیا اس دوسرے حملے کے دوران میں قیصر نے اپنے ذاتی معائنے اور

پاشپ تسو ۲۰۱

دریافت کرنے سے برطانیہ اور اہل برطانیہ کے متعلق بہت سی معلومات حا
کیں۔ معلومات کے حاصل کرنے میں وہ بہت جاں فشانی کرتا تھا مثلاً برطانیہ میں دن
اور رات کے طول معلوم کرنے کے لیے اُس نے پانی کی گھڑی[۵] سے کام لیا تاکہ روم کے
کے طول لیل ونہار سے اُس کا مقابلہ کرے۔ درحقیقت وہ محض فاتح نہ تھا بلکہ ملکوں
کے حالات معلوم کرنے کا بھی اُسے شوق تھا۔ مثل گال اور جرمنی کے برطانیہ میں
بھی اُس کی عادت تھی کہ مناظر فطرت، ملک کے نباتات اور حیوانات اور دیسی باشندوں
کی غذا، لباس، رسم ورواج اور عادات کو بغور دیکھتا رہتا تھا اور ان معلومات کو مختصر
یادداشتوں کی شکل میں اپنے ملک کے لوگوں کے مطالعے کے لیے قلمبند کرلیتا برطانیہ
کی جنگی رتھ (essedum) اور گال کی چار پہیے کی گاڑی (petorritum) کے نمونے
اطالیہ میں پہنچ گئے اور وہاں اُن کا رواج ہوگیا مگر جزیرہ برطانیہ نہ تو پہلے حملے میں
فتح ہوا نہ دوسرے حملے میں کیونکہ قیصر وہاں موسم سرما میں ٹھیر نہیں سکتا تھا کیسی ویلاس
نے برائے نام اطاعت قبول کرلی اور سالانہ خراج دینے کا وعدہ کرلیا قیصر نے کفیل لیکر
اطاعت قبول کرلی اور برطانی سردار کو متنبہ کردیا کہ اُن قبائل کو نہ چھیڑے جو روما کے
زیر سیادت تھے۔ مگر یہ محض دکھاوا تھا اور اگر اس سے کوئی نفع ہوسکتا تھا تو محض یہ کہ
اگر تل جائے تو باردیگر حملہ کرنے کے لیے ایک معقول عذر ہوسکتا تھا۔ مگر ایکسو سال
تک برطانیہ کی پوری تسخیر کا موقع نہ مل سکا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عرصۂ دراز تک
فوج کی ایک تعداد کثیر کو برطانیہ میں مصروف رکھنے میں قیصر کو کیا صلہ ملا اور وہ اپنے
ساتھ سرزمین یورپ کو کیا لے آیا۔ جواب یہ ہے کہ غلاموں[۶] کے سوا کچھ نہیں۔[۷]

قیصر کے مشاغل

(۱۲۳۸) سسرو نے ۵۴-۵۵ ق م میں جو خطوط لکھے ہیں اُن کے مکتوب الیہ
زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو قیصر کی فوج میں تھے اور (قیصر بھی ان میں شامل ہے) یا
اُس کے قریب تھے یا اُن میں گال اور برطانیہ کے معاملات کی طرف اشارہ ہے۔

---

[۵] قیصر گال پنجم ۱۳۔ Captivorum magnum numerum
[۶] قیصر جنگ گال ۲/۲۳
[۷] کثیر التعداد اسیران جنگ سسرو ایڈ اٹی کم چہارم ۱۶/۷ اور ایڈ کو ئنٹس فراٹر سوم ۹/۴۔

باب ششم

خطوط مذکورسے قیصر کے مستقر کے حالات پر بہت کچھ روشنی اور ایک ایسا عالم نظر آتا ہے جس سے قوت تخیلہ متحیر رہجاتی ہے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب قیصر اور سسرو میں مصالحت ہو گئی تو اُس سے سسرو نے اکثر ایسے لوگوں کی سفارش کی جو جنگ گال کے سلسلے میں ترقی مناصب کے خواہشمند تھے۔ برطانیہ کی پہلی مہم کی خبریں جب مشہور ہوئیں تو اس قسم کے درخواست گزاروں کی تعداد بڑھ گئی۔ ۵۵ئہ کے اواخر میں سسرو نے قیصر سے اپنے بھائی کی سفارش کی ۵۴ئہ کے موسم بہار میں کوئنٹس قیصر کے پاس پہنچ گیا جس نے اس کو لیگیٹس مقرر کیا اور برطانیہ کی دوسری مہم پر اپنے ساتھ لے گیا۔ باوجود زود رنج اور گرم مزاج ہونے کے یہ شخص ایک قابل افسر تھا اور بہت جلد ایک اہم کمان اُس کے سپرد ہو گئی۔ قیصر کے مشیر کار بالبس کی بھی اس پر نظر عنایت تھی جس کی طرف سے سسرو نے وکالت کی تھی۔ شمال کی اہم معرکہ آرائیوں میں روما کی قسمت کا تصفیہ ہو رہا تھا مگر اس کا انحصار اس قابل ہسپانی کی سرگرمی اور ہنرمندی پر تھا۔ قیصر کے لیے روما کے معاملات سے بے خبر رہنا سخت مضر تھا اس لیے ضروری تھا کہ اُسے ہر واقعے کی صحیح خبریں بروقت مل جایا کریں اور یہ بھی ضروری تھا کہ ہر واقعے کے متعلق نہ صرف وہ فوری کارروائی کرے بلکہ اُسے مشورہ بھی معقول ملے۔ قیصر نے باضابطہ ڈاک قائم کر دی تھی اور اپنے روما کے سیاسی معاملات کی باگ اپنے دست قدرت میں رکھتا تھا۔ جن اشخاص کی معاونت کی اُسے کسی وقت ضرورت ہوتی اُن کی وہ خوشامدیں اور تعریفیں کرتا اور اُنھیں روپیہ قرض دینے تحفے بھیجنے میں دریا دلی سے کام لیتا مگر اس کے ساتھ ہی حد درجہ احتیاط بھی برتتا۔ فوجی خدمات کوئنٹس سسرو کی طرح ہر شخص کو عطا نہ ہو سکتی تھیں۔ قیصر اپنے قول کا پابند تھا مگر اُسے اپنے مطلب کی لگی رہتی تھی اور اپنی عنایات کا وہ پورا معاوضہ حاصل کر لیتا تھا سسرو کی تائید کی وہ بہت قدر کرتا تھا اور اس کے قائم رکھنے کی ہر طرح فکر کرتا تھا۔ باوجود کثیر المشاغل ہونے کے اُس نے سسرو سے سلسلۂ مراسلت جاری رکھا اور اُسکی تصانیف وغیرہ کی بامحل تعریف کر کے اُسے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ سسرو کے سفارشی خطوط کا بھی وہ خاص لحاظ کرتا تھا اور ایک رقم کثیر اُسے قرض بھی دی۔ مستقر فوج پر کام کی بہت کثرت رہی ہوگی۔ فوجی معاملات ہی اسقدر رہے ہوں گے

باشندے

کہ ایک اعلیٰ قابلیت کے شخص اور اُس کے قابل مددگاروں کے منہمک رہنے کے کافی تھے مگر قیصر دو پرانے صوبوں یعنی ناربونیز گال اور گال ابن روئے آلپس کا صوبہ دار تھا اور ان کے علاوہ الیریکم بھی اُس کے زیر حکومت تھا۔ اُس کے نائب خواہ کیسے ہی کارکردہ مگر صوبجات مذکور کے بہت سے انتظامی امور ایسے ضرور ہوں گے جن میں بعض اوقات صوبہ دار کی استصواب کی ضرورت پڑتی ہوگی۔ روما کے معاملات کی طرف بھی اکثر متوجہ رہنا پڑتا ہوگا اور بہت سے نازک معاملات ایسے تھے جن میں گفت و شنید بذریعۂ مراسلت نہ ہو سکتی تھی۔ ان کاموں کے لیے ایک معتمد علیہ درمیانی شخص کی ضرورت تھی جس کا درجہ معمولی آزاد شدہ غلام سے زیادہ ہو اور قیصر کا مشیر کار بالبس بھی کام انجام دیتا تھا۔ چند اور لوگ بھی قیصر کے معاون تھے مثلاً مائیس جو مستقر پر میزبانی میں اُس کا ہاتھ بٹاتا تھا اور آپیس جو روما میں اسکی طرف سے گماشتہ تھا۔ مگر بالبس ان سب سے اور دوسرے گماشتوں سے راست تعلق رکھتا تھا۔

مستقر کی تمدنی حالت

(۱۱۳۹) فوج کے مستقر پر لوگ صرف ہر وقت فوجی اشتغال میں مشغول نہ رہتے تھے بلکہ روزمرہ کے کام کے ختم ہو جانے کے بعد علمی مشاغل کا بھی چرچا ہوتا اور قیصر کے دسترخوان پر اکثر علمی تذکرے رہتے۔ کوئنٹس سسرو بوقت فرصت خزنیۂ ناٹک لکھا کرتا۔ خود قیصر نے کوہ آلپس کے طویل سفروں سے گھبرا کر اثنائے سفر میں صرف نحو کا ایک رسالہ لکھ ڈالا۔ کبھی کوئی شخص سفارشی خطوط لے کر مستقر پر پہنچتا اور روما کی تازہ ترین خبریں بیان کرتا۔ یہ لوگ ملازمت کی غرض سے زیادہ تر آتے مگر انکی خواہشوں کا پورا کرنا بسا اوقات سخت مشکل تھا۔ اسی قماش کا ایک شخص سی ٹربی یائیاس ٹیسٹا تھا جس کی سسرو نے سفارش کی تھی۔ یہ شخص ایک زبردست مقنن تھا مگر خوبی خدمات کی طرف مطلق رجحان نہ رکھتا تھا۔ قیصر کی فوج میں نہ تو قانون کی باریکیوں سے متعلق کسی مشورے کی ضرورت تھی نہ قانونی مسودوں کے تیار کرنے والوں کی۔ اس لیے ٹربی یائیس کو بہت جلد روما کا فورم یاد آنے لگا لیکن جلب منفعت اور حصول عہدہ کی امیدوں سے بھی وہ دست بردار نہ ہو سکتا تھا جو اُسے گال لے آئی تھیں سسرو بھی اسے مشورہ دیا کرتا تھا کہ وہیں رہکر اور اپنے موقع کا منتظر رہے مگر قیصر اُسے کوئی خدمت نہ دے سکتا تھا اور نہ اس سے ملاقاتیں کر سکتا تھا جنکا کوئی نتیجہ نہ ہو

باشب

لیکن رفتہ رفتہ ٹریباٹیئس کا اس ملک میں دل لگ گیا اور مائیس سے دوستی ہوگئی۔ مگر سوائے قانونی معاملات کے اُس نے کسی دوسری چیز میں شہرت حاصل نہ کی گو فوج کے متعلق اُسے کوئی خدمت مل گئی تھی

سرمائی چھاؤنیاں

(۱۱۴۰) قیصر کو برطانیہ سے واپس آتے ہی موسم سرما ۵۴-۵۳ق م کے لیے انتظام کرنا پڑا مگر اس میں بہ نسبت سابق زیادہ دقت تھی کیونکہ ۵۴ق م میں غلے کی پیداوار اچھی نہیں ہوئی تھی اور لیجنوں کے سپاہیوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے ضروری تھا کہ ایک وسیع تر خطۂ ملک کے ذرائع سے کام لیا جائے۔ اس لیے فوجی چھاؤنیاں بیلجیک گال کے تمام رقبے میں پھیلا دی گئیں جن چھاؤنیوں کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اُن میں سے ایک لابی ئنس کے تحت میں ریمی کے ملک میں ٹریویری کی نگرانی کے لیے رکھی گئی تھی، دوسری کوئنٹس سسرو کے تحت میں نروی ای کے ملک میں تھی اور تیسری سابی نس اور کوٹا کے تحت میں ایبورونی کے درمیان میں جو ٹریویری کے شمال میں ماس کے ملک میں آباد تھے۔ یہ تیسری چھاؤنی پہلی اور دوسری چھاؤنیوں سے بڑی تھی کیونکہ اس میں بنرد آزما سپاہیوں کے نصف لیجن کے علاوہ نوجوان سپاہیوں کا ایک پورا لیجن تھا جو حال ہی میں گال زیر آلپ کے ضلع میں بھرتی کیے گئے تھے۔ دو اور لیجن بھی تھے جن میں سے ایک شمال میں تھا اور دوسرا مغرب یعنی کیلٹی گال میں۔ ان کا فرض تھا کہ مورینی اور آرموریکا کے قبائل کی نگرانی کریں اور اسی وجہ سے یہ اس موسم سرما کی پریشانیوں سے بچ گئے۔ قیصر کا مستقر سیا مَنوبریوا (قبیلۂ آمبیانی کا شہر جسے اب آمیان کہتے ہیں) میں تھا اور اس کے باقی تینوں لیجن اسی نواح میں تھے اور بوقت ضرورت بہ آسانی بلائے جا سکتے تھے۔ یہ تینوں لیجن تین لیگیٹوں کے زیر کمان تھے جن میں سے ایک ایل موناٹیئس پلانکس تھا اور دوسرا اسی ٹریبونیئس تھا جس نے اس قانون کو پیش کیا تھا جس کے ذریعے سے حکومت صوبجات کے متعلق وہ انتظامات عملی شکل میں لائے گئے جن کا تصفیہ لیوکا میں ہوا تھا اور تیسرا کراسس رکن اتحاد ثلاثہ کا بیٹا ایم کراسس تھا جو قیصر کا کوئیسٹر بھی تھا اور اپنے قابل بھائی پی کراسس کی طرح اپنے باپ کے ساتھ مشرق روانہ نہیں ہوا تھا۔ قیصر کا بیان ہے کہ سوائے اُس لیجن کے جو مغرب میں

باب ۹

مقیم تھا کوئی لیجن ایک دوسرے سے ایک سو رومی میل سے زیادہ دور نہ تھا مگر وہ پریشان ضرور تھا اور حسب معمول جنوب میں اپنی خدمات انجام دینے کے لیے نہیں گیا بلکہ منتظر رہا کہ فوج کے تمام دستے اپنے سرمائی مقامات میں بخوبی اقامت گزیں ہو جائیں اور مقامات مذکور کے استحکامات مکمل ہو جائیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اہل روما کے مسلسل قیام کی وجہ سے گال کے قبائل میں بغاوت کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ اسی زمانے میں قبیلۂ کارنوٹی میں انقلاب حکومت ہو گیا جو سین اور لوآر کے درمیان آباد تھا۔ اس قبیلے کا سردار یا بادشاہ ایک امیر تھا جسے قیصر نے اُس کی خدمات کے صلے میں بادشاہ بنا دیا تھا مگر اُس کے مخالفین نے بغاوت کر کے اُسے قتل کر دیا۔ باغیوں کو اپنی خدمت کا احساس تھا اور ممکن تھا کہ وہ تمام قبیلے کو بغاوت پر آمادہ کر لیتے۔ اس لیے قیصر نے پلانکس کو لیجن کے ساتھ اس ضلع میں بھیجا کہ سرغنوں کو گرفتار کر لے اور موسم سرما وہیں بسر کرے۔ اس کے بعد ہی اُسے معلوم ہوا کہ تمام لیجن اپنی اپنی سرمائی چھاؤنیوں میں صحیح وسلامت ہیں جس سے سکون کی امید ہو سکتی تھی۔ مگر قیصر نے اطالیہ روانہ ہونا ملتوی کر دیا۔

سابی نس کی ہزیمت

(۱۴۱) بغاوت کے آثار اوّلاً ایبورونی کے دور اُفتادہ قبیلے میں نمایاں ہوئے۔ ماس، موسل اور رائن ندیوں کے درمیان کا ملک آتشگیر مادّے سے بھرا ہوا تھا۔ ایڈ واٹولی جن کی سنہ میں گوشمالی ہوئی تھی ناراض ضرور تھے اور اس نواح کے بے شمار چھوٹے چھوٹے قبیلے یا تو ٹری ویری کے دست نگر تھے یا اُن کی پیروی کیلیے تیار تھے۔ گال میں بےچینی کے بڑھنے سے انڈوٹیومار اور ٹری ویری کی قومیت پرست جماعت کو تقویت ہو گئی تھی۔ اسی سردار نے ایبورونی کے سرداروں کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ مختصر واقعات یہ ہیں کہ اہل روما غلط اطلاعوں اور جھوٹے وعدوں سے دھوکا کھا کے اپنی مستحکم چھاؤنی کو چھوڑ کر ایک دوسرے لیجن کے مقام پر جانے کے لیے آمادہ ہو گئے اور جب وہ کوچ کر رہے تھے ایبورونی نے ان کو گھیر کر قتل کر دیا۔ صرف چند اشخاص جو جنگلوں میں چھپ کر بچ گئے تھے اس ہزیمت کی خبر لے کر لابی انس کے پاس پہنچے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوٹا شروع سے آخر تک دشمن کے مشورے پر عمل کرنے کا مخالف تھا مگر سابی نس جو غالباً افسر اعلیٰ تھا گھبرا اُٹھا اور

باب ۵

اس کا یہ ہولناک نتیجہ ہوا۔ بحالت موجودہ اس حادثے کی کوئی خبر لابی نس کے ذریعے سے قیصر کو نہیں ملی۔ ممکن ہے کہ سڑکوں پر گالیوں کا قبضہ رہا ہو اسی اثنا میں ایبورونی کے سردار امبیورکس نے چھوٹے چھوٹے قبیلوں کو جمع کرکے تروی ای کے ملک کی طرف دھاوا کر دیا تاکہ سسرو کا بھی خاتمہ کر دے۔ سسرو کو سابی نس کی ہزیمت کی خبر نہ تھی مگر وہ بھی یکہ و تنہا تھا۔ گالیوں کا ایک انبوہ کثیر اسکی چھاؤنی پر زبردست حملے کر رہا تھا اور اسی قسم کی غلط اطلاعیں اور دھمکیاں دے رہا تھا جن سے سابی نس گھبرا اٹھا تھا۔ سابی نس کا حشر اسے دشمن کے فخر و مباہات سے معلوم ہوا۔ آس پاس کے ضلع میں تروی ای اور ان کے حلفا کا ٹڈی دل تھا قیصر کے پاس اس نے جو نامہ بر روانہ کیے سب پکڑ لیے گئے اور وہ خود بھی بیمار تھا، اس کی فوج نے ہنرمندی، کمال اور بہادری کا پورا ثبوت دیا اور دن پر دن گزرتے جاتے تھے مگر اس بہادر فوج نے ہتھیار نہ ڈالے۔ بالآخر تروی ای کے ایک پناہ گیر نے اپنے ایک غلام سے آزاد کر دینے کا وعدہ کرکے اسے ایک خط دیکر بھیجا۔ یہ گالی غلام صحیح و سلامت چلا گیا اور اس طرح سسرو کی مشکلات کی قیصر کو پہلی مرتبہ خبر ملی۔ اس نے فوراً ایم کراسس کو مع اس کے لیجن کو سمارا بوریوا کے مخزن کی حفاظت کے لیے بلایا کراسس فوراً روانہ ہوگیا اور جب وہ قریب آگیا قیصر ٹری بونیس کے لیجن اور ۴۰۰ سواروں کو لے کر روانہ ہوگیا فیبیئس مع اپنے لیجن کے شمال سے بلا لیا گیا اور اثنائے راہ میں آکر مل گیا عجلت کی شدید ضرورت تھی اور قیصر عین وقت پر پہنچ گیا۔ لیکن پہنچنے سے قبل ہی اس نے سسرو کو اپنے آنے کی اطلاع کر دی اور اس کے قریب آتے ہی محاصرہ اٹھ گیا۔ اس نے بذات خود گالیوں کو دھوکا دے کر انھیں شکست فاحش دی جس میں ان کے ہزاروں آدمی کام آئے اور اس کے سسرو کی چھاؤنی میں پہنچا اور اس کی اور اس کے سپاہیوں کی بہت تعریف کی جس کے وہ ہر طرح مستحق تھے کیونکہ دس آدمیوں میں سے ایک ضرور زخمی ہوا تھا۔ قیصر کو اب موقع ملا کہ گالی اسیروں نے سابی نس کی ہزیمت کے جو حالات بیان کیے تھے ان کا ان خبروں سے مقابلہ کرے جو اسے خود ملی تھیں۔

بغاوت کا فرو ہونا

(۲۴۱) قیصر نے کئی مرتبہ ذکر کیا ہے کہ گال میں خبریں نہایت سرعت کیساتھ

باشیث

پیلی تیس سیسرو کے پاس دوپہر کو تین بجے پہنچا تھا مگر اس کی فتح کی خبر لابی انس کی چھاؤنی جو ساٹھ میل پر تھی آدھی رات سے قبل پہنچ گئی۔ انڈ وٹیو مار تری ویری کی ایک فوج کے ساتھ لابی انس پر حملہ کرنے والا تھا مگر اس فتح کی خبر سنتے ہی فرار ہوگیا اور اسی خبر کی اشاعت آرمی موریکا کے قبائل کے ایک عظیم الشان اجتماع کے انتشار کا باعث ہوئی جو مغرب میں ایل روسکیس پر حملہ کرنے والے تھے۔ مگر گال میں چہار سو شورش کے آثار نمایاں تھے اس لیے قیصر نے مناسب خیال کیا کہ موسم سرما سمارو بریوا میں بسر کرے اور تین لیجن اپنے قریب رکھے۔ یہ سب سابی نس کی ہزیمت کا نتیجہ تھا اور قیصر کو بھی خوب معلوم تھا کہ گال اس کے ہاتھوں سے قریب قریب نکل گیا تھا اور اس ناکامی کے ساتھ اس کی سیاسی زندگی کا بھی خاتمہ ہوگیا ہوتا مگر خوش قسمتی سے گال اب تک اس کے قبضے میں تھا اس لیے اس نے اب غیر وفادار سرداروں کو ڈرانا دھمکانا شروع کیا اور گال کے بیشتر حصے میں بغاوت کی آگ کو مشتعل ہونے سے اس نے روک دیا۔ لیکن اسی اثناء میں قبیلۂ سینونی میں ایک انقلاب برپا ہوگیا اور ان کے بادشاہ کو جو قیصر کا نامزد کردہ تھا فرار ہوجانا پڑا۔ یہ سب اس قبیلے کے متمرد سرداروں کی کارروائی تھی جنھوں نے باوجود قیصر کے احکام کے جواب ہی سے انکار کردیا۔ یہ بھی اندیشہ تھا کہ بغاوت کے لیے اکثر قبائل صرف موقع کے منتظر تھے۔ اہل روما کا جانی دشمن انڈوٹیو مار قبیلۂ تری ویری کا سردار تھا۔ پہلے تو اس نے جرمنوں کو بلانے کی کوشش کی مگر جب انھوں نے جنبش نہ کی تو اس نے خود اپنے قبیلے کو بغاوت پر آمادہ کیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ وسطی گال میں بغاوت پیدا کرانے کی بھی اس نے تدبیریں کی تھیں۔ مگر اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے لابی انس کا قلع قمع کردے مگر اس کوشش میں اسے لابی انس کی اعلیٰ فوجی قابلیت کی وجہ سے سخت نقصان کے ساتھ شکست ہوئی اور وہ خود بھی مارا گیا۔ اس کے حلیف جو اس کی شرکت کے لیے آرہے تھے منتشر ہوگئے اور گو صرف دو قبیلے یعنی ریمی اور ایڈوئی وفاداری پر قائم تھے مگر کچھ عرصے تک گال میں بمقابلہ سابق

له قیصر گال پنجم ۵۲۔

باب ۳

ہی رہا۔ مگر قیصر کو اندیشہ تھا کہ ایک سخت تر بغاوت ہونے والی ہے اس لیے اُس نے مناسب خیال کیا کہ اطالیہ کی سطوت کا اظہار کر کے باغیوں کو مخوف کردے۔ اسکے ڈیڑھ لیجن ضائع ہوئے تھے اس لیے اُس نے بجائے انکے تین نئے لیجنوں کے اضافے کا قصد کر لیا۔ اس لیے گال این روئے آلپ کے نائبوں کو حکم دیا کہ دو جدید لیجن بھرتی کرلیں اور تیسری لیجن کے لیے پامپئی سے درخواست کی۔ پامپئی اُن دنوں ہسپانیہ کا پرو کانسل (صوبہ دار) تھا مگر روما میں مقیم تھا اور اپنے نائبوں کے توسط سے حکومت کرتا تھا۔ جولیا نے سنہ ۴۲ھ میں انتقال کیا اور اب ان دونوں میں کوئی رشتہ باقی نہ تھا لیکن ابھی ان کے دوستانہ اتحاد میں فرق نہ آیا تھا۔ پامپئی نے گال این روئے آلپ میں ایک لیجن بھرتی کی تھی جس کی اُسے فی الحال ضرورت نہ تھی۔ اس لیجن کو اُس نے مجتمع کر کے قیصر کے پاس بھیج دیا۔

قیصر اور اہل گال

(۱۱۴۳) انڈوٹیومار کے انتقال کے بعد قبیلۂ ٹری ویری کی سیادت اُس کے دوستوں کے ہاتھ میں آگئی جو اُس کی تدابیر کی تکمیل کے لیے جرمنی میں اجیر سپاہی بھرتی کر رہے تھے اور امبیورکس اور اُس کے قبیلے ایبورونی کے ساتھ اتحاد پیدا کر رہے تھے۔ شمال اور شمال مشرق کے تمام قبائل نے ہتھیار اُٹھا لیے تھے اور سینونی اور کارنوٹی بھی تمرد پر کمربستہ تھے۔ ہر لمحہ قیمتی تھا اس لیے قیصر نے نروی ای کے ملک پر موسم سرما میں یورش کردی اور ان لوگوں کی اراضی کو تاخت و تاراج کر کے اور اُن کے مویشی اور غلاموں کو چھین کر انھیں خاموش کر دیا۔ اس کے بعد اُس نے حسب معمول موسم سرما میں سرداروں کی مجلس منعقد کی مگر ٹری ویری کارنوٹی اور سینونی نے شرکت پر آمادگی ظاہر نہ کی اس لیے قبائل مذکور کے ملک میں اُس نے فوراً دھاوا کر دیا اُس کی عجلت نے اُنھیں موقع نہ دیا کہ اپنے مستحکم مقامات میں پناہ لے سکیں۔ اس لیے بدرجۂ مجبوری اُنھوں نے اطاعت قبول کرلی اور قیصر نے بھی اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا۔ یہ لوگ ایڈوئی کے متوسّل تھے جنھوں نے اُن کی سفارش کی۔ قیصر نے اس سفارش کو منظور کر لیا کیونکہ وہ دوسرے معاملات میں منہمک تھا۔ اسی طور پر کارنوٹی بھی ریمی کے متوسل ہونے کی وجہ سے سستے چھوٹ گئے۔ قیصر نے اب قبائل کے رسالوں کی امدادی فوج کو جمع ہونے کا حکم دیا اور سنہ ۳ھ کی

باب ۶

معرکہ آرائیوں کا آغاز کیا۔ اس کا قصد مصمم یہ تھا کہ شمال اور شمال مشرق کے قبائل کو ایسا سبق دے کہ وہ اور اُن کے جرمن حلیف عرصۂ دراز تک سرکشی نہ کرسکیں۔ آمبیورکس کو تباہ کرنا بھی اُس کے اہم مقاصد میں شامل تھا لابی نس کی امداد کے لیے جوٹری ویری کے ملک میں مقیم تھا دو اور لیجن بھیجے گئے اور قیصر بذات خود پانچ لیجنوں کو ساتھ لے کر مینا پی ای کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوا جو جنگلوں اور دلدلوں میں رہتے تھے۔ قیصر کے انجینروں کو اس دشمن کی کمین گاہوں کا پتہ لگانے میں سخت دقت ہوئی جو کبھی خشکی پر رہتا اور کبھی تری پر۔ مگر بالآخر وہ کامیاب ہوئے اور مینا پی ای کی قسمت کا جنھوں نے اب تک قیصر کی اطاعت قبول نہیں کی تھی یہ فیصلہ ہوا کہ ان میں سے بہت سے قتل کردیے گئے اُن کے مکانات جلا دیے گئے اور بہت سے غلام بنا لیے گئے۔ اس طرح روما کے تمدّن کا دائرہ وسیع تر ہوگیا اور امبیورکس کے لیے اس نواح میں کوئی جائے پناہ باقی نہ رہی۔ اسی اثنا میں ٹری ویری کے باغیوں نے لابی نس کی چھاؤنی پر غلبہ حاصل کرنا چاہا مگر اُسے دو جدید لیجنوں کے آنے سے تقویت ہوگئی اور دشمن جرمنوں کی فوج کے آنے کا منتظر رہا۔ اہل روما اپنی پرانی تدبیروں کو کام میں لے آئے جو گالیوں کے مقابلے میں ہمیشہ کارگر ثابت ہوتی تھیں۔ لابی نس کے اغوا سے انھوں نے ایک ایسے وقت میں حملہ کردیا جو اُن کے لیے مضر تھا اور بالآخر لابی نس نے انھیں مقامی شکست دی جس میں اُن کا سخت نقصان ہوا۔ جرمن بھی قریب آگئے تھے۔ مگر اس جنگ کا انھیں علم ہوا تو وہ واپس ہوگئے اور انڈوٹیوبار کے دوست بھی انھیں کے ساتھ چلے گئے۔ روما کا طرف دار سنگیٹورِکس قبیلے کا سردار مقرر کردیا گیا اور جب قیصر مینا پی ای کی سرکوبی سے فارغ ہوکر جنوب کو واپس آیا تو اُسے معلوم ہوا کہ لابی نس نے امن قائم کردیا ہے۔ مگر اُس نے مناسب خیال کیا کہ جرمنوں کو ایک دفعہ اور مخوف کردے اور امبیورکس کے لیے مشرق کی طرف بھاگ نکلنے کی راہ بند کردے۔ اس لیے اُس نے رائن پر پھر پل بنایا جو پہلے پل سے کچھ فاصلے پر تھا اور بار دیگر اپنی فوج کو لیکر رائن کو عبور کیا۔

باب۵
قیصر اور جرمنی

(۱۱۴۴) اس مہم کا اخلاقی اثر یہ ہوا کہ جرمنوں کے ٹڈی دل کا گال میں آنا بند ہوگیا اور اس میں جو محنت صرف ہوئی بلحاظ اس نفع کے بیکار نہ گئی گو روما کے مقبوضات میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گالیوں کی شورش کی وجہ سے وہ جرمنی میں جوکھم میں نہیں پڑسکتا تھا۔ سوئی بی کسی صورت سے اس پرحملہ آور ہونے پر آمادہ نہ ہوتے تھے اور قیصر اپنی فوج کو اُن کے ملک کے وسط میں لیجانا مناسب نہ خیال کرتا تھا۔ یہاں رسد کے ختم ہوجانے کا سخت اندیشہ تھا۔ قبیلۂ یوبی ای سے اُس نے اپنے اتحاد کی تجدید کی اور ندی کو دوبارہ عبور کرنیکے بعد پُل کے صرف اس حصّے کو توڑ دیا جو اُس کے جرمنی کنارے سے متصل تھا۔ پل کے دوسرے حصّے کو اُس نے باقی رہنے دیا اور ایک پہرہ کچھ روز کے لیئے اُس کی حفاظت کی غرض سے مقرر کردیا۔ اس کے بعد وہ امبیورکس کا خاتمہ کرنے کے لیئے ایبورونی کیطرف متوجہ ہوا۔ ایڈواٹو کا پہنچ کر جہاں سابق میں سابی نس متعین تھا اس نے اپنی رسد کی گاڑیوں، مریضوں اور رو بصحت سپاہیوں کو ایک نئے لیجن کے ساتھ کوئنٹس سسرو کے زیر کمان چھوڑ دیا وہ خود سات روز کے بعد واپس ہونے کو تھا اور اس فوج کو اُس نے حکم دے دیا کہ اس وقت تک چھاؤنی سے باہر نہ نکلے قیصر نے بہ عجلت کوچ کرکے ایبورونی کے ملک کو تاخت وتاراج کردیا مگر امبیورکس قیصر کی فوج کے آگے بڑھے ہوئے سواروں کے دستے کے ہاتھ گرفتار ہونے سے بال بال بچ نکلا۔ اس نواح کے چھوٹے چھوٹے جرمن قبائل نے فوراً اطاعت قبول کرلی۔ اب صرف یہ باقی تھا کہ ایبورونی کے پورے قبیلے کو تباہ کردیا جائے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور نقض امن نہ ہونے پائے۔ مگر اس قبیلے کو گرفتار کرنا سخت دشوار تھا کیونکہ ان کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں مختلف دشوار گزار مقامات میں منتشر تھیں اور قیصر کی فوج کے اکّا دُکّا سپاہیوں کو قتل کردیا کرتے تھے اس لیئے قیصر نے آس پاس کے قبائل کو صلائے عام دے دی کہ اس قبیلے کے مال ومتاع کو لوٹ لیں کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اُن کے غلّے کے ذخائر چھینوا کر اُنھیں تباہ کرادے تاکہ اہل روما کی جانیں اس مہم میں ضائع نہ ہوں۔ قیصر کے اس اعلان کی خبریں جلد مشتہر ہوگئیں اور ڈاکو ہر طرف سے جمع ہوگئے یہاں تک کہ قبیلۂ سگمبری

باشب

کو بھی خبر ہو گئی اور اُن کے دو ہزار سوار رائن کے پرے سے آ گئے لیکن انھوں نے زیادہ نفع کے لالچ میں ایڈواٹوکا پر حملہ کر دیا جہاں ساتویں رد زسسرو نے اپنے سپاہیوں کی بے صبری سے پریشان ہو کر اور غلّے کی کمی کی وجہ سے ایک جماعت رسد مہیا کرنے کے لیئے روانہ کی تھی۔ اس جماعت کے روانہ ہوتے ہی سکمبری نے چھاؤنی پر حملہ کر دیا مگر بیمار سپاہیوں کی بہادری سے وہ پسپا ہو گئے۔ اتنے میں جو جماعت رسد کے لیئے گئی تھی لڑائی کا شور وغل سُن کر واپس آ گئی۔ اس جماعت میں زیادہ تر نئے رنگروٹ تھے اس لیئے جرمنوں نے قریب قریب سب کا کام تمام کر دیا۔ لیکن چونکہ قیصر واپس آرہا تھا اور مالِ غنیمت کے ملنے کی بھی امید نہ تھی اس لیئے سکمبری ایبوروانی کے علاقے میں لوٹ مار کر کے مع اپنے مالِ غنیمت کے سلامتی کے ساتھ رائن کے پار پہنچ گئے۔ اس جھڑپ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں رائن کے اطراف کے باشندوں کا کیا طریقہ تھا اور یہ بھی کہ روما کے نظام فوجی میں ابھی مستقل افواج کا سلسلہ نہیں شروع ہوا تھا یعنی نئے لیجن بھرتی کیئے جاتے تھے اور بغیر کسی ابتدائی تربیت کے میدان جنگ کو بھیج دیئے جاتے تھے حالانکہ یہی تربیت فن سپہگری کی اصل بنا ہے۔ قیصر کو امید تھی کہ سسرو حسب سابق اُس کے احکام کی پابندی کریگا مگر اُس کی قوّت فیصلہ چوک گئی گو خوش قسمتی سے اس کا نتیجہ چنداں مضر نہ ہوا۔ قیصر حسب وعدہ اُسی شب کو واپس آ گیا۔ اُس کا ہراول جب چھاؤنی میں پہنچا تو وہاں عجیب کیفیت تھی۔ نئے رنگروٹوں کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ قیصر مع اپنی فوج کے جنگ میں کام آ گیا تھا اور اُس کی واپسی تک انھیں یقین نہ آیا کہ وہ زندہ ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ایڈواٹوکا کی چھاؤنی کی بدشگونی نے انھیں ڈرپوک بنا دیا تھا۔ یعنی ان میں بھی وہی مادّہ موجود تھا جو دوسرے لیجنوں میں تھا۔

روما کے سیاسی تغیرات

(۱۴۷۵) قسمت کے بھی عجیب کرشمے ہوتے ہیں جرمن امبیورکس کا ملک لوٹنے آئے تھے مگر برخلاف اس کے اُن کے آنے سے اُسے نفع ہوا۔ اس باغی کا تعاقب اب پھر شروع ہوا اور اُس کی تلاش میں امبیوروانی کا ملک ایک سرے سے دوسرے سرے تک چھان ڈالا گیا اور ویران کر دیا گیا مگر وہ پھر بال بال بچ نکلا قیصر اس پریشاں کن معرکہ آرائی سے گھبرا اُٹھا اور سا طالیہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لیئے واپس

ہونا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ قدم موڑ کر ریمی کے بڑے قصبے کو واپس آیا اور وہاں دربار کیا۔ اس دربار میں اُس نے سب سرداروں کو بلا کر سینونی اور کارنوٹی کی بغاوت کے اسباب دریافت کیئے اور خطاداروں کو سزا دی۔ اس کے بعد اُس نے اپنے دسوں لیجنوں کی سرمائی چھاؤنیوں کا انتظام کیا۔ دو لیجن ٹری ویری کی نگرانی پر مقرر کیئے گئے اور دو لنگونی کے ملک میں بھیج دیئے گئے۔ باقی چھ لیجنوں کا مستقر سینونی کا صدر مقام قرار پایا۔ انتظامات مذکور کی تکمیل اور مخزنوں کے معمور ہو جانے کے بعد وہ گال این روئے آلپ کو روانہ ہوا مگر سنہ ۵۳-۵۲ کے موسم سرما میں اپنے صوبے کے قیام کے زمانے میں وہ بہت پریشان رہا۔ روما کے غیر تمناہی سیاسی مناقشات کا نتیجہ بالآخر یہ ہوا کہ کلوڈئیس قتل کر دیا گیا۔ طوائف الملوکی پیدا ہو جانیکے اندیشے سے سینیٹ نے پامپی کو غیر معمولی اقتدارات عطا کیئے اور فوج میں ملازمت کرنے کے لائق جملہ اشخاص کو فوج میں بھرتی کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے ایک حد تک امن قائم ہو گیا اور کوئی انقلاب برپا نہ ہوا۔ مگر قیصر نے ضرور محسوس کر لیا ہو گا کہ پامپی کا برسر اقتدار ہو جانا اتحاد ثلاثہ کی بقا کے حق میں سم قاتل تھا جسے وہ سخت جاں فشانی اور غور و فکر سے وجود میں لایا تھا مزید براں جولیا قضا کر چکی تھی اور کراسس پارتھیا میں مر گیا تھا۔ پامپی سے نہ تو اب کوئی رشتہ ناتا تھا نہ اُسے اپنے حاسد شریک (کراسس) کا خوف تھا اور اب اتحاد مذکور کے دونوں باقی ماندہ شرکاء ایک دوسرے کے رقیب تھے۔ قیصر کے منصوبے اُس وقت خواہ کچھ ہی ہوں مگر وہ جانتا تھا کہ پامپی قابل اعتماد نہیں لیکن قیصر اس سے اس وقت لڑائی مول لینا نہیں چاہتا تھا اور ہر طرح سے اُسے خوش رکھنا چاہتا تھا اور اُس کی خوشامد میں لگا رہتا تھا۔ اسی زمانے میں اُس نے گال این روئے آلپ میں رنگروٹوں کی بھرتی بظاہر سینیٹ کے حکم کی متابعت میں شروع کر دی گو سینیٹ کا حکم در اصل خاص ملک اطالیہ سے متعلق تھا اسے گال میں مزید افواج کی ضرورت تھی مگر ان رنگروٹوں کو اُس نے لیجنوں میں شریک نہیں کیا کیونکہ پرانے لیجنوں کی کمی تعداد کو اولاً پورا کرنا ضروری تھا۔

(۱۱۴۶) اطالیہ کی خبریں بہت جلد گال تک پہنچ جاتی تھیں اور اثنائے راہ میں

باغی
سنہ ۵۲ کی بغاوت

باب ۵

ان میں رنگ آمیزی بھی ہو جایا کرتی تھی ۔ روما کی موجودہ سیاسی مشکلات سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ قیصر اطالیہ سے جنبش نہ کرسکیگا اور چونکہ ایک غیر سلطنت کا محکوم ہونا وسطی یا کیلٹی گال کے باشندوں کو گراں گزر رہا تھا اس لیئے اس خطے کے اکثر قبائل بغاوت پر کمربستہ تھے اور جس زمانے میں کہ قیصر اطالیہ میں اپنے کاموں میں مصروف تھا گال کے سردار بغاوت کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انھوں نے یہ منصوبہ باندھا کہ یکایک بغاوت کردی جائے تاکہ قیصر کو خبر نہ ہو اور وہ اپنی فوج میں پہنچنے نہ پائے ۔ عاجلانہ کارروائی کے لیئے اخفا کی حد درجہ ضرورت تھی ۔ اگر کوئی عظیم الشان جلسہ کیا جاتا تو اُس کی خبر قیصر کو فوراً ہو جاتی اور وہ اُفتاں وخیزاں موقعہ واردات پر پہنچ جاتا ۔ اخفا کی انھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ کوئی قبیلہ علم بغاوت بلند کردے اور دوسرے قبائل اُس کی متابعت کریں ۔ کارنوتی نے اس کا بیڑا اُٹھایا اور بغاوت کردی شہر گنبایم (اورلیان) لوآر ندی کے کنارے ایک اہم مقام تھا کیونکہ یہاں تجارت کی منڈی تھی اور ندی پر ایک پل بھی تھا ۔ روما کے چند تاجر اور بہم رسانی رسد کا ایک افسر بھی یہاں مقیم تھا ۔ روز مقررہ پر طلوع آفتاب کے قریب باغیوں نے ان لوگوں کو یکایک قتل کردیا ۔ اسی شب[۱] کو یہ خبر آرورنی کی سرزمین میں پہنچ گئی جو وہاں سے ۱۶۰ رومی میل ہے اور تمام قبائل میں مشہور ہوگئی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خبر بھیجنے کے ذرائع گال میں کس قدر کارگر تھے ۔ بغاوت کی آگ بہت جلد پھیل گئی مگر اُسکا یہ مطلب نہیں کہ بغاوت جلد فرو ہو سکتی تھی ۔ باغیوں کے لیئے اتحاد کی بھی ضرورت تھی اور یہ اتحاد اُسی وقت پیدا ہو سکتا تھا جب کہ وہ کسی لائق اور مستقل مزاج رہبر کی فرماں برداری پر آمادہ ہوجائیں ۔ ۵۲ ق م کی بغاوت اس لیئے اہم خیال کیجاتی ہے بالآخر ایسا ایک رہبر ظہور میں آگیا جس کے پیرووں کی کیلٹی گال میں تعداد کثیر تھی اور جس کا اثر کئی مہینوں تک اپنے سیماب صفت اہل قوم پر قائم رہا ۔

ورسنگے تورکس

(۷۴ ۱۱) آرورنی کا زبردست قبیلہ عرصۂ دراز سے روما کا لوہا مانے ہوئے تھا ۔

---

[۱] قیصر گال ہفتم ۳

باعث

ممکن ہے کہ کوہستان میں رہنے کی وجہ سے اُنھیں روما کے حکام سے کم سابقہ پڑتا ہو تاہم اُن
قبائل کے جو نشیبی ملک میں رہتے تھے یا جن کے ملک میں سے روما کے سپاہی مسافر یا تاجر
اکثر گزرتے رہتے تھے۔ اس قبیلے کے سربرآوردہ امرا بغاوت میں شریک ہونے پر
آمادہ نہ تھے اور جب ایک نوجوان امیر وِرسنگے ٹورکس جس کا باپ اقتدار شاہی
غاصبانہ طور پر حاصل کرنے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا تھا بغاوت کی سلسلہ جنبانی
کرنے لگا تو اُنھوں نے اُسے اپنے صدر مقام جرگوویا سے نکال دیا۔ مگر اس نے
شورش جاری رکھی اور شورش پسند لوگ اُس کے ساتھ ہو گئے۔ اس کے بعد اس نے
بزور شمشیر جرگوویا پر قبضہ کر لیا اور آرورنی کا بادشاہ مان لیا گیا۔ اُس نے دوسرے
قبائل کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور اُنھوں نے اُسے سپہ سالار تسلیم کر لیا۔ اس اقتدار
کو حاصل کر کے اُس نے متعدد قبائل سے کفیل لے لیے اور امدادی فوج خصوصاً سوار
بھرتی کرنے شروع کیے۔ متزلزل لوگوں کو مجبور کرنے میں اُس نے حد درجہ سختی
کی اور گالیوں کی آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے تھوڑے عرصے میں ایک زبردست
فوج تیار کر لی جس ملک میں یہ زبردست اتحاد قائم ہوا اس میں قبائل سیونونی اور
پیریسیائی سین ندی کے کنارے آباد تھے اور کاڈورکی کارون ندی کے قریب
آباد تھے اور اس کے علاوہ مغربی سواحل کے قبائل سے لے کر اوورن کے پہاڑوں
تک کے تمام قبائل شریک تھے اس طور پر وسطی گال کے تمام قبائل اُسکے زیر حکم
تھے مگر گال کے خاص حالات کے لحاظ سے اُس کی حالت نہایت نازک تھی کیونکہ
قبائل کی افواج کی مدد سے جنگ میں کامیاب رہنا ہمیشہ دشوار رہتا ہے اور وہ اس
کلیے سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا تھا۔ بہادر اور عہد کا پابند ہونے کے علاوہ اُس میں اپنے
پیرووں میں جوش پیدا کرنے کا بھی مادہ تھا۔ اُسے اپنے اہل ملک کی کمزوریوں کا بخوبی
احساس تھا اور اُن کے دفعیے کی فکر میں رہتا تھا۔ مگر فوجی تدابیر میں اُسے آزادی عمل
حاصل نہ تھی کیونکہ بحیثیت مجموعی شرکائے اتحاد کے حقیقی مفاد منفرد قبائل کے ذاتی مفاد
کے اکثر خلاف ہوتے تھے اور بالآخر ہر قوم کو کسی قبیلۂ شریک اتحاد سے التجا کرنی پڑتی
تھی کہ تمام قوم کے نفع کے لیے ایثار پر کمربستہ ہو۔ گالی قبائل کے اسی انفرادی جذبے
کی وجہ سے اُن کے سردار کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ قیصر اپنی فوج کا مالک تھا۔

باب ۶

مگر ورسنگے ٹورکس کی حالت بالکل برعکس تھی۔ پھر بھی باوجود ان مشکلات کے اس گالی
سردار قیصر کا صد درجہ شجاعت کے ساتھ مقابلہ کرنا ثابت کرتا ہے کہ وہ غیر معمولی دل و دماغ
کا آدمی تھا۔

قیصر کا دھاوا

(۱۱۴۸) اُس کی ابتدائی تدابیر سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کی فوری ضروریات
کیا تھیں اور اُن سے وسطی گال کے باشندوں کے عام جذبات کی جھلک دکھائی دیتی
ہے۔ بٹوریگی جو قبائل آروِرنی اور کارنوٹی کے درمیان آباد تھے قبیلۂ ایڈوئی
کے متوسل تھے اور اس طرح اب تک باضابطہ طور پر روما کی سیادت کو تسلیم کرتے تھے۔
مگر واقعات مابعد سے ثابت ہوتا ہے کہ ان قبائل میں بھی بغاوت کا خمیر موجود تھا۔
ورسنگے ٹورکس نے بٹوریگی پر حملہ کر دیا اور انھوں نے یعنی اُن کے حکام نے ایڈوئی
سے امداد طلب کی مگر جو سپاہ اُن کی امداد کے لیئے روانہ کی گئی وہ سرحد سے آگے
نہ بڑھی بلکہ واپس آگئی اور بیان کیا کہ اگر انھیں غداری کا علم نہ ہو گیا ہوتا تو بٹوریگی
اور آروِرنی نے مل کر انھیں تہ تیغ کر دیا ہوتا۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ غداری کس نے
کی مگر بٹوریگی فوراً البغاوت میں شریک ہو گئے۔ بغاوت کی تحریک اس قدر زور
پکڑ چکی تھی کہ قیصر کے نائب اپنے سردار کے غیاب میں اُس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے
تھے خصوصاً اس لیئے کہ معرکہ آرائیوں کا اصل موسم ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ اس پر
طرّہ یہ ہوا کہ ورسنگے ٹورکس نے اپنے ایک پرجوش طرفدار کو لوٹ اور ٹارن کے نواح
کے قبائل کو برانگیختہ کرنے کے لیئے روانہ کر دیا تاکہ وہ صوبۂ ناربو کی شمالی سرحدوں
پر فتنہ برپا کریں اس لیئے جب اوائل ۵۲ ؁ میں قیصر کوہ آلپ کو طے کر کے پہنچا تو اُسے
وقت واحد میں دو مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا ایک تو یہ کہ اپنی فوج سے کس طرح جا ملے اور
دوسرے اضلاع ٹولوسا اور ناربو کی حفاظت کا کیا انتظام کرے۔ اضلاع مذکور کی حفاظت
کے لیئے اُس نے مقامی سپاہیوں کی محافظ افواج مقرر کر دیں جو اس قدر کارگر ثابت
ہوئیں کہ باغیوں کی افواج سرحد کو عبور کرنے کی ہمت نہ کر سکتی تھیں۔ اپنی فوج میں
پہنچنے کے لیئے وہ ایک زبردست چال چلا یعنی اپنے نوجوان سپاہیوں کو ہمرکاب لیکر
وہ برف بستہ کوہ سیوِنے کو طے کرتا ہوا آروِرنی کے بالائی ملک میں پہنچ گیا اسکے
ساتھ کچھ سوار تھے جن کو لے کر اُس نے تمام ملک کو ویران کر دیا۔ آروِرنی اس طرح یکا یک

باب ۵۵

سخت مخمصے میں پھنس گئے کیونکہ اُن کی مسلح سپاہ بہت دور تھی۔ قیصر کو یقین تھا کہ اس یورش کی خبر سُن کر ورسنگے ٹورکس اپنے ملک کی حفاظت کے لیئے ضرور آئے گا اور یہی ہوا۔ اسی قیاس پر عمل کر کے قیصر ایک دوسری چال چلا اور جس سے فوجی نقل و حرکت کے نفسیاتی پہلو میں اُس نے اپنا کمال دکھایا۔ نوجوان ڈِی بروٹس کو بظاہر صرف تین روز کے لیئے نگراں کار بنا کر اُس نے بعجلت پہاڑوں کو دوبارہ طے کیا اور الوبروگی کے شہر وائنا (وی این) کی طرف روانہ ہو گیا جو رون پر واقع تھا۔ اس مقام پر اُس کے حسب الحکم تازہ دم سوار موجود تھے اسکا مقصد تھا کہ اپنے قریب ترین لیجنوں کے پاس پہنچ جائے یعنی اُن دو لیجنوں کے پاس جو لنگونی کے ملک میں مقیم تھے وہاں پہنچنے کیلیئے اُسنے اُس راستے کو اختیار کیا جو رون کے مغرب سے ایڈوئی کے ملک میں سے ہو کر گیا ہے۔ اس کم تعداد بدرقے کو ساتھ لے کر جس میں غالباً رومی سپاہی تھے وہ دن رات سفر کرتا رہا کیونکہ اُسے ایڈوئی کی طرف سے شبہہ تھا اور دونوں لیجنوں کے پاس بہ سلامتی پہنچ گیا۔ اس کے بعد اُس نے ان دو لیجنوں کو بھی بلا لیا جو ٹریویری کی سرحد پر تھے اور اپنی تمام فوج کو جو ایجے ڈنکم (سان) اور اُس کے نواح میں تھی مجتمع کر لیا اور اسطرح اپنی عجلت اور بہادری اور سب سے زیادہ گالیوں کے جذبات اور مقاصد سے واقف ہونیکی وجہ سے چند ہی روز میں صورت حال کو بدل دیا۔[1]

ورسنگے ٹورکس

(۱۴۹) صورت حال کے اس فوری تغیر کی جب ورسنگے ٹورکس کو اطلاع ہوئی تو اُس نے سمجھ لیا کہ سوائے فوری حملہ کرنے کے اب کوئی چارہ نہیں۔ اسکی باریک بین نگاہ نے ایک کمزور مقام کو تاڑ لیا جو لوآرا اور ایلیر ندیوں کے درمیان ایک زاویئے کی شکل کا تھا اور جہاں اُس نے ہیلوی ٹی ای کو اُن کے مساکن کو واپس کر کے اُن کے ایک قبیلے (بوای) کو بطور ایڈوئی کے متوسلین کے آباد کر دیا تھا۔ یہ لوگ اپنے اس جدید مسکن میں صرف پانچ سال سے آباد تھے اور اُن کے

[1] میرا قیاس یہ ہے کہ اُس نے بروٹس کو ہدایت کر دی تھی کہ دشمن کو مشغول رکھے اور اگر قیصر تین روز میں واپس نہ ہو (اسکا واپس ہونیکا ہرگز ارادہ نہ تھا) تو اپنے سپاہیوں کو لیکر سلامتی کے ساتھ واپس ہو جائے۔ یہ ناتجربہ کار سپاہی اسکے بعد ایجے ڈنکم کی چھاؤنی کو بھیج دیئے گئے۔ دیکھو قیصر جنگ گال ہفتم ۸-۹-۵۷۔

باب ششم

ذرائع بھی خفیف تھے۔ اگر وہ اس قبیلے کی سرکوبی کر دیتا تو دوسروں کو ایک سبق ہو جاتا کہ اہل روما کی حمایت پر تکیہ نہ کریں۔ ان کے مربی یعنی ایڈوئی ابھی بغاوت میں شریک نہ ہوئے تھے مگر ورسنگے ٹورکس کو معلوم تھا کہ اس قبیلے میں بھی ایک جماعت روما کے خلاف تھی۔ اس لئے اس نے ان کی سرزمین پر حملہ کر کے ان کے صدر مقام گورگوبینا کا محاصرہ کر لیا۔ اس کی اس چال نے قیصر کو مجبور کر دیا کہ معرکہ آرائی کا آغاز ایسی صورت میں کر دے جبکہ رسد کے متعلق وہ سخت دقتوں میں مبتلا تھا۔ رسد کے متعلق اصل دقت یہ تھی کہ باربرداری کے ذرائع ٹھیک نہ تھے کیونکہ اس ملک میں ابھی پختہ سڑکیں اہل روما نے نہ بنائی تھیں۔ معرکہ آرائیوں کے موسم کے آغاز کا دارومدار رسد کے فراہم ہونے پر تھا اور میدان جنگ میں رسد جمع کرنے میں طول طویل کے علاوہ خطرہ بھی تھا۔ قیصر ایجے ڈِنکم سے آٹھ لیجیونوں اور چند سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ سواروں میں چند جرمن بھی تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیصر انکے سپاہیانہ خصائل سے آگاہ ہو چکا تھا اور یہ لوگ اس کے ڈھب کے تھے۔ شہنشاہیت روما کی ایک ممتاز خصوصیت یعنی رومائی افواج میں جرمن سپاہیوں کی شرکت کا اس طرح آغاز ہوا۔ اسنے راست سرزمین بوائی کا رخ نہیں کیا بلکہ اس کا قصد تھا کہ مغرب کی طرف روانہ ہو کر کارنوتی کے شہر کینابم کو پہنچ جائے جہاں چند اہل روما کے قتل کا اسے بدلہ لینا تھا اور وہاں ایک پل بھی تھا جس پر قبضہ کرنا ضروری تھا کیونکہ موسم سرما اور موسم بہار کے درمیان لوآر میں طغیانی آجاتی تھی۔ کارنوتی آہستہ آہستہ کینابم کے استحکام کا بندوبست کر رہے تھے مگر قیصر ان کے اندازے سے قبل پہنچ گیا۔ ویلانوڈونم کے محاصرے میں قیصر کو صرف تین دن لگے تھے اور کینابم کے لوگ اس کے مقابلے کے لیئے تیار نہ تھے انھوں نے کوشش کی کہ شہر کو بوقت شب خالی کر دیں مگر قیصر کو اطلاع ہو گئی اور اس نے فوراً دھاوا کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ بہت کم لوگ بچ سکے کیونکہ پل اور سڑکوں پر اس بھاگڑ میں انبوہ کثیر ہو گیا اور کوئی راہ مفر باقی نہ رہی۔ شہر لوٹ کر خاکستر کر دیا گیا اور قیصر نے مال غنیمت سپاہیوں کو دیدیا، جس سے غالباً مراد ہے کہ جو رقم غلاموں کے نیلام سے

سلہ قیصر گال ہفتم ۱۳۔
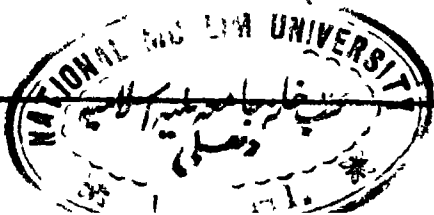
باب ۶ | وصول ہوئی وہ بھی اُنھیں کو دے دی گئی۔ قیصر نے اپنے صرف ایک وار سے اپنے ہم قوموں کے قتل کا بدلہ لے لیا، لوآر کی راہ کو اپنے قبضے میں کر لیا اور حلیف قبیلۂ ئوای کو دشمن کی زد سے نکال لیا کیونکہ اُس کی نقل و حرکت کی جب اطلاع ہوئی تو ورسنگے ٹورکس نے گورگوبینا کا محاصرہ اٹھا دیا اور اُس کے مقابلے کے لیے بٹورگی کے ملک کی طرف روانہ ہوا۔ قیصر بھی یہی چاہتا تھا۔[1]

آداریکم | (۵۰ ا) لوآر کو عبور کر کے قیصر نے جنوب و مشرق کا رخ کیا اور بٹورگی کے ملک میں سے گزر کر اُن کے صدر مقام آداریکم (بورژے) کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں اُس نے ایک دوسرے مقام پر قبضہ کر لیا جس کو گالی فوج اُس سے بچانے میں قاصر رہی۔ ورسنگے ٹورکس کو خوب معلوم تھا کہ اگر اس جنگ میں محاصروں کا سلسلہ جاری رہا تو اس میں اہل روما ہی غالب رہیں گے کیونکہ صرف ایسے مستحکم مقامات کے بچنے کی امید ہو سکتی تھی جن پر اُن کے قلعہ شکن آلات کا اثر نہ ہو سکتا تھا۔ اسلئے اُس نے اپنے پیرو وں کو طریقۂ کارزار بدل دینے پر آمادہ کیا یعنی تمام زائد از ضرورت ذخائر کو تلف کر دیا جائے، قصبے اور گاؤں جلا دیئے جائیں اور اہل روما کی رسد جمع کرنیوالی جماعتوں اور بچھڑے ہوئے سپاہیوں کو قتل کر دیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ عدم فراہمی رسد کی وجہ سے گال کا تخلیہ کر دیں گے اور جب اُنھیں غلہ اور گھانس نہ ملیگا تو خواہ مخواہ پسپا ہونے پر مجبور ہوں گے۔ اس حکم کی سوائے ایک استثناء کے بالعموم پابندی ہوئی اور یہی استثناء گالیوں کے حق میں سم قاتل ہوا۔ واقعہ یہ ہے کہ بٹورگی کی منت سماجت پر یہ تصفیہ ہو گیا کہ ان کے شہر آداریکم کو نہ تباہ کیا جائے اس لیئے اس شہر کی حفاظت اور اُس کو اشیائے خور و نوش پہنچانے کی ضرورت تھی کیونکہ قیصر قریب ہی تھا۔ اس ضلع کے لوگ ورسنگے ٹورکس کے موافق تھے اس لیئے بمقابلہ اپنے حریف کے وہ معلومات بہ آسانی حاصل کر سکتا تھا۔ اہل روما کو اُس نے سخت نقصان پہنچایا اور پریشان کرتا رہا۔ آداریکم کے محاصرے میں روما کے انجینیروں کی قابلیت کا پورا امتحان ہو گیا۔ غلہ خصوصاً آٹے کی جو روما کے سپاہیوں کی غذا کا جزو اعظم تھا بہت کمی تھی

---

[1] قیصر گال ہفتم ۱۰۔

باشندے

ایڈوئی اور بوای کو پیام بھیجے گئے کہ فی الفور غلہ روانہ کریں مگر ایڈوئی روما کی معاونت میں سرگرم نہ تھے اور بوای کے پاس غلہ اُنکی ضروریات سے زیادہ نہ تھا لیکن قیصر کا بیان ہے کہ اُس کے سپاہیوں نے ان مصائب کو بلا چون و چرا برداشت کر کے روما کی لاج رکھ لی اور کئی روز تک جانوروں کے گوشت پر بسر کرتے رہے جو رسد جمع کرنے والے گھیر گھار کر لایا کرتے۔ محاصرہ اُٹھا دینے کا خیال تک اُن کے دل میں نہ آیا کیونکہ وہ اپنے ان ہمقوموں کا بدلہ لینا چاہتے تھے جو غداری سے کینابم میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ بعض اعمال حربی سے جو بذات خود بالکل غیر اہم تھے حاسد مزاج گالیوں کے دل میں شبہہ ہو گیا کہ وہ اُنھیں دھوکا دے رہا تھا۔ مگر اپنی وجاہت سے اُس نے دوبارہ ان پر اثر پیدا کر لیا جسکا وہ مستحق تھا۔ اس کے بعد گالیوں نے اصرار کیا کہ ہر قبیلے سے کچھ سپاہ جس کی مجموعی تعداد دس ہزار ہو محصور شہر کو بھیج دی جائے۔ قیصر کا بیان ہے کہ یہ کارروائی حسد کی وجہ سے ہوئی تھی اور خیال یہ تھا کہ اگر محاصرے کو دفع کرنے میں کامیابی ہوئی تو اس کا سہرا ابٹورگی ہی کے سر رہیگا۔ قیصر کا یہ بیان غالباً صحیح ہوگا کیونکہ باہمی حسد شروع سے آخر تک گالیوں میں عصبیت قومی کے پیدا ہونے کو روکتا رہا؛

قیصر ایڈوئی کا تقرر

(۱۵۱) آواریکم کا محاصرہ جاری رہا اور فریقین نے اپنی جاں بازی اور فراست کے ثبوت دیئے لیکن اہل روما کا پلہ رفتہ رفتہ بھاری ہوتا جاتا تھا اور بالآخر محصور فوج نے رات کو چپکے سے بھاگ نکلنے کا قصد کیا لیکن عورتوں نے اس ارادے کو معلوم کر کے ایسا شور مچایا کہ اس قصد کو عمل میں لانا ناممکن ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محصور فوج میں مایوسی پھیل گئی اور اُن کی ہمتیں سرد ہوئیں جس سے قیصر کو موقع ملا کہ شہر پر دھاوا کر کے اُس پر قبضہ کرے۔ چالیس ہزار مرد عورتوں اور بچوں میں سے صرف آٹھ سو آدمی اپنی جانیں لے کر بھاگ گئے باقی سب اہل روما کی آتش غیظ کی نذر ہوئے۔ مگر اس اندوہناک ہزیمت سے ورسنگے ٹورکس نے نفع اُٹھایا اور بیوقوف گالی جن کی خودرائی سے یہ قتل عام ہو گیا اُس کے احکام کی پابندی کرنے لگے۔ موسم بہار اب شروع ہونے کو تھا اور آواریکم میں غلے کے ذخائر دستیاب ہونے سے

باب ۳

رسد کا مسئلہ بھی ایک حد تک حل ہو گیا۔ قیصر کو اب یہ دھن لگی ہوئی تھی کہ جنوب کی طرف پیش قدمی کرے اور آرورنی سے انھیں کی سرزمین میں نپٹ لے۔ مگر گال میں گروہ بندی کی بڑی کثرت تھی اور اسی اثناء میں ایک متنازع فیہ انتخاب میں جو ایڈوئی میں ہوا تھا اُسے حکم بنایا گیا۔ اس نزاع کا تصفیہ کرنا ضروری تھا کیونکہ فریق متنازع ورسنگے ٹورکس کے پاس رجوع ہوتا۔ ایک دقت یہ بھی تھی کہ وہ اس معاملے کا تصفیہ اپنے مستقر پر نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ایڈوئی کے قوانین کے مطابق اُن کا حاکم اعلیٰ برسر حکومت ہونے کے زمانے میں سرحد سے باہر نہیں جا سکتا تھا اور اس پُر آشوب زمانے میں قبیلۂ مذکور کے رسم و رواج کی خلاف ورزی کرنا نامناسب تھا۔ اسلیئے مشرق کی طرف بڑھ کر اُس نے اِیلاوَر (ایلیئر) ندی کو عبور کیا اور ایڈوئی کے دونوں فریقوں سے اون کے سرحدی قصبے میں ملا جو لوآر ندی پر واقع تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دعویداروں میں سے ایک قبیلے کے قواعد کے خلاف مقرر ہوا تھا اس لیئے اُسنے دوسرے کو جسے ڈرگ دِ آڈولن نے نامزد کیا تھا وِرگوبریٹ بنا دیا اور حاضرین کو صلح و آشتی اور روما کے ساتھ وفادار رہنے کے متعلق بہت کچھ نصیحت کی۔ اس نے اپنی چھاؤنیوں کی حفاظت کے لیئے ایک زبردست امدادی فوج بھی اُن سے طلب کی اور آیندہ معرکہ آرائیوں کے لیئے تدبیریں سوچنے لگا۔ سین کے نواح میں باغیوں کی سرکوبی کے لیئے اُس نے لابئینس کو دو لیجن اور نصف سوار دے دیئے اور باقی چھ لیجنوں کو لیکر وہ ایلیئر کے مشرقی کنارے سے جرگوویا کو روانہ ہوا۔ ورسنگے ٹورکس نے تمام پلوں کو توڑ دیا اور خود بھی ندی کے مغربی کنارے قیصر کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ مگر قیصر نے اسے دھوکا دے کر اپنی فوج کو پار اُتار دیا۔ ورسنگے ٹورکس جرگوویا کی طرف ہٹ گیا اور چند روز کے بعد قیصر اس قلعے کے باہر خیمہ زن ہو گیا۔ اب اُسے ایک ایسے مسئلے کو حل کرنا تھا جس کے حل کرنے کا اُس کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔

جرگوویا میں قیصر کی ناکامی

(۱۵۲) اس زبردست قلعے کی تسخیر کے لیئے قیصر نے جن اعمال حربی سے کام لیا اُن کی زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں یکایک دھاوا کرنا دشوار تھا کیونکہ گرد و نواح کے باشندے خبر لے رہے تھے اور محصور فوج کو اطلاع کر دیتے۔ دشمنوں میں سے اگر کوئی غداری پر آمادہ ہو جاتا تو بھی کامیابی کی بہت کم امید ہو سکتی تھی اور دشمنوں میں سے

باب ششم

کسی شخص کا غداری پر آمادہ ہونے کی بھی امید نہ تھی۔ رسد کے بند کردینے سے ہر ایک
قلعہ فتح ہوسکتا ہے مگر چونکہ رسد اور ذرائع آمد و رفت کے لئے قیصر کا دار و مدار
ایڈوئی پر تھا اس لئے بجائے دوسروں کو گھیرنے کے وہ خود گھر جاتا محصورین جرگوویا
کو آہستہ آہستہ بھوکوں مارنے کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ایڈوئی بھی وفاداری سے روگرداں
ہوجاتے اور اگر ان میں قومیت پسندی غالب ہوجاتا تو قیصر کی فوج کے ذرائع رسد کو
منقطع کردینے سے نہ صرف ان کے ہمقوم گالی ان سے خوش ہوجاتے بلکہ زمانہ سابق
میں اپنے ہمقوموں کے خلاف انھوں نے روما کو جو مدد دی تھی اس کی بدنامی کا دھبا
بھی ان کے دامنوں سے مٹ جاتا۔ قلعہ شکن آلات کے استعمال میں اہل روما
ید طولےٰ رکھتے تھے مگر جرگوویا کی بلند چٹانوں پر ان کے استعمال کا موقع نہ تھا۔ عقب
سے جو خبریں آرہی تھیں ان سے قیصر کو معلوم ہوگیا کہ اس کی یہ حالت کس قدر خطرناک
ہے یعنی ایڈوئی بالآخر روما کا ساتھ چھوڑ رہے تھے اور جدید ورگوبریٹ اس تحریک
کا سرغنہ تھا۔ ورسنگے ٹورکس نے اسے رشوت دے کر ہموار کرلیا تھا اور لوگ کثرت سے
اس کی پیروی کرنے لگے تھے کیونکہ یہ مشہور ہوگیا تھا کہ قیصر جال میں پھنس گیا ہے۔
سازشوں کا ایک جال پھیل گیا تھا اور ایڈوئی کے جو روما کے طرفدار تھے وہ بھی
بے قابو ہونے کی وجہ سے متزلزل ہوگئے۔ غلط اطلاعوں کی وجہ سے عوام بغاوت پر
آمادہ ہو رہے تھے۔ ایڈوئی نے جو امدادی فوج قیصر کے پاس بھیجی تھی اس کو اسکے
سپہ سالار لیٹاوکس نے اسطرح ورغلا ناتھا کہ یہ فوج ورسنگے ٹورکس سے جاکر ملگئی
ہوتی مگر قیصر کو ایک ایڈوئی دوست نے متنبہ کردیا تھا اس لئے فوج کا ایک زبردست
دستہ لے کر وہ آگے بڑھ گیا اور ان کو یقین دلا کر کہ ان کے شبہات غلط اطلاعوں پر مبنی
ہیں انھیں اپنے ساتھ جرگوویا لے گیا۔ مگر اس قسم کے سپاہیوں کا کچھ اعتبار نہیں ہوسکتا
لیٹاوکس بھاگ کر ورسنگے ٹورکس سے جاملا۔ قیصر عین وقت پر واپس آیا ورنہ دشمن
نے اسکی چھاؤنی پر قبضہ کرلیا ہوتا۔ قبیلۂ ایڈوئی کے جو افراد اپنے مساکن میں مقیم تھے
باغیوں کے اغوا سے کبھی ادھر جھکتے کبھی ادھر یہاں تک کہ انھوں نے علانیہ بغاوت
کردی۔ قیصر نے یہی مناسب خیال کیا کہ درگزر کرے اور فی الوقت اپنے غصے کے
اظہار سے باز رہے اس لئے اس نے ایڈوئی کی وفاداری کے متعلق علانیہ کوئی شبہہ

باب ۵

ظاہر نہ کیا مگر دراصل وہ اپنے انتہائی خطرے سے بخوبی واقف تھا۔ اب وہ اس فکر میں تھا کہ کسی صورت سے وہ اپنی فوج[1] کو اس مخمصے سے نکالے جس میں وہ اس کی ناعاقبت اندیشی سے پھنس گئی تھی۔ چھ لیجن جن میں سپاہیوں کی تعداد تعداد معتزرہ سے کم تھی تمام ملک گال کا مقابلہ نہ کر سکتی تھیں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ سب گالی تھے اور کامیابی سے ان کی ہمتیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی کسی پر ظاہر نہ ہو کہ وہ فرار ہو رہا تھا مگر لابی ئنس سے جا کر مل جانا ضروری تھا کیونکہ اسوقت تک وہ کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔

واپسی کے خطرے

(۵۳ ق م) اسی طرح ورسنگے ٹورکس بھی تذکار میں مبتلا تھا جبکہ گویا کی فصیلوں کو وہ مستحکم کر رہا تھا مگر اس سے قیصر کو موقع مل گیا کہ یکایک دھاوا کر دے گو اسے چند وجوہ سے ناکامی ہوئی۔ قیصر نے یہ چال چلا کہ اپنی پسپائی پر پردہ ڈالنے کے لئے گالیوں کو لڑائی پر آمادہ کرے مگر ورسنگے ٹورکس اس دام فریب میں نہ آیا اور فصیل سے باہر نہ نکلا۔ اس ہزیمت کے تین روز کے بعد روما کی فوج ایڈوئی کے ملک کی طرف پسپا ہونے لگی جہاں قیصر نے ایک بڑی چھاؤنی نوویوڈونم (نیویر[2]) واقع لوآرہ پر قائم کی تھی قیصر اب مصائب میں مبتلا ہوتا جاتا تھا۔ لیٹاوکس ایڈوئی کے رسالے کو لیکر اپنے اہل قبیلہ کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔ ایڈوئی کے جو اشخاص قیصر کے دوست تھے انھوں نے بھی درخواست کی کہ قبیلۂ مذکور کو روما کا طرفدار بنانے کے لئے انھیں اپنے وطن واپس جانے دیا جائے اور قیصر اس درخواست کو رد نہ کر سکتا تھا۔ مگر جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ قبیلے کے تمام حکام بغاوت پر آمادہ تھے اس لئے یہ لوگ بھی اُن کے شریک ہو گئے اور یہی غالباً اُن کا منشا پہلے سے بھی تھا قیصر نے نادانستگی سے نوویوڈونم کی حفاظت کے لیئے کوئی زبردست فوج نہ چھوڑی تھی اور یہی لوگ اس کے گالی کفیلوں، فوجی خزانہ، ذخائر غلہ، سامان اور گھوڑوں کے نگران تھے۔ باغیوں نے اس

---

[1] اس کے ذاتی بیان سے یہ امر واضح ہوتا ہے (گال ہفتم ۴۳)

[2] یہ شہر سواسون ہرگز نہیں ہے جو سیکڑوں میل دور ہے۔ ٹیونبر کے قیصر کے نسخہ کو دیکھکر فیریرو دوم ۱۱۶ کی صحت کر لو۔

باشث

سالار فوج کو مغلوب کر کے قتل کر دیا اور جو رومی ساہوکار یا مسافر شہر میں ملے اُنہیں بھی تہ تیغ کر دیا کیمل ایڈوئی کے ورگوبریٹ کے سپرد کر دیئے گئے، شہر جلا دیا گیا غلہ یا تو جلا دیا گیا یا دشمنوں کے قبضے میں آگیا اور گھوڑے بطور مال غنیمت تقسیم کر لیئے گئے، سوار جو کے دستے تمام ملک میں چکر لگا رہے تھے، لوآر کے کنارے پر مختلف مقامات پر انکے قائم کر دیئے گئے اور خود اس ندی میں طغیانی آگئی تھی قیصر بمقابلۂ سابق اب زیادہ خطرے میں تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ دشمن یہ چاہتا ہے کہ وہ لوآر کو عبور نہ کرنے پائے اور رسد کی کمیابی کی وجہ سے صوبۂ ناربو کی طرف براہ کوہ سیوے نے واپس ہونے پر مجبور ہو۔ مگر وہ اس پر خطر طرز عمل کو اختیار نہ کر سکتا تھا کیونکہ اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ لابی نس یکہ و تنہا رہجاتا۔ آخر کار اُسے ایک گھاٹ مل گیا اور اُس کی فوج سلامتی کے ساتھ پار اُتر گئی اسکے بعد قیصر نے ایڈوئی سے سامان رسد حاصل کر کے شمال کا رخ کیا۔ اس اثنا میں لابی نس بھی سخت مشکلات میں مبتلا تھا جر گو ویا سے قیصر کے پسپا ہونے کی خبر کے مشہور ہوتے ہی ہر طرف آتش بغاوت مشتعل ہوگئی اور بجائے دشمن کا مقابلہ کرنے کے اُسے یہ فکر لگی ہوئی تھی کہ اپنی فوج کو لے کر عافیت کے ساتھ پیچھے ہٹ جائے۔ اپنے فن میں وہ بہت ہوشیار تھا اور مطلق ہمت نہ ہارا اُس نے اپنے اعمال حربی سے دشمن کو سخت نقصان کیساتھ شکست دی اور اپنے لیجنوں کو اجینڈ نکم میں صحیح و سالم لے آیا اور چند ہی روز میں روما کی تمام فوج کا اجتماع مکمل ہوگیا؛

ورسنگے ٹورکس کی تدابیر

(۴۵ ۱۱) اب دونوں فریق اُس عظیم الشان جد و جہد کے لیئے تیار ہو رہے تھے جس پر گال کی قسمت کا فیصلہ منحصر تھا۔ جر گو ویا میں بھی ورسنگے ٹورکس کے ساتھ متعدد قبائل کی امدادی افواج تھیں اور ایڈوئی کی شرکت سے بغاوت میں پھر جان آگئی بجز دو قبیلوں کے کیلٹی گال کے تمام قبائل جنگ پر کمر بستہ تھے۔ لنگونی کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اور ٹری ویری سے جرمنوں سے چھڑی ہوئی تھی۔ بعض بیلجی قبیلے بھی بغاوت میں شریک ہوگئے تھے اور صرف ریمی روما کے وفادار تھے۔ مگر گالیوں کے باہمی حسد نے یہاں بھی سر اُٹھایا اور ایڈوئی کے بعض سرغنوں نے ورسنگے ٹورکس سے سپہ سالاری لے لینی چاہی بگراں کے صدر مقام بیراکٹی میں ایک عام مجلس ہوئی جس میں بلا اختلاف آراء وہ سپہ سالار منتخب ہوگیا اور گال کو ایک حقیقی رہبر مل گیا۔ ایڈوئی گو ناراض تھے مگر اب پیچھے

باب ۶

ہٹ ہو سکتے تھے اور جو دولت انھوں نے اہل روما کے زیر حمایت جمع کی تھی اب دشمنوں کے قبضۂ قدرت میں قومی کاموں کے لیئے آگئی تھی۔ ورسنگے تورکس جب اُسی تدابیر عمل میں لا رہا تھا جن کا اثر دوررس تھا۔ اُس کا مجوزہ نظام عمل یہ تھا کہ اُس کی اصل فوج سواروں کے ایک زبردست دستے کے اضافے کے ساتھ قیصر کے سلسلۂ رسد کے منقطع کرنے میں مصروف ہو جائے۔ اس غرض سے اُس نے تمام متحد قبائل کو ہدایت کی کہ تمام ایسے ذخائر کو تباہ کر دیں جن کا دشمن کے ہاتھوں میں پڑنے کا اندیشہ ہو اور جو کام باقی رہیگا وہ اُس کے سواروں کے دستوں کے ذمے ہوگا لیکن بغرض حصول ایک ایسے زبردست مرکز کی ضرورت تھی جہاں سے یورش کرنے والی جماعتیں روانہ ہو سکیں اور اغلب ہے کہ اسی غرض سے اُس نے الیسیا پر قبضہ کر کے اُسے مستحکم کر دیا۔ یہ مقام ایک پہاڑ تھا جو منڈ جلی ای کے ضلع میں واقع تھا۔ یہ قبیلۂ ایڈوئی کا متوسل تھا اور ایڈوئی اور لنگونی کے درمیان کے ملک میں آمادہ تھا۔ قیصر کی موجودہ حالت کو ناقابل برداشت کرنے کے ساتھ ہی وہ اس منصوبے میں بھی تھا کہ صوبۂ ناربو پر حملہ کر دے تاکہ وقت واحد میں شمال میں قیصر کا قلع قمع کر دے اور جنوب میں روما کے اقتدار کا خاتمہ کر دے۔ اُس کا قصد یہ تھا کہ اس صوبے کا جو حصہ رون کے مغرب میں تھا اس پر دو مقامات میں باغیوں کی ایک فوج حملہ کر دے اور دوسری فوج الوبروگی کے خلاف معرکہ آرائی میں مشغول ہو۔ اُس کی عین خواہش تھی کہ یہ قبیلہ بھی اُس کا شریک ہو جائے تاکہ اطالیہ سے قیصر کے ذرائع آمد و رفت جو اُس وقت منقطع تھے ہمیشہ کے لیئے منقطع ہو جائیں۔ اس لیئے اُس نے نامہ و پیام کے ذریعے سے اس قبیلے کو ہموار کرنے کی سخت کوشش کی یعنی انھیں صوبۂ ناربو کی سیادت دینے اور اُن کے سرداروں کو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تاکہ وہ بغیر لڑے بھڑے اسکے ساتھ ہو جائیں۔ سلطنت روما سے اُن کے جو تعلقات زمانۂ گزشتہ میں تھے وہ ایسے نہ تھے کہ اُن کے لیئے موجب مسرت ہوں[1]۔

قیصر کے جرمن سوار

(۱۵۵) معلوم ہوتا ہے کہ اس تدبیر کا پہلا جزو نتیجہ خیز ثابت نہ ہوا گو باغیوں نے

---

[1] اس صوبے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ قیصر گال ہفتم ۶۵۔

باب ۳

قبیلۂ ہیلوی ای کو سخت نقصان کے ساتھ شکست دی۔ یہ قبیلہ روما کے تحت میں تھا اور رون اور سیوے نے کے سلسلۂ کوہی کے درمیان آباد تھا۔ مگر الوبروگی پر اُن کی کوششوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ روما سے وہ شاکی ضرور تھے مگر اب ترقی کن سلطنت کی سطوت کا بہت اثر ہوتا ہے اور ہیلوی ٹی ای۔ جرمنوں کے ساتھ قیصر نے جو سلوک کیا تھا اُسے یہ لوگ اب تک نہ بھولے تھے۔ علاوہ ازیں یہ بھی قرین قیاس ہے کہ اس صوبے کے انتظامات میں قیصر اور اُس کے نائبوں نے بہت کچھ اصلاح کی تھی۔ الوبروگی کو باغیوں نے آزاد و متحد ملک گال کے نظام سلطنت میں ایک ممتاز جگہ دینی چاہی تھی مگر ہمارا قیاس ہے کہ وہ ایسے انتظامات کی استواری اور مبنی بر انصاف ہونے پر اعتماد نہ کر سکتے تھے جس کا دارومدار اُن کے ہمقوم گالیوں کی ایمان داری پر ہو۔ ان لوگوں نے قریب ستر سال قبل روما کی اطاعت قبول کر لی تھی اور ایک حد تک اس ملک کے تمدن کو بھی اختیار کر چکے تھے۔ وَرسنگے ٹورکس کے پیام کے جواب میں انھوں نے اپنی افواج کو مجتمع کر کے رون کی سرحد کی حفاظت شروع کر دی۔ مگر قیصر کی حالت نہایت مخدوش تھی خصوصاً اس لئے کہ اُس کی فوج میں سواروں کی کمی تھی۔ گالی سواروں کی جماعتیں ہر سڑک پر موجود تھیں جن کی وجہ سے وہ اپنے صوبجات سے علیحدہ ہو گیا تھا اور وہاں سے کوئی امداد حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اس مشکل میں مبتلا ہو کر وہ جرمنوں کی طرف متوجہ ہوا اور رائن کے پرے کے جرمن قبائل سے جن سے اُس نے زمانۂ سابق میں مصالحت کی تھی ایک مخلوط فوج حاصل کی جن میں سے بعض سوار تھے اور بعض ہلکے اسلحہ والے پیدل سپاہی جو جرمنوں کے خاص طریقے کے مطابق سواروں کے بیچ میں لڑتے تھے۔ یہ امدادی فوج اس قدر آسانی سے نقل و حرکت کر سکتی تھی کہ قیصر نے جو اُن کی اس خوبی کا مداح تھا رومی افسروں کے گھوڑوں کو اُن کی سواری کے لئے دیدیا کیونکہ چھوٹے اور جیوٹ جرمن ٹٹو سخت محنت کو برداشت نہ کر سکتے تھے جسکی ضرورت تھی۔[1]

الیشیا

(۱۱۵۶) قیصر اب نقل و حرکت کرنے کے قابل ہو گیا تھا اور سیکوانی کے ملک کی طرف روانہ ہوا تاکہ اپنے صوبے کے ساتھ سلسلۂ رسائل کی تجدید کرے مگر

---

[1] قیصر گال ہفتم ۶۵ ڈائیون کیسیس ۴۰، ۳۹۔

باب ۵

اثنائے کوچ میں ورسنگے ٹورکس نے اس پر لنگونی کے ملک میں حملہ کر دیا۔
وسطی گال کی عظیم الشان فوج اب ایک آخری چال توڑ کوشش کے لیئے ایک سرگرم
سپہ سالار کے زیر کمان صف آرا تھی۔ ورسنگے ٹورکس نے ان لوگوں کو سمجھایا
کہ صرف یہی کافی نہیں کہ اہل روما کو پسپا ہونے پر مجبور کیا جائے بلکہ اس فوج کو
تباہ کر دینا مناسب ہوگا تاکہ ان کی واپسی ناممکن ہو جائے اور ہمہ گال پر گالیوں
کی حکومت قائم ہو جائے مگر گالیوں کی سرگرمی اور عہد و پیمان کا نتیجہ مایوس کن ہوا
روما کی فوج پر اثنائے کوچ میں گالیوں نے حملہ کر دیا مگر ان کے لیجن ثابت قدم رہے
اور قیصر کے جرمنوں نے گالیوں کے ایک رسالے کو دھاوا کر کے بھگا دیا جس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ ورسنگے ٹورکس کے تمام سوار سراسیمہ وار بھاگ کھڑے ہوئے اور
وہ اپنی فوج کو لے کر جس کی ہمتیں ٹوٹ چکی تھیں الیسیا میں داخل ہو گیا قیصر
بھی سرگرم تعاقب تھا اور اس نے اس مقام کے گرد و نواح کو بخوبی دیکھ کر فیصلہ
کر لیا کہ بجائے جنوب کی طرف روانہ ہونے کے اس مستحکم شہر کا محاصرہ کر لینا زیادہ
مفید ثابت ہوگا اور اگر وہ اپنے دشمن کو الیسیا میں بند کر دے تو اس کی بھی
جائے پناہ اس کے لیئے ایک جال ہی جائیگی جس میں سے نکلنا دشوار ہوگا اور
اگر اسے قطعی فتح حاصل ہو تو اسی پر جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قیصر کے ساتھ اب
دس لیجن تھے اور رنگروٹوں کے شریک ہو جانے سے جنھیں لابی نس نے
ایجنڈ ٹیکم سے آتے ہوئے بھرتی کر لیا تھا۔ فوج کی تعداد کی کمی بھی پوری ہو گئی تھی
اس کی پیدل فوج میں غالباً چالیس ہزار سپاہیوں سے زیادہ تھے اور رسالے
میں کچھ وفادار گالی تھے جو کم از کم دشمن کے تعاقب کے لیئے مفید تھے کچھ ہسپانی
تھے اور جرمن بھی تھے جو ان سب سے بہتر تھے۔ بالمختصر بمقابلہ جرگوویا کے اس کی قوت
اب بہت بڑھ گئی تھی اور الیسیا کا پہاڑ گو دشوار گزار تھا اور اس پر دھاوا کرنے میں
کامیابی کی کم امید ہو سکتی تھی مگر اس کی ناکہ بندی بخوبی ہو سکتی تھی۔ اس کام کے لیئے
سخت محنت اور استقلال کی ضرورت تھی کیونکہ محصورین کو باہر سے امداد پہنچانے کی
ضرور کوشش کی جاتی اور دس میل لمبے خطوط محاصرے کے دوہرے حلقوں کو ہر طرف
سے ناقابل گزر بنا دینا ایک نہایت ہی عظیم الشان کام تھا۔ رسد کی بھی دقت تھی

حاشیہ

بلکہ مقابلہ کرکر گویا کہ کم تھی کیونکہ اُس کے عقب میں وفادار لنگونی تھے نہ کہ بد عہد ایڈوئی ۔ مگر قیصر کو خوب معلوم تھا کہ اُس کے سپاہی نہ صرف فن سپہگری میں طاق تھے بلکہ کدالی اور پھاوڑے، کلہاڑی اور ہتوڑے سے بھی بوقت ضرورت کام لے سکتے تھے اور سوکھی بوٹیوں پر گزر کر سکتے تھے ۔ خطوط محاصرہ کی تیاری شروع ہوگئی، خندقیں، فصیلیں، باڑھیں مورچے اور مینار وغیرہ بنائے گئے اور نشیبی حصے پر سواروں کی چھاؤنی بنائی گئی ۔ محاصرے کے اس ساز وسامان کو دیکھ کر ورسنگے ٹورکس نے اپنے سواروں کو اہل روما کی تیاریوں کو روکنے کے لیئے روانہ کیا ۔ اوّلاً انھیں کچھ کامیابی ہوئی مگر بالآخر جرمنوں نے ہزیمت دے کر اُس کا کام تمام کر دیا ۔ اب صرف ایک چارۂ کار باقی رہ گیا تھا یعنی اُس نے سواروں کو ملک کے ہر قبیلے کے سردار کے پاس روانہ کیا ۔ رسد اس کے پاس اب بہت کم رہ گئی تھی اور ہر شخص کا حصۂ رسدی کم کر دینے سے بھی تیس روز سے زیادہ نہ چلتی ۔ سرداروں سے اُس نے التجا کی ہر قابل پیکار شخص کو بھرتی کریں اور اُن اسی ہزار[1] آدمیوں کو بچائیں جنھوں نے اپنی جانیں گال کی آزادی پر قربان کر دی تھیں ۔ رسالے کے چلے جانے کے بعد اُس نے غلّے کے تمام ذخائر پر قبضہ کر لیا اور بدنصیب مَنڈُوبی ای جو اس شہر کے مالک تھے جنگ کے مصائب کے شکار ہوگئے ؛

قیصر کی قطعی فتح

(۱۱۵۷) گال کے سردار مجتمع ہوکر ورسنگے ٹورکس کو امداد پہنچانے پر آمادہ ہوگئے مگر تمام توانا اشخاص کو بھرتی کرنا انھوں نے ضروری نہ خیال کیا ۔ امدادی افواج کو جمع کر کے انھوں نے ڈھائی لاکھ پیادوں اور آٹھ ہزار سواروں کی ایک فوج بنالی جسے انبوہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا مگر اس نازک موقع پر بھی ایک قبیلہ (بِیلُووا کی) شرکت سے باز رہا اور سپہ سالاری کے متعلق جھگڑے شروع ہوگئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چار جنرل مقرر کیئے گئے ۔ اس انبوہ کثیر کو صرف تیس روز کے عرصے میں مجتمع کرنا اور میدان جنگ میں لے آنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے اور قیصر بھی اس کے متعلق ساکت ہے ۔ ورسنگے ٹورکس نے غیر فوجی اشخاص کو شہر سے نکال دیا جو یقیناً کھلے میدان میں

---

[1] یہ تعداد مشکوک ہے ۔

باب ۶

مارے گئے کیونکہ قیصر کسی طرح اُن کو اپنی صفوں میں سے گزرنے اور اُن کی امداد کرنے پر راضی نہ ہوا۔ اس تدبیر سے محصورین نے کچھ روز اور گزر کیا مینڈ و بلی ای کا اخراج ظالمانہ تھا مگر آدمیوں کے ایک دوسرے کو کھا جانے سے یہ بہتر تھا جس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں آخر کار گالیوں کی امدادی فوج جسے غالب ہونے کی قوی امید تھی موقع کارزار پر آئی۔ اہل روما کی صفوں پر شہر کے اندر اور باہر ہر طرف سے زبردست حملے ہو رہے تھے اور حملہ آوروں کی تعداد اُن کی آٹھ گنی تھی اور قیاس غالب تھا کہ انکے قدم اُکھڑ جائیں گے، قیصر مع اپنی فوج کے تباہ ہو جائے گا اور گالیوں کو آزادی مل جائیگی تاکہ وہ اپنے طریقے پر اپنی تباہی کے سامان پیدا کریں۔ گالیوں نے تین زبردست حملے کیئے اور تیسرے میں وہ قریب قریب کامیاب ہونے کو تھے۔ اس سہ روزہ جنگ اور محاصرے کی کارروائیوں کے تفصیلی حالات دلچسپ تو ضرور ہیں مگر ہم انھیں یہاں بیان نہیں کر سکتے۔ صرف یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ یہ جنگ اس اعلےٰ پیمانے پر تھی جو ان اہم معاملات کے حسب حال تھی جن کا اُس کے ذریعے سے تصفیہ ہونے کو تھا اور گالیوں کی آخری پسپائی کے بعد امدادی فوج کے بقیۃ السیف بھی منتشر ہو گئے اور اُس کے ہمت شکستہ اور فرار شدہ سپاہیوں نے گالیوں کی امیدوں کے خاک میں مل جانے کی دردناک داستان ملک کے ہر گوشے میں پہنچا دی ؛

(۸ ۵ ۱۱) اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ الیسیا کے محصور گالیوں نے بغیر کسی شرط کے ہتھیار ڈال دیئے۔ ورسنگے ٹورکس از راہ ایثار تیار تھا کہ یا تو اُس کے رفقا خود اسے قتل کر دیں یا دشمن کے سپرد کر دیں جس میں کہ اُس کے ہمقوموں کی فلاح ہو بالآخر یہ طے ہوا کہ اُسے قیصر کے سپرد کر دیا جائے۔ ڈائون کیسیس کا قول ہے گو اُس نے اپنا ماخذ نہیں بتایا ہے کہ ورسنگے ٹورکس ایک زمانے میں قیصر کا دوست تھا اور اُسے امید تھی کہ قیصر سابقہ دوستی کا لحاظ کر کے اُس کے ساتھ نرمی سے پیش آئیگا مگر قیصر کے خیال میں اُس کا جرم اسی وجہ سے زیادہ سنگین ہو گیا تھا۔ ورسنگے ٹورکس پابجولاں روما میں بھیج دیا گیا تاکہ قیصر کے جلوس فاتحانہ کی اُس سے زینت ہو۔ گر واقعات مابعد کی وجہ سے یہ جلوس عرصے تک ملتوی رہا اور خانہ جنگی کے آغاز سے قیصر کے سیادت حاصل کرنے تک یہ غریب روما کے کسی زندان میں سڑتا رہا۔ جلوس فتح ۴۶ ق م میں ہوا جس میں

باب ۵۵

یہ اسیر سردار بھی قیدیوں کی صف میں موجود تھا اور اس کے بعد بقول ڈائون[1] قتل یا ٹیئس سامتی اور جگر تھا شاہ نیومیڈیا کے وہ بھی قتل کر دیا گیا اس کی بقیہ فوج کے دو حصے کر دیئے گئے، ایک حصے میں ایڈوئی و آرورنی کے قیدی رکھے گئے تھے تاکہ یہ قبائل جلد تر اطاعت قبول کرنے پر مجبور رہوں۔ باقی ماندہ قیدی غلام بنا کر سپاہیوں میں اُن کی قابل قدر خدمات کے صلے میں تقسیم کر دیئے گئے۔ دونوں قبائل نے بہت جلد اطاعت قبول کر لی اور اُن کے بیس ہزار قیدی واپس کر دیئے گئے۔ یہ لوگ "اہل روما کے بھائی" کہلاتے تھے مگر روگرداں ہو کر باغی ہو گئے تھے اُنہیں دوبارہ نظر عنایت کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اہل روما مختلف قبائل کے ساتھ غیر مساوی سلوک کر کے اُن میں عناد پیدا کر دیتے تھے اور یہ اُن کی پرانی چال تھی قیصر نے دوبارہ میدان جنگ میں موسم سرما بسر کرنے کا قصد کر کے ایڈوئی کے صدر مقام ببراکٹی کو اپنا مستقر قرار دیا لیجنوں کی چھاؤنیاں ایسے منتخب مقامات میں قائم کی گئی تھیں جہاں اُن کے قیام سے وسطی گال کے قبائل پر دھاک بندھی رہے اور ریمی کو شورہ پشت بیلووائی سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی خاص اہتمام کیا گیا قیصر کی فتوحات کی خبریں جب روما میں پہنچیں تو وہاں پھر بیس روز تک شکرانہ ادا کرنیکا حکم دیا گیا۔ مگر ۵۱ ق م کے موسم سرما میں گال میں مسلسل امن نہ رہا۔ قیصر کو بذات خود میدان جنگ میں مقامی شورشوں کے فرو کرنے کے لئے جانا پڑا اولاً بٹورگی میں نمودار ہوئیں اور پھر کارنوٹی میں ۵۱ ق م کے اوائل میں شمال و مغرب میں ایک اہم تر بغاوت نمودار ہوئی جس میں متعدد قبائل بیلووائی کی سرکردگی میں شریک تھے اور جس سے قیصر کو بہت زحمت اُٹھانی پڑی۔ مگر یہ بغاوت بھی فرو ہو گئی اور اس کے بعد قیصر نے شمال و مشرق کے قبیلے ایبورونی کے ملک پر ایک مصیبت انگیز یورش کی تاکہ اس قبیلے کے ذہن نشین ہو جائے کہ امبیورکس کے دام تزویر میں آنا ٹھیک نہیں جو ابھی تک گرفتار نہ ہو سکا تھا مغرب میں بھی باغیوں نے سر اُٹھایا تھا اور جب تک کہ

---

[1] ڈائون ۴۰/۴۱۔ سرداران موجودہ الیسیا کے ورسنگے ٹورکس کو گرفتار کر کے اُسے قیصر کے حوالے کر دینے کی کہیں کوئی سند نہیں دیکھی ہے۔

باب ۳

کھلے میدان میں وہ لڑتے رہے قیصر کے نائب اُنہیں دباتے رہے۔ لیکن جو باغی بچ نکلے اُنھوں نے یوکزِلوڈونم کے مستحکم مقام میں جا کر پناہ لی اور مقابلے پر اڑے رہے اُن کی اس کارروائی سے دوسرے باغیوں کو بھی سر اُٹھانے کا موقع ملتا اسلئے قیصر خود موقع پر پہنچا اور اُس مقام پر قبضہ کر لیا۔ محافظ فوج کے ہاتھ کاٹ کر اُس نے سب کو رہا کر دیا تاکہ تمام قوم گال کو ایک سبق ہو جائے اور اُن قبائل کو جنھوں نے ایک دفعہ روما کے ظلِ عاطفت میں آجانا قبول کر لیا تھا معلوم ہو جائے کہ روگردانی اُن کے حق میں سخت مضر ہے۔

(۱۱۵۹) اس اثناء میں لابی نس نے جو ٹریوریری کے ہمیشہ پریشان کرنیوالے قبیلے کی سرکوبی کے لیئے روانہ کیا گیا تھا اس کے سواروں کو مع جرمنوں کے قتل کر ڈالا۔ کئی سرداروں کو جو روما کے خلاف تھے قید کر لیا اور اپنے باقاعدہ طریقے پر امن و امان قائم کر دیا۔ گال کے دوسرے حصّوں کے بھی متعدد رئیسوں نے اطاعت قبول کر لی یا گرفتار کرا دیئے گئے۔ کارنوتی کے ایک باغی سردار کے اتنے کوڑے لگائے گئے کہ وہ بیہوش ہو گیا اور اس کے بعد وہ قتل کر دیا گیا۔ قیصر اس کارروائی کے خلاف تھا مگر اس کے سپاہی مصر تھے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ وہی تمام بغاوت کا بانی ہے جس میں اُنھیں اس قدر تکلیف اُٹھانی پڑی تھی۔ باقی سرداروں کا کیا حشر ہوا اس کا ہمیں علم نہیں ۵۲-۵۱ء کے موسم سرما میں لیجنوں کے چھاؤنیوں میں بھیجدیے جانے کے بعد جو واقعات ہوئے وہ جنگ گال کی آٹھویں کتاب میں مندرج ہیں جو قیصر کی ساتوں کتابوں کے سلسلے میں اُس کے دوست ہرشیس نے لکھی ہے۔ یہ اُس کی تصنیف کے ہم پایہ نہیں ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان بغاوت کے فرو ہونے کے بعد نزاعوں کے تصفیے اور سزا و جزا کے تعین کا سلسلہ جاری رہا گو اس کام میں مذکورۂ بالا مقامی شورشوں کی وجہ سے کبھی کبھی وقفہ ہو جایا کرتا تھا۔ قیصر کی افکار اسی ملک تک محدود نہ تھیں جس پر اُس نے حال میں روما کی سیادت قائم کی تھی ۵۲ء کے موسم گرما میں اِسٹریون کی ایک یورش سے ٹرگیسٹی (ٹری یسٹ) کے روبہ ترقی شہر کو سخت نقصان پہنچا قیصر کا بحیثیت پروکانسل فرض تھا کہ گال این روئے آلپ کے بلدیات کو پہاڑیوں کی یورشوں سے محفوظ رکھے ورنہ اُن کی ہمتیں بڑھ جاتیں۔ اسلیئے

باب ۵

اُسنے اپنا ایک لیجن آلپ کے پار احتیاطاً روانہ کردیا مگر جب ۵۱۰ کی معرکہ آرائیوں کے موسم کے ختم ہونیکے بعد گال میں سکون ہوگیا اور وہ اکیوی ٹانیا سے بھی ہو آیا تو باقی ماندہ لیجنوں کے سرمائی مقامات کا انتظام کرنا پڑا جو وسطی اور شمالی گال میں اقامت گزیں ہوئے مگر کتاب مذکورہ بالا[1] میں دس لیجنوں کا ذکر ہے۔ اگر کوئی غلطی نہیں ہے تو اُس زمانے میں قیصر کے زیر کمان گیارہ لیجن تھے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے دل میں یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ اُسکے طویل عہد حکومت کے اختتام پر بلجی قبائل کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت تھی۔ اُسنے اپنا مستقر نیمی ٹوکینیا (آراس) کو قرار دیا جو اٹرےبائی کا صدر مقام تھا۔ باقاعدہ جنگ کا سلسلہ بھی اسی نواح میں ختم ہوا۔ اٹرےبائی کا ایک سردار کومیس جو ایک زمانے میں قیصر کا حلیف اور سپردہ تھا قومیت پرست جماعت میں شریک ہو کر بغاوت عظیم میں پیش پیش رہا تھا اُسنے ابھی تک ہتھیار نہ ڈالے تھے اور اُسکے سواروں کا دستہ اہل روما کو بہت پریشان کر رہا تھا۔ مگر قیصر کے سواروں کی سرگرمی نے آخر اُسے خستہ کردیا اور اُسنے اطاعت قبول کرلی مگر اپنے کو حوالے کر دینے سے انکار کر دیا۔ ایک رومی افسر کے چنگل میں آ نیسے وہ بال بال بچ گیا اور آئندہ ہمیشہ رومیوں سے دور رہنے کا ارادہ کرلیا۔

مسائل آیندہ

(۱۱۶۰) قیصر جو دو صوبہ ہائے گال (گال این روئے آلپ و ناربو) کا صوبہ دار مقرر ہوا تھا اور اُسنے آٹھ سال کے عرصے میں گال کے آزاد حصے کو فتح کرلیا تھا جو رقبے میں ان دونوں صوبوں سے وسیع تر تھا اور اس فتح سے باوجود اسکے غیر مکمل ہونیکے اُسنے اطالیہ کو گالیوں کے حملوں سے ہمیشہ کیلئے مامون کر دیا تھا۔ جدید گال میں اب بالکلیہ سکون ہوگیا تھا اور بحالت موجودہ درحقیقت اُسکے صوبے کا ایک حصہ تھا بحیثیت ایک پروکانسل کے جو فوج کا بھی افسر اعلیٰ تھا امن و امان قائم رکھنے کا وہ ذمہ دار تھا اور نزاعوں کا تصفیہ اور انتظامات کی ترتیب بھی اُسی سے متعلق تھی۔ مگر اُسکی میعاد اب ختم ہونیکو تھی اور مطلع غبار آلود تھا۔ رواج سابقہ کے بموجب فتوحات کی مکمل رپورٹ کے روانہ کر دینے کے بعد اراکین سینیٹ کا ایک کمیشن مقرر کیا جاتا کہ الحاق کردہ ممالک کے نظام حکومت کے لیئے ایک منشور یا قانون صوبہ (Lex provinciae) مرتب کرے یا اس بارے میں پامپی کی حالیہ نظیر کی پابندی

[1] دیکھو جنگ گال ہشتم ۲،۴۶،۳،۲،۲۴۔ رائس ہومس صفحات ۷۸۲۔ ۳۔ ۸۔ سوئی ٹونیس (جولیس ۲۴) کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ گالی لیجن جو قیصر نے گال این روئے آلپ میں بھرتی کی تھی وجود میں آچکی تھی مگر یہ مشتبہ ہے۔

باب ۵

لی جا سکتی تھی یعنی نظام حکومت کا تصفیہ پروکانسل کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جاتا۔ مگر قیصر کو خوب معلوم تھا کہ سینیٹ ان دونوں تدبیروں میں سے کوئی بھی اختیار کرے گی کیونکہ یہ مجلس دوسری فکر میں تھی۔ ان کا مقصد اولین یہ تھا کہ قیصر کو گال سے نکال باہر کرے اور پھر اس کو تباہ کردے اور پامپی کے حسد نے اسے بھی قیصر کا مخالف اور ان کا معاون بنا دیا تھا قیصر کی دلی خواہش خواہ کچھ ہی ہو مگر وہ ہرگز یہ نہ چاہتا ہوگا کہ خدمات سلطنت سے علیحدہ اور عزلت نشین ہو کر اپنی جان جوکھوں میں ڈالے اور اس کے پرانے دشمن اسے بے ایمان اہل جوری کے سپرد کردیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس پر یہ الزام رکھیں کہ وہ آتش خانہ جنگی کو مشتعل کرنا چاہتا تھا مگر کچھ عرصے سے اسے یہ علم ضرور رہا ہوگا کہ خانہ جنگی اب ناگزیر ہے اور اس کے لئے وہ تیار تھا۔ روما میں وہی ایک شخص تھا جس پر اس کے نبرد آزما سپاہی جان دینے کو تیار تھے مگر بلالحاظ واقعات مستقبل ہر طرح سے یہ قرین مصلحت تھا کہ خدمت سے سبکدوش ہونے کے وقت وہ گال کو حالت سکون میں چھوڑے۔ تسخیر گال کے بعد قیصر کے طرز عمل کو ہرٹیس نے چند جملوں[53] میں بیان کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موسم سرما میں وہ اپنے مستقر پر حد درجہ مشغول تھا اور اس فکر میں تھا کہ بے چینی کے جملہ اسباب کو رفع کر کے معرکہ آرائیوں کی تجدید کی ضرورت کو رفع کردے اور اسکی واپسی کے بعد دوبارہ بغاوت نہ ہو۔ قبائل کے ساتھ اس نے انسانیت اور مروت کا برتاؤ کیا، سرداروں کو جود و نوال سے مالا مال کر دیا اور جدید بار عائد کرنے سے محترز رہا۔ ویلیس، سوئی ٹونیس اور ڈائون کیسیس[54] کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سلوک مختلف قبائل کے ساتھ یکساں نہ تھا اور نظائر سابقہ سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے۔ بعض قبیلوں سے اس نے جرمانے وصول کئے اور اکثر سے ایک واجبی مقررہ خراج (Stipendium) لیا گیا مگر سب سے نہیں۔ نظام قبائل کو اسنے حسب حال چھوڑ دیا مگر بعض وفادار حلیف مثلاً ریمی بہ نسبت دوسروں کے زیادہ

۵۳ جنگ گال ہشتم ۴۹۔
۵۴ ویلیس دوم ۳۹، سوئی ٹونیس جولیس ۲۵ ڈائون ۴۰، ۴۳، ۳۔

باب ۵ ب

خود مختار تھے یعنی رومی صوبہ دار کو اُن کے معاملات میں اُس وقت تک دخل دینے کا اختیار نہ تھا جب تک کہ وہ احکام کی تعمیل کریں۔ قبائل کی حیثیت حلیفوں Socii کی تھی جن کے بہ لحاظ حقوق مختلف درجے تھے اور صوبۂ ناربو کا صوبہ دار رومائی حکومت... کی طرف سے اُن پر نائب تھا یعنی جس طور پر کہ یونان کی ریاستیں مقدونیہ کے صوبہ دار کے تحت میں تھیں اسی طرح گالیا ناربونینسس کا صوبہ دار گالیا کومانا کا کمشنر اعلیٰ تھا۔ شلق دیگر حلفاء کے لمبے بال والے گالیوں کی بھی تمام ریاستوں کا ایک مخصوص فریضہ تھا یعنی رومائی افواج کے لیئے امدادی افواج مہیا کرنا قیصر نے ان امدادی افواج سے نفع اُٹھایا اور گال کے اہل قبائل بخوشی اُس کی افواج میں شریک ہوتے تھے۔

قیصر کے جدید فرائض

(۱۱۶۱) قیصر کے جملہ انتظامات فی الحقیقت عارضی تھے اور اُن کے لیئے بھی اسی درجہ توثیق کی ضرورت تھی جتنا کہ اس تصفیے کے لیئے جو پامپی نے ممالک مشرقی کے انتظامات کا کیا تھا۔ مگر چند واقعات کے پے درپے وقوع میں آنے کی وجہ سے گال میں ضوابط کو بالائے طاق رکھ دیا گیا اور باقاعدہ نظام صوبہ آگسٹس کے زمانے تک قائم نہ ہوا۔ اسی اثنا میں ایک عظیم الشان مالیاتی انقلاب نے سلطنت روما میں سیاسی قوت کے توازن کو درہم وبرہم کر دیا تھا۔ گالیوں کے آباؤ اجداد نے صد ہا پشت سے جو سونا جمع کیا تھا اُن سے چھین لیا گیا تھا اور چلن میں آگیا تھا قیصر نے اپنے سپاہیوں کو انعام میں نہ صرف قابل فروخت غلام دیئے تھے بلکہ لوٹنے کی بھی اجازت دی تھی اور بعض خاص موقعوں پر[1] نقد روپیہ بھی دیا تھا سینتوریوں فوجی ٹریبیونوں اور لیگیٹوں کے ساتھ حسب حیثیت خوب سلوک کیا گیا تھا[2] کیونکہ قیصر کو یقین واثق تھا کہ کوئی شخص بغیر معاوضے کے دل لگا کر کام نہیں کرتا۔ جو لوگ کہ مستقر پر تھے وہ بھی پروکانسل کے جود و نوال سے مستفید ہوئے تھے۔ جو چیزیں گال [illegible] گئی تھیں وہ

---

[1] جنگ گال ہشتم ۴۔

[2] باموورا کے مشہور مقدمے کے لیئے دیکھو پلینی تاریخ ۳۶/۴۸۔ ایلس کیٹیلس ۲۹ یہ شخص پیری فیکٹس فابرم تھا۔ لابی انس بھی گال کی لوٹ مار سے بہت دولتمند ہو گیا تھا۔

باب ۳

روما میں خالی ہونے والی تھیں اور اس روپے کے دست بدست جانے سے قیصر کی شہرت بڑھ گئی تھی۔ مال غنیمت میں سے سب سے بڑا حصہ بلا شبہ قیصر کو ملا تھا مگر اس نے اس روپے کو جمع نہیں کیا بلکہ اُسے نفع پر لگا دیا یعنی اُس نے لوگوں کو بندۂ زر بنا لیا اور اس طرح روما میں اپنے خلاف جو تحریکیں تھیں اُن کی روک تھام کرتا رہتا تھا۔ اور اب جب اُسے معلوم ہوا کہ اُسے تباہ کرنے کے لیے خطرناک سازشیں ہو رہی ہیں تو وہ مجبور ہو گیا کہ ایسے لوگوں کو تلاش کرے جو اُس کے ڈھب کے ہوں اور جن کی خدمات وہ روپیہ صرف کر کے حاصل کر سکتا ہو۔ ۵۱ق م کے موسم سرما کے اختتام پر گال بعیدہ میں اس کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ دوسرے مشاغل کے دوران میں غالباً اس نے اپنی یادداشتوں سے جنگ گال کی ساتوں کتابیں لکھیں۔ اس تصنیف[1] کو شائع کرنا اب ضروری تھا تاکہ عامۂ قوم کو اس کے کارہائے نمایاں کے متعلق رائے قائم کرنے کا موقع ملے۔ موسم بہار (۵۰ق م) کے آغاز میں وہ گال ایں روئے آلپ کو روانہ ہوا۔ ہرٹیس بیان کرتا ہے کہ اُس کا قصد تھا کہ بلدیات کے شہریوں کو اپنے کونسل اعلیٰ امیدوار انٹونیس کے

[1] فتح گال کے لیے میں اس کتاب کو اصل ماخذ قرار دیتا ہوں گو احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ ایک خاص غرض سے لکھی گئی ہے مگر تاہم قابل اعتماد ہے اور اکثر مقامات پر قیصر نے صاف بیانی سے کام لیا ہے۔ ایسی جیسی پولیو کی تنقید جس کا سوئی ٹونیس (جولیس ۵۶) نے حوالہ دیا ہے غیر مخصوص ہونے کی وجہ سے مفید نہیں۔ اسٹرابو، پلوٹارک، ڈائیون کیسیس اور اپئین نے جنگ گال کے جو حالات بیان کئے ہیں زیادہ تر قیصر اور ہرٹیس سے ماخوذ ہیں اور کچھ پولیو کی تاریخ سے۔ مگر میرا خیال ہے کہ اُن کی تحریرات کی زیادہ وقعت نہیں ہو سکتی جس کا مسٹر رائس ہومس نے بخوبی اندازہ کیا ہے جو زمانۂ حال کے تنقید کرنے والوں کی کجروی سے بالکل بری ہیں۔ قیصر اب بھی یہ چاہتا تھا کہ پامپی سے چھیڑ نہ پائے اور جن مقامات (گال ششم ۱ ہفتم ۶) میں پامپی کا ذکر آیا ہے اُن سے یہی مترشح ہوتا ہے۔ البتہ ہشتم ۵۲-۵۵ (ہرٹیس) میں پامپی کا ذکر مخالفت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ سسرو (بروٹس ۲۶۲) اس کے طرز بیان کی تعریف کرتا ہے (۴۶ق م) اور اس کو بجائے تاریخ کے تاریخ کا مواد قرار دیتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس کتاب کو غیر طرفدارانہ خیال کرتا ہو۔

باب ۵

حق میں رائے دینے پر آمادہ کرے جو اگر منتخب ہونے کے لیے روما گیا تھا اور اُس کے پہنچنے کے قبل ہی منتخب ہو چکا تھا مگر اُس کے سفر کی اصل غایت یہ تھی کہ روما سے قریب ہو جائے اور اپنی بہتری کی تدابیر اختیار کرے۔ بلدیات کے رومیوں میں اپنی ہردلعزیزی قائم رکھنے کی وہ برابر فکر کرتا رہا جن سے وہ دو سال سے ملاقی نہیں ہوا تھا۔ ان لوگوں نے نہایت جوش کے ساتھ اُس کا خیر مقدم کیا اور اُسی زمانے میں اُس نے اپنی کتاب شائع کی مگر اطالیہ میں وہ زیادہ نہ ٹھیرا۔ گال بعیدہ میں سکوت ضرور تھا مگر روما کے جو حالات اُسے معلوم ہوتے تھے اُن سے وہ خوب سمجھ گیا تھا کہ بالآخر سوائے اس کی فوج کے اُس کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا اور یہ کہ اس فوج کے حق میں بیکاری اور کاہلی سخت مضر تھی۔ اس لیے وہ بعجلت شمال کی طرف روانہ ہوا اور اپنے تمام لیجنوں کو ٹری ویری کی سرحد کے قریب ایک مقام پر جمع کرایا وہاں اس نے فوج کا معائنہ کیا اور شان و شوکت کے ساتھ رسم تطہیر (Lustratio) ادا کیا۔
اس کے بعد اُس نے فوج کو برابر حرکت میں رکھا تاکہ اُن کی صحت برقرار رہے اور اُن کی کارکردگی میں فرق نہ آئے۔ اس موقع پر جبکہ قیصر اس جدوجہد کے لیے تیار ہو گیا تھا جسے حالات سیاسی نے ناگزیر کر دیا تھا مناسب ہوگا کہ ہم اُن واقعات پر بھی نظر ڈالیں جو روما اور سلطنت روما کے مختلف حصص میں وقوع میں آرہے تھے۔

گال کے قبیلوں کے نام

(۲ ۱۶) اکثر لوگوں کو خیال آیا ہوگا کہ گال میں اہل روما کی تدریجی پیشقدمی مقامات کے ناموں کے فرق سے ظاہر ہوتی ہے۔ جنوب میں یعنی قدیم صوبۂ ناربو میں زمانہ حال کے نام میں شہر کا قدیم رومی نام باقی ہے مثلاً

قدیم	جدید
Arelate	Arles
Carcaso	Carcassonne
Massilia	Marseille
Narbo	Narbonne
Nemausus	Nimes
Vienna	Vienne
Tolosa	Toulouse

باب ۴

اس قسم کے نام بعض دوسرے حصص میں بھی ہیں خصوصاً مشرق میں جہاں اہل روما کے قدم اُس کے بعد پہنچے مثلاً جیناوا (جنیوا) اور ویسا نیٹو (بسانوں) مگر دوسرے مقامات میں شاذ ہے مثلاً بُر ڈِی گالا (بورڈو)

برخلاف اس کے گالیا کوماٹا میں جسے قیصر نے فتح کیا تھا شہروں کے موجودہ نام قبائل کے ناموں پر ہیں مثلاً

نام قبیلہ	نام شہر
Oppidum Bellovacorum	Beauvais
Eburovices	Evreux
Treveri	Trier, Treves
Lingones	Langres
Carnutes	Chartres
Lemovices	Limoges
Namnetes	Nantes
Mediomatrici	Metz
Turones	Tours

یہ فہرست نامکمل ہے۔ بعض صورتوں میں قیصر نے قدیم نام کا بھی ذکر کیا گو شہر ابھی قبیلے کے نام سے مشہور ہیں۔

شہر کا نام	قبیلے کا نام	جدید نام
Samarobriva	Ambiani	Amiens
Nemetocenna	Atrebates	Arras
Durocortorum	Remi	Reims
Agedincum	Senones	Sens
Lutetia	Parisii	Paris
Avaricum	Bituriges	Bourges
Noviodunum	Suessiones	Soissons

باب ۵۶

باب پنجاہ و ششم

روما کے سیاسی معاملات

لیوکا کی مجلس شوریٰ سے عظیم الشان خانہ جنگی کے آغاز تک

۵۵ – ۴۹ ق م

(۱۱۶۳) ۵۵ ق م کے آغاز میں[1] روما میں نہ تو کانسل تھے نہ پریٹر۔ ذی سیخ حکام میں سے ابھی تک صرف ٹری بیونوں کا انتخاب ہوا تھا اور ان بارہ ٹری بیونوں میں صرف دو اتحادِ ثلاثہ کی اغراض کے مخالف تھے۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ پامپی اور کراسس نے اپنے آپ کو بعد ایک انٹرریگنم (وقفہ) کے کانسل منتخب کرا لیا تھا اور پریٹروں کے انتخاب میں انھوں نے وائی نیس کو منتخب کرا کے کیٹو کو اس خدمت سے محروم کر دیا تھا اور اپنی اس کارروائی میں وہ کسی چال سے نہ چوکے یعنی انھوں نے زبردستی کی، رشوتیں دیں اور مذہبی رکاوٹوں سے نفع اٹھایا۔ ایڈیلوں کے انتخاب میں خوں ریزی تک نوبت پہنچ گئی تھی یہاں تک کہ پامپی کی عبا خوں آلود ہو گئی جسے دیکھ کر اس کی بیوی جولیا بیہوش ہو گئی۔ سنسر اوائل سال میں منتخب ہو چکے تھے مگر مردم شماری[2] نہ ہوئی۔ جمہوریہ کے تمام کل پرزے

---

[1] اس باب کے واقعات کے لیئے ہمارا اصل ماخذ سسرو کی مراسلت ہے اور حواشی میں صرف چند اہم حوالے دیئے گئے ہیں لیکن اس مجموعے پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالنی چاہیئے۔

[2] انھوں نے چند فرائض ضرور انجام دیئے مثلاً ۵۴ ق م کے موسم بہار کی عظیم الشان طغیانی کے بعد

بیکار ہو رہے تھے اور اگر ان سے سوائے روما کے حصۂ قانون کے اندر کوئی دوم باب ۹
نہ نکال سکتا تھا۔ صوبجات کی تقسیم کے متعلق جو تصفیہ ہوا تھا اب اُس کو عمل میں
لانے کی تدابیر کی جانے لگیں اور کیٹو کو جبراً مخالفت سے باز رکھا گیا۔ صوبۂ شام
کراسس کے سپرد ہوا اور ہر دو صوبجات ہسپانیہ پامپی کو[۱]۔ ان دونوں کی
میعاد حکومت پنج سالہ تھی اور حسب مرضی سپاہیوں کے بھرتی کرنے اور اعلان جنگ
کے متعلق انھیں وسیع اختیارات عطا ہوئے۔ قیصر کی میعاد حکومت کی توسیع کیلئے
بھی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کیٹو اور مسرو نے پامپی کو متنبہ
کر دیا تھا کہ وہ قیصر کو ایسے منصب عالی پر پہنچا رہا ہے جس سے اُسے معزول کرنا سخت
دشوار ہوگا۔ مگر پامپی نے مطلق پروا نہ کی۔ کراسس کے متعلق عام طور پر مشہور
تھا کہ وہ پارتھیوں پر بلا وجہ حملہ کرنے پر تلا ہوا ہے تاکہ فوجی شہرت کے لحاظ سے
وہ اپنے دونوں شرکاء کا ہم پلہ ہو جائے۔ پامپی کا دراصل ارادہ یہ تھا کہ روما میں
رہ کر اپنے صوبوں پر نائبوں کے توسط سے حکومت کرے مگر اس ارادے کو اُس نے
کسی پر ظاہر نہیں کیا۔ بالمختصر کانسلوں کا طرز عمل جمہوریہ کے وجود کا منافی تھا اور
اس کی بقا صرف ان کی مرضی پر منحصر تھی۔ امرائے جمہوری اُن کی چالوں کو خوب سمجھتے
تھے اور حسب موقع مخالفت بھی کرتے رہے۔ پیشہ ور لوگوں کی جماعتوں (کالیجیا)
اور عوام کے جتھوں (سوڈالیکیا) کے قیام اُن کے بہترین سیاسی آلۂ ثابت
ہوئے اور انھیں جماعتوں کے ذریعے سے انھوں نے رشوت دہی اور اثر ڈالنے کے

بقیۂ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ انھوں نے حدود کے پتھر از سر نو نصب کیے۔ کیٹون کے لیے دیکھو
پلٹش ۵۴۸ و ۵۴۸ الف۔ ڈائون ۳۹/ ۶۱۔

[۱] پلوٹارک اور اپیئن کے بیان کے بموجب جنہوں نے غالباً لیوی سے نقل کیا ہے
افریقہ (A. Bun) بھی پامپی کے سپرد ہوا تھا اور مصر یا وہ ملک جو شام سے ملحق ہے"
کراسس کے تفویض ہوا تھا۔ اگر ان بیانات میں کچھ صحت ہے تو غالباً مطلب یہ ہے کہ ان دونوں
ممالک مذکورہ میں کچھ خاص اختیارات عطا ہوئے تھے۔ غالباً (Al Bun) سے صوبۂ افریقہ مراد نہیں ہے
بلکہ نومیڈیا اور ماریٹانیا کی متوسل ریاستوں سے دیکھو پلوٹارک کیٹو خرد ۴۳ اور اپیئن دوم ۱۸

باب ششم

دیگر ذرائع کا باقاعدہ انتظام کردیا۔ کلوڈیس نے ان جماعتوں میں جان ڈال دی تھی اور قیصر کے غیاب میں معلوم ہوتا ہے کہ امرا نے اُن کو اپنے قابو میں کرکے اُن سے اپنا کام نکالنا شروع کیا تھا۔ ۵۵ ق م اور ۵۶ ق م کے حکام زیادہ تر انھیں کی جماعت کے تھے اور اتحاد ثلاثہ نے اپنا اقتدار دربارہ صرف جابرانہ غضب سے قائم کیا تھا جسے قیصر نے اپنی فراست اور دوراندیشی سے لیوکا میں ممکن کردیا تھا۔

طوائف الملوکی اور فضول قوانین

(۴۶۱۱) انتخابات بیجا بے ایمانی کے انسداد اور اہل جوری کی اصلاح کے لیے صدہا قوانین وضع ہو چکے تھے اس لیے ان کے موجود ہوتے ہوئے اُسی قبیل کے دوسرے قوانین نافذ کرانا محض فضول تھا گویا اس سے گزشتہ ناکامیوں کا اعتراف کرنا تھا اور آئندہ کامیابی کی کوئی امید نہ تھی۔ مگر واضح رہے کہ اس قسم کے قوانین کی کثرت اُسی زمانے میں ہوئی جبکہ جمہوریہ انحطاط کی آخری منزل کو پہنچ گئی تھی اور بجائے حقیقی اصلاح کے عمل میں لانے کے ان کے نفاذ کی اصل غایت یہ ہوئی تھی کہ کسی جماعت کو ذاتی نفع ہو۔ پامپی اور کراسس نے اپنی کانسلی کے چند مہینوں میں جن میں انھوں نے زیادہ سرگرمی دکھائی جو قوانین نافذ کرائے وہ بھی نیک نیتی پر محمول نہ کیے جاسکتے تھے۔ پامپی نے کئی تجاویز پیش کیں جن میں سے بعض منظور ہو گئیں۔ تجاویز مذکورہ میں اہم ترین قانون عدالت (Lex iudiciaria) تھا جس کا منشا یہ تھا کہ اہل جوری کی سالانہ فہرستوں کے تیار کرنے میں ۳۵ قبائل میں سے ہر ایک میں سے ایک خاص تعداد شریک کی جائے۔ قانون مذکور میں چند دفعات اہل جوری کے صاحب جائداد ہونے کے بھی متعلق تھے۔ اسطرح کسی خاص مقدمے کے لیے ایسی جوریاں قائم کرنا ممکن تھا جس میں صرف چند قبائل کے اراکین شریک ہوں۔ اُس زمانے میں انتخابات میں انتہا درجے کی

سلہ پامپی اور کراسس کے قوانین کے لیے دیکھو سسرو پرو پلانکیو پر ہولڈن کا دیباچہ۔ ۳۰-۳۱ میں وہ کہتا ہے کہ اراکین سینٹ کی جوری (ڈی کیوریا) پر قبیلے کے قاعدہ کا کوئی اثر نہ پڑسکتا تھا۔

باب

سے ایمانی ہوتی تھی۔ ہر گماشتے کے سپرد اہل الرائے کی ایک خاص تعداد ہوتی جن پر وہ نگرانی رکھتا اور مقام انتخاب پر لے آتا۔ چونکہ شمار آراء بلحاظ قبائل ہوتا کیونکہ سنتوری اب قبائل میں شامل تھے اس لئے ہر گماشتہ جس جماعت کو لے آتا وہ سب ایک ہی قبیلے کے رائے دہندہ ہوتے۔ کسی شخص کو تمام ۳۵ قبائل یا تمام سنتوریوں کو رشوت دینے کا خیال نہ ہوتا ہوگا کیونکہ صرف غلبہ آراء کی ضرورت تھی!۔ اس لئے اگر کسی خاص مقدمے کے لئے ایسے قبائل کے اراکین کی جوری منتخب کی جاتی جو ملزم کی فیاضی سے مستفید نہیں ہوئی تھی تو ممکن تھا کہ مقدمے کا فیصلہ ایسے لوگوں سے کرایا جائے جو اس کے طرفدار نہیں بنے تھے۔ یہی اصول کراسس کے قانون لیکی نیا ڈی سوڈالی کی اش (Lex Licinia de Sodaliciis) میں مضمر تھا یعنی مستغیث چار قبیلوں کا نام پیش کرتا اور ملزم کو اختیار تھا کہ ان میں سے ایک پر اعتراض کرے۔ باقی کے تینوں قبیلوں کے اُن اشخاص میں سے جنکے نام اس سال کے اہل جوری کی فہرست (Album iudicum) میں درج ہوں جوری کا انتخاب کیا جاتا۔ اس کے متعلق زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ ذہن نشین کرانا مقصود تھا کہ چونکہ سزا دینا دشوار تھا اس لئے موافق جوریوں کے وجود کو رفع کرنے کی سخت کوشش کی گئی؛

سسرو کی افسردگی۔ پامپی کی تماشہ گاہ

(۵۵ ق م) کانسلوں اور سینٹ کے درمیان کشمکش بڑھتی جاتی تھی اور سسرو کی

۱؎ سسرو نے اپنی تقریر پرو پلانکیو میں بڑی کاوش سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اس قانون کا (اور سینٹ کا اثنائے مباحثہ میں) منشاء یہ تھا کہ جو قبائل نامزد کیے جائیں وہ ہوں جن کو ملزم نے رشوت نہیں دی تھی مگر وہ اس امر کے اظہار سے گریز کرتا ہے آیا قانون میں اس مضمون کا دفعہ تھا یا سینٹ نے کوئی ایسا قرارداد منظور کیا تھا۔ اس کا یہ بیان بالکل غلط ہے۔ اس نے کوشش کی ہے کہ بغیر اس دعوے کے اظہار کے سامعین پر یہی اثر ہو مگر یہ وکیلوں کی پرانی چال ہے۔ جب ان کا مقدمہ خراب ہوتا ہے۔ اورایلی نے (Onomasticon) سوم ۲۰۸ - ۲۰۹ میں ان دلائل پر بحث کی ہے جن کی رد سے سسرو نے یہ دعوے کیا ہے۔

باب ۶

حالت نہایت نازک ہوتی جاتی تھی۔ فی الحقیقت اُس کی ہمدردی زیادہ تر کیٹو، بیولس، مارسیلی خاندان کے مختلف افراد اور اُن اشخاص کے ساتھ تھی جو امرائے جمہوریہ کے سرگرم حامی تھے۔ مگر اب اُسے اپنے نئے اصولوں کے احکام کی تعمیل کرنی پڑی تھی اور چونکہ باوجود اُن کا دوست کہلانے کے وہ دل سے اُن سے خوش نہ تھا اسلئے وہ پژمردہ رہا کرتا تھا۔ سال کا بیشتر حصہ اُس نے دیہات میں گزارا اور دینی و ادبی کتابوں کی تصنیف میں غم غلط کرتا رہا۔ مگر مقدونیہ سے پیسو کی واپسی سے اُسے اپنے دل کا بخار نکالنے کا موقع مل گیا۔ پیسو ذلتیں اُٹھا کر بدمزاج ہو گیا تھا اور اُس نے سینیٹ میں کوئی بات ایسی کہی جو سسرو کو ناگوار ہوئی۔ بچہ کیا تھا اُسے اپنے پرانے دشمن پر سخت حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ پیسو کے خلاف اُس نے جو تقریر[1] (اِن پیسونیم) کی وہ اُس کی بے لگام ہجو گوئی کا بے نظیر نمونہ ہے جس میں وہ بہت مشاق تھا۔ مگر با ایں ہمہ اس تقریر میں کوئی ایسا جملہ نہ تھا جو پامپی یا قیصر کو ناگوار ہو لیکن اگر سسرو کو اس موقع پر زہر اگلنے سے کچھ اطمینان ہوا تو اُسے جبراً و قہراً پامپی کے ایک آوردہ مسمی ایل کیبنی نیس گالس کی وکالت کرنی پڑی جس پر اعدائے سینیٹ نے سیاسی مخالفت سے مقدمہ چلایا تھا۔ ارکان ثلاثہ کا بندۂ حکم ہونا سسرو کو بہت گراں گزر رہا تھا اور مشرق سے بھی ایسی خبریں آ رہی تھیں جن سے اس افسردگی کی حالت میں اُسے کوئی خوشی نہ ہو سکتی تھی۔ اُس کا پرانا دشمن گابی نیس اب تک شام کا صوبہ دار تھا اور موسم گرما میں خبر آئی کہ اُس نے ایک حد درجہ کی جسارت کا کام کیا ہے یعنی مسئلۂ مصر کے متعلق تمام مباحثوں کے بعد اور باوجود سینیٹ کے صریحی حکم کے کہ ناہل آلتیس سکندریہ کے تخت پر بحال نہ کیا جائے گابی نیس[2] نے مصر پر حملہ کر کے موجودہ حکومت کو تہ و بالا کر دیا اور بادشاہ مذکور کو جبراً بحال کر دیا۔

[1] ۶ تا ۲۷، اسکے مشہور ترین فقرے ہیں جن میں بیان کیا ہے کہ یونانیوں کے فلسفہ اپی کیوری کا اثر اہل روما کے مزاج پر کیا ہوتا ہے۔

[2] اس واقعے کو سسرو نے ان پیسونیم ۴۸ - ۵۰ میں بیان کیا ہے۔ ڈائون کیسیس ۳۹، ۵۵ - ۶۳ میں اس کا مفصل ذکر کیا ہے۔

باب

اس کارروائی میں دو امر بالخصوص قابل لحاظ ہیں یعنی اولاً روما کے ایک صوبہ دار اور افواج نے بغیر کچھ لیئے ہوئے آلیتیس کی مدد نہ کی ہوگی اور ثانیاً گائی نیس سینیٹ کے احکام کی ہرگز خلاف ورزی نہ کرتا اگر اُسے یہ بھروسہ نہ ہوتا کہ ایک قوت جو سینیٹ سے قوی تر ہے اُسے عدالت کے جھمیلوں سے بچالیگی۔ واقعہ یہ تھا کہ اُسے ایک زبردست رشوت لی تھی اور اُس نے یہ فعل پامپی کی سازش سے کیا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ پارتھیوں سے لڑنے کے لیئے روانہ ہوچکا تھا مگر واپس آگیا تاکہ جس انعام کا اُس سے وعدہ کیا گیا تھا اُس کے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ اس شرمناک معاملے سے اُس زمانے میں جبکہ اخلاق بگڑ چلے تھے سخت کھلبلی مچ گئی اور خبر کے مشہور ہوتے ہی سخت ناراضی کا اظہار ہونے لگا۔ کراسس کے لب بند تھے اس لیئے وہ گائی نیس کی بد اعمالیوں پر حرف گیری نہ کرسکتا تھا۔ سال مابعد میں جو واقعات ہوئے اُن کا ذکر ہم پھر کریں گے۔ پامپی ایک عظیم الشان تماشہ گاہ (تھیٹر) تعمیر کر رہا تھا جس کا افتتاح موسم خزاں میں ہوا۔ اس زمانے تک روما میں لکڑی کی عارضی عمارتوں میں تماشے ہوتے تھے مگر پامپی نے اپنی تماشہ گاہ پتھر کی بنوائی جس میں اعلیٰ درجے کے ناٹک کے تماشے ہوتے اور ان کے اختتام پر دوسرے تماشے بھی ہوتے خصوصاً سرکس میں درندوں کی لڑائی (وینا ٹیو) ہوتی۔ اس طور پر سینکڑوں شیر ببر قتل ہوگئے۔ مگر ان سب میں ہولناک ۱۸ ہاتھیوں اور مسلح آدمیوں کی لڑائی تھی۔ یہ پالو ہاتھی آدمیوں کو اپنا دوست خیال کرتے تھے اور اُن سے لڑنا نہیں چاہتے تھے اس لیئے جب آدمیوں نے انھیں زخمی کیا وہ چنگھارنے لگے۔ یہ منظر ایسا دردناک تھا کہ روما کے سنگدل باشندے بھی گھبرا اُٹھے اور انھوں نے شور کیا کہ جو ہاتھی بچ گئے ہیں اُنھیں چھوڑ دیا جائے۔ پامپی کو اپنے ہمقوموں کو خوش رکھنے کا سلیقہ نہ تھا اس لیئے اُسے اتنا روپیہ صرف کرنے سے بھی ہر دلعزیزی حاصل نہوئی۔ سسرو ان تمام تماشوں کو فضول اور مکروہ خیال کرتا تھا۔[1]

کراسس کی روما سے روانگی

(۱۱۶۶) نومبر میں کراسس جو ابھی تک کانسل تھا شرق کی طرف

---

[1] طبینی تاریخ رشتم ۱۲۔ ڈرائون ۳۹، ۳۸

باب ۶ ش

روانہ ہوا حالانکہ حسب قاعدہ اُسے سال نو کے آغاز کا انتظار کرنا چاہئے تھا مگر اب وہ زیادہ صبر نہ کرسکتا تھا کیونکہ اُس کی عمر ساٹھ سال کی ہوگئی تھی اور وہ ایک لمحہ ضائع نہ کرسکتا تھا۔ علاوہ ازیں گابی نیس کی کارروائیوں کی وجہ سے بھی صوبے میں اُس کی موجودگی ضروری تھی۔ سسرو سے بھی اُس سے مصالحت ہوگئی تھی اور روانگی سے قبل اُس کے یہاں دعوت بھی کھائی تھی۔ مگر سسرو اُسے بدمعاش خیال کرتا تھا اور قریب قریب ہر شخص اس سے نفرت رکھتا تھا۔ شہر کے دروازے سے جب وہ باہر نکل رہا تھا تو ایک عجیب عبرت انگیز واقعہ ہوا۔ ٹری بیونوں میں سے صرف دو ایسے تھے جو ارکان ثلاثہ کے نامزد کیئے ہوئے نہ تھے ان میں سے ایک دروازۂ شہر پر کراسس کا منتظر رہا اور جب وہ وہاں پہنچا تو اُسے ہزاروں بددعائیں دیں اور بد دعاؤں کا اثر بڑھانے کیلئے قربانی بھی کی۔ کراسس کے دردناک انجام کے لحاظ سے یہ واقعہ نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ ان لوگوں کو عبرت ہو جو ان چیزوں کا زیادہ خیال نہ کریں۔ کراسس روما سے روانہ ہوگیا اور پھر واپس نہ آیا اور روما میں پامپی اتحاد ثلاثہ کا اکیلا رکن رہ گیا۔ اہل روما اسے سلطنت روما کا سب سے بڑا رکن خیال کرتے تھے مگر اس کا پُراسرار اور عیارانہ طرز عمل باعث اضمحلال تھا اور اس کے ساتھ مل کر کام کرنے میں ہمیشہ زحمت ہوتی تھی اور جو لوگ کہ اُس کی پیروی کرتے تھے انھیں ہر وقت یہ خیال رہتا کہ ان کا کوئی رہبر نہیں۔ کلوڈیس کا بھی اس زمانے میں کہیں ذکر نہیں آتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اُسکا کام ختم ہوچکا تھا۔ قیصر کے توسل سے اُسے رسوخ حاصل ہوا تھا اور قیصر کے لئے اب اس کا وجود مفید نہ تھا۔ قیصر کو اُس نے خط لکھا مگر قیصر نے اسکے خط کا جواب نہ دیا

---

۱ بقول ڈائون ۳۹، ۳۹۔ اس سال سپاہیوں کی بھرتی سے سخت بےچینی پھیل گئی تھی اور بعض ٹری بیونوں نے مخالفت بھی کی خصوصاً جب کراسس نے بھرتی شروع کی۔

۲ سسرو ایڈ اٹیکم چہارم ۱۳ مقابلہ کرو (Ad tam) پنجم ۸

۳ مثلاً دیکھو سسرو ایڈ اٹیکم چہارم ۹ اور (Ad fam) پنجم ۲،۹

۴ سسرو ایڈ کوئنٹس فراٹر سوم ۱۱ دسمبر (تقریباً ۱۱ ق م)

باب ۵

سیاسی حالت حد درجہ مذبذب تھی اور طوائف الملوکی تک نوبت پہنچ چلی تھی کہ جمہوریت پسندوں
کو بھی اپنی شکست کا اعتراف نہ تھا اور موسم خزاں کے انتخاب کانسلی میں
ایل ڈومی ٹیس اہینو باربس کامیاب ہوا جو اتحاد ثلاثہ کا سخت مخالف تھا
اس کا ہم عہدہ اپیئس کلاڈیس پلچر ہو جو پی کلوڈیس کا بھائی تھا اور پامپی بھی اسکا
معاون تھا۔ یہ شخص لیوکا کی مجلس شوریٰ میں شریک تھا اور پامپی کے بڑے بیٹے کی
شادی اس کی بیٹی سے ہوئی تھی ۵۵ء کے لیئے خدمات پریٹری کے جو انتخابات ہوے
اس میں بھی یہ عہدے مختلف جماعتوں میں منقسم ہو گئے اور منتخب شدہ پریٹروں میں کیٹو
بھی تھا۔ کیورول ایڈولوں کا انتخاب بوجہ نقص امن ۵۵ء میں نہ ہو سکا بلکہ کسی وقت
۵۴ء میں ہوا[1]

پامپی شہنشاہیت کی بنیاد ڈالتا ہے

(۷ ۱۱) سال نو کے شروع ہوتے ہی پامپی کی کانسلی ختم ہو گئی اور وہ صرف
پروکانسل اور ہسپانیہ کا صوبہ دار رہ گیا۔ اس کے علاوہ فراہمی غلہ کا کام بھی اسکے
سپرد تھا اور روما سے روانہ ہونے کا اس کا مطلق قصد نہ تھا۔ ایک شخص کا متعدد
خدمات پر وقت واحد میں فائز ہونا درحقیقت خلاف دستور تھا مگر اب حزم و احتیاط کا
زمانہ نہ تھا۔ بہ حیثیت ایک پروکانسل کے جو صوبۂ ہسپانیہ کا سپہ سالار تھا وہ شہر میں داخل
نہ ہو سکتا تھا۔ مگر سیاسی معاملات پر نگراں رہنے کے لیئے وہ اطالیہ ہی میں رہا گو اسکے
اس فعل سے تمام قواعد اور نظائر کی خلاف ورزی ہوتی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ
مرکز سلطنت یعنی روما کے قریب رہے جس کی غایت یہ ہو کہ وہ کسی تدبیر کو قیصر کے مشورے
سے عمل میں لانا چاہتا ہو یا اب وہ قیصر کو اپنا حریف خیال کرنے لگا ہو اور اسکی حرکات
کی نگرانی کرنا چاہتا تھا۔ اس لیئے وہ روما کے قریب ہی رہا تاکہ اپنی محبوبہ جولیا سے
بھی جدا نہ ہو جس کی صحت قابل اطمینان نہ تھی۔ ہسپانیہ میں اس کے دو نائب (لیگائی)
ایل افرانیس اور ایم پٹیریس تھے جو اس خفیف سی بغاوت کو بآسانی فرو کر سکتے تھے
جو حال میں ہوئی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ہسپانیہ میں کبھی قدم نہ رکھا جمہوریہ کے
شہنشاہی میں مبدل ہونے میں اس کا یہ فعل ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ اس پر بھی تنبیہ کا

---

[1] دیکھو ہولڈن کا دیباچہ سسرو پرو پلانکیو۔

آغاز شخص واحد کے بار بار ایک ہی خدمت پر فائز ہونے سے ہوا، دوسری منزل یہ تھی کہ پامپی خدمات ماتحت پر فائز ہوئے بغیر راست خدمت کانسلی پر پہنچ گیا، اس کے بعد وسیع رقبات کے لیے کئی سال کی مدت تک بڑی بڑی سپہ سالاریاں قائم ہونے لگیں اور اب پامپی کے اس فعل سے شہنشاہی کی حقیقی جھلک نظر آنے لگی کیونکہ کسی پرو کانسل کا اطالیہ کو اپنا مستقر بنا کر نائبوں کے ذریعے سے صوبجات پر حکومت کرنا گویا روما کا شہنشاہ ہونا تھا۔ شہنشاہی کے نظایر قائم کرنے میں پامپی کا درجہ سب سے بڑھا ہوا تھا۔ مگر پامپی کی نیم شہنشاہی حیثیت محض عبث تھی کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ قریب الموت جمہوریہ کا کام تمام نہ کر سکتا تھا بلکہ زیادہ تر اس وجہ سے کہ وہ اس زمانے کے اہم ترین سیاسی بھید سے ناواقف تھا۔ کسی شخص کا روما کو مرکز سلطنت خیال کرنا بیجا نہ تھا مگر درحقیقت اس وقت گال مرکز سلطنت تھا کیونکہ صوبجات جس میں شمالی اطالیہ کا زرخیز خطہ بھی شامل تھا بمقابلہ اطالیۂ خاص یعنی روبی کن کے جنوبی ملک میں بحیثیت شہنشاہی قوت کے مرکزوں کے زیادہ اہم تھے اس لیے کہ اطالیۂ خاص میں جو آزاد اشخاص تھے وہ نہ تو جنگجو تھے نہ محنتی اور دولتمندوں کے باغوں اور وسیع زرعی علاقوں کی وجہ بڑے بڑے ضلعے غلاموں کے زیر نگرانی تھے۔ اگر اس رمز تک کسی حد تک کوئی شخص پہنچا تو وہ قیصر تھا۔ اپنی عظیم الشان سیاسی زندگی کے آغاز ہی میں جس کا انجام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ تھا اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ جن خطرات میں وہ مبتلا ہونے والا تھا ان پر وہ اپنی قوت کو بمقابلہ دوسروں کے بڑھانے سے ہی غالب آسکتا ہے اور اپنی قوت کے استحکام کے سلسلے میں اُسے معلوم ہو گیا کہ یہ کام اطالیہ میں نہیں ہو سکتا۔

کراسس ممالک مشرقی میں

(۱۱۶۸) قبل اس کے کہ ہم ۵۶ھ میں روما کی اندرونی تحریکوں اور شورشوں کا ذکر کریں مناسب ہوگا کہ بیرونی ممالک کے حالات پر بھی ایک نظر ڈالیں۔ یہ وہی سال ہے جس میں شمالی گال میں بغاوت ہوئی تھی جس میں کوئنٹس سسرو کا قریب خاتمہ ہو گیا تھا اور سابی نس اور کوٹا کام آئے تھے۔ نوجوان پی کراسس قیصر کو چھوڑ کر اپنے باپ کیساتھ شام کو ایک ہزار سوار لے کر گیا تھا جو غالباً گال سے تھے۔ قیصر

باب ۶

حسب سابق مروت پر آمادہ تھا اور مشرق کی دور و دراز فوج میں بھی نیکنامی حاصل کرنے میں اُسے کوئی عذر نہ تھا۔ کراسس نے یہ سفر سخت عجلت اور بے صبری کی حالت میں کیا اور بے پروائی سے راہ میں کچھ نقصان بھی ہوا شام میں پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ صوبے کی حالت گابی نیس کی بد انتظامی سے بہت خراب ہو گئی تھی مگر اُس کی کراسس نے کچھ پروا نہ کی۔ پارتھیا میں حال ہی میں ایک انقلاب حکومت ہوا تھا جس کی وجہ سے سلطنت مذکور کے ضعیف ہو جانے کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ جدید بادشاہ اوروڈیس کی طرف سے کوئی اشتعال انگیز کارروائی نہیں ہوئی تھی گو گابی نیس کی حرکتیں اُسے ضرور ناگوار معلوم ہوتی ہوں گی۔ مگر کراسس جنگ پر تلا ہوا تھا گو اُس نے پارتھیوں کے خلاف میں معرکہ آرائی کرنے کے مسئلے پر بخوبی غور نہیں کیا تھا۔ باقاعدہ لڑائیوں اور محصن شہروں کے محاصرے کے لیئے وہ پورے طور پر تیار تھا۔ مگر ایک دوامًا متحرک دشمن پر ریتیلے اور بے پانی کے وسیع صحراؤں میں غلبہ حاصل کرنا مجنونوں کے بوتے سے باہر تھا جن کی فوج میں زیادہ تر تیر انداز سوار اور نیزہ باز تھے اور جن کے ساتھ اونٹوں کی ایک قطار رہتی جن پر تیر لدے رہتے۔ کراسس کے پاس دولت بے پایاں تھی مگر پارتھیوں کی دولت کی مبالغہ آمیز روایات نے اُسے لالچ سے اندھا کر دیا تھا۔ سلطنت پارتھیا کی عام حالت حسب ذیل تھی۔ مشرقی ممالک جو سکندر اعظم نے فتح کیے تھے سیلیوکس کی شہنشاہت میں شامل تھے مگر اس شہنشاہت کے مشرقی صوبے اس سے الگ ہو گئے تھے۔ باغیوں میں پارتھی بھی تھے جو ایک زمانے میں شہنشاہان ایران کے تحت میں تھے۔ پارتھیوں کی سلطنت جسے آرساکیس نے تیسری صدی ق م کے وسط میں قائم کی تھی متعدد انقلابوں کے بعد اب بھی قائم تھی اور جس قدر شام میں سیلیوکیوں کی قوت شام میں گھٹتی جاتی اس سلطنت کو فروغ حاصل ہوتا جاتا مثل دوسری مشرقی اقوام کے پارتھی بھی اپنے ہم قوم مطلق العنان بادشاہوں کے آگے سر تسلیم خم کرتے۔ مگر دوسری اقوام کی مداخلت ناپسند کرتے۔ خاندان آرساکی کے وجود میں آنے سے قبل اس ملک میں منتخب مقامات میں یونانیوں اور مقدونیوں کے شہر تھے جو غالبًا سکندر اعظم اور اس کے جانشین سیلیوکس نے بسائے تھے

باب ۶

یہ شہر تجارت کے مرکز تھے اور یونان کے فنون اور تمدن یہاں رونق پر تھے - ان شہروں کے ارد گرد وسیع میدان تھے جن میں وحشی لوگ گھومتے پھرتے تھے۔ شاہان آرساکی ان شہروں کی سرپرستی کرتے تھے کیونکہ ان کی وجہ سے اُن کے ذرائع آمدنی میں اضافہ ہوتا تھا اور یونانیوں کے حامی بھی بنے اور "محبِ وطن" (فلِ ہلین) کا خطاب اپنے سکوں پر منقوش کرتے۔ باوجود کبھی کبھی روگرداں ہونے کے ان شہروں کا یونانی دستورِ حکومت اندرونی معاملات میں قائم رہا۔ مگر ان شہروں اور اُن کے مشرقی حکام کے درمیان ربط وضبط قائم نہ ہو سکتا تھا کیونکہ مشرق برابر مغرب پر غالب آتا جاتا تھا اور چونکہ یونانی بازی کھو بیٹھے تھے اس لیئے فریقِ غالب سے ان کا ناراض رہنا بھی بجا تھا۔

پارتھیا میں کراسس کی ابتدائی معرکہ آرائیاں

(۱۱۶۹) ۵۴ ق م کے موسم سرما میں کراسس فرات کو عبور کر کے عراق میں داخل ہوا اور اس ندی کے کنارے کنارے کوچ کرتا ہوا یونانی شہروں میں پہنچا جن میں سے اکثر نے اطاعت قبول کر لی اور بیان کیا جاتا ہے کہ ملک کے بیشتر حصے کو اُس نے تاخت و تاراج کر کے ویران کر دیا۔ یہ غالباً عراق کا شمالی حصہ تھا جو غالباً آسرہین کے ضلع میں شامل تھا۔ کوئی دشمن اُس کے مقابلے کے لیئے کھڑا نہ ہوا مگر بجائے مزید پیش قدمی کرنے کے وہ موسم سرما میں انطاکیہ کو واپس کر دیا اور اصل معرکہ آرائی سالِ آئندہ تک ملتوی کر دی۔ اس طرح پارتھیوں کو اپنی افواج لانے اور مفتوحہ اضلاع کی رعایا کو صورتِ حال پر غور کرنے کا موقع مل گیا۔ یونانیوں کے ایک شہر کو بھی کراسس نے لوٹ لیا اور وہاں کے باشندوں کو غلام بنا لیا اور اُس کا یہ فعل ایسا نہ تھا کہ بجائے پارتھیوں کے یہ لوگ اہلِ روما کی حکومت کو پسند کرتے۔ آسرہین کے رئیس اُوگارنے پامپی کی اطاعت قبول کر لی تھی اور پامپی نے ممالکِ مشرق کا جو تصفیہ کیا تھا اُس میں یہ بھی شامل تھا مگر کراسس نے اپنے احمقانہ جبر و ظلم سے اس رئیس کو اپنا جانی دشمن بنا دیا۔ کراسس نے موسم سرما میں بجائے اپنی فوج کا نظام درست کرنے اور فنِ حرب میں مشق کرانے کے اپنا وقت زیادہ تر شام اور فلسطین کے باقی ماندہ ذرائع کا اندازہ کرنے میں صرف کیا تاکہ تمام موجودہ دولت کو ضبط کر لے۔ مندروں اور خصوصاً یروشلم (بیت المقدس) کے معبد میں[1]

---

[1] جوزیفس تاریخ قدیم چہاردہم ۱۰۵-۱۱۰ جنگ یہود دیکھو ۱۵۲-۱۵۳/۱۷۹-

باب ۳

سیم وزر کے جو ذخائر تھے اُن پر کراسس دانت لگائے ہوئے تھا۔ ان مقدس خزانوں کی قدر بے شمار تھی جو خوش اعتقاد یہودیوں کی نذر و نیاز سے صدہا سال میں جمع ہوئے تھے اور مذہبی لحاظ سے بھی اُن کی خاص وقعت تھی۔ پامپی نے جب بھی وہ معبد مذکور کے مقدس ترین مقامات میں جبرًا داخل ہوا اس خزانے کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ مگر کراسس نے خزانوں پر قبضہ کر لیا اور بدعہدی کی وجہ سے اُس کا ظالمانہ غصب اور بھی ناگوار گزرا۔ موسم سرما میں پارتھیوں کی ایک سفارت نے اسکی خدمت میں حاضر ہو کر بلا وجہ حملہ کرنے کی شکایت کی اور صلح کی درخواست کی مغرور کراسس نے جواب دیا کہ میں اس قسم کے معاملات پر سلیوکیا میں بحث کروں گا جو یونانیوں کے شہروں میں سب سے بڑا تھا اور بہت دور دجلہ کے داہنے کنارے پر واقع تھا۔ اسی کے قریب بائیں کنارے سے کچھ دور کٹیسیفون (طاق کسریٰ) کا عالیشان شہر تھا جو پارتھیا کے بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کراسس اُس مقام تک جانا چاہتا تھا۔ اس روایت میں اخلاقی اثر پیدا کرنے کے لئے رنگ آمیزی بھی کچھ معلوم ہوتی ہے کیونکہ زمانہ دراز تک کراسس کا نام غرور کے انجام بد کیلئے ضرب المثل رہا۔

روما میں سخت ابتری

(۷۰۱) اس اثناء میں روما میں سابق سے بھی زیادہ ابتری[1] پھیل گئی تھی پامپی کے روما سے قریب موجود ہونے کی وجہ سے جمہوریت پسندوں کے سرغنوں پر ایک قسم کی روک تھی اور ابتری پیدا کرنے میں کسی فریق کا پلہ دوسرے سے بھاری نہ ہو سکتا تھا بعض اوقات اس ابتری کے اثناء میں ایک عرصے تک مقابلۃً سکون بھی رہتا۔ مگر سسرو کا خیال صحیح تھا کہ یہ مریض جمہوریہ کی صحت کی نشانی نہ تھی بلکہ پیرانہ سالی اور خستگی کی۔ واقعہ یہ تھا کہ جمہوریہ حالت نزع میں تھی۔ سال مذکور کے اوائل میں سینیٹ میں کراسس[2] پر کسی نے حملہ کیا اور سسرو نے اپنے تعلقات کے لحاظ سے

[1] سسرو نے اپنے اُس زمانے کے خطوط میں اس ابتری کی نہایت صحیح تصویر کھینچی ہے۔ ٹائرل ۱۴۱-۱۶۰۔ شکبرو کا ترجمہ ۱۴۰-۱۵۹۔

[2] لینگ (تاریخ روما) کا خیال ہے کہ یہ تقریر اس جھگڑے کے متعلق تھی جو گابی نیس اور اُس کے جانشین میں ہوا تھا۔ کوئن ٹی لین (۳/۱/۱۱/۷) نے ایک تقریر ان گابی نیم کا حوالہ دیا ہے۔

باب ۵

اُس کے غیاب میں اُس کی حمایت میں تقریر کی۔ دوران سال میں اپنے جدید آقاؤں کے ساتھ اپنی وفاداری کے اسے مزید ثبوت دینے پڑے یعنی اُس نے سسی ڈیسیئس (قیصر کا ایک متوسل) اور اپنے قدیم دشمنوں وائی نیس اور گابی نیس کی وکالت کی اس سال متعدد مقدمات عدالتوں میں ہوئے[1] جنکی حالت روز بروز بدتر ہوتی جاتی تھی اور سسرو جو اب روما کے وکلاء کا سرخیل تھا اسلیئے لوگ اُسکی خدمات کے طالب رہتے۔ مگر اب سیاسیات سے اُسے وہ شغف باقی نہ رہا اور کتاب "ڈی ری پبلکا" لکھکر اپنا غم غلط کر رہا تھا جسمیں اسنے ثابت کیا تھا کہ اُسکے خیال کے مطابق روما کے دستور کے عروج کے زمانے میں کیا خوبیاں تھیں حالانکہ جمہوریہ روما جس کا وہ فدائی تھا اسی زمانے میں اس کی آنکھوں کے سامنے دم توڑ رہی تھی۔ مشاغل میں کوئی کمی نہ تھی، خاندانی معاملات تھے، اپنے بھائی سے فرمائشیں کرتا تھا جو اُس وقت گال میں تھا وغیرہ وغیرہ۔ خطوط بھی اُس زمانے میں وہ بہت لکھتا تھا مگر اُس کے خطوط چھپائے اکثر ہوئیں اور احتیاط کی طرف اکثر اشارہ ہوتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے اطمینان قلب حاصل نہ تھا۔ پامپی اور قیصر کے خوشگوار تعلقات پر اُس نے اطمینان ظاہر کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ قول زمانہ سازی پر مبنی تھا۔ کلوڈیس سے اب بھی وہ بلاضرورت خائف تھا حالانکہ وہ اُس کا بال بیکا نہ کر سکتا تھا کیونکہ اب وہ زبردست لوگوں کی حمایت میں تھا مگر اسی واقعے نے اُس کی زندگی کو تلخ بنا دیا تھا یعنی باوجودیکہ وہ "اپنے ملک کا باپ" کہا جاتا تھا مگر خود شہر روما میں اُسے دوسروں کی حمایت[2] میں زندگی بسر کرنی پڑی تھی۔ اور پامپی کی یاس انگیز سہل انکاری نے سسرو کو ایک طور پر قیصر کا متوسل بنا دیا تھا۔ قیصر میں یہ خاص صفت تھی کہ سسرو کو مطمئن رکھ سکتا تھا۔ سنہ ۵۳ کے امیدواران کانسلی کی حرکات سے سخت شورش پیدا ہو گئی تھی اور خیال ہوتا تھا کہ انتخابات میں سخت بے عنوانی ہوئی ہے۔ اسی لیئے بعض لوگوں کی یہ تجویز تھی کہ انتخابات کے انصرام کے لیئے پامپی کو ڈکٹیٹر (حاکم مطلق) مقرر کر دیا جائے

---

[1] سسرو اپڈ اٹیکم چہارم ۱۵، ۴

[2] سسرو ایڈ کونٹس فراٹر دوم ۱۴ (۱۵ ب) ۲ - ۱۵ (۱۶) ۲ سوم ۲، ۵

باب ۶

معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز پامپی کے متوسلین میں سے کسی کی تھی[1] اور غالباً خود اُسی کے ایما سے پیش ہوئی تھی تاکہ قوم کے خیالات معلوم ہوں مگر بظاہر اُس نے اس تجویز سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اس لیئے سینٹ نے جنھیں ڈکٹیٹر کے نام سے نفرت تھی اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی[2]

انتخابات میں بے ایمانی

(۱۱۷) انتخابات میں اب انتہا درجہ کی بے ایمانی ہونے لگی تھی۔ نقد روپیہ کی اس قدر مانگ بڑھ گئی تھی کہ جولائی میں سود کی شرح ۴ فی صدی سے بڑھ کر ۸ فیصدی تک پہنچ گئی تھی مجالس عامہ کے جلسے ہر طرح سے روک دیئے جاتے تھے اور کانسلوں کو اندیشہ ہو گیا کہ جو صوبجات اُن کے تفویض کیئے گئے تھے اُن پر قبضہ کرنے کے لیئے جس تکمیل ضابطہ کی ضرورت تھی وہ ناممکن ہو جائے گا۔ جو عہدہ دار انتخابات کے صدر ہوتے اُن کے اختیارات اس قدر وسیع تھے کہ امیدوار ان کی نظر عنایت کے خواستگار رہتے اس لیئے موجودہ کانسلوں[3] نے دو تازہ امیدواروں سے ایک شرمناک معاہدہ کر لیا جو غالباً تحریری تھا۔ کانسلوں نے امیدواروں کے انتخاب میں مدد دینے کا ذمہ لیا اور امیدواروں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ منتخب ہو جائیں تو وہ باضابطہ گواہ پیش کریں گے جو حلف اُٹھائیں گے کہ ہم تکمیل ضابطہ کے وقت موجود تھے حالانکہ یہ کارروائی کبھی عمل میں نہ آئی تھی اور ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر وہ حسب معاہدہ جھوٹے گواہ پیش نہ کریں تو ایک مقرر رقم سے باز آئیں گے۔ مگر یہ تدبیر اندرونی مخالفت کی وجہ سے بار آور نہ ہوئی اور امیدواروں میں سے ایک نے معلوم نہیں کس وجہ سے سینیٹ میں یکایک افشائے راز کر دیا اسکے بعد سینیٹ نے حکم دیا کہ امیدواروں کی

---

[1] سمسر وایڈ کوئنٹس فراٹر سوم ۸، ۴-۶

[2] " " " دوم ۴ ا (۵ اب) ۴ ایڈ اٹی کم چہارم ۱۵، ۷-۸

[3] سمسر وایڈ اٹی کم چہارم ۷/۲-

[4] یہ ایک بدخصال شخص مسمی میمیس تھا جسے لوکریشیس نے اپنی نظم میں مخاطب کیا ہے۔ اوّلاً وہ قیصر کا مخالف تھا مگر اب اُس کا طرفدار ہو گیا تھا اور قیصر کے شرکا اس کی حمایت کر رہے تھے۔

باب پنجم

حرکات کے متعلق خفیہ تحقیقات[1] کی جائے کیونکہ اُن پر مقدمہ چلانا ضروری تھا مگر انتخابات ملتوی ہو گئے اور ۵۳ ق م کے آغاز میں ایک بھی کانسل نہ تھا۔ ٹری بیونوں کا انتخاب ہو چکا تھا مگر بے ایمانی کے انسداد کے لئے ایک عجیب تدبیر کی امیدواروں نے کیٹو کے پاس ایک خاص رقم جمع کرنے پر رضامندی ظاہر کی جو اس امر کا فیصلہ کرتا کہ اُن میں سے کسی نے دوسرے کے ساتھ بے ایمانی تو نہیں کی ہے۔ اور اگر کیٹو کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دیتا تو اُسے اپنی رقم سے دست بردار ہونا پڑتا جو دوسرے امیدواروں میں تقسیم کردی جاتی۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ خاطی باوجود اپنی بے ایمانی کے خدمت ٹری بیونی پر بحال رہتا اور اُس پر مقدمہ نہ چلایا جاتا۔ اس تدبیر سے غالباً مقصود یہ ہوگا کہ امیدواروں کا روپیہ نہ ضائع ہو مگر ٹری بیونوں کے انتخاب میں رشوت کا زیادہ زور نہ تھا کیونکہ یہ عہدہ صوبہ داری کا زینہ نہ تھا اور اس زمانے میں صوبہ داری اصل چیز تھی۔ کیٹو کی راستبازی کو اس طور پر تسلیم کرنے سے مراد یہ تھی کہ باقی تمام اہل جوری حکام اور اہل سیاست بے ایمان تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے بہت سے دشمن پیدا ہو گئے کیونکہ اُن کی راہ میں اُس کی ایمان داری ایک رکاوٹ تھی یا اُن کے لئے شرمندگی کا باعث ہوتی تھی۔[2]

صفحہ نمبر ۲۳

سنہ ۵۴ ق م کے اہم مقدمات

(۱۱۷۲) اس سال کے بے شمار مقدمات میں سے بعض کا ذکر ضروری ہے ان میں ایک غیر سیاسی مقدمہ تھا جس سے اطالیہ کے بلدیات کے معاملات کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ ریاٹی کے لوگوں سے جو سسرو کے پرانے موکل تھے۔ اہل انٹرامنا سے ایک بڑی نہر کے متعلق نزاع تھی جس کے ذریعے سے ولینین جھیل کا پانی نارندی میں پہنچتا تھا جس کے کنارے یہ آخر الذکر شہر آباد تھا۔ اس مقدمے کی سماعت ایک کانسل اور دس کمشنروں نے کی اور مقدمے پر پورے طور پر حاوی ہونے کیلئے

---

[1] اس سلسلۂ تحقیقات (Tacitum indicium) کے لئے دیکھو سسرو ایڈ اٹی کم چہارم ۱۶ (۳،۱۷) اور پلوٹارک کیٹو خرد ۴۴ (پلوٹارک دونوں انتخابوں کو مخلوط کر دیتا ہے) رشوت دہانی کی کوشش سے ناراضی پھیل گئی اس لئے یہ تدبیر کارگر نہ ہو سکی۔

[2] پلوٹارک کیٹو خرد ۴۴۔۴۵۔

سسرو بذات خود رہائی گیا تاکہ موقع پر پہنچ کر تفصیلی حالات سے واقفیت حاصل کرے۔ سسرو غالباً اس مقدمے کو جیت گیا کیونکہ اُس کا ذکر وہ فخر کے ساتھ کرتا ہے۔ پی وائی نیس پر سیاسی جتھوں (سوڈالیکیا) کے ذریعے سے انتخابات میں بے عنوانی کرنے کا الزام لگایا گیا تھا اس مقدمے میں بھی سسرو کو تحفاً ثلاثہ کے احکام کے موافق اسے اس شخص کی وکالت کرنی پڑی تھی حالانکہ یہ کام اسے سخت ناگوار تھا۔ پامپی نے دونوں میں برائے نام صفائی کرادی تھی اور قیصر نے اس دسسرو کو لکھا تھا کہ اگر وہ وائی نیس کی طرف سے وکالت کرے تو اس کا احسان مجھ پر ہوگا اس لئے قیصر کو بادل ناخواستہ یہ کام اپنے ذمے لینا پڑا اور ایک خط میں جو اُس نے اپنے ایک دور افتادہ دوست کو لکھا تھا اپنے اس فعل کو بجا قرار دینے کیلئے اسے حیلہ جوئی کی ضرورت ہوئی۔ وائی نیس بری ہوگیا اور غالباً[۵۱] (مگر یہ امر یقینی نہیں ہے) نے ایس یلا انکس بھی جس پر اس قسم کا الزام عائد ہوا تھا۔ اس شخص نے سسرو کی جلا وطنی کے پر آشوب زمانے میں اس کی مدد کی تھی اس لئے اُس کا وکیل بننا گویا اُس کے احسانات کا بدلہ کرنا تھا۔ ایم ابی لیس اسکارس پر استحصال بالجبر کا الزام[۵۲] عائد کیا گیا تھا جس سے اس زمانے کے حالات روشن ہوتے ہیں۔ یہ شخص پیرانہ سال اسکارس کا بیٹا تھا جو اپنے زمانے میں ایک نامی آدمی تھا سنہ ۵۸ھ میں خدمت ایڈیل پر فائز ہونے کے زمانے میں اُس نے نہایت شاندار تماشے دکھائے جس کی وجہ سے وہ بے حد مقروض ہوگیا سنہ ۵۶ھ میں پریٹر ہونے کے بعد وہ سارڈینیا کا صوبہ دار ہوگیا اور حسب رواج اپنے قرضوں کے ادا کرنے کا سامان کرلیا۔ اب وہ کانسلی کا امیدوار تھا اور اُس کے مخالفین کی تائید کی وجہ سے استغاثہ کے کامیاب ہونے کی قوی امید تھی۔ یہ مقدمہ یکم جولائی کو پیش ہوا۔ اس وقت تک کانسلی کے انتخابات ملتوی نہیں ہوئے تھے اور سی کلاڈیس پلچر (اپیس کا بھائی) امیدوار خیال کیا جاتا تھا اور صوبہ ایشیا سے

---

۵۱ سسرو (Ad fam) یکم ۹، ۱۹

۵۲ ہولڈن دیباچہ پر و پلانکیو ۳۴

۵۳ دیکھو سسرو پر و اسکارو جسکے بعض حصص باقی ہیں اور ایسکونیس کی قیمتی حواشی

باب ۶ صفحہ ۲۲۵

اُس کے جلد واپس آنے کی امید تھی۔ اس طرح اسکارس کے خلاف میں ایک کانسلی کا ذاتی اثر بھی تھا۔ مگر ستمبر کے اوائل میں صورت حال میں ایک خاص تغیر ہوا یعنی سی کلاڈیس کی صوبہ داری ایشیا میں ایک سال کی توسیع ہو گئی جس کی وجہ سے وہ کانسلی کا امیدوار نہ ہو سکتا تھا اور اس طرح اُس کے بھائی ایپیس کی مخاصمت بھی باقی نہ رہی۔ لیکن مقدمے کی سماعت جاری رہی اور جس عدالت یری ٹنڈے میں یہ مقدمہ چل رہا تھا اُس کا صدر کیٹو بحیثیت پریٹر تھا۔ استغاثہ کی طرف سے اصل پیرو کار ٹری آریس تھا جو کیٹو کا دوست تھا۔ اس لئے اندیشہ تھا کہ وہ ملزم کو سزا دیدے مگر اس موقع پر بھی راستباز کیٹو[۱] اپنے اصول پر قائم رہا۔ ملزم کو بہت سے معاون مل گئے جن کا ایک ہی جانب ہونا تعجب انگیز تھا۔ اس کی طرف سے چھ وکیل تھے جنیں سسرو پی کلوڈیس[۲]، سسرو اور ہارٹین سیس بھی شامل تھے اور صفائی کے جو گواہ (Laudatores) اُس نے پیش کئے اُن میں نو شخص بشمول پامپی ایسے تھے جو کانسل رہ چکے تھے۔ رفیع المرتبت پامپی کو ملزم سے ایک خاص رشتہ تھا یعنی اسکارس نے اُس کی مطلقہ بیوی میوسیا سے نکاح کر لیا تھا اور اُس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جو اس طرح پامپی کے بیٹوں کا سوتیلا بھائی ہوا۔ یہ عورت نہایت بدنام تھی اور پامپی جسے اپنی عزت کا شروع ہی سے خیال تھا اس معاملے میں ہاتھ نہ ڈالنا چاہتا تھا۔ اُس نے اسکارس کی تائید کی مگر زیادہ سرگرمی نہیں دکھائی۔ سسرو کی تقریر کے جو حصے باقی ہیں اُن سے ایک دلچسپ[۳] واقعے کا پتہ چلتا ہے یعنی استغاثہ نے حسب قاعدہ سارڈینیا جا کر موقع پر شہادت فراہم نہ کی تھی اور سسرو نے اس بات کی فروگزاشت پر

---

[۱] کیٹو اس موقع پر بھی اپنی عجیب خصوصیات کے اظہار سے باز نہ رہا یعنی شدت گرمی کی وجہ سے اُس نے کپڑے نکال کر مقدمے کی سماعت کی اور کہا کہ یہ روما کی ایک پرانی رسم ہے ایسکونیس ویلیو ٹارک۔

[۲] معلوم ہوتا ہے کہ کلاڈیس کے نام کے تین بھائی اس مقدمے سے تعلق رکھتے تھے۔

[۳] اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سارڈینیا کے کم از کم سواحل پر ابھی تک کچھ فنیقی موجود تھے ۱۳ مستبر

باب ۴

بہت زور دیا جیسا کہ اسے چاہیئے تھا لیکن ایسکونیس اس فروگذاشت کی یہ وجہ بیان کرتا ہے کہ کانسلی کے انتخاب کا وقت بالکل قریب تھا۔ اس لیئے اندیشہ تھا کہ جب تک پیروکار استغاثہ واپس آئے اسکارس کانسل منتخب ہوجاتا اور پھر اس پر سوائے امیبی ٹس کے کوئی مقدمہ نہ ہو سکتا اور شہادت کا جمع کرنا محض فضول ہوتا۔ اسکارس صاف چھوٹ گیا اور اس امر کی بھی کوشش کی گئی کہ مستغیثوں پر جھوٹا مقدمہ (Calumnia) چلانے کا الزام لگایا جائے مگر اسمیں کامیابی نہ ہوئی۔ یہ مقدمہ زمانۂ حال کے طلبۂ تاریخ روما کے لیئے نہایت نتیجہ خیز ہے گو اس سے عہد سارڈینیا کی اشک شوئی نہ ہوئی ہوگی۔[۱]

جولیا کا انتقال

(۳ ۷ ۱۱) اسی زمانے میں جولیا کا انتقال ہو گیا جس سے پامپی کو سخت رنج ہوا مگر سیاسی معاملات میں وہ حسب سابق منہمک رہا۔ انبوہ شہر کے اصرار سے اس کا جنازہ نہایت دھوم دھام سے اٹھایا گیا۔ جولیا کی ہردلعزیزی کا باعث یہ تھا کہ وہ قیصر کی بیٹی تھی نہ کہ پامپی کی بیوی ہونے کی وجہ سے اور عوام کے اس خیال نے پامپی کی آتش حسد کو اور بھی مشتعل کر دیا۔ قیصر کا اثر روما کی سیاسیات پر ہمیشہ رہا کرتا تھا۔ کانسلوں کے انتخاب میں جو رکاوٹ ڈالی جاری تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ انتخابات اسوقت تک ملتوی رہیں کہ قیصر گال این روئے آلپ کو موسم سرما کے عدالتی کام کے لیئے آجائے۔ مگر اس رکاوٹ اور حکام کے تقرر میں وقفہ (Interregnum) ہونے سے پامپی کا کوئی حرج نہ تھا کیونکہ اس سے اسکا رسوخ زیادہ ہوتا جاتا تھا۔ روما میں اس وقت جو سیاسی رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی اسکا ثبوت اس حال کے ایک واقعہ سے ہوتا ہے۔ سابق پامپٹنس جس نے الوبروگی کے باغیوں کو ۶۱ء میں شکست دی تھی چھ سال تک روما کے باہر جلوس فتح کے انتظار میں مقیم تھا جو اسے اب جاکر نصیب ہوا۔ سرویس سلپی کیس گالبا نے جو ایک زمانے میں اسکا ماتحت تھا اب پریٹر ہو گیا تھا۔ اس نے روزمرہ کارروائی شروع ہونے سے قبل جلوس فتح کے متعلق

صفحہ ۲۲۶

---

[۱] ایڈکونٹس فراٹرس سوم ۲، ۳۔

باب ۵

ایک قانون پیش کر کے رائے لے لی تاکہ کوئی ٹری بیون رکاوٹ نہ ڈالنے پائے پاپ ٹی نس نے اپنی فتح کا جشن نومبر میں منایا۔ کیٹو اور دوسرے اشخاص نے اُسے روکنا[1] چاہا۔ مگر اپیپس کلاڈیس ایک جماعت کے ساتھ جلوس کی حفاظت کے لیئے پہنچ گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس باہمی نزاع میں خوں ریزی بھی ہوئی۔ معلوم نہیں جب روما کی یہ حالت تھی تو اُس کا حشر کیا ہونے والا تھا؟

گابی نیس۔ مقدمہ گابی نیس ۔ بابیدیس پومپی

(۴۷، ۱۱) اس پر آشوب سال کا خاتمہ گابی نیس کے مقدمے پر ہوا ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے نہ صرف ظلم و تشدد کیا بلکہ اپنے فرائض سے بھی غافل تھا۔ سواحل پر قزاقی اور اندرون ملک میں ڈاکہ زنی سے تمام ملک شام تباہ ہو رہا تھا۔ فروری ۵۴ء میں ٹائر (سُور[2]) کے ایک وفد نے آکر سینیٹ سے اپنی تکالیف کی شکایت کی اور وصول کنندگان خراج کے نائبوں نے بھی گابی نیس کو قابل مواخذہ قرار دیا۔ مصر کے معاملات میں مداخلت کرنا سینیٹ کے صریحی حکم کی خلاف ورزی تھی اور اُس کی یہ کارروائی بقول سسر[3] وسولا کے قانون میجسٹاس اور قیصر کے قانون ریپی ٹنڈے کے بھی خلاف تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی اس نے دس ہزار سکّۂ ٹیلینٹ[4] (۲۲۵۰۰۰ پونڈ انگریزی) رشوت لے کر کی تھی اور پامپی کی حمایت پر اُسے بھروسا تھا۔ ستمبر میں وہ اطالیہ آیا اور ظاہر کیا کہ میں جلوس فتح کا متمنی ہوں۔ مگر اُسے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اُس کی کوئی امید نہ ہو سکتی تھی کیونکہ ہر شخص اُس سے نفرت رکھتا تھا اسلیئے ۲۷ ستمبر کو وہ رات کو چپکے سے شہر میں داخل ہو گیا اور اُس کے آتے ہی ایک طوفان برپا ہو گیا۔ سینیٹ میں اس پر حملے ہوئے اور غداری اور استحصال بالجبر کے مقدمات اُس پر قائم کر دیئے گئے۔ سسرو نے بخوشی غداری کے مقدمے میں مدد دی ہوتی۔ مگر پامپی نے اُسے روک دیا تاہم اُس نے اپنے اس قدیم دشمن کے خلاف شہادت دی تو بمقابلہ ۳۲ کے

---

[1] سسرو ایڈکوئنٹس فراٹرس سوم ۴، ۶ اٹیکم چہارم ۱۸، ۴ ڈائون ۳۹، ۶۵
[2] " " " دوم ۱۱ (۱۳)
[3] " ان پیونیم ۵۰
[4] " ایڈکوئنٹس فراٹرس سوم ۱، ۲۴ -

باب ۳ — ۸۳ الزام سے بری ہوگیا۔ اس خطرناک کارروائی سے سخت ناراضی پھیل گئی لیکن اس حد تک پامپی کو کامیابی ہوئی اور گابی نیس کے ایک کمبخت ماتحت[1] کو کسی دوسرے الزام میں سزا دلا کر لوگوں نے اپنے دل کا غبار نکال لیا۔ قانون ایپی ٹنڈے کے تحت میں جو مقدمہ قائم ہوا تھا اس کا تصفیہ دسمبر میں ہوگیا۔ پامپی نے ملزم کو بچانے میں اپنا پورا زور لگا دیا۔ شہر کے باہر اس نے ملزم کی حمایت میں مجمع عام میں تقریر کی اور قیصر کا ایک خط پڑھ کر سنایا جس میں اس نے بھی ملزم کی تائید کی تھی۔ اس نے جوری کے پاس ایک درخواست بھی بھیجی اور سسرو کو اس کا وکیل بننے پر مجبور کیا جو اس کی درخواست کو کسی طرح رد نہ کر سکتا تھا۔ سسرو نے اپنا پورا زور اپنے موکل کی طرف سے لگا دیا جس کی وجہ سے اس کے دشمن اسے بہروپیا کہنے لگے۔ مگر پامپی کی کوششیں بے سود ثابت ہوئیں بیان کیا گیا ہے[2] کہ گابی نیس نے اہل جوری کو خاطر خواہ رشوت نہیں دی اسلیے انھوں نے سستے داموں عام ناراضی مول لینا مناسب نہ خیال کیا۔ بہرکیف اسپر جرم ثابت ہوگیا اور دس ہزار ٹیلنٹ جرمانہ ہوا اگرچہ یہ رقم کبھی وصول نہیں ہوئی اور گابی نیس جلا وطن ہوگیا اس کی سزا یابی کے ضمن میں ایک شخص مسمی سی رابی ریس پوسٹمس پر بھی مقدمہ قائم کیا گیا جو طبقۂ ایکوائٹ سے تھا۔ یہ شخص بطلیموس کو قرضہ دے کر مشکلات میں پھنس گیا تھا اور اس نے اپنے قرضے کو وصول کرنے کی غرض سے سکندریہ میں ملازمت کر لی تھی۔ اس پر گابی نیس کی کارروائی میں شریک ہونے کا الزام تھا اور حسب منشائے قانون اس کا مقدمہ بھی اسی جوری کے سپرد ہوا تا کہ مال غنیمت کا کچھ حصہ اس سے وصول ہو جائے سسرو[3] نے اس کی طرف سے بھی وکالت کی اور غالباً وہ بری ہوگیا لیکن ایک قابل لحاظ امر ہے کہ علاوہ قانونی دلائل اور درخواست ترحم کے سسرو نے اس امر پر بھی زور دیا کہ قیصر نے فراخ دلی سے اس پریشان حال ساہوکار کی مدد کی تھی اور اگر اسے سزا ہو جائے تو قیصر کو بہت رنج ہوگا۔ اس مقدمے کی کارروائی کا

(صفحہ ۴۳۰)

---

[1] سسرو ایڈ اٹیکم ۱۸،۴ (۱۶، ۲)

[2] ڈائیون ۳۹، ۶۳،

[3] پرو رابیریس پوسٹمس۔ اس تقریر کا نسخہ غیر مکمل ہے۔

باب ۵

نتیجہ علم سلسلۂ واقعات کے مطابق ہے۔ پامپی اپنے شریک (گابی نیس) کو نہ بچا سکا اس لیئے گابی نیس کا قیصر کا متوسل ہو جانا تعجب انگیز نہیں اور خانہ جنگی کے زمانے میں قیصر کا دامن پکڑ کر وہ پھر بحال ہو گیا۔ کیٹو نے بحیثیت پریٹر انصاف کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ سسرو اپنے افعال پر سخت شرمندہ تھا اور اُسے سخت صدمہ ہوا تھا کیونکہ اُسے اطمینان قلب حاصل نہ تھا اور اسے خوب معلوم تھا کہ گابی نیس کا وکیل بننے کے کیا نتائج ہوں گے مگر اسے یہ کام مجبوراً کرنا پڑا۔ اُس نے اپنی اس تقریر کو شائع نہ کیا اور اسکے متعلق بالکل ساکت رہا تاکہ یہ واقعہ نسیاً منسیاً ہو جائے[1]

پامپی کا وجود پھر ناگزیر ثابت ہوتا ہے

(۷۰۱) ۵۳ق م کے اوائل میں صرف ٹری بیون برسر حکومت تھے۔ سال کے نصف اول میں حکومت کے وقفوں (Interregna) کا سلسلہ جاری رہا اور اس کی وجہ سے عدالتیں بھی بند رہیں۔ سلطنت کی کارروائیوں کے اسطرح رک جانے سے اکثر لوگوں کو زحمت ہوئی ہوگی مگر ٹری بیونوں کی اہمیت چونکہ دوسرے حکام کے نہ ہونے سے بڑھ گئی تھی اس لیئے وہ انتخاب کانسلی میں رکاوٹیں ڈال رہے تھے۔ ان کی رکاوٹ اور بدشگونیوں کی وجہ سے جولائی تک کانسلوں کا انتخاب نہیں ہوا۔ ایسی رکاوٹوں کا سلسلہ ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتا تھا مگر اس کے ختم کرنے کے متعلق لوگوں کے خیالات مختلف تھے۔ ٹری بیونوں کی رائے تھی کہ حسب رواج قدیم فوجی ٹری بیونوں کا انتخاب ہو جن کو کانسلوں کے اقتدارات حاصل تھے اور انھوں نے یہ دلیل پیش کی کہ اگر کانسلی کے اقتدارات کئی ہم درجہ عہدہ داروں کو حاصل ہوں تو اس سے صورت حال میں اصلاح ہو جائے گی۔ دوسری تجویز یہ تھی کہ پامپی کو حاکم مطلق کر دیا جائے۔ دونوں تجاویز کا ماحصل یہ تھا کہ خدمت کانسلی اب کار آمد نہیں رہی ہے مگر کسی پر عمل نہ ہوا کیونکہ دونوں فریق ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ حسب سابق بلوؤں اور نقض امن کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پامپی نے اس حد تک کوئی مداخلت نہ کی۔ سلطنت کو تباہی سے بچانے کے لیئے بلائے جانے کے لیئے وہ آمادہ تھا اور فراہمی غلہ کا حیلہ اب تک موجود تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ وقت آ گیا ہے تو وہ شہر میں آموجود ہوا اور سینیٹ نے ہر طرف سے مایوس ہو کر اسے غیر معمولی اقتدارات عطا کیئے[2] تاکہ وہ

---

[1] سسرو ایٹیکس چہارم ۱۸، ۳ (۱۶) ۱۱) ایڈ کونٹس فراٹرسوم ۵ (۶) ۴، ۵
[2] یا تو (Senatusconsultium ultimum) (سینیٹ کا آخری حکم) یا اس کے مماثل۔ پلوٹارک پامپی ۵۴ ڈائون ۴۰، ۴۵، ۴۶

باب

اس مصیبت کو دفع کرسے۔ اس لیئے مجلس مشورہ میںاُس نے قیام امن کا انتظام کیا اور سے نے ایپئس ڈومی ٹیس کیلوینس اور ایم والیریس میسالا مدت کا نسلی پر فائز ہو گئے جس کو انھوں نے کئی مہینے قبل روپیہ صرف کرکے خرید لیا تھا۔ پامپی کو معلوم تھا کہ کیٹو بغیر کسی جبر و تشدد کے اُسے حاکم مطلق مقرر نہ ہونے دیگا اور جبر و تشدد سے کام لینا وہ خلاف مصلحت خیال کرتا تھا۔ البتہ اُسے خوشی تھی کہ "نگر پرستی" اب وہ پھیر کہلانے لگیگا۔ جدید کانسلوں نے سال کے باقی ماندہ حصے کے لیئے دوسرے حکام کے انتخاب کی کارروائی فوراً شروع کردی اور کچھ خفیف سی جھڑپ کے بعد یہ کام ہوگیا۔ اس کے بعد ۳۲۰۳ھ کے انتخابات کا عمل میں لانا ضروری تھا۔ مگر قبل اسکے کہ اس کے متعلق کوئی کارروائی ہو سیاسی مطلع اور خصوصاً پامپی کی سیاسی حیثیت میں مشرق کی اہم خبروں سے سخت تغیر ہوگیا؛

کراسس کا انجام

(۱۱ ۷ ۲) ۵۳ھ میں پارتھیا پر حملہ آور ہونے کے لیئے کراسس کے زیر کمان قریب قریب چالیس ہزار سپاہی تھے۔ اس کا بیٹا پبلیس بھی گال سے آکر اُس کی فوج میں شریک ہوگیا تھا جو زیادہ تر پیدل سپاہیوں کے ساتھ لیجنوں پر مشتمل تھی۔ آرمینیا کے بادشاہ نے جو خود پارتھیوں کی زد میں تھا کراسس کو مشورہ دیا کہ براہ آرمینیا پیشقدمی کرے اور جہاں تک ہو سکے مرتفع زمین پر رہے تاکہ دشمن کے سواروں کو اُس کی فوج کے مقابلے میں کسی قسم کی فوقیت نہو یا بہ الفاظ دیگر دجلہ ندی کے کنارے کنارے کوچ کرے۔ مگر کراسس نے اس مشورے کو حقارت کے ساتھ رد کردیا اور فرات کو عبور کرکے حسب سابق عراق میں داخل ہوگیا۔ روایات میں جن بدشگونیوں کا ذکر ہے اُن سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ سپاہیوں کو اپنے سپہ سالار کی ذات پر اعتماد نہ تھا۔ توہم پرستی اور گھبراہٹ کی وجہ سے ہر فعل یا بات میں سپاہیوں کو بدشگونی نظر آتی تھی اور غداری نے بہت جلد ان اندیشوں کی تصدیق کردی کیونکہ کراسس گو روما کے ساہوکاروں کی چالوں سے بخوبی واقف تھا مگر اہل مشرق کے ہتھکنڈوں سے وہ بچ نہ سکتا تھا۔ آسرہن کا ابگارس لوگار مع اپنی فوج کے اس کے ساتھ ہولیا اور فرات کے کنارے کنارے کچھ دور اُس کے ساتھ گیا۔ رفتہ رفتہ کراسس کے مزاج میں اُسے دخل ہوگیا اور اُس نے کراسس کو ندی کی راہ چھوڑ کر عراق کے

باب ۳ — صفحہ ۲۳۹

میدان میں داخل ہونے پر آمادہ کرلیا جہاں پارتھی بلائے ناگہاں کی طرح بے بس لیجنوں پر ٹوٹ پڑے۔ روما کے پیدل سپاہی نہ تو کھلی صفیں بناکر دشمن کے تیرانداز سواروں اور نیزہ بازوں کا مقابلہ کرسکتے تھے نہ گھنی صفیں بناکر کراسس کا نوجوان بیٹا مع پانچ سواروں کے جنگ میں کام آیا فوج کا باقی ماندہ حصہ بچ کر کارہے پہنچ گیا مگر مزید غداریوں[۱] نے یہاں اُن کی ہزیمت کو پورا کردیا۔ کوینٹس سی کیسیس لانجی نس ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ شام پہنچ گیا مگر کراسس دھوکے سے ایک مجلس شوریٰ میں بلایا گیا اور پارتھیوں کے سپہ سالار نے اُسے وہیں قتل کردیا اور اُس کی فوج کے کثیر التعداد سپاہی گرفتار ہوکر شاہ پارتھیا کی سلک ملازمت میں داخل کرلیے گئے۔

پلوٹارک نے ایک عجیب منظر کی تصویر کھینچی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی دربار میں کس قسم کا یونانی تمدن رائج تھا۔ آرو ڈیس (شاہ پارتھیا) نے جبکہ اسکا سپہ سالار کراسس کی سرکوبی میں مصروف تھا آرمینیا پر حملہ کردیا تھا مگر آرٹاواس ڈیس شاہ آرمینیا نے اُس سے صلح کرلی اور جب دونوں اس باہمی مصالحت کی خوشیاں منانے میں مصروف تھے تو پارتھیا کے قاصد فتح کی خبریں اور کراسس کا سر لے کر حاضر ہوئے ایشیائے کوچک کے چند آوارہ گرد تماشہ گر آرٹاواس ڈیس کی خدمت میں حاضر تھے جو یونانی زبان لکھ پڑھ سکتا تھا۔ آرو ڈیس بھی کچھ یونانی میں خُد بُد رکھتا تھا اس لیئے مناسب خیال کیا گیا کہ یوری پیڈیس کے ناٹک بیکی (Baochhae) کا ایک وہ سین دکھاکر اُسے محظوظ کیا جائے جس میں مخبوط آگاوی بین تھیس کا سر لے جاتی ہے۔ تماشے کے درمیان میں کراسس کا سر

---

[۱] فاضل مصنف اہل مشرق پر دغا و فریب کا الزام رکھتا ہے۔ حالانکہ خود اُس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کراسس نے بلا کسی وجہ کے پارتھیا پر حملہ کردیا تھا (ملاحظہ ہوں فقرات ۱۱۶۳ و ۱۱۶۸)۔ اوگار غالباً کسی عرب قبیلے کا شیخ تھا (بیلیم تاریخ روما صفحہ ۲۹۷) جس نے اپنے ملک کے اس دشمن کو ریگستان میں لے جاکر نیست و نابود کردیا۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو اُس کا یہ فعل حب وطنی پر مبنی ہونے کی وجہ سے قابل ستائش تھا نہ کہ قابل ملامت۔ مترجم

باب ۴

میں پھینک دیا گیا اور ایک تماشاگر نے اسے اٹھا کر اُن اشعار کو دُہرایا جنھیں ممنوط اگاوی نے پڑھا تھا۔ دونوں واقعات کے مماثل ہونے سے حاضرین بہت مسرور ہوئے۔ درحقیقت یہ لوگ محض وحشی تھے اور اُن کی اس حرکت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر یونانی تمدن کا ایک خفیف سا صیقل چڑھ گیا تھا۔ مشرق کی قسمت میں لکھا تھا کہ مشرقیت کا رنگ اُس پر اور غالب ہوجائے اور دو خطے یونانی روما کی زیر حمایت یونانیت کے رنگ میں اور بھی رنگ گئے مگر ابھی اس کا وقت نہیں آیا تھا البتہ کراسس کی شکست سے مشرق میں روما کی سطوت وجبروت کا خاتمہ ہوگیا مگر کویسٹر کیسیس ایک مستقل مزاج اور باکمال سپاہی تھا جو کراسس کے مرنے کی وجہ سے سپہ سالار ہوگیا۔ پارتھیوں نے اپنی فتح کے بعد فوراً فرات کو عبور نہیں کیا اور جب وہ آئے تو کیسیس نے بڑے بڑے شہروں کو بچا لیا اور بالآخر انھیں ۵۱ء میں شام سے بھگا دیا۔ واقعات مابعد میں سے اس قدر یہاں بیان کرنا ضروری ہے کہ اُس نے مقرر شدہ صوبہ دار بُبولَس کے آنے تک اس صوبے میں امن قائم رکھا۔ بُبولَسؔ نے یہ ترکیب اختیار کی کہ وہ پارتھیا کے شاہی خاندان میں جھگڑے پیدا کرانے لگا جس کی وجہ سے سلطنت مذکور ضعیف ہوگئی اور بالآخر دونوں سلطنتوں میں ۵۱ء میں صلح ہوگئی۔

جدید صورت حال

(۱۱۷۷) کارے کی ہزیمت بذات خود ایسی ہولناک تھی کہ اہل روما اسے عرصۂ دراز تک فراموش نہ کرسکتے تھے مگر اس کے نتائج کا سلسلہ اس قدر اہم اور دور رس تھا کہ روما کے ادبیات میں اُس کے نشانات موجود ہیں اور اہل روما کے دلوں پر اُن کا اثر عرصے تک رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نتائج نہ تو بہ وقت واحد ظہور میں آئے اور نہ کوئی انھیں بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ خارجی معاملات کے صیغے میں "قدیم مشرقی مسئلے" نے اب "پارتھی مسئلے" کی شکل اختیار کرلی جس میں آرمینیا کے معاملات بھی الجھے ہوئے تھے اور کئی صدیوں تک سلطنت روما کو اس لاینحل مسئلے نے متردد رکھا۔ اس ہزیمت کا اندرونی معاملات پر یہ فوری اور نمایاں اثر ہوا کہ وہ قوتیں وجود میں آگئیں جو روما کے انقلاب سلطنت کا باعث ہوئیں۔ کراسس کے مارے جانے سے پامپی اور قیصر کے درمیان کوئی بیچ بچاؤ کرنے والا باقی نہ رہا اور خانہ جنگی اب ناگزیر تھی کیونکہ پامپی

صفحہ ۲۴۰

باب ۵۹

اپنے دعاوی سے باز آنے پر کبھی رضامند نہ ہوتا اور قیصر کی حالت ایسی تھی کہ حصول تفوق اُس کی بقا کے لیئے اشد ضروری تھا۔ اتبک تینوں ارکان اتحاد ثلاثہ باوجود ان امرا کی مخالفت کے حکومت کی تھی جو جمہوریہ کی بقا کے موید تھے۔ انہیں سے بعض جمہوریہ کی بقا کے اس لیئے خواہشمند تھے کہ اُس کے وجود سے اُنھیں ممالک مفتوحہ کے مال غنیمت آپس میں تقسیم کرنے کا موقع ملتا تھا اور بعض حقیقی جمہوریت پسند تھے۔ لیکن کراسس کی موت نے اتحاد ثلاثہ کا خاتمہ کر دیا اور دونوں باقی ماندہ شرکاء کے درمیان اُنھیں انتخاب کرنے میں کوئی دقت نہ تھی کیونکہ انھیں فطرتاً معلوم تھا کہ ان دونوں میں قیصر درحقیقت خطرناک تھا اور جب اُس نے کسی امر کا تہیہ کر لیا تو کوئی چیز اُسے روک نہیں سکتی متلون مزاج مگر شوکت پسند پامپی نے دو مرتبہ روما کی سیاسیات میں تفوق حاصل کیا مگر اس سے وہ کوئی نفع نہ اُٹھا سکا۔ امرا کو اب صاف معلوم ہو گیا تھا کہ ایک عظیم الشان جدّ و جہد ہونے والی ہے اس لیئے اُنھوں نے بلا تامل اپنے دلوں میں طے کر لیا کہ جب وقت آئیگا تو پامپی کی ماتحتی کرنا ان کے لیئے زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ پامپی اگر ان کا آقا ہو جائے تو وہ اُنھیں زیادہ دبا نہ سکیگا۔ پامپی کا حسد بڑھتا جاتا تھا اور آنے والی جدوجہد کا اسے بھی علم ہو گیا اس لیئے اُس نے بھی یہی مناسب خیال کیا کہ سینیٹ کو اپنا ہمنوا بنا لے۔ اس لیئے فوجی اقتدار (پامپی) اور نظام جمہوری (سینیٹ) کی قوتیں ایک دوسرے کی طرف مائل ہو رہی تھیں اور اُن کا اتحاد نہایت زبردست ثابت ہوتا اگر دونوں کی قوتوں کے متحد ہونے کے ساتھ دونوں کی کمزوریاں بھی یکجا جمع نہ ہو جاتیں۔ ابتدا ہی سے دونوں کا رخ ایک دوسرے کے خلاف تھا اور راست باز مگر ضدی کیٹو کا پامپی کے سے عیار آدمی کے ساتھ مل کر کام کرنا آسان نہ تھا۔

پنج سالہ وقفہ

(۵۷ ۱۱) ۵۳ؔ ھ کے اواخر میں کیورول حکّام کے انتخاب کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ میلو کانسلی کا امیدوار تھا۔ امرائے جمہوری اور سسرو اُس کی تائید کر رہے تھے۔ باقی اور امیدوار پی پلاٹیس ہپ سائی ہیئس اور کیو کا ئی کیلیس میٹی لس سیپیو پامپی کے طرفداروں میں تھے اور کلوڈیس

پیلیری کا امیدوار تھا اور آزاد شدہ غلاموں کے کثیر التعداد طبقے سے ایک ایسے
قانون کے پیش کرنے کا وعدہ کر کے امداد کا خواہاں تھا جس کی رو سے انھیں
ہر قبیلے میں شریک ہونے اور رائے دینے کا حق حاصل ہو جائیگا۔ مگر یہ ایک پرانی
چال تھی۔ میلو عالی شان تماشوں میں زرکثیر ضائع کر کے دیوانہ وار قرضدار ہو رہا
تھا حالانکہ سسرو[1] اُسے بار بار متنبہ کر رہا تھا۔ شمشیر بازوں کی اُس وقت اُس کے
پاس خاصی تعداد تھی۔ رشوت دہی اور سڑکوں پر لڑائیوں کا سلسلہ برابر جاری تھا۔
سینیٹ انتخابات عمل میں لانا چاہتی تھی مگر محض بے بس تھی۔ سنہ ۵۳ کے اواخر
میں ایک تحریک پیش ہوئی جس کی اہمیت بادی النظر میں معلوم نہیں ہوئی۔ سینیٹ
نے ایک قرارداد منظور کی کہ کانسل اور پریٹر اپنے عہدوں سے سبکدوش

صفحہ ۲۴۱

ہوتے ہی صوبہ داری پر فوراً مقرر نہ ہوں بلکہ پانچ سال کے وقفے[2] کے بعد۔
اس قاعدے کے وضع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اُس کے ذریعے وہ بے عنوانیاں
موقوف ہو جائیں گی جن کی وجہ سے انتخابات کا عمل میں آنا قریب قریب ناممکن
ہو گیا تھا۔ امیدواروں میں مسابقت عہدہ ہائے مذکور کے لیے نہ تھی بلکہ صوبہ داری
کے لیے جس کی وہ منزل اولے تھے اور اگر دونوں میں ایک وقفہ حائل کر دیا جاتا تو
ممکن تھا کہ یہ شرمناک کارروائیاں کم ہو جائیں۔ بہرکیف وجہ کچھ ہی ہو مگر اس قاعدے
کے نفاذ سے گائیس گراکس اور سولا کے قوانین کی دفعات کی تنسیخ لازم آتی
تھی جو بغیر ایک جدید قانون کے نفاذ کے عمل میں نہ آسکتی تھی[3]۔ اسلیئے بحالت موجودہ
یہ خیال عملی جامہ نہ پہن سکا۔ مگر یہ ایک تغیر کا پہلا زینہ تھا جس کے ذریعے سے

---

[1] موجودہ سیاسی رکاوٹ پر ایک مباحثے کے دوران میں میلو پر کلوڈیس نے یہ الزام لگایا کہ درخواست امیدواری میں اُس نے اپنی مالی حالت کو غلط بیان کیا ہے اور سسرو نے تقریر (De acve alicno Melonis) کی تھی۔

[2] ڈرائومن ۴۶،۴ ۔ دیکھو فقرہ ۱۱۸۵ مابعد۔

[3] لینگ تاریخ روما سوم ۳۶۲ ۔ ٹائوسل اور پریسر نے قیصر کی مراسلت، جلد سوم ضمیمہ ۱۷ء میں اُسپر پوری بحث کی ہے اور شہادت جمع کر کے مامسین کی مختلف رائیں درج کی گئی ہیں۔

باب ہشتم

روما کے دستور میں ایک جدید اور انقلابی اُصول داخل ہوگیا۔ پرو کانسلی جو اب تک معمولی کانسلی کا ایک ضمیمہ خیال کی جاتی تھی اب اس سے الگ ہوکر ایک باضابطہ خدمت بننے والی تھی۔ جب ایک کانسل یا پریٹر اپنی خدمت سے علٰحدہ ہوتا تو اُسے پانچ سال بغیر کسی امپیریم (اقتدار) کے گزارنے پڑتے اسلئے جب وہ پھر کسی صوبے کا پرو کانسل یا پراو پریٹر ہوتا تو پھر اسے ازسرِنو اقتدار عطا کرنا پڑتا جیسے کہ پریٹری کے بعد کانسل ہونے پر عمل ہوتا تھا۔ اس تغیر کے بالفاظِ دیگر یہ معنی تھے کہ ایک نیا منصب وجود میں لایا جائے جو نہ صرف نیا ہوتا بلکہ سلطنت کی ملازمت کی آخری منزل ہونے کی وجہ سے وہ قدیم عہدے سے بالاتر خیال کیا جاتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس جدید عہدے کے وضع کرنے سے یہ بھی اعتراف ہوتا تھا کہ صوبہ داری حکومت داخلی سے اہم تر ہے۔ غالباً اس تحریک کے محرکوں کو نتائج مذکورہ کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہوگا مگر واقعات ما بعد سے ایسے نتائج مستنبط ہوسکتے ہیں جن کا اس وقت شان وگمان بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک عظیم الشان تغیر کی ابتدائی منزل تھی جو شہنشاہی کے زمانے میں نہایت اہم ثابت ہوا۔ صوبہ داری حکومتوں کی خدمت پر پرو کانسلی شہنشاہی کا رنگ اختیار کرنے والی تھی اور حکام مقیم روما حکام بلدیہ ہونے والے تھے۔

بووِلے کی جنگ

(۹، ۷، ۱۱) ۵۲ء کے آغاز میں روما میں پھر نہ تو کانسل تھے نہ پریٹر۔ اِنٹر رِکیس (حاکم درمیانی) کے تقرر کو بھی ایک ٹری بیون ٹی مونا ئیس پلانکس نے روک دیا جو بقول الیسکونیس پامپی کی کاربراری کر رہا تھا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ پامپی سینیٹ پر دباؤ ڈال رہا تھا کہ وہ کوئی ایسی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جس سے اُسے مزید غیر معمولی اقتدارات مل جائیں۔ اس لئے کچھ روز تک طوائف الملوکی کا عالم رہا اور سب کام بند رہے مگر بالآخر کئی حکام درمیانی مقرر ہوئے۔ پامپی اور قیصر کے درمیان جو کشش پیدا ہو چلی تھی اُس کا ایک بیّن ثبوت یہ تھا کہ پامپی نے تعلقات ازدواجی کی تجدید سے انکار کر دیا اور کارنیلیا سے شادی کر لی[1]

صفحہ ۲۴۶

[1] قیصر نے یہ تجویز کی تھی کہ جولیا کے مرنے کے بعد پامپی قیصر کی بھانجی آکٹیویا سے نکاح کرلے۔ سوئی ٹونیس جولیس ۲۷۔ آگسٹس ۴۔

باب ۹

جو اس سیپیو کی بیٹی تھی جو کانسلی کا امیدوار تھا۔ اس طرح پیامرائے جمہوری کے ایک سربرآوردہ خاندان سے تعلق پیدا کر لیا۔ ابھی تک انتخابات عمل میں نہیں آئے تھے مگر اسی اثناء میں کلوڈیس کے انتقال سے شہر روما میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ میلو اور کلوڈیس وقت واحد میں شاہراہ ایپین پر سفر کر رہے تھے اور بوولے کے قریب ملاقی ہوئے۔ دونوں کے ساتھ حسب رواج غلاموں کی جماعت تھی۔ کسی خفیف سے جھگڑے کی وجہ سے باضابطہ لڑائی ہو پڑی جس میں کلوڈیس زخمی ہوا اور ایک سرائے میں پہنچا دیا گیا مگر میلو کے شمشیرباز اُسے وہاں سے کھینچ لائے اور قتل کر دیا۔ خیال تھا کہ یہ قتل میلو کے حکم سے عمل میں آیا جسے کلوڈیس کے مرنے سے نفع تھا اور اُسے یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر کلوڈیس اپنے زخموں سے جانبر ہوتا تو اُس پر فوجداری مقدمہ ضرور چلاتا۔ بہر کیف لوگ اُس کی لاش شہر میں لائے اور انبوہ شہر نے اُس پر بہت آہ وزاری کی دوسرے روز لاش فورم میں دکھائی گئی اور اُس پر اشتعال انگیز تقریریں ہوئیں جس کی وجہ سے انبوہ خلائق کا غیظ و غضب اور بھی بڑھ گیا لاش کو لے کر وہ سینیٹ کے مکان میں پہنچے اور وہاں بنچ میز کا غذ وغیرہ جمع کر کے اُسے جلا دیا۔ سینیٹ کا مکان بھی جلا دیا گیا اور ایک سرکاری عمارت (Bosilica Porcoa) کو بھی بہت نقصان پہنچا عوام نے اسکے بعد حاکم درمیانی ایم ائی لیس لیپی ڈس کے مکان پر اور پھر میلو کے مکان پر حملہ کر دیا مگر مار کر بھگا دیئے گئے۔ انھوں نے ان دونوں امیدواروں کی تائید میں مظاہرہ بھی کیا جو میلو کے رقیب تھے اور اعلان کیا کہ پامپی کو کانسل یا حاکم مطلق ہونا چاہیئے۔ مگر اُن کا شور و شغب جلد ختم ہو گیا اور آتش زنی سے جو نقصان پہنچا تھا اُس کی وجہ سے لوگ کلوڈیس کے طرفداروں سے بہت ناراض ہو گئے۔ میلو پھر واپس آگیا اور علانیہ رائے دہندوں کو رشوتیں دے کر اُن کی رائیں خریدنے لگا۔ اُس کے دوست ٹری بیون ایم کائی لیس نے ایک مجمع عام میں اسے تقریر کرنے کا موقع دلایا اور خود بھی اس کی تائید میں تقریر کی اُن کی تقریروں کا ماحصل یہ تھا کہ کلوڈیس نے میلو پر اثنائے راہ میں حملہ کیا اس لیئے میلو حفاظت خود اختیاری پر مجبور ہو گیا۔ مگر اب حالت اس قدر سقیم

باب ۶

ہو گئی تھی کہ آخر کار سینیٹ کو کچھ کرنا پڑا کیونکہ نہ تو کانسل تھے نہ اُن کے انتخاب کی کوئی امید ہو سکتی تھی۔ اسلیئے سینیٹ نے "آخری حکم" صادر کیا اور قائم مقام حاکم دیہانی ٹری بیونوں اور پامپی کو فوجی قانون کے نفاذ کا اقتدار عطا کیا تاکہ وہ امن وامان قائم کریں۔ پامپی کو جیسے بحیثیت پرو کانسل فوجی امپیریم[1] حاصل تھا یہ اختیار بھی دیا گیا کہ وہ تمام ملک اطالیہ میں سپاہی بھرتی کرے۔ سپاہیوں کی بھرتی میں اُسنے مطلق تعویق نہ کی مگر کانسلوں کے انتخاب کے متعلق اُسنے کوئی عجلت نہ کی۔ میلو نے اپنا قصد ظاہر کیا کہ اگر پامپی چاہے تو وہ امیدواری سے دستبردار ہو جائے مگر پامپی نے اپنا عندیہ ظاہر کرنے سے انکار کر دیا اور بیان کیا کہ اہل روما کو اپنے معاملات بذات خود طے کرنے چاہئیں جس سے مراد تھی کہ موجودہ سیاسی رکاوٹ سے اُسے ذاتی نفع تھا اور وہ بذات خود اپنا نقصان کرنا ہرگز پسند نہ کر سکتا تھا۔

پامپی کانسل واحد منتخب ہوتا ہے

(۱۱۸۰) مگر اس اثناء میں کلوڈیس کے دوست اور اعزا میلو کو سزا دلانے کی پوری کوشش کر رہے تھے اور انھوں نے دعوٰے کیا کہ میلو اپنے غلاموں کو حوالے کر دے تاکہ جسمانی تکلیف اور ایذا کے ذریعے سے اُن سے اقبال کرایا جائے۔ اسکا جواب میلو نے یہ دیا کہ یہ لوگ میرے جان بر ہونے کا باعث ہوے اسلیئے میں نے انھیں آزاد کر دیا۔ سینیٹ میں بھی حفاظت خود اختیاری کی روایت کے بطلان کی کوشش کی گئی اور بوویلے کے جھگڑے اور اُس کے نتائج کے متعلق کلوڈیس کے طرفداروں نے اپنی روایتیں بیان کیں اور اس طرح کئی روز اس فضول بکواس میں گزر گئے۔ فروری کے آخر میں تقویم کو درست کرنے کے لیئے ایک لوند کا مہینہ ڈال دیا گیا اور اسی مہینے میں غلاموں کو ایذا دہی کے لیئے طلب کیا گیا تھا۔ مگر یہ اظہر من الشمس تھا کہ جب تک باقاعدہ حکومت وجود میں نہ آئے۔ امور سلطنت کا انصرام ناممکن تھا یعنی کسی حاکم اعلی کا ہونا ضروری تھا۔ مگر سینیٹ کسی ایسی کارروائی کے لیئے تیار نہ تھی جس کے باعث سے میلو پر مقدمہ قائم ہو جائے جو اسوقت جمہوریہ کا حامی ومعاون تھا۔ مگر وہ خود اس بارے میں مجبور ہو رہے تھے کیونکہ ایک طرف تو

[1] یہ امپیریم اسے شہر روما میں حاصل نہ تھا دیکھو ڈائون ۴۰، ۴۹، ۵۰۔

یہ مدعا لیہ ہو رہی تھی کہ پامپی کو حاکم مطلق کر دیا جائے اور دوسری طرف ٹری بیونوں اور بعض دیگر اشخاص کا یہ خیال تھا کہ پامپی اور قیصر کانسل منتخب کیئے جائیں جو انہیں اور بھی ناگوار تھا۔ اس لیئے کیٹو اور بیولس نے آپس میں مشورہ کرکے ایک قرار داد منظور کرادیا کہ پامپی کانسل واحد منتخب کیا جائے اور اُسے اختیار دیا جائے کہ دو مہینے کے بعد اپنا ایک شریک عہدہ مقرر کرادے۔ دستوری قوانین سے اس گریز کے لیئے سابق میں کوئی نظیر نہ مل سکتی تھی مگر معتمن سروِیس سلپی کیس روفس نے جو حاکم درمیانی تھا ہدایت مذکور کی تعمیل کی۔ اس طور پر پامپی کو پھر ایک غیر معمولی اقتدار مل گیا یعنی علاوہ کانسل واحد ہونے کے وقت واحد میں کانسل اور پرو کانسل تھا اور فراہمی غلہ کا کمشنر بھی تھا جس کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی تھی[1]۔ روبانحطاط جمہوریہ کو کچھ دن اور زندہ رکھنے کے لیئے کیٹو اور اُس کے ہمنوا جمہوریت پسندوں کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ وہ ایسی بھونڈی تدبیروں کو عمل میں لانے لگے تھے۔ اُنکی بایوسانہ قدامت پرستی انقلاب کی اہم اسباب میں تھی کیونکہ قدامت پرست جمہوریت پسندوں کی رائے میں قیصر کے عروج کو روکنے کے لیئے دستوری موانع کو بالائے طاق رکھدینا بالکل صحیح تھا کیونکہ اس طرح وہ دو قبیح چیزوں میں سے اس چیز کو اختیار کرتے تھے جو کم مضر تھی[2]۔

قیصر کی حالت

(۱۸۱) قیصر نے بیلجیوں کی بغاوت کو فرو کر دیا تھا اور سنہ میں دو لیجیونوں کا اضافہ کرکے جس میں سے ایک پامپی نے اُسے عاریتاً دی تھی اُس نے اپنے نقصانات کی تلافی کر لی تھی ۵۳-۵۲ کے موسم سرما میں اُس نے حسب معمول گال بایں روئے آلپ کا دورہ کیا۔ اُس کی عین خواہش تھی کہ پامپی سے اَن بَن نہ ہونے پائے اور سوئی ٹونیس[2] کا بیان ہے کہ اُس نے اپنے طرفدار ٹری بیونوں کو ہدایت کر دی تھی کہ پامپی کیساتھ اُس کو منتخب کرنے کی تجویز پر اصرار کرنے سے باز آئیں بلکہ اس امر کی کوشش کریں کہ جب اُس کی صوبہ داری کی مدت ختم ہو تو کوئی ایسا انتظام ہو جائے کہ وہ فوراً

---

[1] علاوہ ازیں اُسکی آخری کانسلی دس سال کے بعد دس سال کی مدت ختم نہیں ہوئی تھی۔

[2] سوئی ٹونیس جولیس ۲۶۔

باب ۶

کانسل مقرر ہو جائے۔ اُس کی خواہش تھی کہ سنہ ۴۹ میں منتخب ہو اور سنہ ۴۸ میں برسرکار ہو مگر اُس کے لیئے یہ ضروری تھا کہ اُس کو اپنی غیبت میں کانسلی کا امیدوار ہونے کی اجازت دی جائے۔ اس کی دہ سالہ میعاد یکم مارچ سنہ ۴۹ کو ختم ہوتی تھی اور اگر جانشین کے تقرر کے متعلق قانونی دقتوں سے وہ سنہ ۴۹ کے اواخر تک رُک بھی نہ جائے تو یکم مارچ سے قبل کسی سال کے امیدواران عہدہ انتخاب کے متعلق بہت کچھ کوششیں کر سکتے اور رائے دہندوں کی رائیں بھی خرید لیتے۔ اسے خوب معلوم تھا کہ اُس کے دشمن اُس کی تاک میں لگے ہیں اور اس فکر میں ہیں کہ جیسے ہی وہ اپنے عہدے سے سبکدوش ہو اُسے جوری کی رائے سے تباہ کر دیں۔ مگر وہ انھیں اپنی تخریب کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا اس لیئے اُس کی خواہش تھی کہ اُس کی موجودہ خدمت اور آئندہ خدمات میں کوئی وقفہ نہ ہو جس کے انتظار میں اُس کے دشمن بیٹھے ہوئے تھے اس لیئے اُس کے ٹری بیونوں نے ایک تجویز پیش کی کہ امیدواری کے لیئے اُسے ذاتی موجودگی سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔ پامپی بھی اس تجویز کے موافق تھا گو سسرو نے اُسے متنبہ کر دیا تھا کہ اُس کا یہ فعل اُسی کے مفاد کے خلاف ہے مگر پامپی نے اُسکے مشورے کا کچھ لحاظ نہیں کیا حالانکہ سسرو کا دوست کائی لیس بحیثیت ٹری بیون اس تجویز کے رد کرنے کو تیار تھا۔ جب پامپی کو خود اپنے نفع کی فکر تھی تو سسرو کیا کر سکتا تھا؟ سسرو قیصر سے راونیا میں ملاقات کرنے پر بھی آمادہ ہو گیا اور وہاں قیصر نے اُس پر کچھ ایسا جادو کر دیا کہ اُس نے کائی لیس کو تجویز مذکور کی تائید پر آمادہ کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس لیئے یہ تجویز دسوں ٹری بیونوں کی طرف سے پیش ہوئی اور بصورت قانون نافذ ہو گئی۔ وسطی گال کی بغاوت کو فرو کرنے کیلیئے قیصر کو شمال کی طرف روانہ ہونا پڑا مگر اُسے امید تھی کہ روما میں وہ جس خطرے میں پھنسنے والا تھا اب وہ دور ہو گیا تھا[۲]

---

[۱] سسرو فلیک دوم ۲۴ پر میر کا حاشیہ Ad fam ششم ۶، ۵

[۲] سسرو ایڈ اٹی کم ہفتم ۱، ۴۔

پامپی کے قوانین

(۷۰۲) پامپی کا انتخاب لوند کے مہینے میں ہوا یکم مارچ کے قبل ہی اُسنے قوانین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا جس کے نتائج دوررس ثابت ہوئے۔ دو قوانین اندرونی ابتریوں کے رفع کرنے کے متعلق تھے۔ ان میں ایک عارضی قانون۔ ان اشخاص پر مقدمہ چلانے کے لیئے تھا جو کلوڈیس کے قتل اور اس کے بعد کے بلووں میں شریک تھے۔ اس قانون نقض امن (Lex pompeia devi) سے سابق کے عام قوانین جو اس جرم کے متعلق تھے منسوخ نہیں ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ایک قانون رشوت دہانی کے انسداد کے لیئے بھی تھا۔ ان قوانین کی رو سے سزاؤں میں سختی ہو گئی[1] اور مقدمات کا دوران گھٹا دیا گیا۔ قانون مقدم الذکر میں کم از کم خاص دفعات تھے تاکہ ایسی عدالت وجود میں آسکے جو ملزموں کو ضرور سزا دے۔ اس عدالت کا صدر ایک ایسا شخص ہوتا جو خدمت کانسلی پر فائز ہو چکا ہو اور جس کا انتخاب اس خاص غرض کے لیئے باضابطہ طور پر ہوا ہو اور اہل جوری[2] کی خاص فہرست کی ترتیب پامپی کے سپرد ہوئی۔ ایمبی ٹس (انتخابات میں رشوت دہانی) کے انسداد کیلیئے جو قانون وضع ہوا تھا وہ اس طور پر مرتب کیا گیا تھا کہ اس میں وہ جرائم بھی شامل ہو جائیں جن کا ارتکاب پامپی کی پہلی کانسلی (سنہ ۷۰) تک سے اُس وقت تک ہوا تھا۔ قیصر کے ہواخواہوں نے اُس پر اعتراض کیا کیونکہ اُن کے مربی کے افعال (سنہ ۵۹) بھی اس قانون کی زد میں آتے تھے اور بہت لوگ اور بھی تھے جو گڑے مردوں کو اکھاڑنا پسند نہ کرتے تھے۔ کیٹو بھی ایسے قوانین کے وضع کرنے کے خلاف تھا جن کا اثر واقعات ماقبل پر پڑتا ہو۔ مگر پامپی نے اس خیال کو ہنسی میں اڑا دیا کہ قیصر کو یا اُسے خود اس قانون سے کسی قسم کا اندیشہ ہو سکتا ہے اور مخالفت کو اُس نے دبا دیا۔ قانون نقض امن کے متعلق لوگوں کا خیال تھا کہ ملزمین زیر بحث پر ایک خاص مقدمہ چلانے کی ضرورت ہے نہ کہ کسی خاص قانون کے وضع کرنے

---

[1] قیصر کو اس طرز عمل پر جو اعتراض تھا اسکے متعلق اسکی ذاتی تحریر دیکھو قیصر ہشتم ۵۲،۱

[2] اس طور پر اس نے پریٹروں کے فرائض میں دست اندازی کی حالانکہ خدمت پریٹری پر وہ کبھی فائز نہیں ہوا تھا۔

باٹ پٹ

یا خاص عدالت کے قائم کرنے کی کیونکہ اگر سینیٹ اس معاملے میں ہاتھ ڈالے اور قانون
پر عمل کرے تو موجودہ قانون[لہ] اس کے لیئے کافی ووانی ہے رہی رائے پیرانہ سال
ارشمین سیس کی تھی مگر دو مستقل مزاج ٹری بیونوں نے کسی ایسی قرارداد کے منظور
کئے جانے کو روک دیا جس کی وجہ سے سینیٹ پامپی کے مسودے کی مخالفت
کر سکتی اور کانسل کو سینیٹ کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ کا اندیشہ باقی نہ رہا۔
سینیٹ سے باہر دو ٹری بیون جن میں سے ایک کائی لیس تھا مسودے کو رد کرنے
کی دھمکی دے رہے تھے مگر پامپی نے جب جبر و تشدد کی دھمکی دی تو یہ لوگ
اپنے قصد سے مجبوراً باز رہے۔ پامپی کے پاس اس وقت ایک خاصی فوج موجود
تھی اس لیئے اہل روما اس کے مقابلے میں بالکل بے بس تھے۔ یہ بہانہ کر کے
کہ مجھے میلو اور اس کے بدمعاشوں سے جان کا خوف ہے وہ اپنے سپاہیوں کی
تعداد میں اضافہ کرتا گیا یہاں تک کہ وہ بالکل سیاہ و سفید کا مالک ہو گیا اور کسی امر کا
وقوع میں آنا یا نہ آنا بالکل اس کی مرضی پر منحصر تھا۔ اس اثناء میں کئی ٹری بیون خصوصاً
ٹی مونا ٹیس پلانکس ہر معاملے کو ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ اس سے لوگوں
کو میلو کے ملزم ہونے کا یقین کامل ہو جائے اور اس کیلیئے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے۔
پامپی کے مسودے کی تائید میں انھوں نے عام مجمعوں میں تقریریں کیں اور کیٹو
اور سسرو نے اس کے خلاف میں۔ سسرو کو دھمکی دی گئی کہ میلو کے ساتھ اس پر
بھی مقدمہ چلایا جائے گا مگر اس نے کوئی پروا نہیں کی۔ لیکن مسودۂ مذکور مارچ
کے قبل بصورت قانون نافذ ہو گیا۔

میلو کا مقدمہ

(۳۸۱) میلو پر اب چار مقدمے قائم کیئے گئے یعنی :-

(۱) جدید قانون کے تحت میں بہ الزام وِس (نقض امن)
(۲) " " " " ایمبی ٹس (رشوت دہی)
(۳) قانون پلائیا " " " " وِس
(۴) قانون لیکی نیا " " " سوڈالیکیا

لہ قانون پلائیا

باب

الزامات مذکورہ میں سے صرف پہلا دراصل اہم تھا۔ میلو کے دشمنوں نے اُسکے سزا دلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ عوام کے انبوہ کثیر نے عدالت کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور وہ فساد پر تلے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس لیئے صفائی کیطرف سے پامپی سے فوجی حفاظت کی درخواست کی گئی۔ سماعت مقدمہ کے اثناء میں پلانکس نے عوام سے درخواست کی کہ جوری کے شمار آرا کے وقت بتعداد کثیر موجود رہیں ورنہ میلو اُن کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ مقدمے کی سماعت ۴ راپریل سے ۸ راپریل تک جاری رہی اور آخری روز جب کہ ۸۱ اہل جوری کا انتخاب قرعہ اندازی سے ہوا تقریریں بھی ہوئیں۔ قیام امن کے لیئے پامپی نے خاص تدابیر کی تھیں۔ فورم اور اُس کے دروازوں پر سپاہیوں کا پہرہ تھا اور وہ خود بھی قریب ہی سے اتمام کارروائی کو مع اپنی ذاتی سپاہ کے دیکھ رہا تھا جو بدامنی کے بہانے سے اُس نے بھرتی کر لی تھی۔ انتظامات مذکور کی شان و شوکت سے پامپی کی خصائل کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن کلوڈیس کے طرفدار اگر زبردستی نہ کر سکتے تھے تو کم از کم شور و غل ضرور کر سکتے تھے اور اس لیئے جب ملزم کا تنہا وکیل سسرو تقریر کرنے کھڑا ہوا تو اُنھوں نے غیظ و غضب سے چلانا شروع کیا۔ اس وحشتناک منظر کو دیکھ کر سسرو گھبرا اُٹھا جس کی وجہ سے وہ اپنے دلائل کو بھول گیا اور اُس کی تقریر نہایت پھیکی ہوئی۔ تقریروں کے بعد ہر فریق نے پندرہ پندرہ اہل جوری پر اعتراض کیا جس کی وجہ سے تیس اہل جوری خارج کر دیئے گئے باقی ۵۱ اشخاص نے رائے دی اور میلو زیر دست غلبۂ آرا[1] سے ملزم قرار دیا گیا اور جلا وطن ہو کر مسالیہ چلا گیا۔ دوسرے الزامات میں بھی اُسے چلے جانے کے بعد سزا ہوئی مگر اب اُس کا کچھ اثر اس پر نہ ہو سکتا تھا۔ اسکے بعد کئی اور مقدمے بھی ہوئے جن کے نتائج یکساں نہ تھے خصوصاً کلوڈیس کے چند طرفداروں کو بھی سزا ہوئی۔ لیکن ان خفیف امور کا ہم ذکر نہیں کر سکتے تھے۔ سسرو نے ایک زبردست تقریر لکھی جس سے وہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اگر

---

[1] ۳۸ بمقابلہ ۱۳۔ ایسکونیس صفحہ ۵۳۔

باب ۶

اُسے موقع ملتا تو اپنے موکل کے لئے وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس تقریر کی ایک نقل اُس نے میلو کے پاس بھی بھیجی مگر اس سرکش شخص نے جس نے سپاہیوں اور جوری کی مطلق پروا نہ کی تھی اُس کو مذاق میں اُڑا دیا۔ یہی وہ تقریر ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔ جو ٹوٹی پھوٹی تقریر اُس نے دراصل کی تھی اُسے تقریر لکھنے والوں نے قلمبند کر لیا تھا اور الیسکونیس کے زمانے میں موجود تھی۔ ایم بروٹس نے بھی بطور مشق میلو کی حمایت میں ایک تقریر لکھی تھی جس میں اُس نے کلوڈیس کے قتل کو نفع قومی کے لحاظ سے بجا قرار دیا تھا مگر سسرو نے اپنی تقریر میں عقلمندی سے حفاظت خود اختیاری کا عذر پیش کیا تھا اور ثابت کیا تھا کہ زیادتی کلوڈیس کی تھی ؎

پامپی کی مطلق العنانی

(۱۱۸۴) میلو کے مقدمے کا یہ نتیجہ ہوا جس کا زمانۂ مابعد کے مصنف اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔ اس مقدمے کی سیاسی اہمیت یہ تھی کہ جمہوریت پسند امرا اُسے بچانا چاہتے تھے اور نہ بچا سکے بلکہ مشہور تھا کہ کیٹو نے بھی جو جوری میں شریک تھا اُس کی رہائی کی رائے دی اور علانیہ کہا کرتا تھا کہ کلوڈیس مر گیا اچھا ہوا، خس کم جہاں پاک۔ لیکن اس قدر احتیاط کے ساتھ کارروائی ہوئی تھی کہ میلو کا بچنا ناممکن تھا۔ پامپی پر بھی شبہ ہوتا ہے کہ میلو کا جلاوطن ہونا اُس کے خلاف مرضی نہ تھا کیونکہ یہ شخص اُس کی راہ میں حائل تھا۔ پامپی کو قیصر سے روز بروز حسد ہوتا جاتا تھا اور اُس کی عین خواہش تھی کہ جمہوریت پسندوں کو ہموار کرے جنہوں نے میلو کو اپنا محافظ خیال کرنے لگے تھے۔ اسی لئے اُس کی جلاوطنی پامپی کی سہولت کا باعث ہوئی کیونکہ اُس کے دفع ہو جانے کے بعد کانسل واحد اور سینیٹ کے تعلقات زیادہ گہرے ہو سکتے تھے اور ہو گئے۔ مگر اُس کی موجودہ حیثیت جمہوریہ کے اصول کی ہر طرح سے منافی تھی کیونکہ جو قواعد دوسروں کے لیے نافذ کیے گئے تھے اُنکا اطلاق اس پر نہ ہو سکتا تھا اس کے حالیہ قوانین کا منشا یہ تھا کہ عدالتوں کو ناجائز اثرات سے آزاد کر دیا جائے اور اُسنے نیک چلنی کے صداقت ناموں (Landstiones) کا دینا بالخصوص ممنوع کر دیا تھا لیکن جب اس کے خسر سپیو پر امبی ٹس کا الزام لگایا گیا تو اُس نے تمام اہل جوری کو بلا کر اُس سے درگزر کرنے کی درخواست کی

باب ۵

اسی کے بعد جب ملاکس وِلیس کے الزام میں ماخوذ ہوا تو پامپی نے اُس کی سفارش میں ایک تحریری صداقت نامہ بھیجا۔ مگر اس کوشش میں اُسے ناکامی ہوئی اور ملاکس نے قیصر کا دامن عطوفت پکڑ لیا جو پریشان حال لوگوں کا ملجا و ماویٰ تھا۔ سی پیو کو پامپی نے اپنی کانسلی کے پہلے پانچ مہینوں میں اپنا شریک عہدہ بنا لیا کیونکہ مجلس عامہ محض بے بس تھی اور پامپی کے احکام کی تعمیل کرنے پر مجبور تھی۔ حکام صوبجات کے تقرر اور عہدہ ہائے سلطنت کے متعلق جو قوانین اُس نے نافذ کرائے اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس حد تک پامپی کے موجودہ اقتدارات نے دستور جمہوریہ کو زیر و زبر کر دیا تھا اور اُس کے زوال کا باعث ہو رہے تھے۔ ہمیں چند مختصر تفصیلی حالات معلوم ہوئے ہیں مگر وہ بھی نہایت اہم ہیں:۔

قیصر کے خلاف پامپی کے قوانین

(۱۱۸۵) ہم ایک تجویز کا ذکر کر چکے ہیں جس کا منشا یہ تھا کہ کانسلی یا پریٹری اور کسی صوبے کی حکومت میں پانچ سال کا وقفہ ہونا چاہیئے۔ پامپی نے اس تجویز کو قانون کی شکل میں نافذ کرا دیا۔ عہدہ ہائے سلطنت کی امیدواری کی شرائط کو منضبط کرنے میں اُس نے یہ شرط لگا دی کہ ہر امیدوار کو بذات خود حاضر ہونا چاہیئے اور دس ٹری بیونوں کے اس قانون کا بالکل لحاظ نہ کیا جس کی رو سے قیصر کو اس شرط سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا اور قانون مذکور گویا اس طرح سے منسوخ ہو گیا۔ قیصر کے دوستوں کی شکایتوں کی بھی اُس نے قانون کے نافذ ہونے تک مطلق پروا نہ کی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ بالآخر رفع شر کے لیئے قانون کی باضابطہ نقل میں اُس نے اُن اشخاص کے حقوق کے تحفظ کے لیئے ایک دفعہ بڑھا دیا جو بذات خود خاص طور پر مستثنیٰ کیئے گئے ہوں۔ اس بھونڈی اور خلاف قانون تدبیر سے قانون مجوزہ بے اثر ہوا اور اُس کا درحقیقت نتیجہ

لہ اس مقدمہ میں سسرو پیروکار تھا سسرو Ad fam ہفتم ۲

سہ ڈاؤن ۴۰، ۵۶

سہ سوئی ٹونیس جولیس ۲۸۔

باب ۱۲

یہ جھگڑا اُس کے ارادوں سے لوگ واقف ہو گئے۔ قیصر اندھا نہ تھا۔ پامپی کی ان چالوں سے وہ سمجھ سکتا تھا کہ اُس کے خیالات میری طرف سے کیسے ہیں۔ کراسس کے مرتے ہی وہ اتحادِ ثلاثہ کے دوسرے زندہ رکن سے بے وفائی پر آمادہ ہو گیا تھا۔ مگر چونکہ ابھی تک وہ جنگ کے لیئے تیار نہ تھا اس لیئے وہ رُک کر پیچھے ہٹ گیا۔ پنج سالہ وقفہ کے قاعدے سے بھی قیصر کو بالواسطہ نقصان تھا۔ نفاذ کے پانچ سال بعد تک اس قاعدے پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا تھا کہ اُن حکام (کانسل اور پریٹر) کو جنھوں نے اپنی خدمات سے سبکدوش ہونے کے بعد کسی صوبے پر حکومت نہ کی تھی اب صوبہ داری قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔ غالباً قانونِ مذکور میں اس مضمون کا کوئی دفعہ بھی رہا ہوگا اور سینیٹ کو یقیناً یہ اختیار رہا ہوگا کہ ہر صوبہ دار کی میعادِ حکومت کا تعیّن کرے۔ قیصر کی میعاد یکم مارچ سنہ کو ختم ہوتی تھی مگر قدیم دستور کے مطابق سالِ مابعد کے آغاز تک کوئی لیفٹننٹ اُس کو سبکدوش کرنے کی غرض سے نہ بھیجا جاتا۔ لیکن جدید قاعدے کے مطابق سینیٹ اُسے دورانِ سال میں کسی وقت سبکدوش کرا سکتی تھی اور سبکدوش ہونے کے بعد اُس کی پروکانسلی باقی نہ رہتی اور کانسل مقرر ہونے میں عرصہ ہوتا۔ اس صورت میں یا تو اُسے جلاوطنی اختیار کرنی پڑتی یا ایک معمولی شہری کی حیثیت سے روما واپس آتا اور مقدمات کا ایک طوفان اُس کے خلاف میں برپا ہوتا۔ بھلا قیصر کب اس بات کو گوارا کر سکتا تھا کہ اُس پر ایک ایسی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے جسے پامپی کے سپاہی چاروں طرف سے گھیرے ہوں۔ بلکہ میلو کی حالت اس سے بہتر تھی کیونکہ اس کا مخالف صرف پامپی تھا اور کیٹو اور دوسرے جمہوریت پسند اُس کے طرفدار تھے۔ مگر قیصر کو برباد کرنے کے لیئے یہ دونوں فریق ایک دوسرے سے مل جاتے۔ یہی سیاسی حالت تھی جس کا اُسے ورسنگے ٹورکس کی بغاوت کو فرو کرنے کے بعد سامنا کرنا پڑا اور اس طرف سے اُسے سخت اندیشہ تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ بلا کسی تذبذب کے اس نے اپنی قوت کو

لہ ٹائرل و پرسر کی مراسلت جلد سوم صفحہ ۷

باب۳ عہد جدید کا آغاز

مستحکم کرنا شروع کر دیا اور آئندہ مشکلات کے مقابلے کے لئے تیار ہو گیا۔
(۱۴۰۸۰) اس اثناء میں پامپی کے افعال سے ظاہر ہو رہا تھا کہ خاص افراد کی قوت کو روکنے کے لیئے خواہ کیسی ہی تدابیر عمل میں لائی جائیں مگر ان کا اطلاق اس پر نہ ہو سکتا تھا۔ اُس نے اپنی پیرو کانسلی میں پانچ سال کی اور توسیع کرالی اور سینیٹ نے اس کی فوج کے اخراجات کے لیئے ایک ہزار سائۂ ٹیلنٹ سالانہ کی منظوری دیدی۔ ہسپانیہ پر اب بھی وہ نائبوں کے ذریعے سے حکومت کر رہا تھا اور مختلف عہدوں پر تقرراتؔ کر کے اُس نے اکثر اشخاص کو اپنا مرہون منت بنا لیا۔ علاوہ ازیں کانسل ہونے کی حیثیت سے اُس نے اطالیہ میں ایک خاصی فوج بھی جمع کر لی۔ مشرق کو فوج روانہ کرنے کی ضرورت عنقریب پیش آنیوالی تھی گو کیسیس نے اپنی مختصر فوج سے خاطر خواہ کام لیا تھا یعنی اس سال (۵۱ ق م) اُس نے پارتھی حملہ آوروں کو پسپا کر دیا مگر ملک شام محفوظ نہ تھا اور سلیسیا بھی خطرے میں تھا لیکن اس خطرے کو دفع کرنے کے لیئے کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ اسی سال کے اواخر میں کانسل سیپیو نے ایک عجیب قانون نافذ کرایا جس کی رو سے کلوڈیس کا وہ قانون منسوخ ہو گیا جس کے ذریعے سے اُس نے سنسروں کی بے ضابطہ کارروائیوں کو روکنا چاہا تھا۔ اس طرح سنسروں کو پھر یہ اختیار مل گیا کہ کسی شخص کا نام اراکین سینیٹ یا طبقۂ ایکوائٹ کی فہرست سے خارج کر دیں قبل اس کے کہ کوئی شخص انھیں کسی جرم کا مرتکب قرار دے مگر اس اختیار کے ملنے سے خواہ وہ کسی شخص کا نام خارج کریں یا رہنے دیں، اُن کے افعال کی پوری ذمہ داری انھیں پر عائد ہوتی تھی۔ لیکن زمانہ ایسی کارروائیوں کے ناموافق تھا جن کا اثر مخصوص اشخاص پر پڑتا ہو۔ تمام نااہل اشخاص کو مطعون کر دینا ناممکن تھا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ان میں سے صرف چند کو منتخب کر کے ذلیل کرنے سے خواہ مخواہ دشمنی مول لینی تھی جس کی معمولی سنسروں کو جرأت نہ تھی

ؔ سسرو ایڈ اٹیکم پنجم، ۔

باب ۴۵

مگر وقت یہ تھی کہ سنیٹروں کے لیے سکوت اختیار کرنا بھی اُن کے حقیر اور بے کار ہونے کی دلیل ہو سکتی تھی اس لیے ڈائون[۱] کا بیان ہے کہ آیندہ سے کوئی سمجھدار شخص اس خدمت کا خواہاں نہ ہوا۔ ۵۲ھ کے واقعات کا ذکر ختم کرنے کے قبل یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ قیام امن و امان کی وجہ سے ۵۱ھ کے کانسل وقت پر منتخب ہو گئے تاکہ آغاز سال پر اپنی خدمت کا جائزہ لے لیں۔ منتخب شدہ کانسل سرویئس سلپیئس رُوفس اور ایم کلاڈیس مارکیلس تھے رُوفس ایک سربرآوردہ متقن اور نہایت محتاط اور اعتدال پسند تھا جسے بہت فکر تھی کہ جو سیاسی مشکلات پیدا ہونے والی ہیں کسی صورت سے دور ہو جائیں۔ کلاڈیس امرائے جمہوری میں سے تھا اس میں انکی تمام خصوصیات موجود تھیں مگر کاہل اور بے کار آدمی تھا قیصر کا وہ سخت مخالف تھا اور اس موقع پر اُس کے تقرر کی بڑی اہمیت تھی۔ یہ دونوں شخص کیٹیو کے مقابلے میں منتخب ہوئے تھے۔ ایمان دار کیٹو امیدواری پر آمادہ تو ہو گیا تھا مگر نہ تو اُس نے رائے دہندوں کی خوشامد کی اور نہ انھیں رشوت دی۔ اپنی ناکامی کی اُسنے مطلق پروانہ کی اور پھر کبھی کسی خدمت کا امیدوار نہ ہوا۔

صفحہ ۲۴۹

قیصر کی تیاریاں

(۷۸۱۱) قیصر گال کی بغاوت کو فرو کرنے میں اس قدر منہمک تھا کہ حسب معمول روما کے معاملات کی طرف پورے طور پر متوجہ نہ ہو سکا اور اس سے دور پڑ جانے کی وجہ سے اُس کے شرکاء کا بھی وہ زور باقی نہ رہا تھا۔ مگر اُسنے یہ انتظام کر دیا تھا کہ انبوہ شہر اسے نہ بھولنے پائے جن میں وہ ہردل عزیز تھا۔ اپنی متوفیہ دختر کی تجہیز و تکفین کی رسوم کے سلسلے میں اُس نے عوام کی تفریح طبع کا سامان نہایت اعلیٰ پیمانے پر کیا تھا اور اُس کے دوستوں کی نگرانی میں جن میں سسرو بھی شامل تھا عالیشان عمارتیں بن رہی تھیں۔ فورم میں بھی ایک ہال (Basilica Julia) بن رہا تھا عمارات مذکور کی تعمیر سے قیصر کا مقصود تھا کہ گال کے سیم و زر سے

---

[۱] ڈائون ۴۰، ۵۷۔ لینگ کا بیان ہے کہ سیپیو کا دامن بھی پاک نہ تھا۔ ویلیریس میکسیمس ۹، ۵، ۱۔

باب ۵

دارالسلطنت کو زینت دے کر ہر دلعزیزی حاصل کرے۔ لوگوں سے بھی داد و دہش میں اُس نے کمی نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گال سے یکسوئی حاصل کرتے ہی روما کے معاملات میں بخوبی دخل دینے لگا لیکن آنے والے خطرات کے لحاظ سے یہ ضروری تھا کہ فوج اور صوبجات میں وہ اپنا تفوق بخوبی قائم کرے اور اگر جنگ وجدال کی نوبت پہنچے تو اپنے جاں نثار ہنرد آزما سپاہیوں کو ہمرکاب لے کر اور شمال و مغرب کے تمام ذرائع پر قابو حاصل کر کے میدان جنگ میں آ جائے۔ اس لیے اُس نے ہر طرح سے اپنے سپاہیوں کو خوش کرنے کی کوشش کی غالباً اسی زمانے میں اُس نے اُن کی تنخواہ المضاعف کر دی اور یہ بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ باشندگان گال زیر آلپ کو اسی زمانے میں اُس نے مدنیت یا حرّیت روما کے پورے حقوق دلانے کا وعدہ کیا ۷۰۵ھ ہی میں اپنے حقوق کیلیے جد وجہد کرنے پر اُس نے انھیں آمادہ کیا تھا۔ مگر ابھی تک انھیں صرف لاطینیوں کے حقوق تھے ۶۹۵ھ کے قانون وائی نیا کی رو سے جب نووم کومم کی لاطینی[۱] نوآبادی کی توسیع ہوئی تو قیصر کو اس نوآبادی کے باشندوں کو حقوق حرّیت دینے کے محدود اختیارات دیے گئے تھے۔ ان اختیارات سے وہ بخوبی مستفید ہوا تھا بلکہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ ان اختیارات کی حدود سے متجاوز ہو گیا تھا۔ گال این روئے آلپ میں وہ ہر دل عزیز تھا جہاں کے اکثر لوگوں کو حقوق حرّیت روما حاصل تھے۔ اس طرح سے اس صوبے کے باشندے قیصر کے گرویدہ تھے۔ یہ لوگ گو گالی تھے مگر روما کا تمدّن اختیار کر کے بالکل اطالی ہو گئے تھے گو قانوناً اطالیوں میں اُن کا شمار نہ تھا اور اطالیہ کے دوسرے حصص کے مقابلے میں خوشحال تھے۔ لاطینی اور جدید شہری روما کے امراء سے سخت بیزار تھے اس لیے امرائے مذکور کا اس کا دشمن ہونا بھی اس کیلیے اس ملک میں

---

[۱] ایک یونانی آبادکار کے معاملے کے لیے جسے سسرو کی درخواست پر قیصر نے کومم میں شامل کیا تھا دیکھو سسرو (Ad fam) ۳۵/۱۳۔ ایسے آبادکار بہت سے تھے۔ کومم کے لیے دیکھو فقرۂ ۱۰۶۷۔

باب ۱۶

مفید تھا۔ کوہ آلپ کے اُس پار والے گال میں قیصر ہی قیصر کا بول بالا تھا بغاوت کے فرو ہونے کے بعد قبائل مفتوحہ کے ساتھ اُس نے ایسا سلوک کیا کہ باقی ماندہ سرداروں نے بھی روما کی سیادت قبول کر لی جس کا وہ نائب تھا ان میں سے اکثر اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کو تیار رہتے اور بوقت ضرورت قیصر ان سے بخوبی کام لے سکتا تھا۔ سوئی ٹونیس[1] سرسری طور پر بیان کرتا ہے کہ اطالیہ اور صوبجات کے باج گزار بادشاہوں اور طاقتور شہروں پر اُس نے مختلف احسانات کیے اور سلطنت کے ذرائع آمدنی کو مرکزی حکومت سے بغیر اجازت لٹا دیا۔ اُس کے ان حرکات کی خبریں روما میں پہنچتی رہتی تھیں اور اُس کے دشمنوں کو جو اُس کی دور رس تدابیر سے متوحش ہو رہے تھے معلوم ہو گیا کہ اب ہر لمحہ قیمتی ہے۔

صفحہ ۲۵۰

مسئلہ جانشینی

(۱۱۸۸) ۵۱ سنہ کے آغاز میں صورت حال یہی تھی معلوم ہوتا ہے کہ قیصر نے خطوط یا اپنے دوستوں کے ذریعے سے بحالت غیاب کانسلی کی امیدواری کی اجازت کی تنسیخ پر اعتراض کیا اور ۴۹ سنہ تک اپنے مفوضہ صوبجات پر برسر حکومت رہنے کی سینٹ سے درخواست کی۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کی درخواست اُس معمول[2] کے مطابق تھی جو پامپی کے جدید قانون کے قبل نافذ تھا اور یہی معمول اُس وقت بھی نافذ تھا جبکہ قیصر کا تقرر ہوا۔ اُس کی درخواست واجبی تھی

[1] سوئی ٹونیس جولیس ۲۷، ۲۸۔ افسوس ہے کہ اُس کا بیان بالکل سرسری ہے۔ گال، ہسپانیہ، ایشیا اور یونان کا اُس نے ذکر کیا ہے اور ہسپانیہ غالباً سب میں اہم ترین ہے کیونکہ قیصر کے تعلقات اس صوبے سے تھے اور یہیں سے وہ گھوڑے رتھ وغیرہ منگاتا تھا۔ پامپی کی فوج کا بڑا حصہ بھی وہیں تھا بحالت جنگ ممالک مذکور کی اقوام کو خوش رکھنے میں نفع تھا نومیڈیا یا نوریا کا بادشاہ بھی ان بادشاہوں میں شامل تھا۔ قیصر گال ہشتم ۵۳۔ یکم ۸۔

[2] اس مسئلے پر مسلمہ کتاب مامسین کی ہے جس کا نام حسب ذیل die Rechts frage
Zwishcn Caesar und dem Senat (Breslau, 1858)
اس کے علاوہ دیکھو اس باب کا آخری نوٹ ۱۲۰۸۔

اور بار دیگر اس کا کانسلی کا امیدوار ہونا بھی قابل اعتراض نہ تھا کیونکہ بار اول کانسل ہونے کے بعد اب دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ علاوہ ازیں حکام جمہوری کے تقرر کے متعلق تمام قواعد اور نظائر سابق کی خلاف ورزی قیصر کے لیئے نہیں ہوئی تھی بلکہ پامپی کے لیئے۔ لیکن امرائے جمہوری کی قوت اور اُن کے ذرائع آمدنی کی بقا کے لیئے ضروری تھا کہ قیصر کو تباہ کر دیا جائے اس لیئے جمہوریت پسند کیٹو کے اغوا اور پامپی کی حوصلہ افزائی سے مارکی لس کی سرکردگی میں ایک ایسی جنگ و جدال کے لیے آمادہ ہو گئے جس کے نتائج نہایت خطرناک ہوئے۔ اس وقت سے جمہوریت کے اصول کو انھوں نے بالکل پس پشت ڈال دیا اور اُن کا مقصد اب صرف یہ تھا کہ کسی صورت سے قیصر پر غلبہ حاصل کریں یعنی سوائے کیٹو اور چند اُسکے ہمخیال لوگوں کے باقی سب جمہوریت پسندوں کو بجائے جمہوریت کی محبت کے قیصر کی مخالفت کا خیال تھا۔ اپریل میں مارکیلس نے سینیٹ کو صورت حال پر غور کرنے کے لیئے طلب کیا مگر اُس نے کوئی تحریک خود قیصر کے متعلق پیش نہیں کی بلکہ کومم کے مستعمرین کو اُس نے جو حقوق حریت دے دیئے تھے اُس کے اس فعل کو اُس نے ناجائز قرار دیا۔ ٹری بیونوں نے اس تحریک کو روک دیا اسلیے اُس کی حیثیت صرف ایک بے ضابطہ قرار داد کی تھی۔ مگر اُس نے قیصر کے جانشین کے تقرر کے متعلق بھی[1] تقریر کی۔ مگر یہ معاملہ یوں ہی رہ گیا اور بے لطفی بڑھتی گئی افواہ مشہور ہو رہی تھی کہ قیصر باشندگان گال زیر آلپ کو روما کا نظام بلدی عطا کر رہا تھا۔ یہ افواہ خواہ صحیح ہو یا نہ ہو مگر مارکی لس ایک نہایت ناشائستہ حرکت کر گزرا یعنی پامپی کی تائید کے زعم اور بعض شوریدہ سر جمہوریت پسندوں کے اغوا سے اُس نے کومم کے ایک شہری کو روما میں گرفتار کر لیا اور اُسے سزائے تازیانہ دیدی۔ اس وحشیانہ فعل[2] سے صرف یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ یہ شخص چونکہ روما کا شہری

صفحہ ۲۵۱ باب

---

[1] لیوی خلاصہ ۱۰۸ ۔ اسوئی ٹونیس جولیس ۲۸ ۔ ہرٹیس گال ہشتم ۵۳ ۔ مقابلہ کرو۔

[2] سسرو ایڈ اٹی کس پنجم ۱۱ / ۲ ۔ پلوٹارک قیصر ۲۹ ۔ اپین دوم / ۲۶ ۔ اگر یہ شخص کسی عہدے پر فائز رہ چکا تھا تو لاطینی حقوق کے لحاظ سے بھی وہ روما کا شہری تھا مگر اس کے متعلق شبہ ہے۔

باب ۶

شہری نہ تھا اس لیے قوانین پورکین سے مستفید نہ ہو سکتا تھا۔ درحقیقت یہ قیصر کو منہ چڑھاتا تھا۔ ۲۲ جولائی کو جانشینی کا مسئلہ پھر بالواسطہ چھیڑ دیا گیا پامپی بظاہر ہسپانیہ روانہ ہونے پر آمادہ معلوم ہوتا تھا اور اس کی فوج کی تنخواہ کی منظوری کا مسئلہ سینیٹ میں پیش تھا۔ اثنائے مباحثہ میں یہ معلوم ہوا کہ اس کا ایک لیجن گال میں ہے جس کے متعلق سوالات ہوئے اور بالآخر پامپی نے پریشان ہو کر کہا کہ میں اس لیجن کو واپس بلا لوں گا۔ قیصر کے جانشین کے تقرر کے متعلق بھی اس کی رائے دریافت کی گئی مگر اس نے جواب دینے سے پہلوتہی کی اور کہا[1] کہ ہر شخص کو سینیٹ کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے۔ پامپی آرِی مینم کو جا رہا تھا جہاں اس کی فوج کا ایک دستہ تھا، اس لیے یہ طے پایا کہ اس مسئلے پر اس کی واپسی کے بعد بحث ہو۔

سنہ ۵۰ ق م کے لیے اہم انتخابات

(۱۱۸۹) اس اثناء میں سنہ ۵۰ کے لیے انتخابات ہو گئے اور سی کلاڈیس مارکی لس اور ایل ایمی لیس پالس کانسل منتخب ہوئے[2]۔ کلاڈیس موجودہ کانسل ایم مارکیلس کا عزیز اور اس کے زیر اثر تھا اور قیصر کا مخالف تھا گو اس کی بیوی آکیٹویا قیصر کی بھانجی تھی۔ پالس بھی بظاہر قیصر کے خلاف تھا۔ مگر قیصر کی طرف سے وہ چند عمارتیں تعمیر کرا رہا تھا اور خود بھی اپنے نام سے ایک عمارت (Basilicar Aemilia) از سر نو بنوا رہا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ گال کی دولت کچھ اس کے ہاتھ بھی لگی تھی مگر کس قدر اور اس کا کیا نتیجہ ہوا اس کا لوگوں کو علم نہ تھا۔ منتخب شدہ ٹری بیونوں میں قریب قریب سب قیصر کے طرفدار تھے مگر فریق مخالف نے ان میں سے ایک کو رشوت دہانی کی علت میں سزا دلا دی اور اس خالی جائداد پر ایک آوارہ مزاج امیر مسمی سی اسکری بونیس کیوریو منتخب ہو گیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ مگر جیسا کہ سروکا خیال ہے کہ گال زیر آلپ کے کسی لاطینی کو تازیانہ لگانا ایک سخت وحشیانہ فعل بعا یہ عرصہ سے متروک ہو چکا تھا۔

[1] سرو (Ad fam) بنام کائی لیس ہشتم ۴، ۴

[2] ایم کالبی ڈیس کو ان لوگوں نے شکست دی جو قیصر کا طرفدار تھا۔

باب

اگرچہ شخص نہایت فضول خرچ تھا اور اپنے متوفی باپ سے اعزاز میں خاندانی تمغے دکھا کر وہ اس قدر قرضدار ہوگیا تھا کہ اُسے قرض کے بار سے سبکدوش ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ تاہم وہ بھی قیصر کا مخالف خیال کیا جاتا تھا۔ ایم کائی اُلیس روفس بھی جو کیوریول ایڈیل منتخب ہوا تھا قیصر کا مخالف تھا۔ یہ ایک خوش مذاق اور ترش مزاج آدمی تھا جس سے سسرو اکثر خط و کتابت کرتا تھا انتخابات کے بعد عدالتوں میں متعدد مقدمات ہوئے۔ دوسروں کے علاوہ منتخب شدہ کانسل مارکی لس پر بھی رشوت دہانی کا مقدمہ قائم ہوا مگر وہ بری ہوگیا۔ روما میں بظاہر سکون نظر آتا تھا مگر سود کی شرح کے بڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کے دلوں میں اضطراب ہے۔ ختم سال کے قریب سینیٹ نے حکم دیا کہ شرح سود[1] بارہ فی صدی ہونی چاہیے اور سود پر سود نہ لگانا چاہیے بعض لوگوں کو خیال تھا کہ شرح سود کے بڑھنے سے لوگ قرضوں کی ادائی سے انکار کردیں گے جس کی وجہ سے لین دین بند ہوجائیگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے نتائج پیدا نہیں ہوئے[2]۔

صفحہ ۲۵۲

حکام صوبجات کا تقرر

(۱۱۹۰) قیصر کے جانشین کے تقرر کی ۲۹ ستمبر تک کوئی مزید کارروائی نہ ہوئی۔ مارکی لس[3] کی تحریک پر یہ طے ہوا کہ کانسلوں کے صوبجات کے تعین کے مسئلے کو سال آیندہ (۵۰ق م) کے کانسل یکم مارچ کو پیش کریں۔ یہ بھی قرار پایا کہ دوسری کارروائی اُس کے ساتھ شریک نہ کی جائے اور جملہ اراکین کو حاضر رہنے کے لیے تمام اراکین سینیٹ جو جوریوں میں شریک تھے ہر قسم کے عدالتی کام سے سبکدوش کردیے گئے۔ قانون پاپیا کے لحاظ سے بعض دن مجلس عامہ کے اجلاسوں کے لیے مخصوص تھے مگر باوجود ان قانونی موانع کے کہ سینیٹ کا اجلاس مسلسل ہوتا رہے۔ یہ تحریک جس سے مقصود تھا کہ

---

[1] سسرو ایڈ ایٹی کم نمبر ۱ ،۲، ۳۔
[2] سسرو (fam) ہشتم ۸ میں کائی لیس کی تقریر
[3] لینگ تاریخ روما سوم ۱۹۱۔

باب ۵

کہ تصفیہ ضرور ہو جائے منظور ہو گئی اور ٹری بیونوں نے کچھ مخالفت نہ کی اسکے علاوہ چند تحریکیں اور بھی منظور ہوئیں۔ ایک تحریک یہ تھی کہ اقتدار انٹر کیسیو کو کام میں لاکر اس مسئلے کے تصفیے میں مخل ہونا سلطنت کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ دوسری تحریک یہ تھی کہ سینیٹ کا فرض ہے کہ قیصر کے سپاہیوں کو اعزاز کے ساتھ ملازمت سے سبکدوش کر دے۔ تیسری تحریک یہ تھی کہ سلیسیا اور آٹھ اور صوبوں کو جن پر سابق پریٹر بحیثیت پرو پریٹر حکومت تھے پریٹروں کے صوبے قرار دیے جائیں۔ ان سب تجاویز پر اعتراض (ویٹو) کیا گیا اس لئے اُن کی حیثیت بضابطہ قرارداد کی تھی۔ پہلی تجویز سے پیش بندی مقصود تھی کہ کوئی ٹری بیون اعتراض (ویٹو) نہ کرنے پائے۔ دوسری کی غایت یہ تھی کہ قیصر کے نبرد آزما سپاہیوں کو خزانۂ سلطنت سے انعام پانے کا لالچ دلاکر اُن کی وفاداری کو متزلزل کر دیا جائے۔ تیسری نہایت عیارانہ چال تھی کہ سینیٹ قیصر کی صوبہ داری گال کی میعاد میں مداخلت کرنے پر مجبور ہو جائے۔ حالت موجودہ حسب ذیل تھی۔ صوبوں کی تعداد چودہ تھی اگر سلیسیا (جس کا حاکم اُس وقت سسرو تھا) اور آٹھ اور صوبے سابق پریٹروں کے لئے مخصوص کر دیئے جاتے تو سابق کانسلوں کے لئے پانچ صوبے رہ جاتے یعنی شام، گال کے دو صوبے، اور ہسپانیہ کے دو صوبے۔ صوبجات ہسپانیہ میں پامپی کی میعاد حکومت کی حال ہی میں تجدید ہوئی تھی اس لئے اب صرف شام (جس کا حاکم بِبُولس تھا) اور گال کے دونوں صوبوں کا تصفیہ باقی تھا اس لئے ۴۹ء میں کانسلوں کے صوبوں کے تعین میں گال کے متعلق بھی تصفیہ کرنا لازم آتا جس کا اثر قیصر پر پڑتا تھا اور اسی لئے اس تجویز پر اُس کے طرفداروں نے اعتراض (ویٹو) کیا کیونکہ اُس کے مصالح کے لحاظ سے یکم مارچ ۵۰ء کو بھی جانشینی کے مسئلے کو چھیڑنا قبل از وقت تھا اس لئے کہ اس کا دوبارہ تقرر پامپی اور کراسس کے قانون (۵۵ء) کی رو سے

۱؎ یہ آٹھ صوبے حسب ذیل تھے۔ سسلی، سارڈی نیا، افریقہ، مقدونیہ، ایشیا، بتھی نیا، سیرین، کریٹ، مام سین (Rechts fragen صفحہ ۶) نے بھی انھیں صوبوں کے نام لئے ہیں۔

باب ۵

ہوا تھا قبل اس کے پامپی کے قانون سنہ ۵۲ کی رو سے جانشینی کے سابق انتظامات میں ترمیم ہو۔ قیصر کا دعویٰ یہ تھا کہ سنہ ۵۲ کے قانون کا اثر اس پر نہیں پڑ سکتا اسلیئے وہ حسب ضابطہ سنہ ۴۸ کے آغاز تک اپنے صوبوں پر حکومت کرسکتا ہے اور قدیم عملدر آمد کے مطابق اُس کے جانشین کے تقرر کے مسئلے پر جون سنہ ۵۰ سے قبل غور نہیں ہو سکتا۔ بجائے جون کے مارچ میں اُس کے تقرر پر غور کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ صوبہ داری مارچ سنہ مابعد میں خالی ہو جائے گی اور اسی تاریخ سے دوسرا صوبہ دار بجائے اُس کے مقرر کردیا جائے گا۔ بالمختصر جمہوریت پسندوں کا منشاء یہ تھا کہ پامپی کے جدید قانون کا اطلاق قیصر پر بھی ہو اور قبل اس کے کہ وہ کانسل ہو یا کانسلی کے لیئے منتخب ہو وہ اپنے صوبے سے ہٹا دیا جائے مگر یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکتا تھا۔

پامپی سینیٹ کی غلط ترجمانی کرتا ہے

(۱۱۹۱) خانہ جنگی کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔ حسب سابق کانسل سیلی کیس نے اپنے ہم عہدہ (مارکی لس) کے معاندانہ خلاف قیصری طرز عمل کو سخت نامناسب قرار دیا اور اس میں بھی شبہہ نہیں ہے کہ سینیٹ کی تعداد غالب صلح کی خواہشمند تھی۔ قیصر[1] کے ایک طرفدار کا بیان ہے کہ مارکی لس کی عام تحریک پر جو غالباً قیصر کی میعاد کے یکم مارچ سنہ ۴۹ کو ختم کیئے جانے کے متعلق تھی ارکین کی رائے بھی لی گئی اور اس کے بعد سینیٹ اُس روز کی دوسری کارروائیوں میں مصروف ہو گئی۔ بہرصورت اس مباحثے اور شمار آراء کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں فریق کے انتہا پسند افراد اس قدر آگے بڑھتے گئے کہ اُن کا آگے بڑھنا ناممکن ہو گیا اور مصالحت کی امید باقی نہ رہی۔ پامپی لیت ولعل میں مصروف تھا۔ بظاہر اس کا عندیہ معلوم ہوتا تھا کہ انصاف کے ساتھ کارروائی کی جائے اور اُس کا بیان یہ تھا کہ یکم مارچ سے قبل مجھے قیصر کے صوبوں سے کوئی سروکار نہیں مگر اس تاریخ کے گزر جانیکے بعد میں پھر تامل نہ کروں گا۔ سینیٹ کے ارکین اُس کی رہنمائی کے منتظر تھے۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ اگر سینیٹ کے تصفیے پر کوئی ٹری بیون اعتراض (ویٹو) کرے تو

---

[1] ہرٹیس جنگ گال ہشتم ۵۲۔

باب ۶۵

کیا ہوگا۔ اُس نے جواب دیا کہ خواہ قیصر سینیٹ کے حکم کی تعمیل سے انکار کردے یا کسی ٹری بیون کے ذریعے سے حکم کے نفاذ کو روک دے دونوں حالتوں میں اُس کی یہ حرکت متمردانہ ہوگی۔ ایک دوسرے رکن نے کہا فرض کیجئے کہ قیصر کانسلی سے دست کش نہ ہو اور فوج کو بھی منتشر نہ کرے۔ پامپی نے جواب دیا اسی طرح آپ فرض کرسکتے ہیں کہ میرا بیٹا ایک چھڑی لے کر مجھے زد و کوب کریگا۔ پامپی کے ان اقوال[1] سے سامعین پر ایک خاص اثر ہوا اور لوگوں کو شبہہ ہوا کہ یا تو پامپی قیصر سے بگڑ بیٹھا تھا اور جمہوریت پسندوں کے سرغنوں کی امداد پر آمادہ ہوگیا تھا یا قیصر اپنے بعض اہم دعووں سے باز آنے والا تھا جس کا پامپی کو علم تھا۔ اسلئے ارکین کی ہمت بندھ گئی مگر انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ پامپی نے صورت معاملات کا غلط اندازہ کیا تھا اور ایک اندھا دوسرے اندھوں کا رہبر بن گیا تھا۔ کائی لیس کو ناز تھا کہ وہ اوہام سے بری ہے اور اُسے اطمینان تھا کہ کیوریو جو اس اہم مسئلے کے تصفیے کے بعد ٹری بیون ہوجائیگا قیصر کے دعووں کو رد کرنے میں اپنا پورا زور لگا دیگا۔ خوش مذاق کائی لیس در اصل نہ اپنے دوست کیوریو سے واقف تھا نہ خود اپنی ذات سے۔

سسرو صوبہ داری مجبوراً قبول کرتا ہے

(۱۱۹۲) پامپی جو ہر دو صوبجات ہسپانیہ کا پروکانسل اور ایک فوج مقیم اطالیہ کا سپہ سالار تھا اپنے صوبے کو روانہ ہونے کے زبانی وعدے کر رہا تھا۔ مگر اس وعدے کے ایفا کرنے کی طرف اس کا رجحان بالکل نہ معلوم ہوتا تھا۔ لیکن صوبہ داریوں کے متعلق جو جدید قانون اُس نے نافذ کرایا تھا اُس سے دوسرے لوگ مصیبت میں پھنس گئے تھے۔ صوبجات شام اور سلیسیا کے لیئے درجۂ کانسلی کے باحیثیت لوگوں کی ضرورت تھی اور قرعہ اندازی کے ذریعے شام بیبولس کے سپرد ہوا اور سلیسیا سسرو کے۔ یہ دونوں شہر کے رہنے والے تھے اور انھیں روما کو خیرباد کہنا نہایت شاق گزرا۔ دونوں کا تقرر صرف ایک ایک سال کے لیئے ہوا تھا مگر یہ

[1] سسرو (fam) ۸ / ۹ - ۱۰ میں کائی لیس کی تقریر دیکھو۔ میری رائے میں اس بیان میں شبہہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

باب

اندیشہ تھا کہ کوئی ایسے اسباب نہ پیدا ہو جائیں جن سے میعاد حکومت میں توسیع ہو جائے
سسرو [illegible] ہر وقت یہ کھٹکا لگا رہتا تھا۔ حال ہی میں نوجوان پی کراسس کی
موت سے آگروں کی مجلس میں ایک جائداد خالی ہوئی تھی جس پر اُس کا تقرر ہوا
تھا۔ اس تقرر سے اُسے بہت خوشی ہوئی۔ جمہوریہ[1] پر اُس نے حال ہی میں ایک
رسالہ لکھا تھا اور اس کے بعد قانون پر ایک رسالہ لکھا تھا گویا اب روما کا
ڈیماسِتھینیس ہونے کے علاوہ اب وہ روما کا افلاطون بھی ہو گیا تھا مگر
اہل روما کی خصائص اس میں اس قدر کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے کہ اُسکا علم
صرف ابتدائی اصول تک محدود تھا اور روما کے عہد زریں میں جو اُس کے قوانین
اور رسم و رواج تھے۔ ان میں اصلاح کی اُسے کوئی گنجائش نظر نہ آتی تھی۔ اہم واقعات
کے مرکزِ اعظم (روما) کو خیرباد کہنا اُسے کبھی اس قدر ناگوار نہیں ہو سکتا تھا شہر روما
ہی میں اُسے سیاسی اور قانونی کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں اور یہیں وہ اپنے
اہل شہر کے پیش نظر رہ سکتا تھا جو اُس کی گوناگوں قابلیتوں کی داد دیتے تھے
اپنے اعلےٰ اصول کو عمل میں لاکر حکومت کا ایک عمدہ نمونہ پیش کرنے کا اُسے موقع
حاصل ہو رہا تھا مگر اس سے بھی اُس کی طبیعت میں جوش نہ پیدا ہوا۔ مزید براں گو
صوبہ داری کے بے پایاں اقتدارات سے محکومین کو نفع پہنچانا فی نفسہٖ ایک نہایت
اچھا کام تھا مگر وہ کب یہ پسند کر سکتا تھا کہ ایک دور و دراز مقام میں جہاں اُس کا دل
نہ لگے اپنے محاسن ذاتی کا اظہار کرے۔ صوبۂ مفوضہ میں اُس کا تعلق زیادہ تر یا تو روما
کے حکام یا ساہوکاروں سے ہوتا یا رعایا میں یونانیوں سے یا ایسے مشرقیوں سے
جنھوں نے یونانی تمدن اختیار کر لیا تھا۔ روما کے ساہوکاروں اور حکام کے طرز عمل
کے متعلق اُسے سخت اندیشہ تھا اور یونانیوں کو وہ مثل دیگر اہل روما کے حقارت کی نگاہ

---

[1] ان دونوں رسالوں کا روما میں ۵۱ ق م میں عام چرچا تھا دیکھو Ad fam مختتم ۵۱ء میں کائی لیس کی تقریر اور شمٹ (Briefwechsel) صفحات ۱۱-۱۲

[2] ٹائرل اور پرسر کی "سسرو کی مراسلت" جلد سوم دیباچہ سسرو کی صوبہ داری پر عمدہ مضمون ہے جس میں پورے حوالے دیئے ہوئے ہیں۔

باب ۵۶

دیکھتا تھا گو یونانی خیالات کا اُس پر گہرا اثر تھا اور یونانیوں کا وہ مرہون منت تھا تجربے سے اب اُسے یہ معلوم ہونے کو تھا کہ ایک ایسے صوبہ دار کی راہ میں سخت مشکلات ہیں جو اہل صوبہ کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی روما کے حریص سربرآوردہ اشخاص کو برافروختہ کرنا پسند نہیں کرتا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اسے میدان جنگ میں فوج کی کمان کرنی پڑتی مگر اس میں اُسے کوئی عذر نہ تھا کیونکہ فوج کی کمان کرنے سے وہ جلوس فتح کا مستحق ہو جاتا جس کی اُسے بہت آرزو تھی۔ علاوہ ازیں اُسے ایسے نائب مل سکتے تھے جو فن حرب میں دخل رکھتے تھے اور اُس کے تحت میں اس قسم کے دو شخص تھے بھی یعنی اس کا قدیم رفیق سی پامپ ٹی نس اور خود اُس کا بھائی کوئنٹس سسرو جو گال کے محاربات میں بہت کچھ تجربہ حاصل کر چکا تھا البتہ اُس کی فوج کی تعداد قلیل تھی جس سے اُسے کچھ پریشانی تھی۔ اُس کے زیر کمان لیجنوں کے صرف بارہ ہزار سپاہی اور ۲۶۰۰ سوار تھے اور یہ بھی اندیشہ تھا کہ اُسے پارتھیوں کی یورش کی مدافعت کرنی پڑے اس لیئے اپنی فوج کو معرکہ آرائیوں کے قابل کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ اس میں متوسّل بادشاہوں کی امدادی فوج کو شریک کرے مگر اس قسم کے سپاہیوں کو کارگر بنانے کے لیئے وقت اور محنت کی ضرورت تھی صوبے کا رقبہ[1] بھی اس قدر وسیع تھا کہ اُس کا نظم و نسق ایک دشوار کام تھا اور اُس کی حدود میں کئی کوہستانی اضلاع تھے جہاں کے باشندوں سے ہر وقت اندیشہ رہتا تھا مگر رومی افواج کی مزید پلٹنوں کا حاصل کرنا بے سود تھا کیونکہ اس نازک موقع پر نہ تو سینیٹ نہ پامپی افواج کو باہر بھیج سکتے تھے اور ملک اطالیہ میں جن خطرات کے پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اُن کو مدنظر رکھ کر سلطنت کے مشرقی مقبوضات کو وہ معرض خطر میں چھوڑ دینے پر آمادہ تھے۔

سسرو کی مشکلات

(۳ ۹ ۱۱) جولائی ۵۱ء کے اختتام سے سسرو اپنے صوبے میں ایکسال تک

[1] اس صوبے میں جنوبی فریجیا کے تین انتظامی اضلاع کے علاوہ سلیسیا، قبرس، ایساریا، یا مفیلیا، پی سی ڈیا بھی شامل تھے اور صوبہ دار متوسّل ریاستوں خصوصاً کپاڈوسیا پر روماتی طرف سے نگراں تھا۔

برسر حکومت رہا۔ اس زمانے میں اُس نے جو خطوط لکھے تھے سب کے سب محفوظ
ہیں اور زمانۂ قدیم کے صحیح خطوط کا اس سے زیادہ کوئی دلچسپ مجموعہ ہم تک نہیں پہنچا
ہے۔ اس کے پیش رو اپیس کلاڈیس (اپی کلوڈیس کا بھائی) نے طبقۂ امرا
کے صوبہ داروں کے طرزِ عمل کے مطابق بد نصیب اہلِ صوبہ پر دل کھول کر ظلم کیا
تھا اور انھیں خوب لوٹا تھا۔ مگر ذی اثر لوگوں سے اُس کے گہرے تعلقات تھے مثلاً
حال ہی میں پامپی کے بڑے بیٹے کی شادی اُس کی بیٹی سے ہوئی تھی سسرو اُسکی دشمنی
سے ڈرتا تھا اس لیئے کلاڈیس کو ہموار کرنے کے لیئے کئی خوشامد آمیز خطوط لکھے
حالانکہ یہ محض زمانہ سازی تھی اور اپنے ایک دوست کو اُس نے نجی طور پر لکھا
تھا کہ کلاڈیس درندہ جانور سے بدتر ہے۔ صوبے کی محکوم اقوام کے ساتھ جو کچھ
معاملات ہوئے اُن میں سسرو نے اُن اعلیٰ اصول پر عمل کیا جو اُس کے ضمیر کے
مطابق تھے۔ اُن کے حقوق اور خصوصاً اُن جماعتوں کا اُس نے خاص لحاظ رکھا
جن کے اختیار میں مقامی قوانین کا نفاذ تھا۔ مقامی مالیات کے متعلق بھی اُسنے
تحقیقات کی اور کوشش کی کہ حکام قومی سرمایوں میں خورد برد نہ کرنے پائیں
جیسا کہ یونانی ممالک کے حکام کی عادت تھی۔ اہلِ معاملہ کو اُس کے پاس پہنچنے میں
دقت نہ ہوتی تھی اور ان پر وہ نظرِ عنایت رکھتا تھا۔ رشوت سے نہ صرف وہ
بذاتِ خود متنفر تھا بلکہ اُس کے سدِ باب کی بھی اُس نے کوشش کی اور اپنے ماتحتوں
کو اہلِ معاملہ سے رشوت لینے اور کج خلقی سے پیش آنے سے منع کر دیا۔ اوائل میں
اُسے ناز تھا کہ تدابیر مذکور میں اُسے کامیابی ہوئی ہے مگر چونکہ وہ ہر جگہ موجود نہ ہو سکتا
تھا اس لیئے میعاد حکومت کے اختتام کے قبل ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ اُس کی ہدایتوں
کی پوری تعمیل نہیں ہوئی۔ مگر حسب عادت اُسے اپنی پاکیزگی پر ناز کرنے کا موقع ضرور
تھا۔ بعض وقت اُسے کسی بستی کے مظلوم باشندوں کو ناواجبی قرضوں کے ادا کرنے پر
مجبور کرنا پڑتا تھا مگر اس کے ساتھ وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس قسم کے قرضوں کا ادا
ہونا صرف اس لیئے ممکن تھا کہ میں استحصال بالجبر سے احتراز کرتا تھا اہلِ مشرق اسکے
اس طرزِ عمل سے متعجب تھے اور کہتے تھے کہ "ہم یہ قرضے حضور ہی کی جیب سے ادا
کر رہے ہیں"۔ مگر کسی نے خوب کہا ہے کہ ظلم اور استحصال بالجبر سے پاک دامن ہونے پر

باتیں فخر و مباہات وہ صرف اُن خطوں میں کرتا ہے جو اُس نے اپنے خاص دوستوں کو لکھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ امرائے جمہوری کو اپنے طرزِ عمل کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اُس کی پاکبازی سے ایک طرف تو گویا معمر امراء کے اقبال پر اعتراض تھا اور دوسری طرف نوجوان امراء کے لیئے اُس کی پاکدامنی ایک ایسی مثال تھی جس کی پیروی کرنا اُنھیں ناگوار ہوتا تھا۔

حکام روما کی بداعمالیاں اور اہلِ صوبجات کے مصائب

(۱۱۹۴) اصل واقعہ یہ تھا کہ ایماندار صوبہ دار کو جن قبیح اثرات کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا وہ سب روما کی عام بے ایمانیوں سے پیدا ہوتے تھے اور یہ وہی روما تھا جس کے فراق میں پاکباز سسرو آہ وزاری کرتا تھا۔ اپیئیس کلاڈیس کی خواہش تھی کہ حسب معمول صوبے سے چند وفد روما جائیں اور وہاں اُس کی حکومت کی نرمی اور انصاف کا شکریہ ادا کریں سسرو کو معلوم ہوا کہ بدنصیب اہلِ صوبہ اس قدر مفلس ہو گئے ہیں کہ وہ وفدوں کا بار نہیں اٹھا سکتے اس لیئے اُس نے کوشش کی کہ وہ لوگ زیرباری سے بچ جائیں یا کم از کم اُن کا خرچ صرف اتنا ہی ہو جسے سولا نے قانوناً معیّن کر دیا تھا۔ مگر بالآخر اُسے چشم پوشی کرنی پڑی اور اس قبیح رسم کے روکنے میں اُس نے یہی پہلوتہی کی تاکہ روما واپس ہونے کے بعد کلاڈیس اور اُس کے دوست اُس سے ناراض نہ ہو جائیں۔ ممالک مشرقی کے بادشاہ اور صوبوں کے شہر سب روما کے ساہوکاروں کے پنجۂ ستم میں تھے سسرو نے جب کیاپاڈوشیا کے معاملات میں شاہ آریوبارزانیس کی حمایت کے لیئے دخل دیا تو اُسے معلوم ہوا کہ اُس کے کام کا ابھی صرف آغاز ہوا ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ اس بادشاہ نے اپنے ابتدائی ایام کی پریشان حالیوں میں بروٹس اور پامپی سے رقوم خطیر قرض لی تھیں اور غریب سسرو کا یہ فرض تھا کہ نہ صرف قرضدار بادشاہ کو اُس کے تخت پر بحال رکھے مگر زبردست قرضخواہوں کے لیئے مصیبت انگیز سود بھی وصول کرے۔ اس قسم کے جن معاملات سے سسرو کو سابقہ پڑا اُن میں شرمناک ترین[1] قبرص کا معاملہ تھا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ بروٹس جب اپنے ماموں کیٹو کا نائب ہو کر قبرص میں گیا تو

[1] سسرو ایڈ اٹی کم پنجم ۲۱ ششم ۱/۲۔

باب ۵

اُسے اپنا روپیہ قرض پر لگانے کا موقع ملا۔ جزیرۂ مذکور کے الحاق کے بعد اہل روما کی سخت گیریوں کی وجہ سے اُس کے باشندوں کو قرض لے کر اُن کے مطالبات پورے کرنے پڑے۔ سنہ ۱ کے قانون گابی نیا کی رو سے اہل صوبجات کو روما میں قرض لینے سے منع کیا گیا تھا۔ مگر بروٹس نے گماشتوں کے ذریعے قرض دیا اور خود پس پردہ رہا اور چونکہ یہ معاملے خلاف قانون تھے اس لیئے اُس نے نہایت کڑا سود لگایا اور اُنھیں شرائط پر اصل رقم کو قرضداروں کے پاس رہنے دیا مگر قرضدار برخلاف اس کے اصل رقم ادا کرنا چاہتے تھے اور سود پر معترض تھے۔ ایک شخص مسمی اسکاپ ٹیس نے سسرو کے پاس حاضر ہو کر بیان کیا کہ سالا میس واقع قبرس کے باشندے میرے قرضدار ہیں اور بروٹس کا ایک سفارشی خط بھی پیش کیا۔ سسرو نے قرضے کے وصول کرنے میں امداد دینے کا وعدہ کیا مگر اسکے بعد اُس شخص نے پری فیکٹ مقرر کیئے جانے کی درخواست کی۔ لیکن سسرو نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا تھا کہ جو لوگ خانگی کاروبار میں مصروف ہوں اُنھیں کسی قسم کا سرکاری اقتدار عطا نہ کیا جائے اس لیئے اسکاپ ٹیس کو امداد کے وعدے پر قانع رہنا پڑا۔ اس کے بعد سسرو نے دونوں فریقوں کا مقابلہ کر کے اہل سالا میس کو قرضہ ادا کرنے کا حکم دیا اور اسکاپ ٹیس کے خلاف اُس کی شکایتوں کی سماعت نہ کی بالآخر سسرو نے سختی کرنے کی دھمکی دی جس سے خائف ہو کر اُنھوں نے رقم ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اس رقم کا ادا کرنا اُن کے لیئے بہت مشکل ہوتا اگر سسرو نے دوسرے صوبہ داروں کے برعکس استحصال بالجبر سے اپنا دامن پاک نہ رکھا ہوتا۔ اس کے بعد سود واجب الوصول کا حساب کیا گیا۔ سسرو نے اعلان کر دیا تھا کہ ۱۲ فی صدی سے زیادہ شرح سود کو وہ تسلیم نہ کرے گا۔ اہل سالا میس اس شرح سے سود ادا کرنے کو تیار تھے مگر حسب اندراج دستاویز اسکاپ ٹیس ۴۸ فیصدی کا مطالبہ کرتا تھا۔ سسرو نے اپنے حکم کی تعمیل کرانی چاہی مگر اسکاپ ٹیس نے سینیٹ کا ایک حکم سنہ ۵۶ کا پیش کیا جس میں سالا میس کے صوبہ دار کو ہدایت کیگئی تھی

ۛ فقرات ۳، ۱۲۷، ۱۹۹، ۲۲۸، ۲۳۹ ملاحظہ ہوں۔

باب ۶

دستاویز کی شرائط کے لحاظ سے فیصلہ کرے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ سینیٹ نے اس معاملے کے متعلق دو حکم صادر کیئے تھے اور بروٹس اور اُس کے دوستوں کے او سے قرضے کی طرف سے اطمینان حاصل کر لیا گیا تھا گو قرضے کی وصولی کی دشواری کے لحاظ سے شرح سود ۴۸ فی صدی رکھی گئی تھی سیسرو نے سینیٹ کے حکم کی یہ تعبیر کی کہ حکم مذکور کے لحاظ سے قرضہ تو واجب الادا ہو گیا تھا مگر ۱۲ فی صدی شرح سود سے متعلق اُس نے جو حکم نافذ کیا تھا اُس کی تنسیخ لازم نہ آتی تھی۔ اسکے بعد اسکاپ ٹیس نے یہ دعوے کیا کہ اصل رقم ۲۰۰ سکۂ ٹیلنٹ تھی مگر اہل سالامیس نے بہ آسانی ثابت کر دیا کہ یہ رقم دراصل ۱۰۶ ٹیلنٹ تھی لیکن اسکاپ ٹیس نے اس رقم کو لینے سے انکار کر دیا اس لیئے اُنھوں نے درخواست کی کہ اُنھیں اس رقم کو کسی مندر میں جمع کر دینے کی اجازت دی جائے تاکہ سود کے مزید بار سے وہ بچ جائیں لیکن چونکہ دراصل سود ہی سے نفع تھا اس لیئے اسکاپ ٹیس نے سسرو سے التجا کی کہ فیصلہ ملتوی کر دے اور سسرو نے اُس کی درخواست منظور کر لی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک سیرت صوبہ دار بھی اپنی رعایا کے لیئے زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا تھا کہ بالآخر حق پر عمل کرنا کچھ روز کے لیئے ملتوی کر دے اور اپنے کسی ناحق شناس جانشین کو ناانصافی کرنے کا موقع دے لیکن چند روز کے بعد معلوم ہو گیا کہ اسکاپ ٹیس کی حیثیت محض ایک گماشتے کی تھی اور اصل قرضخواہ بروٹس تھا سسرو کو اس امر سے واقف ہو کر نہ صرف تعجب بلکہ سخت صدمہ ہوا اسکاپ ٹیس نے اب ایک دوسرا خط پیش کیا جس میں بروٹس نے جو محاسن انسانی کا بہترین نمونہ اور روما کی نئی پود کا مایۂ ناز خیال کیا جاتا تھا اقبال کیا کہ اصل قرضخواہ وہی ہے اور درخواست کی کہ اسکاپ ٹیس کو پری فیکٹ مقرر کر دیا جائے اپیس کلاڈیس نے بھی اسے پری فیکٹ مقرر کیا تھا اور سواروں کا ایک دستہ بھی اس کے ساتھ کر دیا تھا جن سے اُس نے قرضوں کے وصول کرنے میں کام لیا تھا اور ایک دفعہ سالامیس کی مقامی سینیٹ کو اُن کے اجلاس کے مکان میں بند کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے پانچ بھوک سے مر گئے اور غالباً باقی ماندہ اراکین نے اُس کے مطالبات کو پورا کر دیا اس معاملے کی بہت شہرت تھی اور سسرو نے صوبہ دار مقرر ہوتے ہی سواروں کے

باب ۴

اس دستے کو واپس بلالیا۔ اب بھی اُس نے ہمت کرکے پروئنس کی درخواست کو رد کر دیا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ وہ اپنے ان افعال کی داد ایٹی کس سے چاہتا تھا جو دوسروں سے بہتر نہ تھا اور جس نے اُسے لکھا کہ اسکاپٹیا میں کوکم از کم پچاس سوار دیدے۔ سسرو کو اس سے سخت رنج ہوا کیونکہ ایٹی کس اُس کا دوست ہوا تھا اور اُس کے رسالے ڈی ری پبلیکا کے اعلیٰ خیالات سے بہت خوش ہوا تھا مگر اب وہ خود اس رسالے کے مصنف کو اسکے اصول سے منحرف ہونے پر آمادہ کر رہا تھا مگر واقعہ یہی تھا اور غالباً کیٹو بھی ایٹی کس سے زیادہ اُسکی اخلاقی تائید نہ کرتا۔

اصول اور عمل

(۱۱۹۵) سسرو ایام صوبہ داری میں جن مشکلات میں مبتلا رہا اُن کا ہم تفصیل کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں۔ استحصال بالجبر سے محترز رہنے سے بھی مقدموں کے شکنجوں سے بچنا یقینی نہ تھا کیونکہ ممکن تھا کہ دشمن جھوٹا مقدمہ قائم کردیں جھوٹے گواہوں کی بھی کوئی کمی نہ تھی اور بے گناہ لوگوں کو اس کے قبل سزا ہو چکی تھی۔ علاوہ ازیں ہر جوری جو مقرر ہو اُس میں ایسے لوگ ضرور شریک رہتے تھے جن کو صوبجات میں استحصال بالجبر سے راست راست یا بالواسطہ تعلق رہتا تھا۔ یہ بھی لطف تھا کہ وہی شخص[۲] جو کسی صوبہ دار کو خلاف قانون وصولیوں سے چشم پوشی کرنے پر آمادہ کرتا کچھ روز کے بعد خود کوشش کرتا کہ اُس صوبہ دار کو اُسی قانون کی رد سے سزا دلائے جس کی خلاف ورزی وہ کرنا چاہتا تھا۔ ساہوکار لوگ خواہ وہ امرائے سینیٹ ہوں یا طبقۂ ایکوائٹ کے افراد مالی معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور ایک ایسے تمدن میں جس کی بنا غلامی پر ہو اور جہاں اسیران جنگ کو غلام بنا کر بیچ ڈالنے میں کوئی عار نہ ہو مفتوح اقوام کے ساتھ انسانیت کا سلوک کرنا ایک ایسا فعل تھا جو پسندیدہ نہ خیال کیا جا سکتا تھا۔ علاوہ ازیں ایسے لوگ بھی جنھیں اپنے خصائل حمیدہ پر

---

[۱] مارٹیل اور پرسر کیٹو کے ذرا خلاف ہیں مگر اس حد تک ہم بھی اُن کے ہمخیال ہیں۔

[۲] اُس کے جوری میں شریک کیے جانے پر اعتراض ہو سکتا تھا مگر اس صورت میں وہ اپنے ذاتی اثر سے درپردہ کام لے سکتا تھا۔

باب ۳

نا راضی تھا۔ وہ سب سے لوگوں سے ایسے کام کرنے کی درخواست کرتے تھے جنھیں کرنا وہ خود
ناپسند کرتے ہوں سسرو روما کے اکابرین کی طرف سے قرضخواہوں پر ظلم کرنا بذات خود
ناپسند کرتا تھا اور جب ہو سکتا تو پہلو تہی کرجاتا مگر تاہم اس نے خود ایشیا کے صوبہ دار
سے تحریراً[1] ایک شخص مسمی کلوڈیس کے لیئے یہی خدمت انجام دینے کی درخواست کی جو
پامپی کا گماشتہ تھا۔ یہ بیان کرنا محض غیر ضروری ہے کہ اس کے تعلقات اپنے
صوبے کے وصول کنندگان محاصل سے نہایت خوشگوار تھے۔ استحصال بالجبر سے وہ
بذات خود احتراز کرتا تھا اور مقامی بدمعاشوں کو بھی اس نے خیانت سے باز رکھا
اور یہ اعلان[2] کردیا کہ اگر قرضے ایک خاص تاریخ تک ادا کردیئے جائیں تو شرح سود
۱۲ فی صدی رہیگی۔ تدابیر مذکور کا مجموعی اثر یہ ہوا کہ اکثر بستیاں اپنے ادا کرنے پر
قادر ہو گئیں اور بہت کچھ بقایا وصول ہو گیا۔ اس طور پر اس نے ان حصہ داروں
کو خوش کردیا جنھوں نے اہل سلیسیا کو قرضے دیئے تھے اور اپییس کے مظالم
کی بھی تلافی کردی جس کے خلاف انصاف فیصلوں کی تنسیخ میں اس نے بہت کچھ
وقت صرف کیا۔ فوجی معاملات میں بھی اس کا کچھ وقت صرف ہوا۔ سنہ ۵۱ء کے
موسم سرما میں پارتھیوں کی پیشقدمی سے اسے کچھ پریشانی ہوئی۔ متوسل بادشاہوں
خصوصاً ڈیوٹارس ریئس گلاٹیا کی امداد سے اس نے حسب مقدور حملے کو دفع کرنے
کی تیاری کی اور اس پر اسے بہت ناز تھا۔ کیسیس نے دشمن کو سخت نقصان کے ساتھ
شام سے بھگا دیا مگر سسرو نے اس کی اس خدمت کو تسلیم نہ کیا۔ بولس جب صوبہ دار
ہوا تو اسے پارتھیوں کی طرف سے کوئی پریشانی نہ ہوئی کیونکہ وہ خاندانی جھگڑوں
میں خود مبتلا تھے۔ اواخر سال میں سسرو نے کوہ امانس کے سرحدی ضلع کے
باغی پہاڑی اقوام کی سرکوبی کے لیئے ایک خفیف سی معرکہ آرائی کا سامان کیا۔ ایک
مستحکم مقام پنڈری نی سس پر اس نے محاصرہ کرکے قبضہ کرلیا۔ مال غنیمت اسنے

---

[1] سسرو (Ad fam) ۱۳، ۵۶ اور ۱۳، ۹۶ - ۶۵ مسٹر فاولر (تمدنی زندگی صفحہ ۷۸) کا
خیال ہے کہ تجھی نیا کے ایک معاملے میں سسرو خود بھی حصہ دار تھا۔
[2] سسرو اٹیکم ششم ۱، ۱۶۔

باب ۶

اپنے سپاہیوں کو دیدیا اور اسیروں کو فروخت کرکے روپیہ خزانے میں جمع کردیا۔ بہادر سپہ سالار (سسرو) کی جس کے قابل نائبوں نے یہ فتح حاصل کی تھی اُسکے سپاہیوں نے بطور امپراطور سلامی اُتاری اور اُس وقت سے جلوس فتح کی اُسے آرزو ہوگئی جو اُسے کبھی حاصل نہ ہوا۔ اُس کے اعزاز میں شکرانہ ادا کیا گیا مگر اُسکی بھی کیٹو نے مخالفت کی۔

سسرو کی روانگی روما کو

(۱۱۹۶) سسرو نے صوبے کے انتظام میں اس قدر کفایت شعاری اور ایمان داری سے کام لیا تھا کہ جب وہ اگست سنہ ۵۰ ق م کے اوائل میں صوبے سے روانہ ہوا تو وہ رقم بھی پوری صرف نہ ہوئی تھی[1] جو سینیٹ نے اُس کے لیے منظور کی تھی اور افیسس کے ایک بنک میں اُس نے باقی ماندہ رقم جمع کردی۔ سلطنت کے روپیے کا صحیح اور صاف حساب پیش کرنے میں کیٹو بھی اُس سے بازی نہ لیجا سکا۔ زمانہ کا حکم میں وہ اپنے خانگی مالی معاملات سے بہت پریشان رہا۔ قیصر کا وہ سیاسی معاملات میں مخالف ہو رہا تھا اس لیے وہ اُس کا مقروض ہونا پسند نہ کرتا تھا اور اُسکی بیوی کے داروغہ فیلوٹی مس نے بھی بے ایمانی پر کمر باندھ لی تھی۔ اسکا دوست کائی لیس بار بار اُس سے فرمائش کرتا تھا کہ اہل صوبہ سے چیتے زندہ پکڑوا کر انھیں تماشوں کیلئے روما روانہ کرے۔ اس قسم کی فرمائشیں غیر معمولی نہ تھیں مگر سسرو اُن کی تعمیل سے پہلو تہی کرتا تھا کیونکہ اہل صوبہ یوں ہی محاصل کے بار سے دبے جاتے تھے۔ سسرو کو اندیشہ تھا کہ کہیں سنہ ۵۰ ق م کے اوائل میں لوند کے مہینے کے داخل کردینے سے اُسکی میعاد میں توسیع نہ ہو جائے مگر لوند کا مہینہ داخل نہیں کیا گیا اور جنتری کی وہی ابتر حالت رہ گئی۔ اُس کی جلا وطنی کے ایام بالآخر ختم ہو گئے اور حکومت صوبہ کے بار سے سبکدوش ہو کر وہ وطن کو روانہ ہوا۔ صوبے کو اُس نے اپنے نوجوان اور خودپسند کوئیسٹر سی کائی لیس کالڈس کے زیر نگرانی چھوڑ دیا۔ سسرو کو خیب

---

[1] باقی ماندہ رقم میں سے اُس نے کچھ تو اپنے کوئیسٹر کو روزمرہ کے اخراجات کے لیے دیدی اور باقی خزانے میں داخل کرادی جس سے اُس کے اسٹاف کو سخت رنج ہوا۔ وہ لوگ چاہتے تھے کہ سب روپیہ آپس میں تقسیم کرلیں۔ ایڈ فیملی ام ہفتم ۱/۶۔

باب ۵

معلوم تھا کہ یہ شخص حکومت کا اہل نہیں مگر اس کا تقرر حسب انتظام سابق تھا اور اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے تو اُس پر الزام نہ آسکتا تھا۔ اس معاملے میں بھی سسرو کی نگاہ روما پر لگی ہوئی تھی۔ اُسے بذات خود اپنی کارگزاری پر پورا اطمینان تھا اُسے اگر یہ معلوم ہوتا کہ زمانۂ مابعد میں اُس پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ جس صوبے پر اُسنے حکومت کی تھی اُس کے نظم و نسق میں اُس نے کوئی مستقل اصلاح نہیں کی تو اُسے سخت تعجب ہوتا۔ یہ بھی اسے قرین قیاس نہ معلوم ہوتا کہ اُس کی حکومت صوبہ کا قیصر کی حکومت سے مقابلہ کیا جائیگا اِلّا اس صورت کے کہ اس مقابلے سے قیصر کی حکومت کے نقائص ثابت کیئے جائیں۔ یہ مقابلہ دیگر امور میں بھی مفید نہیں ہے مگر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہیں دو طرح کے مطمع نظر سے سابقہ پڑا ہے۔ سسرو کی سیاسی مصالح کی بنیاد ایام گزشتہ میں تھی اور قیصر کے مستقبل میں سسرو کو اب تک باوجود پے در پے مایوسیوں کے امید تھی کہ جمہوریہ کے نقائص اور استقام دور ہو جائیں گے اس لیئے وہ جمہوریہ کے آثار باقیہ کو محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔ برخلاف اس کے قیصر کو یقین کامل تھا کہ موجودہ نظام حکومت بالکل کھوکھلا ہو گیا ہے اس لیئے اُس کی بقا کی تدابیر کرنا وہ اپنا فرض خیال نہ کرتا تھا کیونکہ نظام مذکور کے تحت میں صوبجات اپنے ذرائع سے خالی ہو رہے تھے مگر اس میں سلطنت کو نفع نہ تھا بلکہ صرف چند افراد کو جو اس مال غنیمت کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ جمہوریہ کا بذات خود اپنے نظام کی اصلاح کرنا قیصر کے خیال میں بالکل محال تھا۔ اگر اصلاح کا عمل میں آنا ممکن تھا تو ایک ایسے شخص کے ہاتھوں سے جو زمانہ دراز تک مسلسل اعلےٰ اقتدارات رکھتا ہو۔ کسی خاص صوبے میں بھی صوبہ دار دیرپا اصلاح نہ کر سکتا تھا کیونکہ اُس کی میعاد حکومت صرف یک سالہ ہوتی تھی اور جو صوبہ دار زیادہ عرصے کے لیئے برسر حکومت رہنا چاہتے تھے بلا استثناء وہی لوگ تھے جن کی حرکتوں سے اصلاح کی ضرورت پیدا ہوتی تھی۔ مزید براں جب تک کہ حکمراں اور تجارت پیشہ طبقات میں یکجہتی تھی کوئی اصلاح عمل میں نہ آسکتی تھی سوائے اس کے کہ شمشیر سے کام لیا جائے سسرو کی ہمیشہ یہ کوشش رہی تھی کہ طبقات مذکور کے اتحاد کو پختہ کر دے اور اب

سلہ مانڈیل اور پرسر جلد سوم صفحات ۱۷، ۱۸۔

باب

اس اتحاد نے اس قدر زور پکڑ لیا تھا کہ اگر قیصر اس کا قلع قمع نہ کر دیتا تو یہ اتحاد اس کی تباہی کا باعث ہوتا۔ یہ اظہر من الشمس ہے کہ سسرو مند تو اُس زمانے کی خرابیوں کے اصلی اسباب تک پہنچ سکتا تھا اور نہ سال زیر بحث کے قضیے کی کوئی واقعی صورت نکال سکتا تھا۔ قضیے کی صرف ایک ہی صورت ممکن العمل تھی جسے قیصر نے پیش کیا مگر سسرو کو وہ پسند نہ آئی۔ سسرو کی یہ کمزوری قابل معافی ہے اور جن لوگوں کو مغلوب فریقوں کے حامیوں کے ساتھ ہمدردی ہے وہ اُس کی اس کمزوری کو پاکبازی پر محمول کریں گے؛

پالس اور کیوریو

(۱۱۹۷) جس زمانے میں کہ سسرو اپنے خیالات کے مطابق اپنے فرائض کو انجام دے رہا تھا گو اُس کا کوئی نتیجہ نہ تھا، روما میں صورت حال میں سرعت کیساتھ تغیر ہو رہا تھا۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ سینیٹ نے بہت سے قوانین یا احکام نافذ کیے بلکہ یہ کہ جانشینی کے اہم مسئلے کے متعلق مدبروں کے خیالات میں درپردہ تغیر ہو رہا تھا۔ جو لوگ بذات خود روما میں موجود تھے انھیں ابھی کچھ روز تک معلوم نہ ہوا کہ پس پردہ کیا ہو رہا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ فریقین صرف ایک حد تک باہدیگر رعایت کر سکتے ہیں مگر ان رعایتوں سے کسی فریق کو اطمینان نہ ہوگا اس لیئے یکے بعد دیگرے اعتدال پسند لوگوں نے بھی آنے والی جد و جہد میں بطور کسی فریق کے طرفدار کے شریک ہونے کا تہیّہ کرنا شروع کر دیا۔ ۵۱ء کے اواخر میں قیصر ایک زبردست چال چلا کیونکہ وہ کب پسند کر سکتا تھا کہ اسکے دشمن اُسے پامال کر دیں۔ گال کا سیم و زر اُس کے ہاتھ میں تھا اور روما کے اکثر اہل سیاست بندۂ زر تھے اس لیئے اُس نے منتخب شدہ کانسل پالس اور منتخب شدہ ٹری بیون کیوریو کو رشوت دے کر اپنا طرفدار بنا لیا۔ پالس سے قیصر کے تعلقات کچھ عرصے سے تھے اور غالباً اُس کو ہموار کرنے میں زیادہ روپیہ صرف ہوا۔ قیصر نے کیوریو کا قرض ادا کر دیا اور فریق غالب کا طرفدار ہونے میں بھی اُسے نفع کی امید تھی۔ جمہوریت پسندوں پر یہ ایک بغلی گھونسا تھا کیونکہ کیوریو پر اب تک انھیں اعتماد تھا۔ اب وہ عوام پسندوں کا طرفدار بن کر سیاسی اکھاڑے میں آیا اور اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی کئی تجویزیں اُس نے ایسی پیش کر دیں جنکی

باب ۵۳

ضرور مخالفت ہوتی۔ اور اس مخالفت سے اُسے موقع مل جاتا کہ علانیہ قیصر کا طرفدار بن جائے۔ تجاویز مذکور میں دو بالخصوص قابل لحاظ تھیں۔ ایک کا منشاء یہ تھا کہ کیمپینیا کی اراضی کا مسئلہ دوبارہ معرض بحث[1] میں لایا جائے اور دوسری نیومیڈیا کے الحاق سے متعلق تھی۔ پہلی تجویز سے پامپی کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُسکے جاں باز سپاہی بے دخل کر دیئے جائیں اور اُن کی زمینیں قیصر کے سپاہیوں کو مل جائیں۔ دوسری تجویز سے شاہ جوبا پر حملہ کرنا مقصود تھا جو پامپی کے متوسلین میں تھا اور جس کے باپ ہمپ سال کو اُسنے تخت نشین کیا تھا۔ تجاویز مذکور کو پیش کرنے کے متعلق متعدد لاطائل وجوہ بیان کی گئیں مگر جمہوریت پسندوں کو ان تجاویز کی مخالفت کے سوا چارہ نہ تھا۔ وقت بہت کم رہ گیا تھا کیونکہ یکم مارچ کو جانشینی کے مسئلے پر بحث ہونے کو تھی اور پجاریوں نے لونڈ کا مہینہ بڑھانے سے انکار کر دیا تھا۔ کیوریو نے چند اور تجاویز پیش کرنے کا بھی قصد ظاہر کیا جنمیں سے ایک شہر کی فراہمی غلہ[2] سے متعلق تھی اور موجودہ انتظامات کے مقابلے میں شہر کے مفلس و قلاش باشندوں کے حق میں زیادہ مفید تھی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کیوریو قیصر کے اس طرز عمل کی تجدید کرنا چاہتا تھا جس سے مقصود عوام کو خوش کرنا تھا اور یہ بھی یقینی ہے کہ اس سال دسمبر کے مناقشات میں عوام نے جو کچھ ضد سے شکستہ خاطر نظر آتے تھے کیوریو کے ساتھ بحیثیت قیصر کے حامی ہونے کی علانیہ ہمدردی ظاہر کرنی شروع کر دی تھی۔

یکم مارچ کا مباحثہ۔ پامپی کی علالت

(۱۱۹۸) اب ہم اس جد و جہد کی اس نوبت پر پہنچ گئے ہیں جبکہ فریقین کی چالوں[3] کا منشا صرف یہی ہے کہ فریق مخالف کو خطاکار ثابت کریں فریقین میں

---

[1] سسرو (Fam) ہشتم ۱۱-۳-۴ میں کائی لیس کی تقریر۔

[2] ،، ،، ،، ،، ،، ۶-۵ ،، ،، ،، ،،

[3] واضح رہے کہ نشانات حکومت (Fasces) اور صدارت کی دونوں کانسلوں میں تقسیم حسب ذیل تھی۔ پالس کو جنوری، مارچ، مئی، جولائی، ستمبر کے مہینے ملے تھے اور مارسلس کو فروری، اپریل، جون، اگست، اکتوبر اور دسمبر کے سلسلۂ واقعات کا پتہ چلانے میں یہ تقسیم نہایت اہم ہے۔

کسی بات کو درگزر کرنے پر آمادہ نہ تھا، دونوں موقع کے منتظر تھے۔ یکم مارچ کا فیصلہ کبھی ختم نہیں ہوا کیونکہ کانسل پالس نے اُسے ملتوی کر دیا[1] اور اُس کی اس دیوانہ وار حرکت کو بھی بعض لوگ ایک زبردست چال خیال کرتے ہیں۔ ہم تصریح کے ساتھ بیان کر چکے ہیں کہ مصالحت پر اپنی آمادگی ظاہر کرنے کے لئے قیصر کی علیحدگی کی تاریخ کو یکم مارچ ۴۹ ق م سے ۱۳ نومبر تک ملتوی کرنے کو راضی تھا مگر وہ ہرگز یہ نہ چاہتا تھا کہ قیصر بیدو کانسلی سے راست بار دیگر کانسل مقرر ہو جائے۔ مگر قیصر کو اس انتظام سے اطمینان نہ ہو سکتا تھا کیونکہ درمیانی وقفے میں اُس کے دشمن اُس پر مقدمہ قائم کر سکتے تھے۔ مگر پامپی کی تجویز اعتدال پر مبنی نظر آتی تھی اور اس سے یہی ثابت[2] ہو جاتا ہے کہ کیوریو عام مجمعوں میں تقریر کر کے شورش پیدا کر رہا تھا مگر کیوریو نے اپنی تقریریں جاری رکھیں اور موجودہ نزاع کا بانی پامپی کو قرار دیا جس نے ۵۵ ق م کا قانون نافذ کر کے قیصر کی میعاد میں توسیع کی تھی۔ اس طور پر گو وہ قیصر کے خلاف میں تقریر کر رہا تھا مگر درحقیقت پامپی کے خلاف میں اُس کی تائید کر رہا تھا۔ پامپی کی صحت اُس وقت خراب تھی۔ اپریل میں وہ روما سے کمپینیا چلا گیا جہاں اُس کی حالت[3] اور بھی خراب ہو گئی اور کچھ روز تک وہ نیپولس میں رہا جہاں اُس کی حالت اور بھی ابتر ہو گئی اور جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اس اثناء میں سینیٹ میں فضول جھگڑوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کیوریو کا اب یہ کام رہ گیا تھا کہ ہر طرح سے شور و شر پیدا کرے اور ہر چیز سے اُس کا کام نکل جاتا تھا۔ مثلاً سسرو کی فتوحات کی خوشی میں شکرانہ ادا کرنے کی تحریک کی اُس نے مخالفت کی۔ اُس نے تحریک مذکور کو روک دیا مگر پالبس کی درخواست[4] پر اُسے منظور ہو جانے دیا جس سے لوگوں نے نتیجہ نکالا کہ اب وہ قیصر کا طرفدار ہو گیا ہے۔ اب اُس نے اپنے دکھاوے کی تجویزوں کو چھوڑ دیا اور قیصر کی واپسی کی تحریکوں کی مخالفت شروع کر دی اس کے متعلق اب ایک تیسری[5] تجویز پیش ہوئی تھی یعنی قیصر

---

[1] (Ad fam) ہشتم ۲، ۳ میں K ائی لیس کی تقریر۔

[2] جوونیل دہم ۲۸۳ - ۲۸۶ پر میئر کا حاشیہ

[3] سسرو (Fam) ہشتم ۱۱، ۲ - ۳

[4] قیصر یکم (۹) کے الفاظ سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اُس نے جنوری ۴۹ ق م میں شکایت کی

باب

یکم جولائی کو مستعفی ہو جائے اور فوراً روما میں آکر کانسلی کا امیدوار ہو مگر اس تجویز سے
بھی قیصر کی دقتیں رفع نہ ہوتی تھیں اس لئے کیوریو نے اس تجویز پر اعتراض شروع
کر دیا اور ظاہر کیا کہ مصالحت کی صرف ایک ہی صورت ہو سکتی تھی یعنی دونوں رقیب
سپہ سالار اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں اور اپنی افواج کو منتشر کر دیں عوام نے
کیوریو کی اس تجویز کو بہت پسند کیا مگر جمہوریت پسندوں میں مقبولیت نہیں ہوئی
سینیٹ میں ایک قرارداد کیوریو پر دباؤ ڈالنے کے لئے پیش ہوئی جس کا منشاء
یہ تھا کہ دوسرے ٹریبیون کیوریو کو مخالفت سے باز آنے پر آمادہ کریں مگر اس کوشش
میں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ سینیٹ ابھی تک علانیہ نفاق کے لئے تیار نہ تھی اور اسلئے
یہ تجویز نامنظور ہو گئی۔ اس طرح بحالت موجودہ سب کام رک گئے جس سے قیصر
کو نفع تھا۔ لیکن پامپی نے ایک خط لکھا جس سے پھر کارروائی شروع ہو گئی۔
اس خط میں اس نے لکھا کہ اگر سینیٹ کی مرضی ہو تو میں اپنی میعاد کے ختم ہونے سے قبل
مستعفی ہو جاؤں اور روما میں واپس آنے کے بعد بھی اس نے یہی عندیہ ظاہر
کیا۔ لیکن کیوریو نے عام مجمعوں میں اپنی تقریروں میں ثابت کر دیا کہ یہ وعدہ محض
زبانی تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اس تجویز کو باقاعدہ پیش کر کے اسے واجب العمل
کرنے کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ عوام نے کیٹو کی ایک نہ سنی کیونکہ وہ قیصر کے
گرویدہ تھے اور انھوں نے کیوریو کے اس دعوے کی تائید کی کہ دونوں سرداروں
کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔

انتخابات
سنسروں کا تقرر

(۱۱۹۹) روما میں پامپی کے واپس آنے کے قبل بِبولس کا ایک مراسلہ
آیا تھا جس میں اس نے پارتھیوں کے ایک دوسرے حملے کا اندیشہ ظاہر کیا تھا
جس سے مشرق کو امدادی افواج روانہ کرنے کا مسئلہ زیر بحث ہو گیا۔ ۱۰ مئی کے جلسے
میں کیوریو نے کوئی کارروائی نہ ہونے دی مگر جون میں وہ مخالفت سے باز آ گیا اور
یہ طے پایا کہ پامپی اور قیصر دونوں ایک ایک لیجن مشرق روانہ کرنے کے لئے دیدیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کہ پامپی کے طرفدار اسے یکم [illegible] کی بجائے یکم جنوری سنہ ۴۹ روما میں [illegible]
بلانا چاہتے تھے دیکھو سسرو (Ad [illegible]) ۱۴،۱۲،۳۔ لانگ تاریخ قدیم روم ۳۹۴

باب ۶

پامپی نے اُس لیجن کو نامزد کیا جو اُس نے قیصر کو عاریتہً دیا تھا۔ قیصر نے اس لیجن کو واپس کر دیا اور اپنا ایک لیجن بھی بھیج دیا۔ اس طور پر وہ ایک نازک موقع پر دو لیجن اُس کی کمان سے نکل گئے مگر واد دیتے وقت اُس نے انھیں خوش رکھنے کے لیئے خوب انعام واکرام دیا۔ لیکن چونکہ شام کو روانہ کیئے جانے کے لیئے کوئی فوری انتظام نہ ہو سکتا تھا اس لیئے یہ لوگ اطالیہ ہی میں رہ گئے اور اس اثناء میں پارتھیا کی طرف سے جو خطرہ تھا وہ جاتا رہا۔ قیصر کے طرفداروں کا بیان تھا کہ ان دونوں لیجنوں کو مشرق بھیجنا مقصود ہی نہ تھا اور ان لیجنوں کی بجائے اپنے اور دو لیجن بھرتی کر لیئے۔ جون کے آغاز میں کانسل ایم کلاڈیس مارکیلس نے جانشینی کے مسئلے کو پھر چھیڑا اور اُس نے سینیٹ[1] کو آمادہ کرنا چاہا کہ ٹری بیونوں (کیوریو) پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ مجوزہ حکم کو روکنے سے باز رہے۔ مگر سینیٹ کی تعداد غالب جنگ سے خائف تھی اس لیئے ایک اجلاس کامل میں اس تجویز کو رد کر دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی اثناء میں پامپی باوجود دیار ہونے کے روما واپس آیا اور سینیٹ میں ایک[2] فریب آمیز تجویز پھر پیش کی۔ کیوریو کو خوب معلوم تھا کہ اگر یہ تجویز کارگر ہوگئی تو اس کے نتائج کس قدر خطرناک ہوں گے اس لیئے اس تجویز کو اُس نے بے ایمانی پر مبنی قرار دیا اور اصرار کیا کہ پامپی اور قیصر دونوں باضابطہ استعفا پیش کریں۔ اُس نے ایک تحریک یہ بھی پیش کی کہ اگر یہ دونوں اس حکم کی تعمیل نہ کریں تو دشمن قوم قرار دیئے جائیں اور حکم کی تعمیل کرانے کے لیئے افواج بھرتی کی جائیں۔ اس تحریک کا کوئی نتیجہ نہ ہوا مگر پامپی برافروختہ ہو کر روما سے چلا گیا اور مطالبہ کیا کہ اُس نے جو لیجن قیصر کو عاریتہً دیا تھا وہ اُسکے پاس واپس کر دیا جائے۔ اگست ۵۰ق م کے کانسلوں کے انتخاب میں قیصری امیدوار گالبا ناکام رہا[3] اور جمہوریت پسند سی کلاڈیس مارکی لس اور سی کارنیلیس لینٹولس کرس منتخب ہوگئے۔ پہلا شخص اپنے ہمنام موجودہ کانسل کا

۲۶۳

---

[1] ad fam ہشتم ۱۳ میں کائیلیس کی تقریر۔

[2] یہ بیان ایپین (دوم ۲۸) کا ہے۔

[3] ہرٹیس (دکال ہشتم ۵۰) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس انتخاب میں کچھ بے عنوانی ہوئی۔ غالباً مارکی لس کی طرف اشارہ ہے جو جلسۂ انتخاب کا صدر تھا۔

چچازاد بھائی اور ۵۱ء کے کانسل (ایم کلاڈیس مارکی لس) کا بھائی تھا۔ وہ سخت ترین دشمن تھا اور قیصر کا زبردست مخالف مگر قیصر کے دو طرفدار ایم انٹونیس اور کیو کیسیئس لانجی نیوس مقرر ہوگئے۔ انٹونی ستمبر میں آگر بھی مقرر ہوگیا[۱] سنسروں کا انتخاب آغاز سال ہی میں ہوچکا تھا۔ منتخب شدہ سنسر بالکل بے جوڑ تھے۔ ان میں سے ایک سنسر وکالت پیشہ دشمن ایل کیالپرنیس پیسو جس کو اس کے داماد قیصر نے اس کی مرضی کے خلاف منتخب کرادیا تھا۔ دوسرا ایپیس کلاڈیس پلچر تھا جو سلیسیا میں سسرو سے قبل صوبہ دار تھا اور پامپی کے بیٹے کا خسر ہونے کی وجہ سے قیصر کا مخالف تھا۔ دونوں پر مقدمے قائم ہوئے تھے اور مشتبہ طریقوں سے چھوٹے تھے۔ ایپیس مثل خاندان کلاڈین کے دیگر اراکین کے خود سر تھا اور اس نے فوراً اراکین سینیٹ و طبقۂ ایکوائٹ کی فہرستوں کی ترمیم شروع کردی اور متعدد احکام اسراف، اراضی مقبوضہ کے رقبے، قرضوں وغیرہ کے متعلق نافذ کیئے اور اس کے بعد کئی ملزموں[۲] کو فہرستوں سے خارج کردیا۔ ایم کائی لیس سے بھی وہ بے سبب لڑپڑا اس لیئے کائی لیس پیسو کا متوسل ہوگیا اور اس کا رجحان قیصر کی طرف ہوگیا۔ پیسو بالکل ساکت تھا مگر اس کا ہم عہدہ اپنے احمقانہ طرز عمل پر قائم رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد اشخاص قیصر کی جماعت میں تائید اور تسلی حاصل کرنے کے لیئے شریک ہوگئے۔ یہ ابتر حالت ہوگئی تھی اس عہدے کی جو ایک زمانے میں اس جمہوریۂ عظمیٰ کا ایک ممتاز عہدہ تھا مکمل مردم شماری بھی نہیں ہوئی مگر ہمیں اُسوقت کہ آنے والا سیلاب جمہوریہ کی ہستی کو مٹادینے والا تھا روما کے بعض اشخاص کے پوست کندہ حالات آشکارا ہوگئے؟

۲۶۴

مسئلہ جانشینی کے تعینے کی مشکلات

(۱۲...) ستمبر میں واقعات کی رفتار تیز ہوچلی تھی۔ گال میں اپنے انتظامات کو مکمل کرکے قیصر چند روز کے لیئے گال این روئے آلپ کو چلا گیا۔[۳] اس اثناء میں روما میں ایک افواہ مشہور ہوگئی کہ اس کے چار لیجن پلاسنیٹیا میں ۱۵ اکتوبر تک

---

[۱] (ad fam) گال ہشتم ۱۲، ۴، ۱ ڈائیون کیسیس ۴۰، ۶۳۔ سسرو (de divin) ۱، ۲۹
[۲] سیلسٹ بھی ان میں شریک تھا۔
[۳] ہرٹیس دگال ہشتم ۵۰-۵۱) سسرو ایڈ اٹیکم ششم ۹، ۵ ہفتم ۱، ۱

باب ۵

آ جائیں گے ۔ یہ خبر غلط تھی مگر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگ اس کے حرکات و سکنات
کو بغور دیکھ رہے تھے اور انتہائی جمہوریت پسند اپنی گھبراہٹ کی وجہ سے جنگ کے
منصوبے اُس کی طرف منسوب کر رہے تھے مگر اُس کے جنگ پر آمادہ ہونے کی کوئی معقول
وجہ نہیں ۔ اگر سال آئندہ (۴۹ ق م) کے اختتام تک اُس پر کوئی حملہ نہ ہوتا اور یکم جنوری ۴۸ ق م
کو وہ کانسلی پر فائز ہو جاتا تو وہ ان مشکلات پر غالب آ سکتا تھا جو اس وقت پیدا ہوں ۔
اس اثناء میں پامپی یا تو ہسپانیہ چلا جاتا یا اپنے خوش تدبیر رقیب کے قابو میں آ جاتا
جس کا اثر اسپر اتنا ہمیشہ کارگر ہوا تھا مگر سینیٹ کی انتہائی جمہوریت ہرگز نہ چاہتی تھی کہ
پامپی اور قیصر میں کسی قسم کی مصالحت ہو سینیٹ کی تعداد غالب بے ہمت اور متزلزل
تھی اور اُس نے سرگرمی کے ساتھ کوئی ایسی کارروائی نہ کی جس سے مشکلات رفع ہو جائیں ۔
قیصر کے طرفدار گو تعداد میں کم تھے مگر اُس کا سرگروہ کیوریو اپنا کام قابلیت کے ساتھ
انجام دے رہا تھا ۔ قیصر خود بھی مصالحت پر آمادہ تھا ۔ جنگ پارتھیا کے لئے جن
دو لیجنوں کی ضرورت تھی انھیں اُس نے فوراً روانہ کر دیا لیکن تو اس غرض کے لئے
اُن کی اب ضرورت نہ تھی تاہم وہ کیپوا میں مسلح رکھے گئے ۔ کیوریو پامپی کی سپاہ
کی تنخواہ منظور کیئے جانے پر اعتراض کر رہا تھا اور غالباً قیصر ہی کے ایما سے وہ
اس فعل سے باز آیا ۔ مگر باریک بین لوگ خوب سمجھ سکتے تھے کہ دونوں رقیبوں میں اب
مصالحت دشوار ہے اور اگر ان میں سے ایک جنگ پارتھیا پر روانہ ہو گیا تو خانہ جنگی
کا ہونا لازمی ہے ۔ کائی لیس نے اپنے آئندہ طرز عمل کے متعلق تصفیہ کر لیا تھا یعنی
جب تک کہ امن و امان کے ساتھ تصفیہ ہو سکتا تھا ایک اچھے شہری کی حیثیت سے اُسکا
فرض تھا کہ معزز فریق یعنی سامرا کا ساتھ دے مگر بصورت جنگ جیتنے والے فریق کا
ہمنوا ہو جائے ۔ کائی لیس کا یہ اندازہ بالکل صحیح تھا کہ قیصر کی سپاہ زبردست تھی ۔
مگر سربرآوردہ جمہوریت پسند اپنی مرضی سے پھر دوبارہ کانسلی کی سپہ سالاری کو وجود
میں لانا پسند نہ کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اگر پامپی مشرق کو بھیج دیا جاتا تو پھر وہ بالکل

له جیسا کہ پامپی نے سسرو (ایڈ فامی لیئر) ہفتم ۸، ۵ کہا کہ وہ ۔
(ad fam) ہشتم ۱۴ ، کائی لیس کا قول ستمبر ۴۲ شہر

باب ۵

قیصر کے قابو میں آجاتے ۔ اس لئے اُنھوں نے یہ مناسب خیال کیا کہ پامپی کو اطالیہ ہی میں رکھ کر اُس سے اپنی حفاظت کا کام لیں ۔ اور یہ قرین مصلحت بھی تھا کیونکہ جس سرگرمی اور جوش سے قیصر کا استقبال صوبۂ گال این روئے آلپ میں ہوا اس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ اب تک اُس صوبے میں نہایت ہر دلعزیز ہے جہاں سے

۴۶۵

بہترین سپاہی اُسے ملتے تھے ۔ اکتوبر کے اواخر میں قیصر گال بعیدہ کو اپنے انتظامات کی تکمیل کیلئے عاجلاً روانہ ہوا اور نومبر میں اُس نے اپنی شمالی فوج کا جائزہ لیا اسکے بعد اپنے آٹھ لیجنوں کی سرمائی بود و باش کا اُس نے انتظام کیا اور گال این روئے آلپ کو وہ دسمبر میں واپس آیا اس اثناء میں لابینس[1] اُس کا نائب تھا جو اُس کے نائبوں میں بہترین اور اُسکا معتمد علیہ تھا ۔ قیصر کی ملازمت میں اُس نے بہت دولت بھی جمع کر لی تھی مگر سرد آور دہ جمہوریت پسند ور یہ وہ اس فکر میں تھے کہ اُس کو اُس کے آقا سے علیٰحدہ کر لیں ۔ ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ اُن کی مغویانہ چالوں پر اُس کے ملتفت ہونے کی دو وجہیں تھیں یعنی اوّلاً حسد اور ثانیاً روما کی تمدنی زندگی میں اپنی حیثیت بڑھانے کی ہوس ۔ لیکن یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ اُس نے قیصر کی حقیقی قوت کا غلط اندازہ لگایا ہو ۔ ہرٹیس کا بیان ہے کہ لابینس کو اغوا کرنے کی سازش سے قیصر واقف تھا مگر اُس کے اعتماد میں فرق نہ آیا اور سینیٹ کے متعلق اُس کا خیال تھا کہ اگر بغیر کسی تشدد کے اراکین کی رائے لی جائے تو اُس کے دعاوی منظور کئے جائیں گے یعنی بالفاظ دیگر سینیٹ کی تعداد غالب چاہتی تھی کہ جو کچھ ہو مگر امن و امان قائم رہے اور قیصر کا یہ خیال بالکل صحیح تھا ۔ مگر نومبر کے وسط میں انتہا پسندوں کی ہمتیں ایک جھوٹی خبر سے بڑھ گئیں جو امر در اصل اُن کے حق میں سم قاتل ثابت ہوا ۔ جنگ پارتھیا کیلئے جن دو لیجنوں کی

---

[1] ہرٹیس گال ہشتم ۵۲

[2] سسرو نے ایڈ اٹیکم ہفتم ۲/۱۶ (۲۸ جنوری ۴۹ ق م) میں اسکی جس رائے کو نقل کیا ہے وہ افواج مقیم اطالیہ سے متعلق ہے ۔ ممکن ہے کہ وہ پامپی کی افواج کی کمزوریوں اور اطالیہ کی پست حالت کا اندازہ نہ کر سکا ہو کیونکہ اُس کا انحصار اُن لوگوں کے بیانات پر تھا جنھوں نے اُسے اغوا کیا تھا ۔ دیکھو فقرہ ۱۲۱۰ ۔

باب ۶

ضرورت تھی وہ پہنچ گئے اور اُن کے نگراں افسروں[1] نے قیصر کی افواج کی حالت خراب ہونے کے متعلق خبریں مشہور کر دیں۔ اس جھوٹی خبر کو دوسروں کے علاوہ پامپی نے بھی یقین کر لیا اور اسی سے وہ امید موہوم پیدا ہوئی جس نے انکی ہمتوں کو پست کر دیا[2]۔

قیصر کی قوت کا غلط اندازہ

(۱۲۰۱) اصل واقعہ یہ تھا کہ قیصر ضرور اپنی فوج کی کارکردگی اور وفاداری پر اعتماد کر سکتا تھا بلکہ روما میں ابھی اُسکے طرفداروں کی ایک زبردست جماعت تھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ چند باثر اور قابل مدبرین کو اُس نے روپیہ دے کر اپنا ہمنوا بنا لیا تھا مگر انکے علاوہ کمتر درجے کے بھی بہت سے لوگ جن کو اُس نے تحفے تحائف یا قرضے دے کر اپنا مرہون منت کر لیا تھا یہاں تک کہ غلاموں اور آزاد شدہ غلاموں سے بھی اگر اُس کا کام نکل سکتا تو انھیں خوش کرنے میں اُسے عار نہ تھی۔ چند سال سے اُس کا لشکر پریشان حال لوگوں کا مامن ہو گیا تھا۔ یہ لوگ زیادہ تر بدچلن اور بے اصول تھے مگر اپنی ذاتی اغراض کی وجہ سے اُس کے وابستہ ہو گئے تھے۔ اپنے ملازمین کے ساتھ اُسکے احسانات مشہور تھے اس لیئے اُس کے ملازم سب کے سب اچھے تھے اور بالبس اُن کا سردار تھا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ روما سے غیاب کے زمانے میں روما کی صحیح خبریں اُسکے پاس بھیجی جاتی تھیں۔ تمام سازشوں کی اُس کے ملازم خبر رکھتے تھے اور ہر قسم کی افواہ سے اُس کو مطلع کرتے رہتے تھے۔ قیصر کو اخلاقی اثروں کی اہمیت کا بخوبی احساس تھا اس لیئے بمقابلہ اپنے دشمنوں کے وہ زیادہ فراست اور صدق دل کیساتھ ضابطے کی پابندی

۲۶۶

---

[1] اپیین (دوم ۳۰) کہتا ہے کہ پامپی نے ان افسروں کو ان دونوں لیجنوں کو غالباً سرحد پر اپنی نگرانی میں لینے کے لیئے روانہ کیا تھا۔ اگر یہ بیان صحیح ہے تو افسران مذکور نے یہ اطلاع قیصر کے افسروں سے حاصل کی ہوگی۔ پلوٹارک (پامپی ۵۷، قیصر ۲۹) سے مترشح ہوتا ہے کہ اس اطلاع سے دھوکا دینا مقصود تھا۔ ممکن ہے کہ یہ خیال صحیح ہو پامپی نے ۲۵ دسمبر کو جو احمقانہ اعتماد ظاہر کیا وہ غالباً اسی غلط اطلاع کا نتیجہ تھا دیکھو سسرو ایڈ اٹیکم ہفتم ۸، ۴

[2] متزلزل لوگوں کی بھی کوئی کمی نہ تھی مثلاً جن کا ذکر سسرو ایڈ اٹیکم ہفتم ۳، ۳ میں کیا ہے دیکھو سوئی ٹونیس جولیس ۲۷

باب ۳

اور اپنے بعض دعاوی سے دست کش ہونے پر آمادہ نظر آتا تھا۔ مزید براں روما کے عوام
محض نااہل تھے مگر ان کا وجود بمقابلہ قیصر کے جمہوریت پسندوں کے لئے باعث پریشانی
تھا۔ لب تک اصول دستور کے لحاظ سے بھی انبوہ شہر درحقیقت سلطنت کی حکمران جماعت
تھی کیونکہ حقیقی اہل روما (Populus Romanus) دور دراز مقامات میں
آباد تھے، یا بیرونی ممالک میں تجارت میں مشغول تھے یا افواج میں ملازم تھے اور آسانی
دستوری طریقے سے اپنی رائے کا اظہار نہ کر سکتے تھے اور اُن کی جگہ شہر روما کی دوغلی
مخلوق نے لے لی تھی جس کے وجود سے چشم پوشی نہ کی جا سکتی تھی۔ پامپی کی تنہا
کانسلی کے زمانے میں جو تدابیر اختیار کی گئی تھیں اُن کے ذریعے سے انبوہ شہر
کے فتنہ و فساد میں ضرور کمی ہو گئی تھی اور چند سال ہائے ماقبل کے واقعات میں
اُن کے سکوت سے ہمیں تعجب ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسلح سپاہیوں
کے خوف سے ساکت تھے لیکن اگر انھیں کچھ ہمدردی تھی تو قیصر سے نہ کہ امرائے جمہوری
یا پامپی کے ساتھ۔ پامپی کو قیصر کی واپسی سے اندیشہ دراصل اس وجہ سے تھا
کہ قیصر کے آتے ہی مجلس عامہ میں جان پڑ جائے گی اور وہ سینیٹ پر غالب آ جائیگی
اور بغیر کسی خانہ جنگی کے قیصر جو عوام میں بہت ہر دل عزیز تھا روما کا مالک بن جائیگا
علاوہ ازیں قیصر جن رعایتوں کا خواستگار تھا وہ ان غیر معمولی اقتدارات سے زیادہ
نہ تھیں جو پامپی کو عطا ہوئے تھے بلکہ اُن کے برابر بھی نہ تھیں۔ اس کا یہ مطالبہ کہ وہ
حسب ضابطہ ۴۹ء کے اختتام پر خدمت سے سبکدوش ہو۔ قدیم عملدرآمد کے بموجب
تھا۔ حالت غیاب میں کسی خدمت کا امیدوار ہونا بھی کوئی نئی چیز نہ تھی اور قوانین حالیہ
سے جو قیود عائد کی گئی تھیں ان سے پامپی کے ایما سے وہ مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ پامپی
خدمات کانسلی و پروکانسلی پر بہ وقت واحد فائز تھا اس لئے اُس کے مقابلے میں
پروکانسلی سے کانسلی پر ترقی پانا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مزید براں قیصر نے ایک خدمت
سے دوسری خدمت پر حسب ضابطہ درجہ بدرجہ ترقی پائی تھی اور مقررہ دہ سالہ وقفہ
کے بعد دوبارہ کانسلی کا امیدوار ہوا تھا۔ پامپی نے ادنےٰ درجے کی خدمات کبھی
انجام نہ دی تھیں اور چار سال کے زمانے میں دو مرتبہ ۵۵ء و ۵۲ء میں کانسل

سلہ سسرو ایڈ اٹیکم ۱۳/۷ - ۲۰۹

رہ چکا تھا۔

باب کیوریو کی چالیں سسرو کی واپسی

(۱۲۰۲) ۴ ۲ ر نومبر کو سسرو[1] برنڈ وسیم تک جب داخل ہوا تو اُسے معلوم ہوا کہ اطالیہ کے جو حالات اُسے باہر رہ کر معلوم ہوئے تھے اُن کے مقابلے میں اب حالت اور بھی ابتر ہو گئی تھی۔ کائی لیس اور کیوریو دونوں علانیہ قیصر کے طرفدار ہو گئے تھے۔ لیکن گو صورت حال نہایت پُر آشوب تھی مگر خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعہ سے مصالحت کی کوشش شروع کر دی۔ مزید واقعات کے معلوم ہونے سے اُسے یقین ہو گیا کہ قیصر کے ساتھ رعایت ضرور ہونی چاہیئے کیونکہ اب اُس کی قوت اس قدر مستحکم ہو گئی ہے کہ میدان جنگ میں اُس کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ سسرو ایک زبردست

۲۶۷

مدبر تھا اس لیئے وہ اس صحیح نتیجے کو پہنچ گیا اور اُس نے عرصہ ہوا کہ پامپی کو متنبہ کر دیا تھا کہ قیصر کے ساتھ اُس کے جو تعلقات تھے اُن کی وجہ سے وہ (قیصر) ایک خطرناک رقیب ہو رہا تھا۔ مگر سسرو ان دونوں میں کسی سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہ دونوں کا دوست تھا اور خود پامپی کی درخواست پر اُسنے قیصر سے اپنی دوستی کی تجدید کی تھی۔ مگر اب وہ وقت آگیا تھا کہ اُسے دونوں میں سے ایک کا دامن پکڑنا تھا اس وجہ سے وہ سخت مخمصے میں پڑ گیا تھا۔ اپنے اصول اور گزشتہ حالات اور خصوصاً پامپی کا دوست ہونے کی وجہ سے ضروری تھا کہ وہ اسی فریق میں شامل ہو جائے جس میں پامپی اور دیگر جمہوریت پسند شامل ہوں۔ مگر کسی نے خوب کہا ہے کہ یہ اتحاد جس کا سسرو اس قدر خواہشمند تھا بعد از وقت پیدا ہوا اور سسرو ایک ایسے فریق کی کامیابی کی پیشین گوئی نہ کر سکتا تھا جس سے صدہا غلطیاں ہوئی ہوں اُس کی خواہش تھی کہ کسی نہ کسی صورت سے امن قائم رہے کیونکہ جنگ فاتح کے وجود میں آنے کا باعث ہوگی اور یہ فاتح غاصب مقتدر (Tyrant) ہو جائے گا۔ سسرو جلوس فتح کی امید میں تھا اس لیئے وہ روما میں داخل ہونے اور فورم میں تقریر کرنے

---

[1] سسرو ایڈ اٹیکم ہفتم ۲-۹ اور شمیٹ کی تاریخوں سے سسرو کے خیالات نشہ کے آخر تک معلوم ہوتے ہیں۔

[2] اسٹر افان ڈیوڈس سسرو صفحہ ۳۲۱۔

باب ۵

مجبور تھا۔ اس لیئے وہ دیہات ہی میں زیادہ تر اپنے مکان واقع فورمیا میں رہا اور واقعات کی رفتار کو افسوس و یاس کے ساتھ دیکھتا رہا۔ اُس نے کئی اشخاص سے ملاقاتیں کیں جن میں سے بعض کے نتائج اہم ثابت ہوئے۔ اسی اثناء میں دسمبر کا مہینہ آگیا اور سینیٹ کی صدارت کے لیئے مارکی لس کی باری آگئی جس سے اس عظیم الشان جدوجہد کا آخری دور شروع ہوا۔ مارکی لس نے غالبًا یکم دسمبر کو کارروائی شروع کی اور قیصر کو ایک ڈاکو قرار دے کر مطالبہ کیا کہ اگر وہ ایک تاریخ مقررہ تک اپنے صوبے (یعنی اپنی فوج) سے مستعفی نہ ہو جائے تو اُسے دشمن قوم قرار دیا جائے۔ کیوریو نے انٹونی اور دوسرے قیصریوں کی امداد سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اگر کوئی معقول تجویز ہو سکتی تھی تو یہ کہ دونوں سردار ایک ساتھ مستعفی ہو جائیں۔ دوران مباحثہ میں تین تحریکیں پیش ہوئیں۔ کانسل نے پہلے یہ سوال کیا کہ کیا قیصر کا جانشین مقرر کیا جائے؟ سینیٹ کی تعداد غالب نے اس تجویز کو منظور کیا مگر کیوریو نے اُس پر اعتراض (ویٹو) کیا۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ آیا پامپی کو استعفا دینے پر مجبور کیا جائے اور یہ اسی طور پر غلبۂ آراء سے نامنظور رہا اس کے بعد کیوریو نے اصرار کر کے یہ تحریک پیش کی کہ دونوں وقت واحد میں مستعفی ہو جائیں۔ یہ تجویز ۳۷۰ آراء سے بمقابلہ ۲۲ آراء کے منظور ہو گئی[2] مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی باضابطہ حکم صادر نہیں ہوا کیونکہ غالبًا پامپی کے ٹری بیون فرینیس نے اس پر اعتراض (ویٹو) کر دیا۔ مگر مارکی لس اراکین سینیٹ کی کم ہمتی سے سخت ناراض ہوا اور کہا کہ اس رائے کا مطلب یہ ہے کہ ہم قیصر کے غلام ہو جائیں" عوام نے جن کا ایک مجمع کثیر تھا فتحمند کیوریو کا مسرت کے نعروں سے استقبال کیا۔ یہ تمام کارروائیاں

---

[1] دیکھو فقرہ ۱۰۹۸ نوٹ (۳) (مترجم)

[2] نیسین نے Histor-Zeitschr ۴۶، ۱۱ میں اس تاریخ کی صحت کو ثابت کر دیا ہے۔

[3] ایپین دوم ۳۰۔ پلوٹارک پامپی ۵۸ کائی لیس کا کوئی خط موجود نہیں ہے جس میں اس اجلاس کا حال بیان کیا گیا ہو کیونکہ سسرو اب خود اطالیہ میں تھا اور اُسے بکثرت خبریں ملتی تھیں۔ کیوریو کی تحریک نہایت اہم تھی اور لیوکس (چہارم ۱۹۸) کے الفاظ میں کوئی مبالغہ نہیں ہے۔

علانیہ نہیں مگر درپردہ گفت و شنید کا سلسلہ جاری تھا جس کی کچھ کچھ جھلک نظر آتی ہے۔ ۶ر ڈسمبر کو ہرٹیس پالبس کے لیئے احکام دے کر روانہ ہوا۔ پالبس (قیصر کا ملازم) نے دوسرے روز صبح کو سی ینیو (یا پامپی کا خسر) سے گفتگو کرنے کا انتظام کیا۔ مگر ہرٹیس اس ملاقات کا نتیجہ معلوم ہونے کے قبل ہی واپس ہوگیا۔ ۷ر دسمبر کو پامپی کو بھی جو نیو پولیس یا اُس کے قرب و جوار میں تھا اِس معاملے کا حال معلوم ہوگیا۔ اُسی روز سسرو نے اُس سے ملاقات کی اور معلوم کیا کہ جنگ کا ہونا یقینی ہے۔[1] ہرٹیس کی عجلت پسندی سے سسرو کو یقین ہوگیا کہ اُس کا یہ اندازہ خیال بالکل ٹھیک تھا کہ قیصر پرخاش جوئی پر تُلا ہوا ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ اب تک جہاں تک پامپی کو علم تھا کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی تھی جس سے نامکنی ہو جائے۔ مگر روما میں کھچڑی پک رہی تھی۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ انتہائی جمہوریت پسندوں کو پامپی پر زیادہ اعتماد نہ تھا اور انھوں نے صرف قیصر کو ہزیمت دینے کے لیئے اُس سے اتحاد پیدا کیا تھا۔ انھیں ہر وقت یہ خوف رہتا تھا کہ کہیں دونوں رقیبوں میں مصالحت نہ ہو جائے جس سے جمہوریہ کا خاتمہ ہو جائے اور پھر امرائی جماعت کو جلب منفعت کا کوئی موقع نہ رہے اس لیئے کسی عاجلانہ کارروائی[2] کی ضرورت تھی تاکہ سینٹ کی تعداد غالب کی بزدلی جاتی رہے اور بصورت جنگ پامپی ہمیشہ کے لیئے جمہوریوں کا حامی ہو جائے اور اُس کے لیئے مفر کا کوئی موقع باقی نہ رہے۔[3]

باب ۲۶۸

(۱۲۰۳) مارکی لس نے مطلق تامل نہ کیا۔ ۹ر دسمبر کو اُس نے ایک افواہ کی بنا پر

مارکی لس جنگ کے اسباب پیدا کرتا ہے

---

[1] سسرو اٹیکس ہفتم ۴۔

[2] فیریرو (دوم ۱۸۴) کا خیال ہے کہ مارکی لس بذریعہ مراسلت کے پامپی سے سازش کر رہا تھا اور سسرو کو ۱۰ر دسمبر کو جو خط لکھا گیا اُس کے الفاظ اُس خلاف قانون انقلاب حکومت کے علم کیساتھ لکھے گئے تھے جو روما میں عمل میں آنے والا تھا۔ یہ قیاس ممکن ہے کہ صحیح ہو مگر بالکل غیر ضروری ہے۔

[3] میری رائے میں یہاں فیریرو کا خیال صحیح ہے۔ تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کیوریو اس موقع پر ٹری بیون تھا اور اُس کے عہدے کی میعاد ۹ دسمبر کو ختم ہوتی تھی۔

باب ۶ اکہ قیصر روما کی طرف کوچ کرتا ہوا آرہا ہے سینیٹ میں پھر یہ تحریک پیش کی کہ قیصر دشمن قوم قرار دیا جائے اور سلطنت کی محافظت کے لئے پامپی کو افواج مقیم اطالیہ کا سپہ سالار مقرر کیا جائے۔ اس کے متعلق کیوریو سے بھی سخت جھڑپ ہوگئی جب مارکی لس نے دیکھا کہ اُس کی تحریک منظور نہ ہوگی تو اُس نے سینیٹ کو متنبہ کر دیا کہ اب میں حفظ امن کا انتظام اپنی ذمہ داری پر کروں گا۔ اس کے بعد وہ منتخب شدہ قونصلوں اور اپنے ہمنام اور لینٹولس کو اپنے ساتھ لیکر پامپی کے پاس گیا اور اس کے ہاتھ میں ایک تلوار رکھ کر اُسے مقتدر کیا کہ دونوں لیجنوں کی (جو کیپوا سے لیوکیریا کو منتقل کردی گئی تھیں) کمان لیلے اور دیگر افواج جو موجود ہوں یا بھرتی ہوسکیں اپنے ساتھ لے کر قیصر کے مقابلے کے لئے روانہ ہوجائے پامپی کو خوب معلوم تھا کہ کانسل کی یہ کارروائی دستور کے خلاف ہے اور اس حکم کی تعمیل کرنے سے فوراً جنگ چھڑ جائے گی مگر بایں ہمہ اُس نے غالباً ۳ دسمبر کو بمقام نیو پولس حکم مذکور کی تعمیل پر رضامندی ظاہر کی۔[1] اس اثناء میں کیوریو چلا گیا اور وہاں سے اپنے دیہاتی مکان واقع فورمیا

۲۶۹ کو ۱۶ دسمبر کو پہنچ گیا۔ مارکی لس کی دیوانہ وار حرکتیں اب مشہور ہوچلی تھیں اور سسرو کئی ایسے اشخاص[2] سے ملاقی ہوا جو اُس کی حرکتوں سے مثل اس کے برگشتہ خاطر اور ہراساں ہورہے تھے۔ کیونکہ پامپی ۲۱ دسمبر کو لیوکیریا چلا گیا اور اب دستور کی خلاف ورزی پورے طور پر ہوچکی تھی بہتری کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ معقول پسند شہریوں کو کیا کرنا چاہیئے سسرو سخت مایوس ہوگیا تھا مگر اُس نے پامپی کی پیروی کرنے کا قصد کرلیا جو سب کا پیشوا تھا۔ مگر تاہم چونکہ اُسے خانہ جنگی سے کسی فلاح کی

---

[1] شمٹ (Briefwechsel) صفحات ۹۷-۹۸ پلوٹارک، اپیین اور ڈاون کا خیال ہے کہ پامپی روما کے مضافات میں موجود تھا مگر میں اُن کے بیان کو اس موقع پر قابل وثوق نہیں خیال کرتا۔ اغلب ہے کہ انھوں نے مضاف میں پامپی کی موجودگی میں اور یکم جنوری اور ایام مابعد میں اُس کی موجودگی میں کوئی امتیاز نہیں کیا ہے۔

[2] سسرو اٹیکم ہفتم ۵، ۴ (۱۶ دسمبر شمٹ) فریق جمہوری کی اخلاقی کمزوری اس واقعے سے ظاہر ہوتی ہے۔

باب ۲۵

امید نہ تھی اس لیئے اُس کا خیال تھا کہ قیام امن کے لیئے ہر طرح کی رعائتیں کرنی جائیں۔لہٰذا اُسے مطلق یقین نہ تھا کہ ملک کے ہر طبقے کے لوگ جمہوریہ کے لیئے سینہ سپر ہو جائیں گے سینیٹ کی کمزوری افسوسناک تھی کیونکہ انھوں نے کیوریو کو اُس کی حرکات سے باز رکھنے کی کوشش نہ کی اور اس طور سے قیصر کو مغلوب کرنے کا موقع باقی نہ رہا۔ساہوکاروں کے طبقے کو صرف اپنے نفع کا خیال تھا اور وہ سب کے سب قیصر کے طرفدار ہو گئے۔زراعت پیشہ جماعت کو صرف قیام امن کی فکر تھی۔اطالیہ بلکہ روما کی بھی پورے طور سے متحد ہونے کی امید نہ تھی اور قیصر کو اپنی حالت کو قوی کرنے کے اتنے موقعے دیئے گئے تھے کہ کامیابی کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرنا دشوار ہو گیا تھا۔۲۵ دسمبر کو سسرو نے پامپی سے فارمیا میں گفتگو کی جس سے معلوم ہوا کہ وہ جنگ پر تلا ہوا ہے۔پامپی کو یقین کامل تھا کہ لحاظ ذرائع موجودہ وہ قیصر کا بخوبی مقابلہ کرسکتا ہے اور اُس کا خیال تھا کہ قیصر کو جب میری تیاریوں کا حال معلوم ہوگا تو وہ کانسلی کے دعوے سے دست کش ہو جائیگا مگر سسرو کو پورا اطمینان نہیں ہوا۔اثنائے گفتگو میں انطونی کی ایک تقریر کا بھی ذکر آیا جو ۱۰ دسمبر سے بحیثیت قیصر کے ٹری بیون کے کیوریو کا جانشین ہوا تھا اور حکمران فریق کی تجاویز میں رخنہ انداز ہو رہا تھا۔پامپی کے لیو کیر یا روانہ ہونے کی خبر روما میں ۲۰ دسمبر کو پہنچی اور اس کی اس حرکت سے روما میں جو ہیبت پھیل گئی تھی زائل نہیں ہوئی تھی کہ انطونی نے ایک زبردست تقریر پامپی کے خلاف کی جو گالیوں اور دھمکیوں سے بھری ہوئی تھی جس سے لوگوں کو اندیشہ ہو گیا کہ اگر چھلکے کی یہ گرماگرمی ہے تو معلوم نہیں گری کا کیا رنگ ہوگا۔پامپی بالکل جنگ پر تلا ہوا تھا اور سسرو اس حیص بیص میں تھا کہ اُس نے قیصر کا قرض ابھی تک ادا نہیں کیا تھا۔اُس نے اپنے دل کا بخار اٹی کس کے نام ایک خط میں نکالا جس میں اُس نے موجودہ حالت کا کچا چٹھا کھینچا تھا اور قیصر کے شرمناک دعاوی پر

لہ سسرو ایڈ اٹی کم ہفتم ۷، ۵ (۸ تا ۱۲ دسمبر)

سلہ سسرو ایڈ اٹی کم ہفتم ۸، ۵ (۲۵ یا ۲۶ دسمبر)

سہ بحیثیت ٹری بیون وہ افواج کی بھرتی کو بھی روک رہا تھا۔اپین دوم ۳۱۔پلوٹارک انطونی ۵۔

سہ سسرو ایڈ اٹی کم ہفتم ۹ و ۲۶ یا ۲۷ دسمبر)

باب ۵
دیسمبر کے
دعوے
اور جالیں
۲۷۰

لعنت ملامت کی تھی۔[1]

(۴) ۱۲۰ قیصر گال این روئے آلپ میں عدالتی کام میں مصروف تھا۔ ۲۴ دسمبر کو وہ راونیا میں پہنچ گیا تاکہ اُسے روما کی خبریں جلد تر ملتی رہیں۔ ۲۵ دسمبر کو غالبًا کیوریو اُس کے پاس پہنچا جو روما سے ۲۱ کو بھاگ نکلا تھا کیونکہ خدمت ٹری بیونی کی تقدیس کی وجہ سے اب وہ محفوظ نہ رہ سکتا تھا۔ اُس نے قیصر کو مارکی لس اور پامپی کی کارروائیوں کی اطلاع دی اور مشورہ دیا کہ فورًا روما پر دھاوا کر دے مگر قیصر کا مطلب کچھ اور ہی تھا۔ وہ خانہ جنگی نہ چاہتا تھا بلکہ ۴۸ء کی کانسلی بصورت مجبوری وہ جنگ کے لیئے آمادہ تھا مگر فورًا لڑنے کے لیئے تیار نہ تھا کیونکہ اُس کے قریب صرف ایک لیجن تھا اور وہ بھی اپنے سرائی مسکن میں تھا اور دس کوہوٹ بھی غالبًا مختلف مقامات میں مقیم تھے۔ اس لیجن (سیزدہم) کو اُس نے فورًا حکم دیا[2] کہ راونیا پر مجتمع کرے اور گال بعیدہ سے دو اور لیجنوں (ہشتم و دوازدہم) کو فورًا طلب کیا اُس کی نظر میں پامپی کی کارروائیوں نے اطالیہ میں حالت "جنگ" (tumultus) پیدا کر دی تھی اس لیئے احتیاط کی ضرورت تھی اس اثناء میں اُس نے جنگ کو روکنے کے لیئے سینیٹ کو نہایت غور و خوض سے ایک خط لکھا جس میں اپنے دعوؤں کو اس حد تک کم کر دیا جہاں تک کہ وہ اپنے مفاد کے لحاظ سے کم کرسکتا تھا اسکے قبل ہی اُسنے اپنے ملازمین کے ذریعے سے یکم مارچ کو گال بعیدہ سے مستعفی ہونے پر آمادگی ظاہر کی تھی بشرطیکہ ختم سال تک وہ گال این روئے آلپ میں مع دو لیجنوں کے برسر حکومت رہ سکے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے[3] کہ اس نے بعد میں صرف ضلع الیریکم اور ایک لیجن پر قانع ہونے پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر روما میں تو یہ مشہور رہا کہ اُس کی فوج اس سے برگشتہ ہو گئی ہے اس لیئے اپنے دعوؤں سے اس کا دست کش ہونا کمزوری پر محمول کیا گیا اور اُن کا کچھ نتیجہ نہیں ہوا اسلیئے اب وہ مدافعت پر تیار ہو گیا اور سلطنت کی اُس نے جو خدمات انجام دی تھیں اُن کو یاد دلا کر بے دست و پا ہو کر اپنے دشمنوں کے پنجے میں آجانے سے

[1] شمٹ (Briefwechsel) صفحہ ۹۰، ۹۹
[2] قیصر　یکم ۷،
[3] سوئی ٹونیس جولیس ۲۹

باب ۶

انکار کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنے صوبوں کی حکومت اور فوج کی سپہ سالاری
سے مستعفی ہونے پر آمادگی ظاہر کی بشرطیکہ پامپی بھی یہی طرزِ عمل اختیار کرے لیکن اُسکی
تحریر میں ایک دھمکی بھی تھی یعنی اگر اُس کی شرائط نامنظور ہو جائیں تو وہ ایسی تدابیر
اختیار کرنے پر مجبور ہو گا جن کے ذریعے سے اُس کے حقوق تسلیم کر لیئے جائیں اور
اہلِ روما کی آزادی سلب ہونے سے بچ جائے۔ بالمختصر مجلس عامّہ سے اُسے کوئی
خوف نہ تھا بشرطیکہ پامپی کی فوج اُس کا گلا نہ دبا دے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ
سینیٹ پر دھمکیوں سے زیادہ کسی چیز کا اثر نہیں ہو سکتا۔ دستور مملکت تو اب ایک تقویم پارینہ
ہو چکا تھا جس کی پامپی اور مارکی لس نے دھجیاں اُڑا دی تھیں بعض روایتوں
میں مذکور ہے کہ قیصر نے اپنے خط[1] میں اپنے افعال کی بازپُرس اور خدمت کا تسلّی کیلیئے
ایک معمولی شہری کی حیثیت سے کھڑے ہونے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ مگر یہ محض لفّاظی
ہے قیصر کو خوب معلوم تھا کہ سینیٹ ان شرائط کو بغیر پامپی کا ساتھ چھوڑے قبول نہیں
کر سکتی اور نہ پامپی شرائط مذکور کو بغیر سینیٹ کا ساتھ چھوڑنے کے قبول کر سکتا تھا البتہ
اگر سینیٹ اور پامپی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جائے تو پھر قیصر پر آنچ نہ آسکتی تھی
مگر قیصر کا اس قسم کی امید موہوم رکھنا قرینِ قیاس نہیں بلکہ اغلب یہ تھا کہ دونوں برابر
ایک دوسرے کی مدد کرتے اور سوال یہ تھا کہ اس صورت میں قیصر کا کیا حشر ہوتا لیکن
اس میں اُس کی بہتری کی ایک صورت تھی یعنی سینیٹ اپنا آخری حکم بلالحاظ ٹری بیونوں
کے حق امتناع (ویٹو) کے صادر کر سکتی تھی۔ اگر سینیٹ نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا تو قیصر
کے لیئے کوئی چارۂ کار نہ تھا مگر اس صورت میں بھی اُسے یہ نفع تھا کہ وہ جنگ کا آغاز
حامی دستور ہونے کی حیثیت سے کر سکتا تھا۔ قیصر درحقیقت ایسی چال چلا تھا کہ اسکے دشمنوں
کی حیثیت بالکل خلاف دستور ہو گئی تھی۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ قیصر اخلاقی اثروں سے
کام لینے میں نہایت طاق تھا اور اب بھی اُس نے یہی کیا۔ قیصر کی اس آخری تحریر کو لے کر ۲۷۱
کیوریو ۲۷ دسمبر کی صبح کو روانہ ہوا اور شب و روز سفر کر کے ٹھیک وقت پر روما پہنچ گیا

[1] دیکھو اپیین دوم ۳۲ پلوٹارک پامپی ۵۹ قیصر ۳۰ ڈائن ۴۱، ۱، ۲ سسرو (ad fam) ۱۶، ۱۱، ۲
(۱۲ جنوری) اور قیصر کی ذاتی رائے کے لیئے ٹیلم ۵۔۱۔۲۲۔

باب ۵۰

تاکہ تحریر مذکور کو یکم جنوری کو نئے کانسلوں کے حوالے کرے قبل اس کے کہ سینیٹ اُس روز کی کارروائی شروع کرے۔ لینٹولس اس اجلاس کا جس کی اہمیت کا ہر شخص کو احساس تھا صدر ہونے کو تھا کانسل خط کے پڑھے جانے کی اجازت دینے پر راضی نہ تھا مگر قیصری ٹری بیونوں کے اصرار سے اجازت مل گئی اور انٹونی نے اُسے پڑھ کر سنایا گو مخالفین قطع کلام کرتے رہے۔ خط کے آخر میں قیصر نے جو دھمکی دی تھی وہ نہایت گستاخانہ تھی مگر سربرآوردہ جمہوریوں کے حالیہ افعال سے زیادہ خلاف دستور نہ تھی لیکن جمہوری اس وقت روما میں برسر حکومت تھے اور قیصر کے کم تعداد شرکاء ر کا وٹ کے سوا اور کچھ نہ کرسکتے تھے اس لیئے انٹونی کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ لینٹولس نے سینیٹ سے درخواست کی کہ سلطنت کے عام مفاد de re publica پر بحث کیجائے جیسا کہ سال کے پہلے روز ہمیشہ ہوا کرتا تھا اور اُس نے کسی ایسی تجویز کے پیش کیئے جانے کو ممنوع کردیا جو قیصر کے خط کے مضامین سے متعلق ہو۔

یکم جنوری ۴۹ ق م کا مباحثہ

(۱۲۰۵) مباحثے کے شروع ہونے سے قبل لینٹولس نے ایک اعلان قیصر کی دھمکیوں کے اثر کو رفع کرنے کی غرض سے کیا۔ اُس نے اراکین سے کہدیا کہ اگر وہ بلا خوف و خطر اپنی آراء کا اظہار کریں گے تو میں بھی بلاشک وشبہہ روما اور اراکین سینیٹ کی خدمت کرنے کے لیئے تیار ہوں لیکن اگر وہ قیصر کے اشاروں پر چلیں اور اُسے خوش کرنے کیلیئے آمادہ ہوں تو میں بھی یہی کرسکتا ہوں[۱] اس کے بعد سپیو نے تقریر کی اور بیان کیا کہ پامپی سلطنت کی خدمت گزاری کے لیئے تیار ہے بشرطیکہ سینیٹ اس کی مدد کرے لیکن اگر انھوں نے عجلت اور استقلال سے کام نہ لیا تو پھر اُنھیں امداد کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ ان لوگوں نے دلاسا تو بہت دلایا مگر بعض لوگوں کے دلوں میں اب بھی شکوک تھے مثلاً مارسیلس کا جو کانسل رہ چکا تھا یہ خیال تھا کہ لیجنوں کی تکمیل اور فوجوں کی بھرتی کے ختم ہوجانے سے قبل کسی تصفیئے کا کرنا مناسب نہ ہوگا۔ ایم کالی ڈیس نے بہ تائید ایم کائی لیس قیصر کیطرف سے

[۱] یہ قیصر (دیکھو ۲) کا بیان ہے۔ لینٹولس نہایت قرضدار تھا (قیصر ۴، ۲) قیصر نے اسے بھی رشوت دے کر ہموار کرنا چاہا مگر کامیابی نہ ہوئی فی سس سسرو ایڈ اٹی کس ۹، ۴ اور ۱۱ کا حوالہ دیتا ہے دیکھو مارشل ۱:۱ پر سسرو (ad fam) ۴، ۴، ۲۱ سے متعلق۔

باب ۳

تقریر کرتے ہوئے یہ تحریک کی کہ اگر پامپی ہسپانیہ چلا جائے تو بنائے فساد رفع ہو جائے اور جنگ کا احتمال باقی نہ رہے۔ قیصر اپنے دو لیجنوں کے لے لئے جانے سے خائف ہو گیا تھا۔ اگر پامپی ان لیجنوں[1] سے جو قیصر کی تباہی کا کام نہیں لیتے والا تھا تو پھر اُنھیں روما کے قریب کیوں رکھے ہوئے تھا؟ لینٹولس نے بحالت غیظ ان تجاویز کی مخالفت کی۔ کائی ڈلیس کی تجویز قیصر کے خط سے متعلق خیال کی جا سکتی تھی اور اس لئے درحقیقت[2] معرض بحث میں نہ آ سکتی تھی اس لئے لینٹولس نے اُس پر رائے لینے سے انکار کر دیا۔

۲۶۲

مارکی لس کی اس غضب آمیز تقریر سے اسقدر خائف ہو گیا کہ اُس نے اپنی تجویز کو واپس لیلیا۔ کانسل نے اس تحریک پر رائے لی جو سی پیو نے اب یا مباحثہ کے آغاز میں پیش کی تھی۔ سی پیو کی تحریک یہ تھی کہ قیصر ایک خاص تاریخ[3] کو اپنی فوج کی کمان سے مستعفی ہو جائے اور اگر وہ اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو اُس کا یہ فعل اعلان جنگ کے مساوی خیال کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شمار آراء کے وقت سب ٹری بیون الگ ہو گئے۔ اگر تمام اراکین نے اس تجویز کی تائید کی اور صرف کیوریو اور کائی لیس نے مخالفت کی۔ واقعہ یہ ہے کہ انتہا پسندوں کے خوف سے متزلزل خیال کے لوگ اپنے شبہوں کا اظہار نہ کر سکتے تھے اور اُن کی حالت بھیڑوں کے ایک گلّے کی تھی۔ سینیٹ اب گویا خانہ جنگی پر آمادہ ہو گئی تھی کو آخری حکم نافذ نہیں ہوا تھا۔ قیصری ٹری بیون یعنی انٹونی اور کیو سیس نے حق امتناع (ویٹو) سے کام لیا۔ اس کے بعد کانسل نے اس امر کے متعلق رائے لی کہ ٹری بیونوں کے امتناع (ویٹو) سے عہدہ برا ہونے کی کیا صورت ہے۔ کیوریو اور دوسرے ٹری بیونوں نے سینیٹ کو بہت پریشان کر رکھا تھا اس لئے اراکین اُن سے سخت نالاں تھے اور قیصر کا یہ بیان قرین قیاس ہے کہ تقریر کرنے والوں کا لہجہ نہایت درشت تھا اور اس تحریک کے متعلق

---

[1] غالباً ان سپاہیوں کی طرف اشارہ ہے جو میلو کے مقدمے میں موجود تھے۔ دیکھو سوئی ٹونیس جولیس ۳۰ جہاں اسی معاملے کے متعلق کیٹو کی ایک دھمکی کا ذکر کیا گیا ہے کہ قیصر پر اپنی فوج کو منتشر کرتے ہی مقدمہ قائم کر دیا جائے گا۔

[2] قیصر نمبر ۲، ۵ کے متعلق کرانز کی رائے۔

[3] غالباً یکم جولائی ۴۹ ق م۔ نی سین صفحہ ۸۰۔ شمٹ صفحہ ۱۰۳۔

باب ۵۲
ناگوار جنگ

سخت سے سخت تجاویز جو خوں ریزی پر مبنی تھیں پیش ہوئیں اور اُن کی داد دی گئی۔

(۱۲۰۶) یہ اجلاس مغرب کے قریب ختم ہوا اور دوسرے روز بھی بحث کا سلسلہ جاری رہا مگر یکسوئی نہ ہوئی۔ انٹونی نے پھر وہی تجویز پیش کی کہ دونوں سپہ سالار بوقت واحد مستعفی ہو جائیں اس تجویز کی بہت داد دی گئی مگر کانسل نے اس پر رائے لینے سے انکار کر دیا۔ علاوہ ازیں یہ تصفیہ ممکن العمل بھی نہ تھا کیونکہ سینیٹ پامپی پر دباؤ ڈالنا پسند نہ کر سکتی تھی اور پامپی جو شہر کی حدود کے باہر مقیم تھا برضا و رغبت مستعفی ہونے پر ہرگز آمادہ نہ تھا۔ مگر اب تک سینیٹ کے زیادہ تر اراکین قیام امن کے خواہشمند تھے اس لیئے وہ آخری حکم صادر کر کے ٹری بیونوں کو حق امتناع سے محروم کرنا نہ چاہتے تھے۔ اس سخت رکاوٹ کی وجہ سے اراکین نے اپنے طور پر یہ طے کر لیا کہ ماتمی لباس پہنیں جیسا کہ نازک سیاسی مواقع پر زمانہ قدیم سے رواج تھا۔ ۳ر اور ۴ر جنوری کے روز مجالس عامہ کے لیئے وقف تھے اس لیئے سینیٹ کا اجلاس ۵ر تک ملتوی ہو گیا۔ اس وقفے میں دونوں فریق اپنی اپنی کوششوں میں لگے رہے۔ جمہوریت پسند متزلزل خیال کے لوگوں پر دباؤ ڈال رہے تھے اور قیصر کا بیان[1] ہے کہ نئی فوج کے بہت سے سپاہی شہر میں بھیج دیئے گئے تھے۔ انٹونی نے قیصر کے خط کے مضمون سے عوام کو واقف کرا دیا اور قیصر کی اعتدال پسندی پر بہت زور دیا۔ ۴ر جنوری کو سسرو مع اپنے نقیبوں کے جن کے fasces بنڈلوں پر bay کے پھول لگے ہوئے تھے روما کی حدود کے قریب پہنچا اور گو وہ جلوس فتح کے خواب دیکھ رہا تھا اور اپنے استقلال سے بہت خوش تھا مگر اُس نے صلح کے لیئے فوری کوششیں شروع کر دیں۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ تصفیہ کی کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ اس نے اقرار کیا کہ قیصر کے بحالت غیاب کانسلی کے امیدوار ہونے کو مجلس عامہ نے منظور کر لیا تھا اور پامپی نے بھی اُس کو پسند کر لیا تھا اس لیئے اب اس بات پر عمل کرنا ضروری ہے اس کے معنے یہ تھے کہ قیصر کے دعاوی کم از کم اقل ترین صورت میں منظور کر لیئے جائیں اور قیصر راست راست پروکانسلی سے کانسلی پر پہنچ جائے اور کیٹو اور اپنے دوسرے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہے سسرو کی یہ تجویز زمانہ سازی پر محمول کی گئی اور جمہوریت پسند اپنے منصوبوں سے باز نہ آسکتے تھے۔ سسرو نے پامپی کو مشورہ دیا کہ وہ ہسپانیہ چلا جائے اور قیصر کو

۲۷۳

[1] قیصر بکم ۳
[2] سسرو ad fam ششم ۶، ۵-۶ ختم ماہ ستمبر ۴۹ ق م

اپنی جمعیت میں کامل ہو جانے دے۔ پامپی مستقل مزاج نہ تھا اور تزلزل کے آثار نمایاں تھے مگر اُس نے سسرو کے نیک مشورے پر عمل نہ کیا۔ قیصر اور سسرو دونوں کا بیان ہے کہ بہت سے لوگ ایسے تھے جو ایک کامیاب جنگ سے نفع کے متمنی تھے اور جو کہ پامپی اُن کا ساتھی ہو گیا تھا اس لئے پھر انھیں ایسا زریں موقع نہ مل سکتا تھا۔ یہ لوگ بال بال قرضدار تھے اور انھیں یقین کامل تھا کہ اگر قیصر کا تسلی ہو گیا تو پھر ان کے لئے صوبہ دار مقرر ہو کر اپنی مالی حالت کو درست کرنے کا موقع نہ ملے گا اس لئے ان لوگوں نے سسرو کے مشورے پر عمل نہ ہونے دیا پامپی خود پسند اور گھبرایا ہوا تھا اس لئے تملق اور چاپلوسی سے بھی ان لوگوں نے اُسے ہموار کر لیا۔ مگر یہ امر یقینی ہے کہ اُسے معلوم تھا کہ شاید اُسے شہر روما سے ہٹ جانا پڑے اور ممکن ہے کہ اطالیہ کے تخلیے کا امکان بھی اُس کی تدابیر کا ایک جزو تھا۔ مگر اس کے نڈر مشیروں یعنی لینٹولس اور سی پیو کا یہ بالکل خیال نہ تھا۔ اس لئے باہمی اعتماد اور اتفاق نہ ہونے کے سبب سے جمہوریت پسندوں کے سرگروہ کمزور ہوتے جاتے تھے اور برخلاف اس کے مستقل مزاج اور جری قیصر حسب مرضی اپنا کام کر رہا تھا۔[1]

آخری حکم کا نفاذ

(۷۔۱۲) ۵ر جنوری کو پھر سینیٹ کا اجلاس ہوا۔ قیصر کا بیان ہے کہ پامپی اور کانسلوں نے یہ انتظام کر لیا تھا کہ اُن کے طرفدار سب کے سب اجلاس میں شریک رہیں جو شہر کی حدود کے باہر رہتا تاکہ پامپی اور سسرو بھی شریک ہو سکیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیصر کی طرف سے پھر ایک باضابطہ تجویز پیش ہوئی دونوں سپہ سالاروں کا بیک وقت واحد مستعفی ہونا اب ممکنات میں نہ تھا اس لئے قیصر نے یہ تجویز پیش کی کہ صوبجات اور فوج کی تخفیف میں مجھے عذر نہیں بشرطیکہ اس صورت میں میں سنہ ۴۹ کے اختتام تک برسرِ عہدہ رہوں اور حالتِ غیاب میں کانسلی کا امیدوار ہو سکوں اُس نے یہ بھی کہا کہ میں ان شرائط سے دستبردار نہیں ہو سکتا ہوں اور ان شرائط کو بھی میں اُسی صورت میں قبول کر سکتا ہوں کہ پامپی ہسپانیہ چلا جائے۔ مگر ان واقعات کے بعد جن کا ذکر گذرا شرائط مذکور کا منظور کیا جانا قرینِ قیاس[2] نہ تھا۔

---

[1] سسرو وائیڈ اٹیکم ہفتم ۸۔۵

[2] ڈیلیس دوم ۲۹۔

سسرو نے اس تجویز کی تائید میں تقریر کی مگر اُس کی کوشش بے سود ثابت ہوئی کیونکہ
لینٹولس اور اُس کے ہمنوا اشخاص جو مصالحت کو اپنی تباہی کا باعث خیال کرتے
تھے بالکل اس طرف ملتفت نہ ہوئے ۔ کیٹو نے بھی کہا کہ مفاد قومی میں شخصی نفع ونقصان
کا خیال نہیں کیا جاسکتا۔ پامپی بھی اب اس قدر آگے بڑھ گیا تھا کہ اُس کا پیچھے ہٹنا
مشکل تھا لیکن اب بھی بعض لوگ ایسے تھے جو مصالحت کی غرض سے راویناؔ میں
قیصر کے پاس ایک وفد روانہ کرنا مناسب خیال کرتے تھے لیکن ۵ و ۶ جنوری
کے اجلاسوں کا کوئی نتیجہ نہ ہوا اور تمام لوگ حالت امید وبیم میں تھے کیونکہ سولا کے
وحشیانہ مظالم ابھی تک فراموش نہیں ہوئے تھے اور انہیں بالطبع خوف تھا کہ خانہ جنگی
میں جو غالب رہیگا وہ حسب نظائر سابق قتل اور غارت گری پر آمادہ ہو جائے گا۔ ۲۷۴
ایک جماعت قیصر کو ایک خونخوار درندہ خیال کرتی تھی اور پامپی کے متعلق لوگوں
کا خیال تھا کہ وہ سولا کا چیلہ ہے۔ دونوں طرف تباہ شدہ لوگ تھے جو فتح حاصل
کرنے کے بعد مغلوب جماعت کو لوٹ کر دولتمند بننا چاہتے تھے۔ یکم جنوری کو سینیٹ
نے جو قرارداد منظور کی تھی اُس کے نفاذ کو ٹری بیونوں نے اپنے حق امتناع (ویٹو)
سے رد کر دیا تھا۔ قیصر کو برسر خطا ثابت کرنے اور اُسے خلاف قانون کارروائی کرنے پر
مجبور کرنے کے لیئے ضروری تھا کہ قرارداد مذکور کو قابل نفاذ کردیا جائے۔ حق امتناع کو
رفع کرنیکی صرف یہ صورت ہو سکتی تھی کہ "آخری حکم" نافذ کرکے حالت جنگ کا اعلان کردیا جائے
یعنی دستور سلطنت کو معطل کرکے شہر اور ٹری بیونوں وغیرہ کو جنگی قانون کے تحت میں
کردیا جائے مگر سینیٹ کے زیادہ تر اراکین اس طرز عمل پر آمادہ نہ ہو سکتے تھے جب تک
کہ اُن کے دل میں خوف پوری طرح سے نہ بیٹھ جائے۔ چونکہ اب پامپی بالکلیہ اُس کا
طرفدار ہوگیا تھا اس لیئے لینٹولس اور اُس کے شرکاء کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ اس
موقع کو ہاتھ سے جانے دینا سخت حماقت ہے۔ قیصر کے ارادوں کے متعلق طرح طرح
وحشت انگیز خبریں پھیلائی گئیں اور جب اراکین سینیٹ کو یقین ہوگیا کہ اگر اس وقت
اُنھوں نے کچھ نہ کیا تو موقع ہاتھ سے نکل جائے گا تو اُنھوں نے اپنی آمادگی ظاہر کی۔
۷ جنوری کو لینٹولس کو یقین ہوگیا کہ اب اُس کی تجویز ضرور منظور ہو جائیگی اور اُس نے
اعلان کردیا کہ وہ "آخری حکم" کے نفاذ کے متعلق رائیں لگائیں۔ امتناع کرنے والے ٹری بیونوں کو

باب ۵

اُس نے مشورہ دیا کہ اگر انھیں اپنی جان عزیز ہے تو وہاں سے چلے جائیں۔ انتونی نے صدائے احتجاج بلند کی اور کہا کہ ٹری بیونوں کی متقدس خدمت کی یہ سخت توہین ہے۔ لیکن بالآخر وہ مع کیو کیاسیس، کیوریو اور کائی لیس وہاں سے ہٹ گیا اور چاروں غلاموں کے بھیس میں راوینا روانہ ہو گئے۔ سینیٹ نے حسب رواج قدیم آخری حکم نافذ کر کے کانسلوں اور موجودہ پرو کانسلوں (پامپی اور سسرو) کو حکم دیا کہ جمہوریہ کی حفاظت کا انتظام کریں۔ اب صرف یہ باقی تھا کہ جو تدابیر اب اختیار کی گئی تھیں انھیں عمل میں لایا جائے۔ قیصر کو اب یہ موقع مل گیا کہ ٹری بیونوں کا حامی اور اہل روما کی آزادی کا محافظ ہونے کا دعویٰ کر سکے۔[۱]

(۱۲۰۸) پامپی اور کراسس کے قانون ۵۵ء کی رو سے قیصر کی سپہ سالاری کی توسیع کے متعلق ایک یادداشت لیہمان اور کورنی مان کی کتاب کلیو (Klio) میں تین مضمونوں میں اس مسئلے پر بحث کی گئی ہے کہ ۵۵ء کے قانون کی رو سے قیصر کی میعاد حکومت کے اختتام کی کیا تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ ان میں سے دو مضمون (چہارم ۸۶-۷۶ و پنجم ۲۳۶-۲۴۰) او۔ ہرش فیلڈ کے قلم سے ہیں اور ایک (پنجم ۱۰۷-۱۱۶) ایل ہولزاپ فیل کے قلم سے۔ ہرش فیلڈ کی رائے ہے کہ میعاد کے اختتام کی تاریخ یکم مارچ ۴۹ء تھی اور ہولزاپ فیل مام سین کی رائے کی تائید کرتا ہے کہ یکم مارچ ۵۰ء تھی۔ ہرش فیلڈ کا خیال ہے کہ مسلمہ روایت کہ توسیع پانچ سال کے لیے ہوئی تھی یعنی یکم مارچ ۵۴ء سے یکم مارچ ۴۹ء تک غلطی پر مبنی ہے اور تین سال جو ڈائون کیسیس نے اپنے حساب (مقابلہ کرو ۳۹، ۳۳ کا ۴۰، ۴۴ سے) بیان کیے ہیں وہ نہ صرف اُس کی قوت واہمہ کا نتیجہ ہے بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے واقعات کے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ معاصرین کے بیانات یعنی کائی لیس اور سسرو کے خطوط اور قیصر اور ہرٹیس کے فقرات سے اس خیال کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ جس سال میں قیصر کانسل کا امیدوار ہونا چاہتا تھا وہ ۵۰ء تھا نہ کہ ۴۹ء اور اس طرح وہ کانسل ۴۹ء میں ہوتا نہ کہ ۴۸ء میں جیسے پامپی

---

[۱] اپیین، دوم ۳۳ قیصر یکم ۵۔

باب ۵ ۲۷۵

سکعا زعمل کے متعلق ہمارے خیالات میں اس استدلال سے کچھ تغیر ضرور ہوتا ہے مگر اتنا نہیں کہ جس کی امید ہوسکتی ہے۔ مضامین مذکور عالمانہ ضرور ہیں اور اُن میں جدت بھی ہے مگر اُن سے میری تشفی نہیں ہوتی نیز اپنی کتاب (Grundriss der Romischen Geschichte (سنہ ۱۹۰۶ء) صفحات ۲۱۷ - ۲۱۸ میں ہرش فیلڈ کی رائے کو تسلیم کرتا ہے مگر میری رائے میں دوسرے مضمون سے ہولزاپ فیل کے شکوک دفع نہیں ہوتے۔ ہرش فیلڈ نے بعض عبارتوں سے ایسے معانی نکالے ہیں جو صحیح نہیں اس لیئے میں قدیم تر رائے کی پیروی بہتر خیال کرتا ہوں بالخصوص اس لیئے کہ ۵۶ کی پنج سالہ توسیع کی روایت اگر صحیح نہ ہوتی تو اُس کی شہرت اسقدر نہوتی علاوہ ازیں پولیو کی تاریخ رائج تھی اور پلوٹارک (پامپی ۱ؤ قیصر ۲۱) اور اپپین (دوم ۱۸) نے اُس سے مدد لی تھی۔ پولیو قیصر کے خوشامدی طرفداروں میں نہ تھا۔ مجھے ایک حدتک نیسین سے اتفاق ہے کہ ۵۵ میں قیصر کی صوبہ داری کی پنج سالہ توسیع میں اس کے تمام صوبے شامل تھے اور یہ پنجسالہ میعاد حسب قاعدہ یکم مارچ ۴۹ کو ختم ہوئی۔ ملاحظہ ہو نیسین کا مضمون صفحہ ۵۶ ۱۵ تا ۴۹ ق م کے واقعات کی تاریخوں کے تعین کے متعلق جو نہایت دشوار ہے کتب ذیل میں نہایت قابلیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ (Sybets Historische Zeitschrift) کے صفحات ۴۸ تا ۱۰۵ میں نیسین کا مضمون (der Ausbruch des Burgertriegs 49 v. Chr

(Der Briefwechsel des . M. Tullius Cicero etc نیز

von O. E. Schmidt (Leipzig 1893)

کتاب (۲) میں مضمون (۱) کے بعض تفصیلی امور کی تصحیح کیگئی ہے اور میں نے دونوں سے مدد لی ہے۔ واقعات کے سلسلے کے متعلق قابل وثوق معلومات صرف سسرو کے خطوط سے کچھ حاصل ہوسکتی ہیں۔ لیوی کی کتابیں ناپید ہوچکی ہیں اور سلسلۂ واقعات کو معلوم کرنے کے لیئے زمانۂ مابعد کے مصنفین کے مختصر اور غیر صحیح خلاصے محض بیکار ہیں۔

ختم شد

غلط نامہ تاریخ جمہوریہ روما جلد چہارم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۱	کرتے	کریں	۹۷	۱۰	کے کارناموں کے ساتھ	کے ناموں کے ساتھ
۵	۴	پنا	بنا				
″	۱۲	جزیرہ کے	جزیرہ نا کے	″	۱۶	ہسپاہی بھی	سپاہی بھی
۶	۱۱	لیپیدس	لیپیدس[له]	۱۰۳	۲۳	۳۰۵	۳۸۵
۹	۱۵	اینینوس	انٹیونیس	۱۰۴	۲۱	لیشیا	ایشیا
۳۳	۲	کا ناکام	کا نام	۱۴۱	۱۸	ناکامی	ناکامیابی
۳۴	حاشیہ	بجری قزاقوں	بحری قزاقوں	۱۴۵	۱۹	ان کے لئے	اس کے لئے
۴۵	۹	غرض	فرض	۱۵۳	۱	بھرتی کرلئے	بھرتی کرکے
۵۹	۱۲	سلبوکس	سلیوکس	۱۶۳	۶	معلوم ہوتے ہیں	معلوم ہوئے ہیں
۶۴	۵	جمہوریہ لو	جمہوریہ کو	″	۲۳	۸۱۷ اور	۸۰۱۷ اور
۷۷	۲۴	رشوت ستانی مرتشی حکام	مرتشی حکام	۱۷۲	۶	بلایا جاسکا تھا	بلایا جاسکتا تھا
				۱۷۴	۲۴	۳۴	۳۰۴
۸۱	۵	ای لی فونی	اے لی خونی	۱۸۳	۷	طلاق دیدیا تھا	طلاق دیدی تھی
۹۰	۱۲	ناگوار گزری ہونگی	ناگوار ضرور گزری ہوں گی۔	۱۸۵	۲۱	(صفحہ ۱۱۹)	(صفحہ ۱۶۹)
				۱۸۷	۱	اپنا جشن فتح منایا	جشن فتح منایا
″	۲۴	گل یرلو	گلا بریو	۲۰۹	۸	جو عمل اختیار کیا تھا	جو طرز عمل اختیار کیا تھا
۹۱	۱۲	(۲۹۔ دسمبر)	(۹۔ دسمبر)	۲۱۴	۱۹	سسرو پیرو ہو رہا تھا	سسرو پر ہو رہا تھا ۱۸
″	۱۵	ناخذ کر دیا تھا	نافذ کرلیا تھا	۲۱۵	۲۴	سوم۔ ۲۹۔	سوم ۲۹۰۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۲۳	۲	۱۹، ۲	۱۹، ۲۰
۲۲۹	۲۴	فقرہ ۱۰۲۴	دیکھو فقرہ ۱۰۲۴
۲۳۴	″	۲۹، ۲۴	۳۹، ۲۴
۲۳۶	۹	کے کردیا	کے سپرد کردیا
۲۳۷	۱۲	جماعت کے	جماعت کے نام
		طرز عمل کے	طرز عمل کے
″	۲۲	دعوے کو تسلیم کرا سکیگا	دعوے کو تسلیم نہ کرا سکیگا
۲۴۲	۸	ایں	اس
۲۴۳	۱۰	بہر زمیں کہ روم آسمان پیدا است	بہر زمیں کہ رسیدیم آسماں پیداست
۲۴۴	۱۹	اسی نے	اس نے
۲۴۹	حاشیہ سطر ۲	Le	Les
۲۵۰	حاشیہ ″ ۲	ہو گی	ہو گئی
۲۵۱	۹	کیجئے	کہیے
″	۲۱	ٹاٹیا	ٹانیا
۲۵۲	۹	لائی جاتی تھیں	لاتی تھیں
۲۵۳	″	بدنصیب صوبجات کے	صوبجات کے بدنصیب
۲۵۶	۸	یک ڈڑا	ایک پھاوڑا
۲۵۷	۲	زیادہ سے	زیادہ سے زیادہ
۲۵۷	۲۱	جبکہ	+
۲۵۸	۸	وہ	دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۵۹	۱۱	ژون	رون
″	۱۲	روزا	ژورا
۲۶۳	۱۲	سیلوٹی ای	ہیلوی ٹی ای
۲۶۹	۳	پہلی پہل	پہلے پہل
۲۷۳	۶	جنگ کچھ	جنگ کے کچھ
″	۱۲	ڈال دیا اپنی	ڈال دیئے اپنے
″	حاشیہ سطر ۱	Vobelis facta	Rebellis facta post deditionem
۲۷۶	۵	گلاٹیا	گلاٹیا
۲۷۷	۶	کھا رہا تھا	پی رہا تھا
۲۷۸	۲	نے	+
۲۸۰	۸	کے	کی
″	حاشیہ سطر ۱	Adviae ta beanam.	Adriae tabernam.
۲۸۱	۱۳	لیتی	لیتے
″	حاشیہ سطر ۱	Nedituna	Reditum
۲۸۱	″ ″ سطر ۲	Adquairites	Ad quirites
۲۸۲	″ ″ ″	Annonac	Annonae
۲۸۳	″ ″ سطر ۱	کیا	کی
۲۸۶	″	اسپنتھ	اسپنتھر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۸۶	حاشیہ سطر ۱	پرو	پرو
″	″	ایلیتیس	آلیتییس
۲۸۹	حاشیہ سطر ۱	اسٹے	اسٹے
۲۸۹	ایضاً ۳	Adfaim	Adfam
″	۳۲	ہوااور	ہواہوا ور
۲۹۲	۲	سے	+
۲۹۴	۲	کے لئے	کی
″	۱۱	قصد	قصداً
″	۲۰	رکھا تھا	رکھی تھیں
″	حاشیہ سطر ۱	لینگ	لینگ
۲۹۵	۳	کروے	کرویں
۲۹۷	۲۰	ہوئیں	ہوئی
۲۹۸	حاشیہ سطر ۱	respouso	responso
		Legate	Legati
۲۹۹	۲۰	Cusulavibass	Consularibus
۲۹۹	″	دوسرے	دوسری
۳۰۱	حاشیہ سطر ۱	Cous	Cons
۳۰۲	۵	سمسرو علاحدہ	سمسرو کے علاحدہ
۳۰۳	۷	سلے	ملے
″	۱۰	پایلیا	پا پیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۰۳	حاشیہ سطر ۱	پروبالبوڈائرن ۳۲-۳۰،۳۹	پروبالبو
″	ایضاً ۱	خرو ۲۲م	خرد ۲۲م ڈائون -۳۲-۳۰،۳۹
۳۰۴	۷	روپئے	روپیے
۳۱۱	۲۰	ملک میں(	ملک (
۳۱۲	۱۳	امی	اسی
۳۱۳	۱۱	جزمیوں	جرمنوں
۳۱۷	۲	گرس نی	گھرس نی
۳۲۰	حاشیہ سطر ۱	Captivorum Magnum Humerum	+
″	ایضاً ۱	+	Captivorum Magnum numerem
۳۲۹	۲۱	کرتے تھے	کرتی تھیں
۳۳۴	۲	سردار کا قیصر	سردار قیصر
″	۱۲	لوٹ	لوٹنے
۳۳۷	۱۷	ستم قاتل	سم قاتل
″	۲۱	معلواتیں	معلومات
۳۳۸	۱۷	ہوتا	ہوتا
۳۴۰	۱	سکا	سکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۳۴۳	۷	ذرتے	ذرے	۳۶۱	۱۸	چنگھارنے	چنگھاڑنے
"	۱۱	آمادہ	آباد	۳۶۲	"	نردیا	نہ دیا گیا
۳۴۶	۱۳	چلے جائے	چلے جانے	۳۶۳	۴	بلجر	بلچر
۳۴۷	۸	پیدا کوس	پیدا کریں	۳۶۵	۱۲	رتیلے	ریتیلے
۳۴۸	۲	پاٹیلس	پاٹنٹیلس	"	۲۰	کی تھی	کیا تھا
۳۵۱	۱۰	دیے	دینے	"	۲۱	شام	+
۳۵۲	۶	کی بھی	کی طرح	۳۶۶	۴	بننے	بنتے
"	۹	ہوتے	ہونے	۳۶۷	۳	نے جب بھی	نے بھی جب
"	۱۹	لیگٹوں	لیگیٹوں	"	۴	ہاتھ	ہا تھ
۳۵۴	۱	جواگر	جو آگر	"	۱۰	کٹیلسیفون	کٹیلسیفون
۳۵۵	۲	ویسانیٹو (بساسوں)	ولبسانیٹو (داساسون)	۳۷۰	۸	بڑی بیونی	ٹری بیونی
				"	۹	بڑی بیونوں	ٹری بیونوں
"	۱۰	Langres	Langes	"	۱۰	زینہ	زینہ
"	۱۰	Lingones	Lengione	"	حاشیہ سطر ۱	سفید	خفیہ
"	۱۱	Chartres	Chartre	۳۷۱	۱	ریاٹی	ریائی
۳۵۵	۱۱	ذکر کیا	ذکر کیا ہے	"	۷	ڈاٹی	وائی
۳۵۸	حاشیہ سطر ۱	پلاکیتو	پلاکیو	۳۷۲	حاشیہ سطر ۱	۳۱ ستمبر	(۳) ۲ ستمبر
۳۵۹	سطر ۱	ایسا	ایسی	۳۷۳	۸	عہد	اہل
"	"	کیا تھا	کی تھی	۳۷۴	۱	پاپ ٹی لس	پاپپ ٹی لس
۳۶۰	۲	تھے	تھی	۳۷۶	۷	ٹرسی بیون	ٹری بیون
"	۱۹	آلتیس	آلتییس	"	حاشیہ سطر ۱	Senotus	Senatus
۳۶۱	۱۶	سنیکڑوں	سیکڑوں	۳۸۰	۲۲	consultium (۱۱۴۶)	consultum (۱۱۴۸)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۳۸۰	۲۳	(۱۱۷۵)	(۱۱۷۸)	۴۱۴	۱۶	ہونے کی	ہونے کے
۳۸۱	حاشیہ سطر ۲	Alicno	Alieno	"	حاشیہ سطر ۱	Fnsees	Pasces
	سطر ۲	Mclonis	Milonis	۴۱۶	بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ	سنہ ۲۸	سنہ ۴۸
۳۸۲	۱۴	شاں وگمان	سان وگمان		سطر ۱		
۳۸۳	۱۵	Porcca	Porcia	"	بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ		
۳۸۵	۴	کرادیا	کرادی			سنہ ۴۸	سنہ ۴۹
"	۱۲	کی	کے	۴۱۷	۲	وہ	+
۳۸۶	۱۷	قیصر	قیصرؔ	"	۱۰	رہے	رہیں
۳۸۷	۵	devi	- de ve	"	حاشیہ سطر ۱	ہفتم	ہشتم
۳۸۹	۶	قوام	فورم	"	حاشیہ ۱۰	وسپین	اسپین
۳۹۰	۲۳	Landationes	Landatimes			یکم ۲۹	۲۹
"	۲۴	ایی	ایبی	۴۱۸	حاشیہ ۱۰	(de devin)	(De Devin)
۳۹۱	۱	ملاکس؎	پلاکس؎	۴۱۹	۱۰	+	In Possessionemrei Publicae
۳۹۸	حاشیہ سطر ۱	کا طرفدار تھا	کے طرفدار تھے				
۴۰۱	۱۹	نہ رہے	نہ رہی				
۴۰۳	۷	کی	کے	۴۲۰	۱۲	تمذنی	تمدنی
"	حاشیہ سطر ۱	شتم	ہشتم	۴۲۳	۲۱	قورم	فورم
"	سطر ۲۰	ڈوسیا	ڈوشیا	"	حاشیہ سطر ۱	اسراکان ڈیوڈس	اسٹراکان ڈیوڈسن
۴۰۸	۲۰	اسکاپ نیس	اسکاپ تیس	۴۲۴	حاشیہ ۱۰	۴۰،۴۱	۴۱،۴۲
"	۲۴	بھوکھ	بھوک	۴۲۰	۱۴	کیو دیو	کیوریو
۴۰۹	۲۱	خضائل	خصائل	۴۲۲	۳	ملتی ہیں	ملتی رہیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴۲۸	۲	۱۲۱ر کر	۱۲۱ر کو
۴۳۰	حاشیہ سطر ۱	نی سس	نی سین
۴۳۱	۱۵	کو	گو
۴۳۱	حاشیہ سطر ۱	صفحہ ۳-۱	۱۰۳
۴۳۲	۱۰	عامتہ	عامہ
۴۳۳	۴	تفغ	نفغ
"	۵	سکاتسلی	سکالشلی
"	حاشیہ سطر ۱	دیلیس	ویلیس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴۳۵	۱۳	۸۷۵۷۶	۸۷-۷۶
۴۳۶	"	ہونی	ہوئی
"	۱۵	Sybetis	Sybel's
"	"		(1881)
"	۱۶	Burgertriegs.	Burger Kriegs
"	۱۷	(der	Der

تمت